

7

Ш

W

W

مد شکرید آپ کی شکایت سرآنکھوں پرد میں کو شش کروں گا کہ امرائیل پر جلد از جلد ناول پیش کر سکوں کیونکد اب قارئین کا اصرار واقعی صبر کی عدود سے باہر لگلآ لظرآ رہا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ ہمی خط کھینے ریس گے۔

کوئی رشر آزاد کشمرے چوہدری محمد امین سادہ تھے ہیں۔ آپ

ک نادل بے حد بہند ہیں اور آپ نے واقعی ہر موضوع پر انتہائی
اچھوتے اور شاندار نادل کھے ہیں لیکن دؤیو اور آؤیو کسیش ک

ذریع جو فحاشی معاشرے میں چھیلائی جا دی ہے اور جس طرح
نوجوان نسل کو گراہ کیا جا رہا ہے اس پر آپ نے ایمی تک قلم نہیں
اٹھیایا۔ میری ورخواست ہے کہ آپ اس موضوع پر ضرور قلم اٹھائیں
کیونکہ آپ ک نادل اس قدر ٹراٹر ہوتے ہیں کہ بے شمار لوگ نادل

پڑھ کر ہی برائیوں سے نئی جاتے ہیں"۔
مخترم چوہدری محمد امین ساوہ صاحب خط لکھنے اور ناول پند
کرنے کا ب صد شکریہ آپ نے معاشرے میں چھیلی ہوئی جس برائی
کا ذکر کیا ہے وہ واقعی انتہائی تشویشاک ہے۔ میں کوشش کروں گا
کہ آپ کی فرمائش جلد ازجلد پوری کر سکوں۔امید ہے آپ آئندہ بھی
ضط لکھنے رہیں گے۔

اب اجازت ویکئے والسلام

ہ میں اسلام اسلام ایم اسے آپ کا مخلص منظم میں ایم اسے

عوبر میں اور میں اوم سے بہرایا وال سے سے بردار سر کا انتہائی قیمتی کرپ کا سوٹ تھا اور سوٹ میں سے خوشبو کی اس قور تیر لیٹیس نگل دی تھیں جیسے سوٹ کا کردا کہاں کے ریشنے کی بجائے خوشبو کے ریشنے سے بنایا گیا ہو۔ یورا کرہ مہک ساگیا تھا۔ سوپر

فیاض تیز تیز قدم افعاتا برونی در دازے کی طرف برصنا طلا گیا۔ داست میں اے طازم مل گیا۔ * مہاری بی بی ابھی بچوں کو سکول چیوز کر نہیں آئی "...... سوپر فیاض نے طازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تی کافی در رہلے آگئ ہیں اور اب آپ کی کار میں بیٹی ہوئی ہیں"...... طازم نے جو اب دیا تو سور فیاض بے اختیار چونک بڑا۔ " میری کار میں کیوں"..... سوپر فیاض نے انتہائی حمرت بجرے لیچ میں یو تھا۔

anned By Wagar Azeem Pakistanipoir

- میں نے بھی آج آپ کے ساطة آفس جانا ہے"..... سلیٰ نے جواب دیا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔ مرے ساتھ آفس۔ کیا مطلب۔ کیوں مسید موپر فیاض نے ^{WD} انتمائی حرت بحرے لیج میں کہا۔ - میں نے انگل سرعبدالر حمن سے ملنا ہے"...... سلمیٰ نے بڑے 🗅 سادہ سے کیجے میں جواب دیا۔ ا کیا مطلب کیا جہارا دماغ تو شھک ہے۔ بڑے صاحب وفتر میں تہیں کیے ملیں گے۔ دہ تو پرائیویٹ ملاقات آفس میں نہیں 5 كرتے اگر تم نے ان سے ملنا ب تو ان كى كونمى پر شام كو چلى جانا۔ لين تم نے ملنا كيوں ہے۔ آخريہ حميس ہو كيا گيا ہے"..... سوپر فیاض نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ حریت کی شدت کی وجہ سے اے مجھ ہی نہ آرہی تھی کہ وہ کیا کے اور کیا نے۔ میں نے ان سے آفس میں ہی بات کرنی ہے آپ چلیں میں خود[©] بات کر لوں گی * سلمیٰ نے جواب دیا۔ · نہیں۔ تم نہیں جا سکتیں۔ علو نیج انرو۔ میں کہنا ہوں نیجے اترو مور فياض في يكلت عصر سي جيئة بوئ كما-آہستہ بولیئے۔ میں کوئی مجرم نہیں ہوں۔آپ کی بیوی ہوں۔ ملازم اور ہمسائے سنیں گے تو کیا کہیں گے۔ میں نے الیی کون می بات کر دی ہے جس پر آپ کو اس قدر خصد آ رہا ہے۔ کیا میں آپ ے افس میں نہیں جا سکتی یا میں انگل سے نہیں مل سکتی۔ اخر ممل

و معلوم نہیں ہے ملازم نے جواب دیا تو سوپر فیاض ہونت مینے تر تر قدم اٹھا تا پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں جن میں سے ایک کار سرکاری تھی جبکہ دوسری پرائیویٹ ووسری کار سوپر فیاض کی ذاتی کار تھی لیکن یہ کار زیادہ ترسوپر فیانس کی بیوی سلیٰ کے استعمال میں رہی تھی۔ ڈرائیور ممى ركها بواتها ليكن دُرايُور چَهِل اليب مِفت سے جَمِيْ برتما اس ك سلمیٰ کار خود ڈرائیو کرتی تھی۔ سوپر فیاض سرکاری کار ہی استعمال كريّا تھاليكن كونمني ہے آفس تك وہ كارخود ہي ڈرائيور كريّا تھا۔ پجر آفس کے بعد اگر اس نے کہیں جانا ہو ا تو دہ زیادہ تر جیب ہی استعمال كرياتما البته شام كودالبي كوقت جونكه بقول اس كوه خاصا تھا ہوا ہو یا تھا اس لئے ڈرائیور اے کو تھی پر چھوڑ جایا کر یا تھا۔ سوير فياض جب يوري مي پهنجا تو واقعي سلي سركاري كارك فرنث سیٹ پر بیٹی ہوئی تھی۔ " كيا بواله تم سركاري كارس كيون بينمي بوني بو "... ... سوير فیان نے قدرے عصلے لیج میں کہا۔

"آپ آفس جارہ ہیں نان "..... سلیٰ نے مسکراتے ہوئے

آب نے بو نیفارم کی بجائے نیاسوٹ پہنا ہے اور مجراس سوٹ برآب نے کم از کم جاریا کے برفیوم کی شیشیاں انڈیلی ہیں۔ وربینگ W روم میں آپ نے دو تھنے گزارے ہیں۔آپ کا کیا خیال ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکتا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں اور میں آپ کے ساتھ جاؤں گی اور اگر آپ نے اٹکار کیا تو بھر میں بڑی اماں کو کو تھی فون کر ے ساری بات با دوں گی ".... سلی نے کماتو سور فیاض نے ب ا تنتيار ايك طويل سانس ليا-"اوه- توي بات ب اس الح تم ضد كررى بو- سنوس واقلى آفس جارہا ہوں۔آج کھ فار ززنے طاقات کے لئے آنا ہے اور بڑے صاحب کی ہدایت ہے کہ جب کوئی فار نرز آئیں تو ہم سب کو اچھے الباس ميں ہونا چاہے اور حميس معلوم ہے كديو سفارم برحال اجما نہیں ہوتا اس لئے آج میں نے سوٹ بہن لیا ہے اور جہاں تک برفیوم فگانے کا تعلق ہے تو تمہیں تو معلوم ہے کہ یہ میری عادت ب: مور فياض نے اس باد مسكراتے ہوئے بدے زم لي · تصبک ہے۔آپ محمے عمران محائی کے فلیٹ پر ڈراپ کر ویں۔ س پر تو آب کو کوئی احراض نہیں ہوگا اسس سلی نے کہا تو سور فیاض ایک بار بحرچونک برا۔ و عمران کے فلیٹ پر کیوں مسسس سوپر فیاض نے چونک کر

انوکھی بات ہو گئ ہے جس پرآپ اس قدر پریشان ہو رہے ہیں "۔ سلمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ تم نہیں جا سکتیں۔ پہلے باؤکہ تم وہاں کیوں جاری ہو اور بڑے صاحب سے کیوں ملنا چاہی ہو"..... سوپر فیاض نے ہونے تھینچے ہوئے کہا۔ اس بار اس کی آواز تو آہستہ تھی لیکن غصہ آواز میں ولیے ی موجود تھا۔ "

آب بیشن تو ہی۔ بتاتی ہوں مسس سلیٰ نے کہا تو سوبر فیان نے دوسری طرف آکر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا ادر سیٹ پر بیٹیے گیا۔

"باں اب بناؤ"..... مو بر فیاض نے اس طرح عصیلے لیج میں کہا کیا آپ واقعی آفس جا رہے ہیں مسلس نے کہا تو مور فیاض چونک پڑا۔

م کیوں تم یہ بات کیوں پوچہ رہی ہو۔ میں آفس جاول یا جہنم میں جاوں حمہارا مطلب "..... میر خلیاض نے کہا۔

آپ بے طلک ان دونوں جگہوں میں سے جہاں چاہیں جائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں آپ کو اکیلے جنت میں نہیں جانے دوں گی۔ میں آپ کی بیوی ہوں اس لئے میں ساتھ جاؤں گی ۔ سلمیٰ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

۔ کیا مطلب یہ جنت کہاں ہے تھی آئی درمیان میں "سور فیاض نے بری طرح سیناتے ہوئے کہا۔ سلسلے میں آج شہرے باہر جا رہا ہے۔اس کا پروگرام آج شہر کے مضافات میں واقع ایک نے ہوٹل جانے کا تھا۔ اس ہوٹل کا افتتاح ہوئے اہمی ایک ماہ ہوا تھا اور اس ہوٹل کی مینجرپورلی لڑکی تھی۔ سوپر فیاض جب اس سے ملاتو سوپر فیاض نے اپن عادت کے مطابق اس سے باتیں شروع کر دیں۔ لاکی جس کا نام جیون تھا چونکہ یورپی تھی اور ابھی حال ہی میں یورپ سے مہاں آئی تھی اس لئے ظاہر ہے اس میں وہ بیبا کی موجود تھی جو یورنی عور توں کی خاصیت ہوتی ہے۔ سویر فیاض جیسے آفیر کو جب اس نے لینے میں ولچسی لیتے ویکھا تو اس نے سوپر فیاض کو بائس پر چرمانا شروع کر دیا اور آج سوپر فیاض جیوات کی خصوصی دعوت پر بوئل جا رہا تھا۔ جیوات نے کہا تھا کہ آج وہ آفس سے چھٹی کر کے سارا دن اس کے ساتھ گزارے گی اس لئے سویر فیاض خصوصی تیاری کر کے کو تھی سے روانہ ہو رہا تھا لیکن اس کی اس خصوصی تیاری نے اس کی بیوی سلمیٰ کو چو تکا دیا تھا الداور نتیجہ بید کہ اب وہ آفس میں بیٹھا بار بار مضیاں بھیخ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جیونٹ وہاں ہوٹل میں اس کا انتظار کر رہی ہوگی لیکن اسے بد بھی معلوم تھا کہ سلمیٰ عباں لاز ما فون کرے گی اس لئے وہ بد عابها تما كه سلى كافون آنے كے بعد وہ عبال سے جائے ماكه وہ مطمئن ہو جائے۔ والیے تو شاید وہ سلمیٰ کی اتنی پرواہ مذکر تالیکن سلمیٰ نے بڑے صاحب اور عمران سے ملاقات کا کمہ کر اسے پریشان کر دیا تحارات معلوم تماکد اگر بزے صاحب کو معلوم ہو گیا تب بھی

Ш

W

Ш

S

* تاكه ميں انہيں كوں كه وہ ان فارنرز كے بارے ميں تجھے معلوم کر کے بتائیں جن سے ملاقات کے لئے آپ آج خصوصی تیاری كرك جارب ہيں۔ ويے يہ بھي ميں آپ كى عرت بچانے كے لئے كر ری ہوں ورنہ میں انکل سے فون پر بھی بات کر سکتی ہوں "-سلمیٰ نے کہا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ مضيك ب اكر تمين كوئي شك ب توسي آن آفس س تحيي كرلينا بون " سوير فياض في كما اور گاؤي سے اتر كر كو في ك اندر جانے لگا۔ اس کے بیچے سلیٰ بھی گاڑی سے اتر آئی تھی۔ " آپ جھٹی مت کریں۔ مجم اطمینان ہو گیا ہے۔ آپ جائیں "۔ سلمیٰ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئ-سوپر فیاض چند کمح ضاموش کردارہا محروہ تیزی سے مزااور بیرونی دروازے كى طرف بره كيا-كارس بيد كراس في كاراسارت كى اور جند لموں بعد وہ کو تھی سے باہر آگیا۔اس کے ہونت بھنچ ہوئے تھے اور چرے پر مخی کے تاثرات منایاں تھے۔اے معلوم تھا کہ سلی وفتر ضرور فون کرے گی سہتانچہ وہ سیدھا وفتر آگیا۔ اے عہاں آ کر جب معلوم ہوا کہ سر عبدالر حمن کسی ضروری میٹنگ میں شرکت کے لئے چیف سیرٹری کے آفس گئے ہیں اور ان کی والی کا کچے پتہ نہیں تو اس کے جبرے پربے اختیار رونق ہی آگئ۔وہ سید حالیتے آفس میں آ كر بنير كيا وي به حقيقت تمي كه اس كابروكرام اج افس ان كا نہیں تھا۔اس نے آفس فون کر کے کرد دیا تھا کہ وہ ایک کس کے

ہیں تھا۔اس نے آفس فون کر کے کہ دیا تھا کہ وہ ایک کٹیں کے میں تھا۔اس نے آفس فون کر کے کہ دیا تھا کہ وہ ایک کٹیں کے canned By Wagar Azeem Pakistanipoint

معاملہ خراب ہو جائے گا اور عمران تو تھا ہی یورا شیطان ۔اس نے تو عانے كمال كے ذائدے كمال جا طانے تھے اس الئے وہ اس وقت آفس میں بیٹھا سلیٰ کے فون کا انتظار کر رہا تھا۔ چند کمحوں بعد اچانک اے خیال آیا کہ وہ جیواٹ کو فون کر کے اے کمہ دے کہ وہ کچے زر بحد آئے گالیکن مچراس نے ارادہ ملتوی کر دیا کیونکہ عباں ایکس جینج میں نتام کالیں باقاعدہ میپ ہوتی تھیں اور اگر جیوان سے گفتگو میب ہو کر بڑے صاحب کے سلمنے پہنچ کئی تو اسے جان حمرانا مشکل ہو جائے گا اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس مجے دروازہ کھلا اور چیزای اندر داخل ہوا۔اس نے سلام کر کے ہائق میں بکڑا ہوا ایک كار دفياض كے سلمنے ركھ ويا فياض في اكب نظر كار ور دالى ب " میں اس وقت معروف ہوں اے کو کہ انسکٹرریاص سے ال المرباة مور فياض في عصيلي ليج من كما تو چراي مربلاتا ہوا خاموثی سے واپس حلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد نون کی تھنٹی نج اعمی تو سوبر فیاض نے ہائد بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ مجھ گیا تھا کہ سلیٰ کا

" بهلو" سور فياض في تحكمان ليج من كما-" بڑے صاحب کی کال ہے جناب "...... دوسری طرف سے آپریٹر كى مؤديانة آواز سنائى وى تو فياض محاورياً نهيس بلكه حقيقة الحجل بزاسه

" ہیلو"...... دوسرے کھے سر عبدالر حمن کی باوقار آواز سنائی

احتمائی انکسارانه کیج میں کہا۔ " كس كيس كي تفتيش كے لئے تم آفس آنے ہے بہلے مع مع كئے تھے "..... سر عبدالر حمن کے لیج میں حرت تھی۔ قاہر ب انہوں

میں خصہ تھا۔ "مر- میں نے ایک کمیں کی انکوائری کے سلسلے میں جانا تھا اس

لے میں وہاں چلا گیا تھااب وہاں سے آفس آیا ہوں "..... فیاض نے

یں سرسیں فیافس بول بہاہوں ۔۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے استانی مؤدبات لیج میں کہا۔

" تم آج آفس دیرے کیوں آئے ہو "...... سرعبدالر حمن کے لیج اللا

نے حران تو ہونا تھا کہ موبر فیاض جیسا تھی صح صح تفتیش کے

بگراس ویم والے کیس میں سر"سوپر فیاض نے جواب ویا۔

"اوه- كيا پيش رفت مونى إس ميس " سر عبد الرحن نے

" سرالیک ہوٹل کے سروائزر سے ملاقات کرنی تھی۔ اس نے با یا تھا کہ اس کے ہوئل میں ایک صاحب رہتے ہیں جو اکثر کراس ڈیم کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور وہ صح صح عطے جاتے ہیں اور بحررات كم والى آتے ہيں - برنس مين ہيں اس النے ميں كمرے سيدها وہاں

گیا لیکن دہاں جا کر معلوم ہوا کہ دہ صاحب رات کو کمرہ چھوڑ گئے

ہیں - سروائزرچونکہ رات کو ڈیوٹی پرنہ تھا اس لئے اے معلوم نہ ہو

سر عبدالر حمن کو زبانی بتائی تھی۔اے معلوم تھا کہ اگریہ رپورٹ نہ اللہ

ہوئی تو سر عبدالر حمن کے لئے یہ کو تاہی ناقابل برداشت ہو گی۔ اہمی

وہ رپورٹ لکھنے میں مصروف تھا کہ کرے کا دروازہ کھلا اور چیزاس اندر داخل ہوا لیکن اس کے چرے پر شدید حمرت کے باثرات انجر " کیا بات ہے ".... سوپر فیاض نے اے آنکھیں محاز محال کر خود کو دیکھتے ہوئے دیکھ کر عصلے کہے میں کہا۔ وه وه اب كالباس وه "..... چيواس نے حيت بجرے ليج ميں " نالسنس - حہیں اس ہے مطلب - جاؤ دفع ہو جاؤ ۔ فیاض نے عصے کی شدت سے دھاڑتے ہوئے کیج میں کہا۔ " وه وه برے صاحب آگئے ہیں۔ میں یہ بتائے آیا تھا"۔ چیزاس نے سمے ہوئے لیج میں کہا۔ مور فیاض نے یہ کام بھی چرای کی ڈیوٹی میں شامل کر رکھا تھا کہ بڑے صاحب کی آرورفت سے دہ اسے ساتھ ساتھ آگاہ کر آرہے اس لئے چیزای بنانے آیا تھا۔ " آ گئے ہیں۔ اتن جلدی کیا مطلب۔ کیا ہیلی کاپٹر پر آنے ہیں "..... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔ کار میں آئے ہیں "...... چیزای نے جواب دیا۔ مونسد مصک ب جاوی سور فیاس نے کیا اور چر تین سے رپورٹ کو فائنل رکے دینے شروع کر دیئے سجند محول بعد اس نے

سکا اور میں والی آگیا" سوپر فیاض نے کل شام کی الکوائری کو آج مح کے کھاتے میں ڈالنے ہوئے تفصیل سے جواب ویا۔ تم نے اس کے بارے میں تفصیلات تو معلوم کر لی ہوں گ-برحال میں نے تمہیں فون پراس کیس کے سلسلے میں بتانا تھا۔ تم اس کی فائل لے کر میرے آفس پہنچو میں آرہا ہوں۔اس سلسلے میں چیف سیکرٹری صاحب نے انتہائی سخت احکامات دینے ہیں "...... سر عبدالر حمن نے کہا اور اس کے ساتھ بی رابطہ ختم ہو گیا تو سوپر فیاض نے رسیور تو رکھ دیا لیکن پر بیٹانی کی وجہ نے اس کی چرہ بکر سا گیا تھا کیونکہ وہ اس وقت جس لباس میں تھا اور جس قدر خوشبو اس نے نگائی ہوئی تھی اگر وہ اس حالت میں سر عبدالر حمن کے سلمنے پہنچ جاما تو سرعبدالر حمن اسے تقیمناً کولی مار دیتے سجنانچہ وہ تیزی سے افھا اور اپنے ریٹائرنگ روم کی طرف برھ گیا۔اس نے دہاں باقاعدہ مجمونا سا ڈرلینگ روم بنایا ہوا تھا اور ائیرجنسی کے لئے وہاں الک یو سفارم بھی رکھی ہوئی تھی۔ اے اس یو سفارم کا خیال آگیا تھا۔ چتانچہ وہ تمزی سے ڈرلینگ روم کی طرف بڑھا۔ اس نے سوٹ امار کر یو سیفارم بہن لیکن ظاہر ہے بے بناہ خو شبو تو موٹ کے ساتھ مختم ند ہو سکتی تھی ادر اس کا اس کے پاس کوئی علاج نہ تھا۔ اس لئے مجوراً اس نے یو نیفارم بہن اور پر لینے آفس میں آکر اس نے الماری کھولی۔اس میں ہے گراس ڈیم کی فائل اٹھائی اور اے مزیر رکھ کر اس نے تیزی سے اس پر وی رپورٹ لکھنا شروع کر دی جو اس نے

عبدالر حمن نے حیرت بجرے کیج میں کہا۔ بهلی کاپڑ - نہیں سرد کیا مطلب سر سے سوپر فیاض بے اختیار U بو کھلا گیااور اس بو کھلاہٹ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ " ويكھوريد كيا لكھا ہوا ہے كه سيلى كاپٹر پر نہيں آئے كار پر آئے ہیں۔ کیا مطلب ہوا۔ کون آئے ہیں " سر عبدالر حن نے فائل اٹھا کر موپر فیاض کے سلمنے پختے ہوئے کہا اور اس کمح موپر فیاض کے ذمن میں جھماکہ ساہوا۔اے یاد آگیا تھا کہ رپورٹ لکھتے وقت 🔘 چیراس نے اندر آکر بڑے صاحب کے آنے کی اطلاع دی تھی اور اس نے حرت جرے لیج میں بو جھاتھا کہ اتن جلدی کیے لگے۔ کیا ہیل کاپٹر پر آئے ہیں اور چیواسی نے بتایا تھاک کار پر آئے ہیں اور چونک موپر فیاض کو رپورٹ لکھنے کی جلدی تحی اس انے اس نے بے خیالی میں بیہ فقرہ لکھے دیا۔

" وه وه صاحب وه اس سروائزر نے بتایا تھا کہ وہ آدی ہیل کاپٹر پر آنے جانے کی بات کر تا رہتا تھا "..... سوپر فیاض نے جلدی کے سے بات بنانے کی کو شش کرتے ہوئے کہا۔ " یہ سردائزر کون ہے جس ہے وہ آدمی ساری باتیں کر تا رہتا ۔

" یہ سروائز کون ہے بس سے وہ ادمی ساری باتس کرتا رہا ہما ہما۔ تھا۔ اور ہاں یہ تم نے اس قدر خوشبو کیوں نگار تھی ہے جبکہ میں نے تہمیں منع کیا ہوا ہے کہ آفس میں اس قدر تیز خوشبو نگا کر متِ آیا کرو".... سرعبدالر حمٰن نے امتِنائی غصیلے لیچ میں کہا۔

* وه - وه جناب غلطی سے پر فیوم کی شسیش الٹ منمی تھی۔ وہ - وہ

رپورٹ مکمل کر کے فائل بند کی اور اے اٹھا کر تیز تیز قدم اٹھاٹا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تموڑی دیر بعد وہ سرعبدالر حمن کے آفس میں داخل ہوا تو ب اختیار اس کے پہرے پراطمینان کے ہاڑات ابجر آئے کیونکہ سر عبدالر حمن آفس کی بجائے ریٹائرنگ روم میں تھے۔ سوپر فیاض خاموتی ہے میز کی سائیڈ پرموجود کر سی پر پیٹھ گیا اور اس نے فائل اپنے سائے رکھ دی۔ پہند مجمول بعد ریٹائرنگ روم کا دروازہ کھلا اور سرعبدالر حمن اند ، واخل ہوئے۔ وہ شاید باتھ روم گئے تھے۔ سوپر فیاض اغر کر کھراہو گیا۔

س نے تہیں کہا تھا کہ تہیں میرے آنے سے پہلے عہاں موجود ہونا چاہئے کپر ".... سر عبدالر حمٰن نے اپنی کری پر بیٹھنے ہوئے فشک کیج میں کہا۔

' سر رپورٹ چنک کر رہا تھا اس نئے جند کمجے دیر ہو گئی'۔ سوپر فیصل نئیز سے الحصیت کا انسان کی مسیدنی کا

فیاض نے مؤدبانہ لیج میں کہااور دوبارہ کری پر بیٹھ گیا۔ "ہونہد۔ دکھاؤفائل" ہے۔ سرعبدالر تمن نے کہااور موپر فیاض نے اٹھ کر فائل اٹھا کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سرعبدالر حمن کے سلمنے رکھ دی۔ سرعبدالرحمن نے سرکے اشارے ہے اے بیٹھنے کے کے کہا اور سوپر فیاض کری پر بیٹھ گیا۔ سرعبدالرحمن نے فائل

کھولی اور اسے دیکھنے میں مھروف ہوگئے۔ اخری رپورٹ پڑھنے پڑھنے۔ وہ بے اختیار چونک پڑے۔

" یہ کیا ہے۔ یہ رپورٹ میں ہیلی کا پٹر کہاں سے آگیا ہے"۔ سر

" نہیں۔ یہ دہشت گردی کی کارروائی نہیں ہے۔ دہشت گرد W

مشیزی کو بم بلاسٹ سے تباہ تو کر سکتے ہیں لیکن اس کا پرزہ نہیں چرا اللا

سکتے سرعبدالرحن نے ہونٹ تھینچتے ہوئے کہا۔ مجے۔ جناب آپ کا خیال درست ہے۔ بچرید تقیناً کسی غیر مکنی سطیم اور اس کے ایجنٹوں کا کام ہے اس کئے جتاب کھریہ کیس سکرٹ سروس کا بنتا ہے ۔۔۔ سوپر فیاض نے جواب دیا۔ " جہارا مطلب ہے کہ یہ کسی سیرٹ مروس کو ٹرانسفر کر دیا جائے ۔ سرعبدالر حن نے ہونت جاتے ہوئے كما۔ " کیں سرمہ یہ ان کا ہی کئیں بنتا ہے سر"..... مور فیاض نے ' ہو نب ۔ تو اب انٹیلی جنس اس قدر نگمی ہو حکی ہے کہ وہ اپنا کام خود کرنے کی بجائے کام سے جان تھراتی ہے۔ نائسنس - کیا سکرٹ سروس جنول بموتول پر مشتل ب، كيا وه مافوق الفطرت قوتول کے مالک ہیں کہ وہ تو مشن مکمل کر سکتے ہیں لیکن تم نہیں کر سکتے۔ كيوں " ـ سرعبدالر حمن نے غصے كى شدت مے دھاڑتے ہوئے كما۔ " كك _ كك _ كر سكة بين _ جناب كر يكة بين _ وه تو مين في اس سے "..... مور فیاض نے بری طرح یو کھلائے ہوئے لیج میں · سنور میں حمیس ایک ہفتہ دے رہا ہوں۔ صرف ایک ہفتہ 🔻 🔾 مجے۔ اگر تم نے ایک مفتے کے اندریہ مشن بکمل ند کیا اور مجرموں m

غلطی ہو گئ تھی ۔۔۔ سویر فیاض نے بو کھلائے ہوئے لیجے میں کہا۔ " ہونہہ۔ بینموآ تندہ احتیاط کرنا ورند" سے عبدالرحمن نے شايد جان بوجهه كر فقره ادهورا تجوز دياتهاسه 'ج سنج سنج من بالكل خيال و كلون كات مو ير فياض نے كرى ير " تہیں معلوم ہے کہ چیف سیرٹری صاحب نے اس گراس ڈیم ے سلسلے میں خصوصی میٹنگ کال کی تھی اور وہ اس سے ہمارے ڈیاد ٹمنٹ پر ناداض ہو دے تھے کہ ہم نے اہمی تک نہ ہی مجرموں کو کرفتار کیا ہے اور نہ بی یہ ٹریس کیا ہے کہ مجرم کون تھے اور انہوں نے کیوں کراس ڈیم کی اس قدر قیمتی مشیزی کا اہم اپریٹنگ یرزہ چرایا ہے اور وہ برزہ بھی ابھی تک برآمد نہیں ہو سکا اور انہوں نے حکم دیا ت کہ یہ کام ایک عفتے کے اندر ہو جانا چاہئے کیونکہ یہ دیم پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم ہے اور اگر مجرم ٹریس ما کئے گئے اور پکڑے نہ گئے اور آپریٹنگ پرزہ برامد نہ ہو سکاتو ڈیم کا کام آگے نہ بڑھ سك كا اور ياكيشياكوب بناه نقصان بوكا-تم بناؤتم في اب ك کیا کیا ہے۔ اس فائل میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ بولو - سر

سراب تک جو تفتیش ہوئی ہے اس کے مطابق تو یہ وہشت گردی کی کارروائی لگتی ہے ... سور فیاض نے جان چہرانے کے کے اس کارروائی کو دہشت کر دی کے کھاتے میں ذالتے ہوئے کہا۔

عبدالر حمن نے عصیلے کیج میں کہا۔

Ш

مسلمیٰ فیاض یول رہی ہوں عمران بھالی میں و مری طرف

عمران سرینیج اور ٹانگیں اوپر کئے این مخصوص ورزش میں معروف تحاہجو نکہ ان دنوں سردی اپنے یو رے عروج پر تھی اس لئے حمران ورزش اپنے فلیٹ میں ہی کر لیا کر تا تھا اور جب تک سلیمان ناشته نه تيار كرليباتهااس وقت تك عمران ايناس مخصوص ورزش وسي معروف ربها تحاميد فكد صعص كوئي فليث يريد أمّا تحاس ال حمران اطمینان سے این ورزش میں مصروف رہا تھا لیکن آج اہمی اسے النا کھڑے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ مزیر بڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اتھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا یا اور اسی

الفاعمران بول رہا ہوں "..... عمران نے سر کے بل کورے

کو ٹریب کر کے نہ پکڑا تو حہاری باتی ساری عمر جیل میں بڑے کزر جائے گی۔ یہ قطعی آخری فیصلہ ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ میں جو كمتا بون وه كروا سكتا بون-جاؤ وفع بو جاؤ اور الك بضع ك اندر کس مکمل کر سے مجرموں سمیت آنا۔ جاؤ ۔۔۔۔۔ سرعبدالرحمن نے عصے کی شدت سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

" لین سر ایس سر" ... سو پر فیانس نے ملے سے زیادہ یو کھلائے ہوئے نیج میں کہا اور بچر فائل اٹھا کر تیزی سے بیرونی وروازے کی

" سنو" مرعبدالرحمن في كهاتو موير فيانس اس طرح رك كيا جيے يورى رفتارے دورتى موئى كاركو اچانك فل بريك مكادي

" بین سرایس سر" ... اس نے مزکر سمے ہوئے لیج میں کبا۔ ''اس احمق عمران کی مدومت نے لینا تحجیے اور یہ کام تم نے خود كرنا ب اكر محيم اطلاع مل كمي تو حمهارا حشر عبر تناك بو كا جاد ، سر عبدالرحمن نے اس طرح عصیلے ہجے میں کہا۔

ایس سرسیس سر سوپر فیانس نے کمااور ایک بار بچرتندی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

طرح اینے کانوں سے نگالیا۔

مونے کی وجہ ہے تھنچے تھنچے لیجے میں کہا۔

سیں ۔رابطہ قائم ہوتے ہی سلمٰی کی بدلی ہوئی ہی آواز سنائی W · عمران بول رہا ہوں سکی بھابھی۔ آپ خواہ مخواہ ناراض ہو '' کئیں۔ میں نے تو پہلے ہی آپ کو بتا یا تھا کہ الٹاعمران بول رہا ہوں۔ W دراصل میں سرنیچے اور ٹانگیں اوپر کئے ورزش کرنے میں مصروف تھا اور آپ جانتی ہیں کہ اس حالت میں ذہن براس قدر دباؤ ہو تا ہے کہ النے نظ منے کل جاتے ہیں۔ آئی ایم سوری آپ کو تکلیف 🔾 ہوئی۔ مجے بتائیں کیا ہوا ہے۔ کیے ہوا ہے۔ ویے آپ کو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر سوپر فیاض سنرل انٹیلی 🛮 جس کا سر تندن ہے اس نے لامالہ وہ مجرموں کا بھیا کرتے ہوئے دور نکل گیا ہو گا' عمران نے کہا۔ " نهيں ۔ ايسا بھي ہو يا تب بھي دہ مجھے فون ضرور كر ديتے ۔ مجھے تو اور کوبر محسوس ہوری ہے "..... سلیٰ نے کہاتو عمران چوتک پرا۔ " کسی کوبر میں عمران نے حرت بحرے کیج میں کہا تو سلی 🕏 نے گذشتہ روز فیاض کے سوٹ پہن کر اور تیار ہو کر گھرہے جانے ا اور پرائی اور فیاض کے در میان ہونے والی تنام گفتگو دوہرا دی۔ ا " اوه- تو آپ كا مطلب ب كه وه آپ سے ناراض ہو كر كسي روپوش ہو گیا ہے۔ ارے نہیں مجامجی وہ تو آپ کی بوجا کر تا ہے۔ آپ کے بغیر تو اس کی حالت پانی سے نکلنے والی مجلی کی طرر جرو آ ے ۔۔۔۔۔ عران نے مسکراتے ہونے کیا۔

نے فیاض کی بیوی سلمٰیٰ کی پریشان می آواز سنائی دی تو عمران بے افتیار چو نک چا۔

"ارے بھابھی آپ۔ خریت اتنی مجع کسے فون کیا ہے۔ کیا سوپر فیاض نے آپ کے ہاتھ کا بنا ہوا ناشتہ کر۔ نی ے الکار کر دیا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو مجھے ضرور بتائیں۔ مجھے آپ کے ہاتھ کا بنایا ہوا ناشتہ سلیمان کے بنائے ہوئے ناشعے سے زیادہ پند ہے "۔ عمران کی زبان دواں ہوگئ۔

زبان رواں ہو گئے۔

* عمران مجائی فیاض کل سے خائب ہے۔ سادی رات گزر گئی
ہے۔ وہ ابھی تک نہیں آئے۔ میں نے آفس فون کیا ہے لیکن وہاں
بھی کمی کو معلوم نہیں ہے۔ میں بے صدیر بطنان ہوں اس لئے آپ
کو فون کیا ہے ۔۔۔۔۔۔ سلیٰ کی انتہائی تشویش بحری آواز سنائی دی۔

* خائب ہے۔ کیا مطلب۔ کیا اس نے کہیں سے سلیمانی ٹوئی
عاصل کر لی ہے ۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا اس نے کہیں سے سلیمانی ٹوئی
عاصل کر لی ہے ۔۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا اس نے کہیں سے سلیمانی ٹوئی
عاصل کر لی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا اس نے کہیں

سوری۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا دوسری طرف سے
ضمیلے نیچ میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران
عملی کی می تدری سے سیدها ہو گیا اور پھراس نے دہیں قالین پر پیٹے
بیٹے کریڈل ویا کر ہاتھ ہٹایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر
ذائل کرنے شروع کر دیے ۔ اے احساس ہو رہا تھا کہ سلی واقعی
ہوریافان ہے اور اس کے خاتی کا برامنا گئی ہے۔

گا عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو سیا عمران نے ایک طویل سائس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ایس سیا کہا ہوں کے دیاد سیال ہوائی ہوئے کہا ہوئے کہا ہوں کہا ہوا نے طویل ہوا۔ ایک سلیمان فرانی و مکیلنا ہوا اندر واضل ہوا۔

سے سین رون رہیا ہو ہم اور اس انتخاب سین کی ہوتھا تو '' کیا ہوا صاحب۔ کس کا فون تھا ''''' سلیمان نے پو تچھا تو عمران نے اسے تفصیل بنا دی۔

" اوه - یہ تو واقعی پریشانی کی بات ہے۔ فیاض صاحب ساری رات گھر سے جان بوجھ کر غائب نہیں رہ سکتے ۔..... سلیمان نے سخیدہ کیج میں کہا اور عمران نے بھی اشبات میں سربطا دیا اور بھر اعظ کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی ورر بعد وہ غسل کر کے اور البار ایا اور اس نے ناشتہ کر نا شروع کر دیا۔ ناشتہ لباس بہن کر والی آیا اور اس نے ناشتہ کر نا شروع کر دیا۔ ناشتہ

دیئے۔ " ٹائیگر بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ عمران کو معلوم تھا کہ ٹائیگر کافی دن چڑھے اپنے کرے

كرنے كے بعد اس نے رسيور افحايا اور نمر ذائل كرنے شروع كر

سان روائد مرون و سوم عا قد ما مير ان رواي دن پرينا به عرف سه نگلآب اس كئا اس ليفات ان ما كه وه اس وقت اپنا ہوائل كه مكرك ميں ہى ہو گا اس كئا اس نے فون كيا تھا ورند وہ زالمميز استعمال كرآ۔

عمران بول رہا ہوں ۔۔۔۔۔عمران نے سخیدہ لیج میں کہا۔ میں باس ۔۔۔ نائیگر کا ہجہ مؤد بانہ ہو گیا تھا۔ " همران پلیزسیں بے حدیر بیشان ہوں اس نے مذاق مت کرو۔ میرا خیال ہے کہ دو کسی عورت سے ملنے گئے ہوں گے اور وہاں کوئی حکر حل بڑاہو گا"..... ملی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ دہ بہرحال سرکاری کام سے بی گیا ہے۔ ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں میں معلوم کر نوں گا"...... عمران نے کہا۔

پلیز عمران جس قدر جلد ممکن ہوسکے معلوم کر نے تھے ان کی خریت کی خریت کی خردو۔ میرا دل بے صد تھرا رہا ہے ۔.... سلی نے انتہائی انتہائی کے انتہائی کہائی کے انتہائی کی کہائی

ب مدر مینار دایس بهاجی سس جلد بی آب کو خوشخری ساون

" ہوٹل کرانڈ کوئی نیا ہوٹل لگتا ہے" ۔ . عمران نے بزبزاتے ہوئے کہا اور بچر اخبار اٹھا کر ویکھنے ریگا۔ سلیمان آکر ناشتے کے خالی برتن لے گیا۔ تموری دیربعد فون کی کھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بزحا کر رسیور اٹھالیا۔ * على عمران - ايم ايس سي - ذي ايس سي (آكسن) "...... عمران نے اپنی عادت مے مطابق کہا۔ " ٹائیکر بول رہا ہوں باس فیانس صاحب کی جیب ہوئل میں 🔾 موجود نہیں ہے۔ کچے معلوم ہوا ہے کہ سوپر فیاض صاحب دہاں ہوئل کی مینجر جیوا سے ملے تھے اور وہ دونوں کافی ویر تک کرے میں رہے۔ پر فیاض صاحب اپن جیب میں بیٹھ کر علے گئے ۔ نائیگر نے دیورٹ دیتے ہوئے کما۔ مسكيا إوه ومال سے اور يه جيوات كون بي مران " اس آدمی نے بتایا ہے کہ تقریباً ایک محمنشہ تک وہ دونوں كرے ميں رہے ہيں اور باس يه جيون نوجوان يورني لڑكى بـ ہوئل گرانڈ نیا بنا ہے اور کسی یورنی پارٹی کا ہے۔ یہ جیوا بھی یورپ کے کسی ملک سے مہاں آگر اس کی مینجر بی ہے۔ ولیے ہوال صاف ستمرے اور اعلیٰ ماحول کا ہے البتہ جیون کے باری میں معلوم ہوا ہے کہ وہ بے حد تیز اور چالاک لڑی ہے ۔ نائیگر نے ریورٹ دیتے ہوئے کما۔

" سو پر فیاض کل این سرکاری جیب میں آفس سے گیا ہے اور ابھی تك اس كى واليى نبيس ہوئى۔ آفس والوں كو بھى اس كے بادے س معلوم نہیں ہے۔اس کی بیوی بے حد پریشان ہے۔اس نے مجمع فون کیا ہے۔ تم نے اس کی سرکاری جیب تو دیکھی ہوئی ہے۔ معلوم کرو کہ وہ کمال گیا ہے اور کس یو زیشن میں ہے : عمران * باس - سوپر فیاض کی سرکاری جیپ میں نے کل ہوٹل کرانڈ ک یار کنگ میں ویلیمی تھی۔ میں ایک آومی سے ملنے وہاں گیا تھا لیکن فیاف صاحب تھے نظر نہیں اے تھے۔ میں نے خیال بھی نہیں کیا كيونكه فياض صاحب تو بوللوں ميں آتے جاتے رہتے ہيں اس الكر - اگر اس کی جیب یار کنگ میں کموی تھی تو اس کا مطلب ب کہ وہ سرکاری کام سے وہاں نہیں گیا ہوگا ورنہ وہ جیب ہونل کے من گیٹ کے سلمنے رو کا مقر مہاں سے معلوم کرو کہ کیا ہے جیب اب جی وہاں موجود ہے یا نہیں اور سوپر فیاض کی وہاں کس سے ملاقات ہوئی ہے '۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ · میں ابھی فون پر ہی معلوم کر لیباً ہوں۔ مرا ایک خاص آدمی وہاں موجو دہے" ٹائیگر نے جو اب دیا۔ معلوم کر مے مجم فلید پر فون کر کے دیورٹ وہ "..... عمران

نے کہا اور رسیور رکھ ویا۔

" باس ہوئل گرانڈ کے باہرے محجے معلوم ہوا کہ موپر فیاض کی W جیب ہوئل سے نکل کر اس علاقے کی طرف جاتے دیکھی گئ ہے۔ چتانچہ میں ادحر کیا اور بھر مجھے جیب کے نشانات کھنڈرات کو جانے والی کی سرک براترتے نظر آگئے سجنانجہ میں ان نشانات براگے برسما حِلاً گیا۔ پھر جیب بھی مل کئ اور فیاض صاحب بھی۔ وہاں ایک کار ك جهيوں كے نشانات مجى موجود ہيں - كار دماں چينے كر جيب ك سابھ رکی رہی ہے اور پھروالی علی گئ ہے ٹائیگر نے جواب تم کماں سے فون کر رہے ہو ۔ ... عمران نے یو تجا۔ " ان کھنڈرات کی دو سری طرف باقاعدہ محکمہ آثار قدیمہ کا آفس ہے۔وہاں سے باس "... .. ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کما۔ سوپر فیاض کی حالت کسی ہے۔ کیا اس پر تشد د کیا گیا ہے۔ * می ہاں۔ان کے چرے اور جسم پر زخموں کے نشانات ہیں۔ لگتا ہے انہیں کوڑے سے پیٹا گیا ہے لیکن ببرطال وہ زیادہ زخی نہیں

ہے انہیں کوڑے سے پیٹا گیا ہے لیکن بہرحال وہ زیادہ زخی نہیں ہیں ''۔ '' نائیگر نے جواب دیا۔ '' تم اس کی جیپ وہیں رہنے دو اور فیاض کو اپنی کار میں ڈال کر رانا ہاؤس پہنچا وہ''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ '' میں باس ''۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور ر کھا بی تما کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی۔ " تم خود وہاں جاؤادر معلوم کرو کہ فیاض وہاں سے نگل کر کہاں گیا ہے۔ اسے تلاش کر کے تجمہ اطلاع دو "...... عمران نے کہا۔

" میں باس "...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوک کہد کر رسیور رکھ دیا۔

" جیوك اگر خوبصورت لڑک ہے تو فیاض کی اس سے ملاقات کی بہتو اس تحقیق کی اس سے ملاقات کی بہتر سمجہ میں آتی ہے لیکن تجروہ کہاں جلا گیا ہو گیا" ۔ عمران نے بہتراتے ہوئے کہالیکن تجراس نے اخبار پرسمنا شروع کر دیا کیونگ اے ٹائیگر کی صلاحیتوں پر اعتماد تھا کہ دو لاز ما موبر فیاض کا کوئی نے کوئی خوبر اور نے کہا لیک کوئی نے کہا تھا کہ دو لاز ما موبر فیاض کا کوئی نے کوئی بھی کوئی تھا در تجر تقریباً ایک اس جد فون کی گھنٹی نئے اغمی تو عمران نے رسیور انجا ایا۔

" علی عمران ۔ ایم ایس ی۔ ذی ایس ی (آکس) "۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نائیگر بول رہا ہوں باس سے سوپر فیاض صاحب کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ وارا محکومت کے شمالی علاقے میں واق راسنونہ کھنڈرات میں بندھے ہوئے ہے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ان کی جیپ بھی وہاں موجود تھی ۔۔۔ نائیگر نے کما تو عمران ہے اختیار چونک بڑا۔

کنڈرات میں بندھاہوا ہے ہوٹی۔وہ دباں کیے کئے گیا اور تم نے اسے کیے ٹریس کیا میں عمران نے حمیت بجرے لیج میں

پو جھا۔

شرور کردیئے۔
"رانا ہاوس" رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔
" عران ہول رہا ہوں جوزف دف۔ ٹائیگر موپر فیاض کو لے کر رانا اللہ ایک آئے گا وہ زخی ہے اس کی بینڈی کر دینا پھر مجمع اطلاع اللہ دیا" عران نے کہا۔
" میں باس" جوزف نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ اوراب عاہر ہے فیاض ہے بات ہونے کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا ویا۔ اب قاہر ہے فیاض ہے بات ہونے کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا کہ کس نے اس پر تضدد کیا ہے اور کیوں کیا ہے اور دو کیوں کیا ہے اور دو کیوں کیا

m

معلی عمران۔ ایم ایس می۔ ڈی ایس می (آکس) یول رہا ہوں :.....عمران نے کہا۔

سلمی بول رہی ہوں عران جمائی ۔ فیاض کا کچھ بت طلا ۔ دوسری طرف سے سلمیٰ کی اواز سائی دی۔

ہاں۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ فیاض ایک سرکاری کام کے سلسلے میں دار الکومت ہے دور ایک گاؤں میں موجود ہے۔ چونکہ وہاں فون نہیں کر سکا۔ البت میری اس سے ٹرانسیٹر پر بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ دہ انتہائی ضروری کام میں معروف ہے۔ آج شام تک واپس آ جائے گا۔ ابھی میری اس سے بات ہوئی ہے دہ بالکل بخریت ہے سے مران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

' ادہ خدایا تیراشکر ہے۔عمران بھائی آپ کی ہے حد مہربائی لیکن انہیں چاہئے تھا کہ دہ اپنے آفس تو بات کر لیتے '''''' سلکی نے انتہائی تشکرانہ آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں نے اسے کہا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ آفس میں اسے لوگ موجو و ہوتے ہیں جو درپردہ مجرموں سے لیے ہوتے ہیں اس سے اس نے بان بوجھ کر وہاں کال نہیں کی "..... عمران نے جواب دیا۔ " او کے بہرطال میری تسلی ہو گئی ہے۔ بے حد شکریہ ".... سلی نے اس بار مطمئن لیج میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کر یؤل دبا دیا اور تجرنے نے ڈائل کرنے

'' ہمارے والا کسیں انٹیلی جنس بیورو کے سپر نٹنڈ نٹ فیانس کے یاں ہے۔ سرنٹنڈنٹ فیاض نے بتایا ہے کہ اس نے اپنے چیف ے کیں ڈسٹس کرتے ہوئے اسے دہشت گردی قرار دینے کی کو نشش کی لیکن ڈائر یکٹر جنرل نے کہا کہ دہشت گرد مشیزی کے • پرزے چوری نہیں کرتے بلکہ دہ مشیزی تباہ کر دیتے ہیں اس لئے ہے کسی شقیم کا کام ہے ۔.... اسلم نے جواب دیا۔ " سرنٹنڈن فیاض سے یہ بات کسے معلوم کی گئ ہے"۔ شہاب نے ہونٹ تھینچتے ہوئے کہا۔ * جناب سرنٹنڈ نٹ فیاض کی ان ونوں ہوٹل گرانڈ کی یورنی مینج جیوات سے بڑی گہری دوستی ہے۔جتنافچہ جیوات کو محاری رقم دے کریہ ناسک ویا گیا کہ وہ سرنٹنڈنٹ فیاض سے اس سلسلے میں حتى معلومات حاصل كرے معيونت جو لك اليے كاموں ميں ماہر ب اور اس نے باقاعدہ معہاں جرائم کا ایک چھوٹا سا انتہائی مؤثر اور فعال سنڈیکیٹ بنایا ہوا ہے اس لئے جیوان نے بڑی مہارت سے کام ایا۔ ملے اس نے سر نٹنڈنٹ فیافس کو دوستی کا حکر دے کر علیحدہ کرے ا میں بلوایا۔اس کا خیال تھا کہ سرنٹنڈ نٹ فیاض عیاش آدی ہے اس انے عیاش کے حکر میں وہ سب کچے بنا دے گا لیکن علیحدہ ملاقات میں اے معلوم ہوا کہ سرنٹنڈ نے فیاض صرف ذمی تفریح کا قائل ہے۔ وہ خوبصورت اور نوجوان لڑ کیوں سے ساتھ گھنٹوں گزار تو سکتا ہے.

ملی فون کی گھنٹی بچتے ہی کری پر بیٹے ہوئے ادھر عمر آدمی نے 🕝 بائقه بزهاكر رسيورا ثماليابه "يس شهاب بول رمامون "..... اوصر عمر كالجد تحكمان تها " اسلم بول رہاہوں باس "...... دوسری طرف سے امک مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔ " يس كياربورث ب انثيلي جنس ك بارك مين " شهاب " باس انٹیل جنس کے ڈائریکر جزل اے دہشت گردی کی کارروائی نہیں تجھتے۔وہ اے کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کاکارنامہ مجھ رہے ہیں "..... اسلم نے مؤدبان لیج میں جواب دیتے ہوئے " كيا مطلب يوري تغصيل بتآؤ" شهاب نے چونک كر

دونوں اے بے ہوش چھوڑ کر واپس آگئے کیونکہ وہ سرکاری آدمی تھا الل اس لئے انہوں نے اسے ہلاک نہیں کیا ورنہ انٹیلی جنس ان کے پیچھے س لگ سکتی تھی۔ جمولت کو جب رپورٹ ملی تو اس نے مجم رپورٹ وی اور میں آپ کو وے رہا ہوں اسلی نے پوری تقصیل بہاتے ہوئے کہا۔ * ہونہہ۔ لیکن جیواے کو حمہارے متعلق بقیناً معلوم ہو گا اور اگر انٹیلی جنس کو جیواے کے بارے میں شک گررا تو وہ اس کے ذريع تم تك بعي بي عكة بين مسسد شهاب في قدر عصل الج K · نو باس۔ جیوں کو صرف سپیٹیل فون نسر دیا گیا تھا اور بغیر 🔾 نام ك كيس بك كرايا كياتها السيس أسلم في جواب ديا-" ہونہ ۔ تھکے بے لین یہ ربورث واقعی ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ اگر کیس سیرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا گیا تو مارے لئے بہت سے مسائل پیدا ہو جائیں گے شہاب نے " سر میرے ذہن میں ایک تجویز ہے "..... اسلم نے کہا۔ " کون می تجویز۔ کھل کر بات کرو"..... شہاب نے کہا۔ " باس کیوں یہ گراس ڈیم پر کوئی وہشت گردانہ کارروائی کرا دی 🕤 جائے۔ مثلاً اس کے جزیر گیٹ تعمیر ہو رہے ہیں۔انہیں بموں سے اوا ویا جائے اس طرح وائر یکر جزل اور دوسرے اعلیٰ حکام کنفرم ہوں

كىيى مارسكتا ب ليكن وہ اخلاقى حدود كراس كرنے كا عادى نہيں ب اور مند ہی وہ شراب میں ہے اس لئے جمیون کو اس ملاقات میں ناکامی ہوئی تو اس نے فوری طور پر دوسرا منصوبہ تیار کر لیا۔ اس نے باتوں باتوں میں سرنٹنڈنٹ فیاض کو بتایا کہ وہ گذشتہ روز راسٹونہ کھنڈرات دیکھنے کئ تو اس نے وہاں ایک کھنڈر میں سے دو الي آدميوں كو نكلتے ہوئے ديكھا جو يورب ميں خاصے معروف مجرم اور پیشتہ ور قاتل ہیں۔ جوال نے سرنٹنڈنٹ فیاض کو یہ بات اس انداز میں بنائی کہ اے بقین آگیا کہ ان مجرموں نے ان کھنڈرات میں اپنا خفیہ اڈا بنایا ہوا ہے ورنہ ظاہر ہے الیے لوگ آثار قديمه ويكهي مين توكوئي ولجيي نبي ركهة اس برسر منتذ نك فياض نے اس سے اس کھنڈر کی تفصیل ہو تھی اور بھروہ ہو ال سے ہی اپن سرکاری جیب میں کھنڈرات کی طرف روانہ ہو گیا۔ کھنڈرات کا فاصلہ چونکہ ہوٹل سے کافی ہے اس لئے جیواب نے اپنے سنڈیکیٹ کے دو آومیوں کو کال کر کے انہیں سارا منصوبہ محمایا اور وہ وونوں ایک تر دفقار کار میں موار ہو کر وہاں چیخ گئے ۔ سر نشاذ مد فیاض کی جيب انہيں راست ميں ملى تھى۔ يه دونوں دبان كھنڈرات ميں جھب گئے - سر نشند نك فياض جب وہاں بہنجا تو اس بكر ايا كيا اور اس باندھ کر اس سے بوچھ کھ کی گئ لیکن اس نے کھ بتانے سے انگار کر دیا تو ان دونوں نے اس پر تشدد کیا اور پر تشدو کے سامنے سر مثنات فیاض نے زبان کھول دی اور اس نے یہ بات بتائی ۔ وہ

Ш

Ш

آواز سنائی دی۔ " شہاب ہول رہا ہوں عالی جاہ"..... شہاب نے کہا۔ " اوہ ہاں۔ کیا ربورٹ ہے گراس ڈیم مشن کے بارے میں" عالی جاہ نے جو نک کر یو چھا۔ " وہ پرزہ جو وہاں سے حاصل کیا گیا تھا وہ تو آپ تک چہنےا دیا گیا تھالین ہمیں یہ تشویش تھی کہ اس پرزے کی چوری کا کیس یا کیشیا سکرٹ سروس کو ٹرانسفر نہ کر دیا جائے۔ ہم چاہتے تھے کہ یہ گیس انٹیلی جنس کے پاس بی رہے کیونکہ اگر کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو گیا تو پھر ہمیں طویل عرصہ کے لئے ملک چھوڑنا بڑے گا"..... شہاب نے کہا۔ " کیا عباں کی سیکرٹ سروس خطرناک ہے"...... عالی جاہ نے حرت تجرے کیجے میں کہا۔ م جي بان ـ يه سروس بوري دنيا مين انتهائي خطرناك مجي جاتي ہے ' شہاب نے جواب دیا۔ " تو بچرتم نے اس بارے میں کیا کیا ہے" عالی جاہ نے کہا تو شہاب نے گیٹ بموں سے اڑانے کی کارروائی کی تقصیل با دی۔ " گذریه الحی تجویزے "..... عالی جاہ نے کہا۔ "آب كو مزيد رقم وين بهو كل اور اكر جميل ملك چهوز نابرا تو اس کی ویمنٹ بھی آپ کو کرنی بڑے گی ۔.... شہاب نے کہا۔ " مصك ب- تم ب فكر ربو- البته دبشت كردى كى اس

جائیں گے کہ یہ ساری کارروائی وہشت گردوں کی ہے اس طرح کیں سیکرٹ سروس کو ٹرانسنر ہونے کا خدشہ ختم ہو جائے گا"۔ اسلم نے کہا۔ " ہاں - انھی تجویز ہے ۔ گذ کیا تم ایساکر سکتے ہو" شہاب " لیں باس سعباں ایک ایسا گروپ موجود ہے جو بھاری رقم کے عوض یہ کارروائی کر سکتا ہے" اسلم نے کہا۔ م تم تک تو بات نہیں بہنچ گی شہاب نے کہا۔ " نہیں باس وہی جیولٹ والا سلسلہ دوہرایا جائے گا"...... اسلم " اوے مصل بے۔ رقم کی فکر مت کرولین یہ کام اج رات ی ہو جانا چلہے '..... شہاب نے کہا۔ " يس باس - ب قرربي آج ي ايما بو جائے گا" دوسري طرف سے کما گیا تو شہاب نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور بمر نون آنے پراس نے نسر ریس کرنے شروع کر دیے۔

عمال جاه ہاؤں مسسد رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز نائی دی۔

"شہاب یول رہا ہوں عالی جاہ صاحب سے بات کراؤ"۔ شہاب نے ای طرح سرداور تحت کیج میں کہا۔ سنجیلڈ عالی جاہ بول مہا ہوں "..... چند کموں بعد ایک بھاری ہی۔ Ш

عمران رانا ہاؤس بہنچا تو ٹائنگر دہاں موجو د تھا۔ " كيا بوزيش ب مور فياض كى" عمران في نائير س " جوزف نے ان کی بینڈیج کر دی ہے لیکن مرے کہنے پر انہیں ب ہوش بی د کھا گیا ہے تاکہ آپ انہیں جس طرح چاہیں فرید کر مكس * ٹائيگر نے جواب دیا۔ " آؤ مرے ساتھ ۔ پہلے تھے تقصیل بتاؤ".... عمران نے کہا اور بھر ٹائیگر کو ساتھ لئے وہ سٹنگ روم میں آگیا۔ " ہاں اب بتاؤ کہ اس کار کے نشانات وغیرہ سے کچے مزیدیت حلا کہ تشدد کرنے والے کون لوگ تھے اور جیون کا اس میں کتنا مردارے " عمران نے کہا۔

علا کے ٹائروں کے نشاتات تو عام سے تھے باس باتی مزید

کارروائی کی رپورٹ مجھے دے دینا "...... عالی جاہ نے کہا۔
" ویسے تو مجع اخیارات ہے ہی آپ کو علم ہو جائے گا پجر بھی میں
رپورٹ دے دوں گا۔آپ ویمنٹ کب کریں گے "..... شہاب نے
کہا۔
" کارروائی مکمل ہونے کے فوری بعد تم مرے پاس آکر ویمنٹ
لے جانا جسپے ویہلے وصول کی تھی "..... عالی جاہ نے کہا۔
" اوک گذبائی "..... شہاب نے مطمئن لیچے میں کہا اور رسیور
رکھ دیا۔اس کے پھرے پراب گرے اطمینان کے تاثرات تنایاں ہو

نے اشبات میں سرمالا دیا اور بحروہ جو زف کے ساتھ چلیا ہوا تھوڈی دیر بھد ایک کرے میں داخل ہوا بہاں بیڈ پر سوپر فیاض ہے ہوشی کے عالم میں لیٹا ہوا تھا۔ عمران نے اس کے زخموں کی نوعیت دیکھی تو اس کے ہجرے پراطمینان کے ناٹرات انجرآئے۔

W

W

" اے پہلے طاقت کا انجکشن لگا دو اور بھر اسے ہوش میں لے

۔ آف عران نے ایک کری پر بیشے ہوئے کہا تو جوزف نے ایک اس میں میں ایک اور ایک دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ انگیا۔ چند کموں بعد وہ عمران کی ہدایات پر عمل کر چکا تھا۔ تھوڑی دیر ایک بعد میں میں کہ ایک میں کول دیں۔ پہلے چند کموں

بکٹ تو اس کی آنکھوں میں دصندی جھائی رہی کچر دہ بے انتتیار الجمل اگر بیٹھ گیا اور حمرت سے ادھر ادھر دیکھنے نگا اور کپر جیسے ہی اس کی انتظریں سائیڈ کی کری پر بیٹھے ہوئے عمران پر بڑیں اور اس کے ساتھ

انگورے ہوئے جوزف کو دیکھا تو بے اختیار اس طرح انچل پڑا جیے پیڈیس لاکھوں دولٹج کا الیکڑک کر حد آگیا ہو۔

" بیر به عمران بوزف تم بیر میں کہاں ہوں بیر یہ کیا ہے" سوپر فیاض نے امتہائی حمرت بحرے لیج میں کہا۔ " اگر تم حل سکتے ہو تر ہی نحواج وہ کس ان کی رہیں سٹ ک

" اگر تم چل سکتے ہو تو چر نیج اترد کسی اور کرے میں بیٹھ کر تقصیل سے بات ہو گی "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ " ہاں سہاں اوو لیکن یہ مرے زخوں پر بینیڈ تے ہے کس نے کی ہے "....مورز خیاض نے بینے سے اتر تے ہوئے حرت بج ا کوائری اس لئے نہیں ہو سکی کہ سوپر فیاض کو فوری طور پرعباں بہنچانا تھا ''..... نائیگرنے جواب دیار

"اوک مجرتم جاؤاوراس بارے میں معلومات حاصل کرو۔ سوپر فیاض پر عام مجرم ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ بقیناً یہ کوئی خاص معاملہ ہو سکتا ہے "...... عمران نے کہا تو ٹائنگر نے اهبات میں سر ہلایا اور اعظ کھڑا ہوا۔ اس نے عمران کو سلام کیا اور تیز تیز قدم اٹھا تا کرے ب باہر حلاکیا۔

" جوزف" عمران نے جوزف کو آداز دی کیونکہ اے معلوم تھا کہ جب تک دہ رانا ہاؤس میں رہے گا جوزف اس کے قریب ہی موجو درہے گا۔

يس باس مسد جوزف ف اندر داخل ہو كر كمار

م کیا پوزیش ہے موپر فیاض کی۔ زیادہ زخی تو نہیں ہے '۔' عمران نے یو جما۔

" نہیں باس زیادہ زخی نہیں ہے۔ کوڑوں کے چار پانچ زخم ہیں اور وہ بھی زیادہ گہرے نہیں ہیں۔ لگتا ہے کوڑے مارنے والوں نے جان بوجھ کر زیادہ قوت استعمال نہیں کی "...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

مصک ہے۔ آؤاور وہ جوانا کہاں ہے ' عمران نے کری ے اٹھتے ہوئے کہا۔

اوه الين كرب من ب المدارة وزف في جواب دياتو عران

"اوہ اوہ پلیج عمران ۔ انہیں اطلاع مت دینا "...... سوپر فیاض نے یو کھلائے ہوئے لیج میں کہا۔ "اوے اگر تم کہتے ہو تو نہیں دوں گا۔ آؤ سرے ساتھ "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مجروہ اے لے کر سٹنگ روم میں آگیا۔ " جوزف سوپر فیانس کے لئے جوس لے آؤ"...... عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف سربلانا ہوا والی طلاگا۔

ی کیا ہوا۔ س مہاں کیے آگیا اسس مور فیاض نے ہون چاتے ہوئے کا۔

"جوزف اور جوانا کھنڈرات کی سر کرنے گئے تھے۔ دہاں ایک کھنڈر میں تم زخی حالت میں بے ہوئی پڑے ہوئے تھے۔ دہ جہیں لے آئے اور تج محاری بینڈی کرنے کا کہا اور خود مماں آگیا۔ اب تم خود بناؤکہ تم دہاں کیوں گئے تھے اور کیا ہوا ہو دہاں۔ کس نے جہیں دہاں کوڑے مارے تھے اور کیا کیوں " سے دار محلی کیوں" سے مران نے آئے انداز میں کہا جیے یہ سب کچ معمولی می ملت ہو۔

سیں ایک سرکاری کیس کے سلسلے میں دہاں گیا تھا۔ دہاں گیا تھا۔ دہاں گیا تھا۔ دہاں کھی جوٹ لگا کے بوش کر یا گیا تھا۔ دیا ہوگیا گیا تھا۔ دیتے ہوئے کہا۔
ایا گیا تھا۔ میں مورد فیاض نے منہ بناکر جواب دیتے ہوئے کہا۔
ایم بوش کرنے کے بعد تو کوئی کوڑے نہیں باداکر تا اس نے مل بات بنا دوورد تم جائے ہوگہا کہ گانے

یج سی ہما۔
"جوزف نے کی ہے۔ اے میں نے اس کی باقاعدہ ٹریننگ دے
رکی ہے ۔..... عمران نے افٹر کر کورے ہوتے ہوئے ہما۔
" ممر ممر مگر یہ سب کچھ کیا ہے۔ یہ کون ی جگہ ہے۔ میں تو
ادم کھنڈرات میں گیا تھا۔ پھر ادہ۔ اوہ اسساس مورد فیاض بولئے
بولئے اس طرح رک گیا جسے بملی آف ہو جانے ہے نیپ ریکار ڈر
اچانک نماموش ہو جاتا ہے اور عمران ہے افتتیار مسکرا دیا۔ وہ مجھ
گیا تھا کہ مورد فیاض کیوں اچانک خاموش ہو گیا ہے کیونکہ دہ
سرکاری فرائض کے بارے میں عمران کو کچھ بتانانہ چاہتا ہو گا البتہ وہ
بیٹے سے نیچ افرآیا تھا۔ اس کی سرکاری یو نیفارم کافی بھٹ گئ تھی
اور مسلی ہوئی تھی۔

جوزف موپر فیاض کے ناپ کے مطابق الماری سے کوئی اچھا سا موٹ لے آؤور نہ اس حالت میں اگر یہ ڈیڈی کے سامنے پیٹھ گیا تو بھر امھے بھلے ڈاکٹر بھی اس کی مربم پی نہ کر سکیں گے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا۔ کیا مطلب۔ بڑے صاحب کمیلیمہاں موجود ہیں '۔۔۔۔۔ موپر فیاض کا پیروی گفت وھواں دھواں ساہو گیا۔ میں میں مصرف کی مصرف کیا۔

ید رانا ہاؤس ہے۔۔ مہال ڈیٹی موجود تو نہیں ہیں لین جب میں انہیں خہارے بارے میں اطلاح دوں گاتو ظاہرے حہیں فوری ان کے سلمنے جانا پڑے گا۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکرائے ہوئے کہا۔

جاموی کراتے رہتے ہو '..... مور فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے W * مجم کیا ضرورت ہے کسی سرکاری آدمی کی جاسوسی کرانے کی۔ W میں تو اڑتی چڑیا کے برگن رہاہوں۔دوسرے پر پرلکھاہوا ہے کہ تم وہاں سے جیپ میں سیدھے کھنڈرات میں گئے اور تبیرے پر، پر لکھا ہوا ہے کہ جہاری وہاں جیپ کے ساتھ ایک کار کے نشانات بھی موجود ہیں اور چوتھے پر، پر لکھا ہوا ہے کہ تم گھر سے سوٹ بہن کر نکے لین آفس میں کئے کر تم نے یو نیفارم بہن لی کافی بے یا مزید پردن پر موجود تحریر بھی پڑھ دوں عمران نے جوس کے گھونٹ لے لے کر بڑے مزے سے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ " ہونہد ۔ تو تم داقعی مری جاموی کراتے رہتے ہو۔ تہیں اس ك لئ بمكتنا برب كالسيب مور فياض في انتهائي عصيل ليج مي " اوك چرس ديدى كوبما وون يه سب ماكه اس سے وسط كه

ہا۔
" اوک پر س ڈیڈی کو بنا دوں یہ سب ناکہ اس سے مبلے کہ
میں بھگتوں تم بھی کچھ بھگت لو عمران نے آنگھیں نکالنے
ہوئے اسپائی سجیدہ لیج س کہا۔
" پلیز عمران سپلیز ستم میرے دوست ہو۔ پلیز میں واقعی درست
کمہ رہاہوں۔ میں سرکاری کام کے لئے دہاں گیا تھا۔ میں مجمون نہیں
بول رہا درنے تھے کیا ضرورت تھی ان دیران کھنڈرات میں جانے
کی مورد فیاض نے اس بارا تہائی منت بجرے لیے میں کہا۔

m

شروع کر دیے تو جواب درست بھی آ سکتا ہے لین کچریہ تفصیل ذیری تک بھی کئے سکتی ہے " عران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں درست کہ رہا ہوں " سویر فیاض نے کہا۔ ای لحے جو زف اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں جو س کے دو بڑے گال موجود تھے۔ ایک گلاس اس نے سوپر فیاض کو ادر ایک عمران کو دے دیا اور کھر فاموشی ہے دالیں جلا گیا۔
" تو تچر میں پر گنتا شروع کر دوں۔ بولو " عمران نے جو س کا گھونٹ لیج ہوئے کہا۔
" یہ کیا جو اس کر رہے ہو۔ یہ تھیک ہے کہ حہارے آدی تھے دہاں ہے اور تم نے مربم پی بھی کر دی اور اب جو س بھی دہاں ہے دی کی اور اب جو س بھی دہاں ہے ہو کی کھی اس بھی سرکاری کسی کہارے ہو کی اور اب جو س بھی

کی تقصیل بتانی شرورع کر دون "...... موپر فیاض فے جھلائے ہوئے لیج میں کہا۔ اس کا جواب بتارہا تھا کہ اب وہ ڈی طور پر یوری طرت

س میں میں ہے۔

انجم انھیک ہے۔ چڑیا کے بہلے پر پر ہوٹل گرانڈ کی خوبصورت
اور یورپی لڑکی مینج جول کا نام لکھا ہوا ہے جس کے ساتھ ایک
علیدہ کرے میں تم نے کئی گھنٹ گزارے ہیں۔ کیوں نھیک ہے۔
عران نے کہا تو موپر فیاض بے اختیار انجمل پڑا۔ اس کے جرے بہ
حیرت کے ساتھ ساتھ قصے کے تاثرات منووار ہوگئے تھے۔
حیرت کے ساتھ ساتھ قصے کے تاثرات منووار ہوگئے تھے۔
حمرت کے ساتھ ساتھ قصے کے تاثرات معلوم ہوگیا۔ کیا تم میں

حمیت بحرے کہیجے میں کہا۔ ت پته نہیں سبرحال انہوں نے خصوصی طور پر منع کیا تھا۔ شاید وہ چلہتے ہیں کہ میں خوداس مشن کو مکمل کروں "...... سوپر فیاض نے کہا۔

تھك ہے بتاؤ اور بے فكر رہو۔ بات باہر نہيں جائے گی "۔

گراس ڈیم کے بارے میں جانتے ہو کھے ۔ اور فیاض نے " ہاں۔ سوانی ڈیم کے ساتھ ایک چھوٹا سامصنوی ڈیم بنایا جارہا

ہے آکہ اس کی کہیٹی کو بڑھایا جاسکے عمران نے کہا۔ اس گراس ڈیم کے لئے حکومت نے عالمی معاہدے کے تحت

کارمن سے انتہائی قیمتی مشیزی امپورٹ کی ہے۔ یہ مشیزی گراس ویم کے علاقے میں ایک بند اصافے میں رکھی گئی چونکہ یہ انتمائی

فیمتی مشیزی ہاس اے اس کی حفاظت کے بھی خصوصی انتظامات کئے گئے لین بھراجانک انٹیلی جنس کو رپورٹ ملی کہ اس کی سب

ے قیمتی اور آبریشک مشین کا اہم اور سب سے قیمتی پرزہ جرالیا گیا ہے۔مشیزی کو کھول کر اندر سے یہ پرزہ نکالا گیا ہے۔اس برزے کو

آپریٹنگ مو کی کہتے ہیں۔اس پرزے کے بغیریہ ساری مشیری بیکار ہو جاتی ہے اور یہ پرزہ عبال کسی صورت تیار ہی نہیں کیا جا سكا اور

ند ہی حکومت کارمن اس کی تفصیلات مہیا کرتی ہے۔ اس کے لئے

ت محمے معلوم ہے تم کھنڈرات میں بغر کسی سرکاری کام کے نہیں جا سکتے لیکن کیا جیول سے ملاقات بھی اس سرکاری کام کی وجہ سے تھی "..... عمران نے کہا۔

- نہیں۔ وہ تو بس دیے بی اس سے دوستی ہے۔ اس سے گب شب ك ال كيا تما " مور فياض ف وصل س الح مي جواب

" اور اس گے شب کے دوران حمسی شاید الهام مو گیا کہ حمارا سرکاری کام کھنڈرات میں پہنچ جا ہے۔ کیوں۔ سنو فیاض سب کچھ تفصیل سے بنا دو کیونکہ یہ لڑی جیوات یورنی ہے اور کسی یورنی الرک کا اس طرح تم میں دلچیسی لینا خاصا پراسرار مسئلہ ہے۔ اگر تم نے سب کچے نہ بتایا تو بھر تھے سکرٹ سروس کے چیف کو رپورٹ دی بڑے گی اور اس کے بعد تم جلنے ہو کہ کیا ہو گا۔ ساری بات ڈیڈی تک پہننے جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" ایک شرط پر بنا دیناہوں کہ تم اپنے ڈیڈی کو نہیں بناؤ گے کیونکہ انہوں نے مجھے خصوصی طور پر منع کیا ہے کہ میں اس کسیں کے سلسلے میں تہاری مدو حاصل نہ کروں۔انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ تم نے مری مدو کی ہے تو وہ مجھے گوئی مارنے سے بھی وریغ نہیں كريں گے "...... موپر فياض نے آخركار ہتھيار ڈالتے ہوئے كہا تو عمران کے چرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھرآئے۔

" کیا مطلب ویڈی نے منع کیا ہے۔ کیوں" عمران نے

بہننی بڑی۔ بڑے صاحب نے نادر شاہی حکم دے دیا کہ ایک بیفتے W کے اندر ہر صورت میں مجرم پکڑے جائیں اور برزہ برآمد کیا جائے W ورنه مری باتی عمر جیل میں سرتے گزر جائے گی اور ساتھ ی یہ حکم الل بھی وے دیا کہ میں تم سے کوئی مدد حاصل ند کروں۔ میں بے صد برایشان ہوا۔ چنانچہ س نے اپنے ذمن کو بلکا پھلکا کرنے کے لئے جواك سے ملاقات كرنے كا موجاء جيوات سے باتيں ہوتى رہيں۔ اجانک جیون نے بتایا کہ وہ آثار قدیمہ میں بے حد دلچی ر الحق ہے۔ وہ کل راسٹون کے کھنڈرات میں گئ تو اس نے دہاں وو معروف پورنی مجرموں اور پیشہ ور قاتلوں کو دیکھا تو وہ بے حد حران ہوئی۔ چونکد الیے مجرموں کو آثار قدیمہ سے کوئی ولچی نہیں ہوسکتی اس لئے اس کا خیال تھا کہ ان لو گوں نے وہاں کوئی اڈا بنایا ہوا ہو گا۔ اس نے محجے یہ بات اس لئے بہائی تا کہ میں اگر انہیں گرفتار کر لوں تو اس طرح مرے محکم میں کار کردگی بڑھ جائے گی۔جنانی میں ہوٹل سے نکل کر ان کھنڈرات کا جائزہ لینے حلا گیا تا کہ وہاں کا جائزہ لینے کے بعد لینے محکے کے آومیوں کو وہاں بلا کر انہیں تعینات کر سکوں لیکن جسے بی میں ایک کھنڈر میں واخل ہوا بھے پر جملہ کیا گیا اور میں ب ہوش ہو گیا۔ بھر جب مجھے ہوش آیا تو میں بندحا ہوا تھا اور دو غنڈہ ننا مقّامی آدمی دہاں موجود تھے جن میں سے ایک کے باتھ میں کوڑا تھا۔ انہوں نے جھ سے کراس ذیم کے بارے میں یوچھ کھے کی۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہنے تھے کہ یہ کیس سیکرٹ سروس کو تو ٹرانسفر نہیں

دو سری مشیری منگوانی پڑے گی لیمن بیہ اس قدر قیمتی ہے کہ پاکھیٹیا اس کا مخمل ہی نہیں ہو سمتا۔ پہنانچ اس پرزے کو مکاش کرنے کا مشن انٹیلی جنس کو سونپ ویا گیا۔ ایک انسیکڑنے وہاں انکوائری کی لیمن کچ پہتہ نہ طالب صرف اتنا معلوم ہوا کہ دہاں مسلح چو کمیواروں کو کمیں سے بہوش کر دیا گیا اور پچ رضح جب انہیں ہوش آیا تو دہ پرزہ غائب تھا۔ ویسے مشیری درست عالت میں تھی۔ اے تباہ نہیں کیا گیا تھا'۔۔۔۔۔ سوپر فیافس نے تقصیل بتاتے ہوئے کہا۔
'' پچر کیا۔ ہم نے بڑی مغزماری کی لیمن مجرموں کا کچ پتہ نہ جالا۔

میں نے جہارے ڈیڈی سے کہا ہے کہ یہ کس بین الاقوامی عظیم کا فام ہے اس لئے یہ کمیں سیرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا جائے لیکن انوں نے انگار کر دیا۔ انہوں نے شاید اے لینے محکمے کی اناکا مسئلہ بنا لیا ہے۔ جنانچہ کل چیف سیرٹری نے اس سلسلے میں خصوصی میننگ کال کی تحی ہونکہ بڑے صاحب نے اس میٹنگ سے سلسلے میں معروف رہنا تھا۔ اوم ہوئل گرانڈ کی مینجر جیوا نے تھے الماقات كى آفركى محى اس لئ مين في سوياكم مين وفترجاني كى بجائے ہو ال كراند جلا جاؤں گا- چناني سي نے يونيفارم بيننے كى بجائے موٹ بہن لیا۔اس پر تہاری جماجی بگر گئ اس نے مجورا کھے آفس جانا پڑا۔ وہاں بڑے صاحب کا فون آگیا کہ وہ والی آ رہے ہیں جتانی مجم آفس میں موجود ایر جنسی کے لئے رکمی ہوئی یو نیفارم

جبکہ تم خود بتارہ ہو کہ یہ پرزہ انتہائی اہمیت کا حال ہے"۔ عمران "اب ظاہر ہے کچے د کچے تو کرنا پرے گا"..... موپر فیاض نے کما اور پر اس سے مط کہ عمران مزید کچہ کہنا مور فیاض اس طرح چونک پڑا جیے اس کے ذہن میں اچانک کوئی خیال آیا ہو۔ "اده - اده دیکهو عمران کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم سیکرٹ سروس ے چیف کو کبر کریے کیس سیرٹ سروس کو ٹرانسفر کرا دواس طرح مری جان چھوٹ جائے گی۔ پلیز عمران۔ تم میرے دوست ہو میرے بمائي موسيله يدكام كرادون سورفياض في انتمالي منت جرب نبير - اب ايما ممكن نبي ب كيونكه اب اكر اليما بواتو ديدي مجے جائیں گے کہ تم نے مجے کر کریے کام کرایا ہے۔ تیج یہ کہ حباري كم بختي ببرطال أجائے كى اور ميں نہيں جابيا كه مرا دوست زندگی ہے ہائتہ وحو ہیٹھے 'عمران نے جواب دیا۔ ا وو۔ اوه واقعی۔ تم محصیک کمہ رہے ہو۔ مجر بناؤ میں کیا كرون - سوير فياض في انتائي مايوسانه ليج مين كها-کام کرواور کیا کرنا ہے۔ اتنا بڑا فیپار تمنٹ ہے اور تم اس کے سر تنذ ن ہو۔ کام کرواور مجرموں کو پکر کر ڈیڈی کے سامنے پیش 🔾 كروو تاكه ذيذي كو بعي معلوم بوسكے كه سوپر فياض واقعي سوپر فياض

ہے۔ وئر فیاض نہیں ہے ... جران نے مسکراتے ہوئے m

كما جا ربام يهل توس نے كھ بنانے سے الكار كر ديا ليكن انبول نے بھے پر تشدد شروع کر دیا تو میں نے سوچا کہ یہ بات بتانے میں کوئی حرج نہیں بر بعنافچ میں نے انہیں مہارے ڈیڈی سے ہونے والی مینسہ کے بادے میں بنادیا جس پر انہوں نے میرے سرپر چوٹ مار كر مجم به بوش كرويا اوراس كه بعد مجميم موش مبال آيا ب سوپر فیاض نے پوری تفصیل بناتے ہوئے کہا۔اس کے بہتے ہے ہی عمران تمجھ گیا کہ وہ درست کرر رہا ہے۔ کیا تم ان غنڈوں کو جانتے ہو ہے۔ عمران نے پوچھا۔ " نہیں ".... سوپر فیاض نے جواب ویا۔ " جب تم وہاں "كم تح تو تم في وہاں كوئى كار ديكھى تمى " مران نہیں۔ میں نے تو کوئی کار نہیں دیکھی تھی وہاں "..... مویر فیاض نے جواب دیا۔ "ان غندُوں كاحليد كياتها " عمران في وجها تو موپر فياض نے طبیہ بتا دیا۔ " اس پرزے کی کیا تفصیلات ہیں "...... عمران نے یو چھا۔ " نہیں میں نہیں باؤں گا ورنہ تم نے اس پر کام کرنا ہے اور تهادے ذیذی کو معلوم ہو گیا تو وہ واقعی مجھے کولی مار دین سے س مو پر فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ " کیا تم ان مجرموں کو ٹریس کر او گے اور یہ برزہ برامد کر او گے

• شکریہ سین فیکسی پر جلا جاؤں گا اور جیب میرا عملہ لے آئے الل كا ورفياض في أى طرح عصيل ليج مين كما اور وروازك كى "جوزف"..... عمران نے كماتو دوسرے لحے جوزف اندر واخل ہوا تو سوپر فیاض اس کی وجہ سے رک گیا۔ م سور فیاض کاسوٹ تیار ہے "...... عمران نے کہا۔ . " لیں باس " جوزف نے کمار · نہیں مجھے کوئی سوٹ نہیں چاہتے میں الیے ہی ٹھیک ہوں '۔ سویر فیاض نے کہا وہ واقعی ناراض ہو گیا تھا۔ * جہاری مرضی ۔ ولیے یہ بنا دوں کہ مجر تمہیں لینے زخموں کے بارے میں تفصیلات ڈیڈی کو بتانی بڑیں گا۔ یہ سوچ او - عمران نے مسکراتے ہوئے کہار " ہو نبہ۔ ایک تو حمہارے ڈیڈی بھی مرے ہے عذاب کا فرشتہ ین ملے ہیں۔ ہونہہ کہاں ہے موٹ "..... موپر فیاض نے جھلائے ہوئے لیجے میں کیا۔ ، تو ڈیڈی تہارے لئے عذاب کا فرشتہ ہیں اور ان کے اکلوتے لڑکے سے تم موٹ لے رہے ہو۔ ٹھیک ہے الیے بی جاؤادر بھگتو۔ منکی کا زمانے ہی نہیں رہا"..... عمران نے مند بناتے ہوئے کہا۔ " جوزف کماں ہے سوٹ۔ علوم ، ے ساتھ " سوپر فیاض نے جملائے ہوئے لیج میں جوزف ہے کہا۔

م ہونہ۔ تھکی ہے لین سنو کیا تم مری عفیہ طور پر مدد ، پر كروك بلز موبر فياض في كما-" نہیں سوری ۔ یہ مشن واقعی حمسیں مکمل کرنا ہو گا۔ ڈیڈی کا فیصلہ درست ہے اگر میں نے ہر بار حماری مدد کی تو تم واقعی عمے ہو جاؤ گے۔ نہیں میں ممہیں نکما بنا کر نوکری سے نہیں نکوانا عاباً -عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو سویر فیاض ایک جھٹکے سے ا من کردا ہوا۔ اس کے جرے پر یکھت غصے کے تاثرات ابجر آئے۔ و تو تم مجه طعن دے رہے ہو مجھے۔ سر نشاؤن فیاض کو۔ تو حہارا خیال ہے کہ میں نکما ہوں۔ میں حہارے بغر کچے نہیں کر سكا-اب مي حميس باؤل كاكه كام كيے بوتا بي مور فياض نے انتہائی عصیلے لیج میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ * سنواكي منث سلي مجابي كافون آياتما مين في انبي با دیا ہے کہ تم سرکاری کام میں معروف ہو اس لئے رابطہ نہیں کر سكتے۔ میں نے جان بوجھ كر حمارے زخى ہونے كا انہیں نہیں بنایا اس اے باقی کمانی تم خود بنا لینا۔ دائیے تہماری سرکاری جیب وہیں کھنڈرات میں موجود ہے۔ اگر تم جاہو تو میں جوزف کو حہارے سات مجموا ربا ہوں وہ تمہیں کھنڈرات میں بہنیا دے گا تاکہ تم ای سرکاری جیب میں والی آ یکی است عمران نے بھی کری سے اتھے

کسی ٹرانسفر ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ملک سے ہی فرار ہو جائیں۔ کمیں انٹیلی جنس کے پاس رہے گاتو وہ مطمئن رہیں گے ۔۔ عمران نے جو اب دیتے ہوئے کہا۔ · آب کو کسے ان ساری تفصیلات کا علم ہوا ہے مسس بلک زرونے حرت بجرے لیج میں یو جھا تو عمران نے فیاض کی بیوی کے فن آنے سے لے کر اب رانا ہاؤس میں فیاض سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں اسے تقصیل بتا دی ۔ ولیے عمران صاحب یہ کیں لگتا ہے موپر فیاض کے بس کا روگ نہیں ہے۔اے سکرٹ سروس کو ی مکمل کرنا بڑے گا ۔ - نہیں اے کام کرنے دوراصل مسئلہ اس پرزے کی برآمدگی کا ہے۔اس پر میں ٹائیگر کے ساتھ کام کروں گا اور اگر ضرورت پڑی تو چر سيرت سروس كو بھي حركت مين لايا جاسكا بي " عمران في " تحصيك ب- جيبي آب كهيس " بليك زيرون جواب ديا-" تم صغدر کی ڈیوٹی نگا دو کہ وہ گرانڈ ہوٹل کی مینجر جیوات کے بارے میں تفصیلات النھی کرے۔خاص طور پریورپ میں اس کی کار کروگ وغیرہ '۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ " تو آپ کا خیال ہے کہ جیوات نے خاص طور پر فیاض کو محتذرات میں مجوایا اور مجر وہاں سے اس سے معلومات حاصل

''سوری جب تک باس نہیں کہیں گے آپ کو سوٹ نہیں مل سكنا السل جوزف في مؤدباء ليج مي جواب دينة موك كما توسور فیاض پر پختا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔ " اے سوٹ پہنا وو ورنہ نیکسی والے نے اے سیدھا ہسپتال کے جانا ہے۔ جاؤ" عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا کمرے ے باہر نکل گیا۔ عمران نے سابقہ بڑے ہوئے فون کا رسیور انھایا اور تیزی سے نسر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ "ايكستو" رابط قائم بوت بي مخصوص آواز سنائي دي-عران بول رہا ہوں بلک زیرہ رانا ہاؤس سے سر گراس دیم کی انتمائی قیمتی مشیزی کا اہم ترین پرزہ چوری ہو گیا ہے اور چیف سکرٹری نے یہ کیس سکرٹ سروس کی بجائے انٹیلی جنس کو دے ویا ہے " ... عمران نے کما۔ ۔ کیا یہ پرزہ اس قدر اہمیت رکھتا ہے کہ کیس سیکرٹ سروس کے یاس آنا چاہے میں بلک زرونے حیرت بجرے کیج میں کہا تو عمران نے اسے تقصیل بتا دی۔ " اوه پر تو واقعی یہ کسی سکرٹ سروی کا ہے۔ کیا میں مرسلطان سے بات کروں "..... بلیک زیرونے کما۔ * نہیں۔ میں نے فیصلہ کیاہے کہ یہ کمیں انٹیلی جنس کے پاس ى رمنا چليئ البته مين ليه طور پر كام كرون كا كيونكه مجرم اس بات کی نوہ میں ہیں کہ کیس سیکرٹ سروس کو تو ٹرانسفر نہیں ہو رہا۔اگر W

Ш

سویر فیاض لینے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے گراس ڈیم کی فائل موجود تھی کہ یاس پڑے ہوئے فون کی کھنٹی نج اتھی تو

> مویر فیاض نے ہائ برحاکر رسیور اٹھالیا۔ میں " سور فیاض نے تحکمانہ لیج میں کما۔

* انسکٹر رضا بول رہا ہوں سر "..... دوسری طرف سے ایک قدرے جبکتی ہوئی آواز سنائی دی۔انسپکڑ رضاحیہ ماہ قبل سنرل انٹیلی

جنس میں شامل ہوا تھا۔ وہ نہ صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ تھا بلکہ انتہائی قاین، ترز ادر فعال تخصیت کا مالک تھا۔ انٹیلی جنس میں آنے ہے

قبل اس نے گریٹ لینڈ میں باقاعدہ عملی تربیت مجی حاصل کی تھی اور انٹیلی جنس میں شامل ہوئے گو اسے بہت کم عرصہ ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے خاص اہم کارنامے سرانجام دیئے تھے۔ سویر

فیاض الیے آدمیوں کے ہمیشہ خلاف رہا تھا کیونکہ اس طرح وہ سجھتا

كين "..... بلك زيرون كما-" ہو سكتا ہے كه اليما بوا بواوريد مجى بو سكتا ہے كه اليماند بور

یہ سب کھ تو تفصیلات معلوم ہونے کے بعد ہی سلمنے آئے گا۔ میں مرسلطان سے بات کر کے اس پرزے کے بارے میں تفصیلات منگوا لوں گا'۔۔۔۔۔ عمران نے کہااور اس کے ساتھ بی اس نے رسپور ر کھ دیااور بھرا تھ کھڑا ہوا۔اس نے سوچا تھا کہ وہلے ٹائیگر کی ربورث آ جائے مجروہ سرسلطان سے بات کرے گا اس لئے فی الحال اس نے

وابس فليث برجاني كافيصله كياتها

سوچنا رہتا ہوں احتی آدمی۔ برحال ہو لو کیوں فون کیا ہے ۔ سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ کو اس کا بچہ عبط سے زم تھا لیکن بہرحال اس سی تھلاہٹ کا عنصر اب مجی موجو و تھا۔ میں نے گراس ڈیم کے مجرموں کا کلیو طائش کر لیا ہے ۔ دوسری طرف سے انسپکر رضانے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار انچمل

"اوہ اوہ وری گڈ ہم واقعی انتجے آدمی ہو۔جلدی بیاؤ کہاں ہیں مجرم بلدی بیاؤ"...... سوپر فیاض نے انتہائی بے چین سے مینے میں کہا۔

سر مجرم جس کار میں گراس ڈیم گئے تھے میں نے بڑی ذہردت جدد جد کے بعد اس کا سراغ لگا ایا ہے۔ یہ کار چیف کلب کے نام رجسٹرڈ ہے۔ چیف کلب کے مینج مارٹی سے میں ملا تو اس نے بتایا کہ یہ کار گزشتہ وہ ہفتوں سے ور کشاپ میں ہے۔ اس نے تجیح اس سلسلے میں کاغذات بھی دکھائے۔ میں وہاں سے ور کشاپ گیا تو کار وہاں موجود تھی اور وہاں سب نے میں جواب ویا کہ کار واقعی وو

ہفتوں ہے سہاں موجو دہ اور ان دو ہفتوں کے دوران دہ ور کشاپ سے باہر نہیں گئی کین میں نے ور کشاپ کے رات کے چو کیدار کو وهونڈ ٹالا۔ بحب میں نے اسے جیل میں ڈلوانے کی وھمکی دی تو اس نے زبان کھول دی۔اس نے بتایا کہ ایک شام ور کشاب بند ہونے

سے رہان سول دی۔اس سے بہایا کہ الیک شام ور کشاب بند ہوئے سے بعد ور کشاب کا آدمی یو نس آیا اور کار لے کر حلا گیا اور تھرید کار . تھا کہ ڈائریکر جزل کے سامنے اس کی حیثیت کم ہو سکتی ہے لیکن دلیس بات یہ تھی کہ انسیکر رضا ہے سور فیاف بھی ہے مدخوش تھا کیوکد انسیکر رضا ہور فیاف کی کردریاں بھی آتھا اور اپنے آپ کو بڑے فخرید لیج میں سوبر فیاف کا شاور اپنے آپ کو بڑے فخرید لیج میں سوبر فیاف کا شاگر دکہا کر تا تھا۔ یہی دو ہرے میں کا شاگر دکہا کر تا تھا۔ یہی دو ہرے سینئر انسیکرو کی نسبت اہم کاموں کے سلسلے میں اے بی ترجی دیا کہ تھا۔

" پھر میں کیا کروں۔ کیا میں آفس میں اس نے بیٹھا ہوا ہوں کہ جہاری کو یہ جسی آواز سنتارہوں "...... بوپر فیاض نے بری طرح بھلائے ہوئے لیچ میں کہا۔ وہ دراصل اس گراس ڈیم کے کمیں کے مسلسلے میں بے حد پر بیٹیان تھا کیونکہ سر عبدالر حمن نے اے انتہائی سنجید گی ہے و حکم دی تھی کہ اگر اس نے جلد از جلد اس کمیں کو مکمل نے کیا تو اس کا انجام اچھانے ہو گا اور موپر فیاض جانا تھا کہ سمجیدالر حمن اگر اپنی ضد پر اڑگئے تو بھر واقعی اس کا انجام انجھا نہیں ہو سکتا لیکن باوجود کو شش اور مؤرک وہ اس کمیں میں کوئی معمولی ساکلیو بھی حاصل نے کر سکاتھا اور بھی وجہ تھی کہ وہ انسیکٹر رضا پر بغیر ساکلیو بھی حاصل نے کر سکاتھا اور بھی وجہ تھی کہ وہ انسیکٹر رضا پر بغیر ساکلیو بھی حاصل نے کر سکاتھا اور بھی وجہ تھی کہ وہ انسیکٹر رضا پر بغیر

سوری سریس نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔آپ بقیناً کوئی اہم بات سوج رہے ہوں گئے ".....انسپٹر رضاکا لہر یکھت خوشامدانہ ہو گیا۔ " تو اور کیا۔ تم یہ مجھتے ہو کہ میں دفتر میں بیٹھ کر فیراہم باتیں

کسی وجہ کے چڑھ دوڑا تھا۔

رسیور رکھا اور سلمے موجود فائل بند کرے اس نے مزکی دراز میں ر محی اور ای کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا البتہ ای کر اس نے وروازے کی طرف مڑتے ہوئے سٹینڈ پر موجو دائی کیپ اٹھا کر سر پر رکھ لی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی جیب انتمائی تر دفتاری سے لا ان ٹاؤن کی طرف بڑھی جلی جا رہی تھی۔ لا ٹانی ٹاؤن پہنچ کر اس نے جلد می راجو کا ہوئل تلاش کر لیا۔ یہ ایک کافی بڑالیکن عام سا ہوئل تھا۔ شیوں والے دروازے تھے اور اندر تیزروشنیوں میں بیٹے ہوئے لوگ باہرے بخوبی نظر آ رہے تھے لیکن اندر موجود افراد کو ایک نظر و ملصة بي معلوم بوجاتا تهاكه ان كا تعلق زير زمين ونياس ب البته زر زمین دنیا کے بھی اجہائی تحرو کلاس طبقے سے ان کا تعلق نظر آیا تما۔ جسے ہی سوپر فیافس کی سرکاری جیپ ہوٹل کے باہر رک سوپر فیاض نیچ اترا ہی تھا کہ ایک طرف سے درمیانے قد لیکن ورزشی مجسم کا نوجوان جس کے جسم پرعام ساسوٹ تھا تیزی ہے سوپر فیاض کی طرف بڑھا۔ یہ انسیکٹر رضاتھا۔ م تم یو نیفارم میں نہیں ہو انسکٹر رضا "..... سویر فیاف نے اے دیکھتے ہی بگڑے ہوئے لیج میں کہا۔ مریو نیفارم کی وجد ے لوگ درتے ہیں اور کھل کر بات نہیں كرتے اس كئے ميں فيلڈ ميں كام كرتے وقت يو نيفارم استعمال نہيں مکر آ"...... انسبکٹر رضائے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ " ہونہد سآؤ" موپر فباض ۔ ف کما اور مرکز تبز تبزقدم اٹھا تا وہ

رات کے چھلے ہر واپس آئی۔اس یونس نے چو کیدار کو بھاری رقم دی تھی کہ وہ این زبان بند رکھے گا۔ اس کے بعد یونس غائب ہو گیا۔اس نے در کشاپ سے طویل رخصت لے لی۔ میں نے یونس کی ربائش گاہ معلوم کر کی اور میں جب وہاں گیا تو وہاں تالا تھا۔ بمسایوں نے بتایا کہ یونس مہاں اکیلار ما تھا اور گزشتہ ایک مفت ے وہ رہائش گاہ پر نہیں آیا۔ وہاں مطلے واروں سے البتہ تھے یہ معلوم ہو گیا کہ یونس کا بھائی عالم مشہور بدمعاش ہے۔ وہ لا ٹانی ٹاؤن کے مشہور غندے راجو کا وست راست ہے۔ اس راجو کا اس پورے علاقے میں ہولڈ ہے۔اس کا ایک ہوٹل اس علاقے میں موجود ہے جهال کھلے عام مشیات فروخت ہوتی ہے اور جوا مجی ہوتا ہے۔ اب میں وہاں جا رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع وے دوں "۔ انسپکڑرضائے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ " تم أس وقت كمال سے كال كر رہے ہو" سور فياض في "اس علاقے کے پبلک فون بو تھ سے جہاں یونس کی رہائش گاہ ہے "..... انسپکٹر رضائے جواب دیا۔ " تصكي ب تم وبال سے لا ثانى ٹاؤن كے اس راجو ہو ٹل پر جہنج س خود بھی وہاں آ رہا ہوں اور سنو تم نے اب مری ہدایات کے

مطابق کام کرنا ہے " سورفیاض نے تر لیج میں کہا۔

" ایس باس "..... ووسری طرف سے کہا گیا تو سوپر فیاض نے

" وہ بھی استاد کے ساتھ گیا ہوا ہے" پہلوان ننا عنو بے نے وسلے سے زیادہ بگڑے ہوئے لیج میں کہا تو سوپر فیاض نے یکھت اپنا مرکاری ریوالور ایک جھٹکے سے نکالا اور دوسرے کمح دھماک ک ساتھ ہی اس غندے کی مجمع سے ہال کوئج اٹھا۔اس کے ساتھ بی ہال میں موجود سب افراد بے اختیار اٹھ کھوے ہوئے البت انسکر رضا نے بھی بحلی کئ سی تیزی سے ریو الور نکال لیا تھا۔ " حرام زادے جھے ے منہ ٹروھا کر کے بات کر دے ہو۔ جانتے ہو میں کون ہوں۔ سنرل انٹیلی جنس کا سرِنٹنڈنٹ ہوں مجمجے۔ بولو کہاں ہے وہ ممہارا راجو اور عالم سبولو ورنہ اس بار کو لی دل میں مار دوں گا "..... سوپر فیاض نے طلق کے بل چینتے ہوئے کما ادر وہ خندہ جو اپنے کان پرہائق رکھے ہوئے تھا اس کا ہاتھ خون سے بجر گیا تھا۔اس کے جہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ خوف کے باثرات ابھر " وه - وه اپنے وفتر میں ہے۔اساد اپنے وفتر میں ہے" اس بار اس غنڈے کا لمجہ فدویانہ تھا۔ " جاو انسكِر رضا بلا لاو اس عبال - جاو " سور فياض في انسيكر دضا سے مخاطب موكر كماليكن اس سے مصلے كد انسيكر دضا وہاں سے آگے بڑھتا سائیڈ کی دیوار میں موجود دروازہ کھیلا اور ایک بہلوان عاآدی اندر داخل بواساس کی بزی بری کمنی مو چیس تھیں سانوں على اس نے بميروں كے نالى ويسے بوئے تھے۔اس كى ناك پر زخم كا m

ہو ال کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ پیروہ جیسے ی ہال میں واحل ہوا اس نے بے اختیار نقفے پھیلائے کیونکہ اندر منشیات کی انتہائی سکروہ ہو موجود تھی۔اس نے ایک نظرمال میں موجود افراد پر ڈالی۔ سب چھٹے ہوئے غنڈے اور بدمعاش نظرآ رہے تھے لیکن اس وقت ان میں سے کوئی بھی منشیات استعمال ند کر رہا تھا۔ شاید سرکاری جیب اور مو پر فیاض کی یو نیفارم دیکھ کر ہنگامی حالت میں سب کچھ روک دیا گیا تھا۔ سو پر فیاض تسزی سے مزااور ایک طرف ہنے ہوئے كاؤنثر كى طرف بڑھ كيا جس كے يحي اكب لمب لمب بالوں والا يهلوان منا آد فی کھزا تھا جس کے جسم پر تیز مرخ رنگ کی ہاف آستین کی شرك اور جيز كي تتك پتلون تھي۔شرك پر سلمنے كي طرف ايك نيم عریاں لڑکی کی تصویرین ہوئی تھی۔اس پہلوان مناآدمی کے لمب بال اس کے کاندھوں پر پڑ رہے تھے۔اس کے جرے پر زخموں کے کئی مندمل نشانات تھے جس کی وجہ ہے اس کا چرہ کافی وحشت ناک نظر "راجو كمال ب" سوير فياض في كاؤنثر ك قريب مسخية ي انتائي عصلي ليج مين كها-"اسادموجود نہیں ہے" اس پہلوان مناآدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اس کا دست راست عالم کمال ہے" سوپر فیاض نے بھی

بگڑے ہوئے کیج میں کہا۔

ليكن جتاب جو ميں كه رہا ہوں وہ درست ب البت آب مرے وفتر میں آ جائیں میں آپ کے سلمنے مختلف لو گوں کو فون کر کے کہیں نہ کہیں ہے اس عالم کاپتہ نکال اوں گا۔ آپ کی خدمت تو ہمارا فرض ہے جتاب آئیے جتاب "..... راجو نے اور زیادہ خوشامدانہ کچے میں كما توسور فياض كے بجرے ير زى ك كاثرات الجر آئے۔اس نے ر یوالور جیب میں ڈالا اور تھر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر ے راجو باہر آیا تھا۔ راجو اس کے آگے آگے تھا اور کیروہ ایک کافی بڑے کمرے میں آگئے جو دفتر کے انداز میں تجایا گیا تھا لیکن وہاں کا فرنیچر عام سا تھا۔ دیواروں پر نیم عرباں لڑ کیوں کی بزی بزی تصويريں لکی ہوئی تھیں۔ " تشریف رکھیں جناب اور بتائیں آپ کون سی شراب پینا پیند فرماتے ہیں "...... راجو نے خوشامدانہ کیجے میں کہا۔ " میں شراب نہیں پیا کر تا تھجے۔ جلدی کرو میں زیادہ دیر اس محشیا وفتر میں نہیں بیٹھ سکتا۔جلدی کرواہے تلاش کروں سے سویر

W

a

k

5

انھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ " راجو بول رہا ہوں۔ عالم جہاں بھی ہو اسے ملاش کر کے مری اس سے ابھی اور فوراً بات کراؤسسس راجو نے بڑے تحکمانا اور چیچنے چوئے لیجو میں کہا اور بھر دوسری طرف سے بات من کر اس نے

فیاض نے مند بناتے ہوئے کما تو راجو ایک بری ی من کے سیمے

میوالونگ کری پر ہیٹھ گیا۔اس نے سلمنے رکھے ہوئے فون کا رسیور

نشان تھا۔ وہ ایسے ہمرے مہرے سے ہی کوئی جھٹا ہوا عندہ و کھائی دے رہا تھا۔

سی میرا نام راجو ہے جناب سید میرا ہوٹل ہے جناب اگر آپ اپنے آنے کی اطلاع وہلے بھجوا دیتے تو میں آپ کا باہر استقبال کر آ۔ لیئے جناب میرے وفتر میں جناب میں۔۔۔۔۔ اس غندے نے وائت لکالئے ہوئے انتہائی فدویائے کیج میں کہا۔

وہ خمہارا ومت راست کماں ہے۔ اسے پیش کرو "...... موپر فیاض نے خراتے ہوئے کہا۔

وہ تو جناب ایک مفتے سے غائب ہے۔آب بے شک میرے سے آدمیوں سے بوچھ لیں جناب میں تو آپ کا خادم ہوں آپ سرکاری آدی ہیں۔آپ کے سابق تعاون تو میرا فرض ہے ۔۔۔۔۔۔ راجو نے ایک ہار کر دائت نکالے ہوئے کہا۔

دیکھوراجو سیدھی طرح بنا دو کہ عالم کہاں ہے دونہ میں حمبارا یہ ہوٹل ابھی مہاں کموے کموے بند کرا دوں گا اور حمہارے سارے آومیوں کو بھی جیل میں ذلوا دوں گا اور حمہیں ہیڈ کوارٹر لے چاکر جب تم پر تشدد کردں گا تو حمہارے جمم پر موجود یہ ساراحرام گوشت پائی بن کر بہر جائے گا تھجے - تکالواس عالم کو کہاں ہے دہ۔ تکالو ... موپر فیاض نے حلق کے بل چھیتے ہوئے کہا۔ تکاب جتاب یہ سب کچہ کر سکتے ہیں۔آپ بہت بڑے افسر ہیں۔

ہم تو آپ کے سامنے کردے کو اوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے

نے کہا اور میز کی سب ہے نجلی دراز کھول کر اس نے اس میں تجرب لل ہوئے کافی سارے اخبارات باہر نکالے اور تجرانہیں دیکھ دیکھ کر اوحراد حرکرنے لگا۔

۔ سے ویکھیں۔ یہ باخبار سی ایک اخبار اٹھاکر اس نے میز پر سوپر فیاض کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ موپر فیاض نے اس سے اخبار ایا اور اے دیکھنے لگا۔ اس میں واقعی یونس کے قتل کے بارے میں

تقصیلات موجود تھیں اور اس کی لاش کا فوٹو بھی تھیا ہوا تھا۔ " یہ واقعی یونس ہے جناب میں نے اس کا صلیہ معلوم کیا تھا۔

لِرْر ضائے کہا۔ * اوہ مچراس عالم سے ملنے کا کیا فائدہ۔ آؤ چلیں تھے یہاں وحشت

ہوری ہے ۔۔۔۔۔۔ موپر فیاض نے ایک جھٹک سے انصفے ہوئے کہا۔ اس سے ساتھ ہی انسیکررضا اور راجو بھی کھرا ہو گیا۔ای کمح فون ک گھٹنی بج اٹھی تو راجو نے رسیور اٹھا لیا۔

" تھيك ہے اے بھيج دو مرے پاس "..... راجو نے كہا اور

یونس کا مجائی عالم مهال کی گیاہے اگر آپ اس سے ملنا پیند کریں تو وہ آرہا ہے" راجونے انتہائی خوشامدانہ کیج میں کہا تو

موپر فیاض ہو نٹ چہا ہم او دوبارہ کری پر پیٹی گیا۔ اس کے پیشنے ک بی انسیکٹر رضا اور راجو بھی کر سیوں پر بیٹی گئے۔ پتند لمجن بعد وروازہ م محطلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ بھی لباس اور جبرے مہرے م میور راقد دیا۔ " جناب ابھی اس کا بیتہ حل جائے گا لیکن جناب اس نے کما

" جناب ابھی اس کا پتہ چل جائے گا لیکن جناب اس نے کیا کیا ہے کہ آپ جینے بڑے افسر کو اس کی تلاش کے لئے آنا پڑا ہے "۔ راجو نے خوشا مدانہ لیج میں کہا۔

اس نے کچے نہیں کیا۔ میں نے اس سے ایک سرکاری معالمے میں کچ معلومات حاصل کرنی ہیں اسسا مور فیاض کے بولنے سے میلے انسکٹر رضابول بڑا۔

تم خاموش رہو کیا جمیں اتنا نہیں معلوم کہ جب افسر موجود ہو تو ماتحت نہیں بولا کر آ۔ نائسنس۔ سنو راجو اس عالم کا بھائی یونس ہے اور ایک کمیں سے سلسلے میں وہ ہمیں مطلوب ہے تحجے اور وہ غائب ہے ''…… موہر فیاض نے انسیکر رضا کو ٹوکنے کے بعد راجو سے مخاطب ہو کر کہا اور انسیکر رضا نے بے اختیار ہونے بھنچ

اس کا بھائی یونس وہ تو ہلاک ہو مکا ہے جناب میں راجو نے چونک کر کہا تو سو پر فیاض امر انسکٹر رضا دونوں چونک پڑے۔ "بلاک ہو سکا ہے۔ دہ کیسے "..... سو پر فیاض نے انتہائی حرت

جرے لیج میں کہا۔ * جول میں نیز وسل اے کس فرمونل ایٹ کی کرمراند فر

" بتناب دو روز وہلے اسے کسی نے ہوٹل ماشوری کے برآمدے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اس کی تفصیلات اخبارات میں آئی تھیں۔ اس کا فوٹو بھی چھپا تھا۔ ایک منٹ میں دکھانا ہوں"۔ راجو

" جناب راسرْ علاقے کا کینگسٹر ہے۔اس کے ہاتھ بہت کمیے ہیں جتاب مالم نے جواب دیا۔ "كمان باس كااذا" موير فياض في انصة موك يو تها-W " بحتاب راسٹر کالونی میں اس کا کلب ہے، طوفان کلب جتاب۔ بہت مشہور کلب ہے جناب ہے۔ عالم نے جواب دیا۔ منھکی ہے۔ مرے ساتھ علو ہم اس طوفان سے ملتے ہیں۔ و پکھتا ہوں کہ اس طوفان کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں اور سنوراجو اگر تم نے اس طوفان کو فون کرایا اور ہمارے آنے کی اطلاع وے دی تو عردید حمارا ہوئل رے گاور نہ تم تھے '۔ سور فیاض نے کما۔ ^م بحناب میں آپ کا خادم ہوں۔ دیسیے بھی یہ طو فان تو میرا مخالف ہے جناب۔ میں تو جناب چاہما ہوں آپ اے کولی مار دیں "۔ راجو نے وانت نکالتے ہوئے کہا۔ " أوُ السيكرُ اور اس عالم كو سائف في أوْ"..... سور فياض في وروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ " جناب وہ " عالم نے کچھ کہنا چاہا۔ " شك اب تم انتيلي جنس ك سائق جارب مو وه تهارا بال مجى بيكانبي كرسكة السيسور فياض في اتبائي عصل لج مين كها اور عالم اخبات میں سرملا کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیربعد سوپر فیاض کی جیب راسر کالونی کی طرف اڑی چلی جاری تھی۔عالم اس کی جیب کی عقبی سنیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ انسپکٹر رضا دوسری جیپ میں تھا۔

سے بدمعاش اور عندہ ی نظر آرہاتھا البتہ اس کے چرے پر حرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات منایاں تھے۔شاید اسے باہر بتا دیا گیا تھا کہ دفتر میں انشلی جنس کے آفسیر موجو دہیں۔ محمارا نام عالم ہے اور تم یونس کے بھائی ہو سسس مور فیاض نے بھاڑ کھانے والے کیجے میں کہا۔ " مي صاحب "..... عالم نے انتہائي مؤد باند نجے میں كہا۔ ونس کماں ہے " سی مور فیاض نے ہونے جباتے ہوئے "اے ہلاک کر دیا گیا ہے جناب اور میں اس کے قاتل کی ملاش میں ہوں اس سے میں آجکل مہاں نہیں آرہاتھا"..... عالم نے جواب کن بنیادوں پر اے تلاش کر رہے ہو ۔ . . ، موپر فیاض نے · جناب مجمعے اتنا معلوم ہوا ہے کہ یونس چند روز پہلے یہاں کے ا منامی بد معاش اور کینگسٹر طوفان کی ملازمت کریا رہاتھا ادر اے ہلاک بھی اس طوفان نے کرایا ہے۔ طوفان بہت بڑا آدمی ہے اس نے میں تو اے کچے نہیں کہ سکتاالبتہ میں اس آدمی کو تلاش کر رہا ہوں جس نے مرے بھائی کو گولی ماری تھی۔اس کے سینے میں

تو میں کولی آباد سکتا ہوں ہے عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"طوفان کون ہے ".... سوپر فیاض نے چونک کر پوچھا۔

اس نے عمران اس کی آواز دبیجا نہ تھا۔
معلی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ۔ عمران
فی جان بوجھ کر حفت اور تحکمانہ لیج میں کہا تاکہ طازم انکار نہ کرے
کے جان بوجھ کر حفت اور تحکمانہ لیج میں کہا تاکہ طازم انکار نہ کرے
کیونکہ استے برے افسران کی عادت ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں سے
فون پر بات نہیں کرتے اس سے طازم فون کرنے والوں کو خود ہی
الل ویاکرتے ہیں۔

Ш

W

W

"امچھاصاحب"...... دوسری طرف سے مؤدباند کیج میں کہا گیا۔ " بہلو سلطان پول رہا ہوں"...... چند کمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

آپ نے ناشتہ کر لیا ہے یا ابھی کرنا ہے "...... عمران نے م

مسکراتے ہوئے پو جہا۔ " اوہ کیوں۔ کیا سلیمان نے ناشتہ دینے سے انکار کر دیا ہے"۔

مرسلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

سلیمان کا ناشتہ تو سلیمانی ہی ہو سکتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ مک سلیمانی کی ایک چنتی بھی ہمی آدمی حکھ لے تو ناشتہ کیا ذکر کرنے کو دل چلاہے لگتا ہے جبکہ آپ سلطان ہیں تو ظاہر ہے ناشتہ بھی سلطانی کرتے ہوں گے اور تاریخ کی کتابوں میں سلطانوں کے ناشتے کی جو تفصیلات لکھی ہوئی ہیں وہ بڑھ کر توجی جاہتا ہے کہ نائم مشمین اخباد

کر کے شہنشاہوں کے دور میں مہی جانے میا جائے لین جب تک ٹائم مطمین ایجاد ہو آپ سے بھی تو ناشتہ کیا جا سکتا ہے۔ چلیں آپ عمران نے ناشتے کے بعد ایک اخبار افحایا ہی تھا کہ اس کی نظری ایک دو کالمی خبر پر پڑ گئیں اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ یہ خبر گراس ڈیم کے بارے میں تھی۔ عمران کی نظرین تیزی سے اخبار پر دوؤتی گئیں۔ تفصیل کے مطابق گرائر، ڈیم کے نے جو گیٹ بنائے گئے تھے انہیں رات کو دہشت گر دوں نے ہم بلاسٹ کر کے تباہ کر ویا ہے۔ دہشت کر د پکڑے نہیں جا تکے۔ اس خبر کے مطابق حکومت کا ان گیٹوں کے تباہ ہونے سے کروڈوں کا نقصان ہو گیا ہے۔ عمران نے اخبار میز پر دکھا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے غیر ڈائل کرنے شروع کے کردے۔

" بی صاحب " رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ ہی آواز سنائی دی۔ عمران نے سرسلطان کی کو نمی فون کیا تھا کیونکہ اسے سرسلطان کے آفس جانے کا وقت معلوم تھا اور اس لحاظ سے اس وقت انہیں رہائش گاہ پرہو ناچاہے تھا۔ بوسلے والا کوئی نیا ملازم تھا

طرف سے سرسلطان ب اختیار کھلکھلا کر ہنس برے۔ * حہارے بتائے بغیری میں مجھ گیا ہوں اس لئے خدا حافظ کیونکہ ابھی میں نے تیار ہو نا ہے۔ دفتر میں انتہائی ضروری کام ہے اور تھے صدر صاحب کے پاس بھی جانا ہے" سرسلطان نے وهمکی دینے والے انداز میں کہا۔ " تیار ہونا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا کی رہ گئی آپ میں جو تیاری کر ے آپ نے یوری کرنی ہے "...... عمران نے کہا۔ " بس اب مزيد ففول بات نہيں طبے گ- بولو كيوں فون كيا ہے ورنہ رسیور رکھ دوں گا"...... سرسلطان نے کہا۔ " چلیئے میں آنٹی سے یو جھ لوں گاسان سے زیادہ آپ میں موجو د کی ہے اور کون واقف ہو سکتا ہے۔ولیے ایک کی تو میں سمجھ گیا ہوں۔آپ نے سرسلطان کی بجائے صرف سلطان کہا ہے اس لئے سر والی کی تو ببرحال سلمنے ہی ہے "...... عمران بھلا اتنی جلد کہاں باز أن والاتحاليكن دوسرى طرف سے رسيور ركھ ديا كيا۔ ' سی بات ہمیشہ کڑوی می لگتی ہے''…… عمران نے مسکراتے ہوئے کما اور پر کریڈل وباکر اس نے ایک بار پر سر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ حي صاحب سيس ملازم كي آواز دوباره سنائي دي -" سرسلطان ہے بات کراؤ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران

شهنشاه نه سبی سلطان تو ببرحال مین سید عمران کی زبان یوری ر فتار سے رواں ہو گئی تھی۔ من تو ناشته كر حكا بون اگر تم كو توسي ملازم ك بائق ججوا دوں ۔ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کما۔ " كتن ركون مين بمركر آئ كا ناشته مسيد عمران في جب اشتیاق بجرے لیج میں یو جھا۔ " ٹر کوں کا کیا مطلب۔ ملازم لے آئے گاٹرے میں وو توس ایک انڈہ اور ایک پیالی چائے۔ اور کیا ہوتا ہے ناشتہ اس سرسلطان نے جان ہوجھ کر کہا۔ " لاحول ولا قوة - يه سلطاني ناشته ب اس سے تو اچھا سليماني ناشته ب- چار برائم قیمه بجرے، چار انڈوں کا آملیٹ اور " - عمران " بس بس تحم معلوم ب سليمان حميس جو ناشته ديا ب برحال بولواس وقت كيول فون كيا ب-مين في دفترجانا ب- مرسلطان نے عمران کی بات در سیان سے بی کافتے ہوئے کہا۔ و وفتر تو آب روز جاتے ہیں آج مجھٹی کر لیں تاکہ میں آپ کو سلیمانی ناشتے کی تفصیل با سکوں۔ کھیے امید ہے ذر کے وقت تک یہ تفصیل مکمل ہو جائے گی۔اس کے بعد میں لنے سلیمانی کی تفصیل شروع کروں گااور اگر الند نے آپ کو اور تھیے عمرِ خصر عطا کر دی تو پجر ور کی تفصیل کا بھی وقت آ جائے گائے ۔ مران نے کہا تو دوسری

عباں فریادی کری پر بیٹھا ہے اور سلطان کھڑا ہے۔ یہ بھلا کماں کا اللہ السفاف ہے اس کے یا تو آپ بھی بیٹھ جائیں یا تچر تھے بھی کھڑا ہونا للہ للہ کہا۔

پڑے گا ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" تم بیٹھے ہی رہو کیونکہ حمارے پاس سوائے باتیں کرنے کے اور کوئی کام نہیں ہے جبکہ تھے کام کرنا ہے ۔۔ سرسلطان نے کہا

وی ہ م ،یں ہے جبہ ہے ہا ہو گہ ۔ ار مصاب ہے بات P : اوے آپ کو واقعی دیر ہو رہی ہو گا۔اصل میں آپ سے بات P

کرے میں ناشت کی کی پوری کر لینا ہوں۔ مستدید ب کہ پاکیٹیا ، ۵ میں کوئی گراس ڈیم بن رہا ہے۔اس کے لئے انتہائی فیتی مشیری ، ا

امپورٹ کی کئی ہے جس کا کوئی اہم ترین آپریٹنگ پرزہ چوری ہو گیا ہے اور آج کے افہار میں خبر موجود ہے کہ اس کے گیت بم ہم دھماکوں سے تباہ کر دیئے گئے ہیں اور کیس شاید انتیلی جنس کے

پاس ہے ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ ' ہاں میں نے خیر پڑھ ہے۔۔چیف سیکرٹری صاحب کو میں نے

کی بار کہا ہے کہ یہ گئیں سیرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیں لین وہ کہتے ہیں کہ یہ انتظام جنس کا کئیں ہے۔ آج میں صدر صاحب سے بات کروں گا "..... سرسلطان نے کہا۔

آپ بات نہ کریں کئیں انتیابی جنس کے پاس ہی رہنے دیں ۔ کیونکہ ایک پارٹی باقاعدہ اس سلسلے میں تنویش میں جنگا ہے۔ اگر اسے اطلاع مل گئ کہ کئیں سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے ۔ تو وہ مکت سے فرار ہو جائیں گے اس لئے کئیں سوپر فیاض ہی طل جی صاحب میں ملازم نے کہا۔
"باں بولو کیا مسئلہ ہے "...... مرسلطان نے کہا۔
"ارے ارے بغیر القابات سے سلطان نے فریادی کو فریاد کرنے
کا کہد دیا ہے۔ انصاف اپنی جگہ القابات اپنی جگہ"۔ عمران نے کہا۔
" تم باز نہیں آؤگے۔ آخر عکر کیا ہے۔ کیا اب پریشان کرنے کے
لئے میں ہی رہ گیا ہوں "..... مرسلطان نے اس بار قدرے عصیلے

به ین اوه موری سرسلطان - آنی ایم رئیلی سوری - معانی جابتا بون '- عمران کالچر یکافت سپائ بوگیا-

سیس بس اداکاری بند کروس خمهاری رگ رگ سے واقف موں تحمید رک اور کا اور کی اور کے دوں کا اور کی سے ماری کا اور کی سید حمد حمدارے فلیٹ پر کئے جائن گا۔ خمہاری امان نی اور ڈیڈی کو سیدھا خمہارے فلیٹ پر کئے جائن گا۔ خمہاری امان نی اور ڈیڈی کو

ساتھ لے کر ہے۔۔۔۔۔۔ مرسلطان نے کہا۔ '' اوے اوے میں انصاف ہے آپ جیسے سلطان کا کہ ایک نہیں دو جلاد ساتھ لے کر آئیں گے ''۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی خوفردہ سالجیہ بناتے ہوئے کہاتو سرسلطان اس بارواقعی ہے ہی کے سے انداز میں

" او کے اب میں مزید کیا کہوں ٹھلک ہے میں رسیور لے کر بیٹی

جاتا ہوں"...... مرسلطان نے کہا۔ " بینی ابھی تک آپ رسیور لے کر کھڑے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ۔

گاالبتہ میں پرائیویٹ طور پراس پر کام کر ناچاہتا ہوں۔ میں نے آپ
کو فون اس لئے کیا ہے کہ اس گراس ڈیم کی تفصیلی فائل تھے چاہئے

تاکہ میں اندازہ کر سکوں کہ مجرم یہ سب کچہ کر کے کیا مقاصد حاسل
کر ناچاہتے ہیں کیونکہ پرزے کی چوری ہے زیادہ سے زیادہ ہیں ہو سکتا
ہی دوبارہ بنائے جا سکتے ہیں اور حکومتوں کو اس سے زیادہ فرق
نہیں پڑتا۔ بجریہ لوگ کیوں یہ سب کچہ کر رہے ہیں ۔۔۔۔۔ مران
نہیں پڑتا۔ بجریہ لوگ کیوں یہ سب کچہ کر رہے ہیں ۔۔۔۔۔ مران

اس بارے میں صدر صاحب کے ساتھ ایک تفصیلی میننگ ہو چک ہے اس لئے مختم طور پر میں بھی بنا سکتا ہوں۔اصل میں گراس و کی ہا اسک محفوی ڈیم ہے۔اصل ڈیم نہیں ہے۔ یہ ڈیم موانی ڈیم میں منی بجر جانے کی صورت میں کام دے گا۔ یہ ایک خاص تکنیکی قسم کا کام ہے اور شاید کوئی ملک نہیں جاہتا کہ ہم ایسا ڈیم بنائیں۔ بہر حال اس کے لئے جو مشیری منگوائی گئ ہے وہ بے حد قیمتی ہے اور اس پر عالمی اوار سے ہماری قرضہ لیا گیا ہے اور کار من والے جو رہ مشیری حیاری ترضہ لیا گیا ہے اور کار من والے جو رہ مشیری حیار کرتے ہیں وہ صرف چوری شدہ پرزہ نہیں دیتے وہ پوری مشیری دیتے ہیں اور چو تک اس پرزے کے بارے میں ہمارے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں اس کے ہم اے خود بنا بھی نہیں پی اس کوئی معلومات نہیں ہیں اس کے ہم اے خود بنا بھی نہیں

" ٹھکے ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ مجھے فائل مجوا دیں میں

فلیٹ پر ہی ہوں '۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ ۔ وفتر پمنچنے ہی میں اس کی فائل وزارت آبیاثی کے سٹور سے منگوا ک

" و فتر سجیح ہی میں اس کی قاش وزارت ابیائی سے مسور سے سوا کر منہمیں مجموا دوں گا۔ زیادہ سے زیادہ دو تھینے ٹک فائل مہی جائے گی * سرسلطان نے کہا۔

۔۔۔۔۔۔۔ مرحصان کے سات ''ادے شکریہ بہ خدا حافظ ''... عمران نے کمااور رسیور رکھ دیا۔ مراہ نے اس کر بہ تری فر کے گھنٹر کو اکٹر اس عراہ

ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھٹی نج امنی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

على عمران ايم ايس س- ذي ايس سي (أكسن) بذبان خود به

وزن بقلم خود ہول رہا ہوں ۔ . . عمران نے کہا۔ " طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب آپ نے گراس ڈیم کے مارے میں خبر تو ڈھ لی ہوگی ۔ دوسری طرف سے بلکیہ زیرد کی

بارے میں خرتو پڑھ لی ہوگی مسد دوسری طرف سے بلکی زیروکی آواد سائی دی۔

" ہاں۔ نہ صرف پڑھ لی ہے بلد سرسلطان کو کہہ کر اس کی تفصیلی فائل بھی مجوانے کا کہد دیا ہے کیونکہ یہ معاملہ تجھ کچھ زیادہ ہی اہم نظر آرہا ہے " عمران نے سخیدہ لیج میں کہا۔ " تو آپ یہ کئیں سیکرٹ سردس کو ٹرانسفر کرارہ ہیں"۔ بلکیب

رروعے ہوئے۔ ' نہیں۔ کمیں تو انٹیلی جنس ہی مکمل کرے گی کیونلہ سوپر فیاض پر پراسرار انداز میں جو تشدد کر سے معلومات کی گئی ہیں ان

سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس بات سے خالف ہیں کہ سیر

سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر نہ ہو جائے اور میں یہ بات جانتا چاہتا ہوں

81

انتهائی شاندار انداز میں اور انتهائی قیمتی فرنیچر سے سج ہوئے

سٹنگ روم کی ایک کری پرایک ادھیو عمر بھاری چرے اور کنج سر

والاآدمی بیٹھا ہوا تھا۔اس کے جسم پراتہائی قیمتی سلیپنگ گون تھا۔

وہ ایک قیمتی سگار ٹی رہا تھا اور ساتھ ہی اخبار کے مطایعے میں

معردف تھا کہ یاس برے ہوئ ، رالسے فون کی متر نم کھنٹی بج

انمی تو اس آدمی نے سگار رکھ دیا اور فون پیس اٹھا کر اس کا بٹن

" لیس" اس اده وعمر آدمی نے بھاری اور تحکمان لیج س

" سروار خان صاحب کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف ہے

کہ وہ کیوں خائف ہیں اور ان کے کیا مقاصد ہیں '...... عمران نے

مضك ب- فائل آب يره كرمج بمجوادين ماكه مين بهي اي پڑھ لوں۔ مجھے بھی اس معالم میں بے حد تنویش محوس ہوری

" او کے جمجوا دوں گا"..... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے

گا اس سے اس نے فائل ملکوائی تھی تاکہ مجرموں کے مقاصد کی

خدا حافظ کمہ کر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ ٹائیگر نے اسے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق وہ ان لو گوں کو ٹریس نے کر سکا تھا جنہوں نے سویر فیاض پر تشدد کیا تھا جبکہ صفدر اور

ے "..... بلیک زیرونے کہا۔

كيپئن شكيل كى ربورك كے مطابق جيون ايك بدمعاش كروپ كى سربراہ بے لیکن یہ بدمعاش گروپ عام بدمعافوں پرمشمل ہے اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا کہ سوپر فیاض خود ہی اس کیس پر کام کر لے گالیکن آج گراس ڈیم میں ہونے والی وہشت گردی کی خبر کے

بعد اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ باقاعدہ اس کیس پر کام کرے

ادست طور پر تغصیل معلوم کر سکے۔

Ш W

W

m

ا يك مؤويانه آواز سنائي وي -

" کراؤ بات"..... اس آومی نے کہا۔

بریس کیا اور اے کان سے نگالیا۔

لوگ اس نتیجے پر 'کیخ سکتے ہیں کہ یہ کسی غیر ملکی تنظیم کا کام ہے اور اس سلسلے میں کیس سیرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو سکتاتھا اور اگر ایسا موجاتا تو بچرلامحالہ ہمیں اس ملک سے طویل عرصے تک غائب مونا برقا کیونکہ سیرٹ سروس بے حد تیزاور خطرناک تنظیم ہے اس لیے مرے ادمیوں نے یہ گیٹ بم بلاسٹ کر کے تباہ کئے ہیں تاکہ اے ومشت گروی کا بی کسی محفاجائے عالی جاہ نے کما۔ "اوہ ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر ٹھمک ہے۔ تم نے اچھا کیا۔ اس کے باوجود اگر سکیرٹ سروس کو یہ کسیں ٹرانسفر ہو جائے تو ہمیں یا حمارے آدمیوں کو گھرانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ کسی طرح بھی تم پر شک نہیں کر سکتے اور اگر کر بھی لیں تو ان کے پاس کوئی ثبوت ہی نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک اس پرزے کا تعلق ہے اسے ضائع کر دیا گیا ہے اس انے وہ کسی صورت بھی برآمد نہیں ہو سکتا مستردار خان نے کہا۔ ^{یہ م}صیک ہے۔اس کے باوجو دہمیں سپرحال محاط رہنا ہو گا کیونکہ سیکرٹ سروس کے اختیارات بھی بے حد دسیع ہوتے ہیں اور ان کا کام بھی انتہائی تمزہو آ ہے عالی جاہ نے کہا۔ " اوے خدا حافظ "..... دوسری طرف سے کما گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عالی جاہ نے فون آف کر کے اے میر پر ر کھا اور سگار اٹھا لیا۔ سگار اس دوران بچھ چکا تھا۔ اس نے من پر موجو د سگار سلگانے والا مخصوص لا نثر اٹھا یا اور سگار سلگا کر کش لیسنے ·

مبلو سردار خان بول رہا ہوں "...... چند کمحوں بعد ایک بھاری اور قدر ہے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ " عالى جاه بول رہا ہوں مردار خان - فرمائيے كسے كال كى ب -اس ادھر عمر آدمی نے اس طرح بادقار لیجے میں کہا۔ " یہ آج کے اخبار میں گراس ڈیم کے کیوں کے بارے میں کیا خرشائع ہوئی ب۔ابیا کس نے کیا ہے مسد مرداد خان نے کہا۔ مرے آدمیوں نے مسی عالی جاہ نے جواب دیا۔ ا اوہ کیوں۔ میں نے حمسی صرف وہ پرزہ حاصل کرنے کا کہا تھا بچراس کارروائی کا کیا مقصد "..... دوسری طرف سے حمرت بجرے میرزے کی چوری کا کسیں سکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہونے ہے روكنے كے لئے يه اقدام كيا كيا بنسسه عالى جاء نے تھرب موت کیا مطلب ایک پرزے کی چوری کا کسی سیرت سروس کو کیے ٹرانسفر ہو سکتا ہے۔ سکرٹ سروس تو یہ چھونے کام نہیں کرتی مردار خان نے حرت بھرے کیج میں کہا۔ "آب نے صرف پرزہ چوری کرنے کا کہا تھا۔ ہم سے غلطی ہو گئ کہ ہم نے بھی امیما می کیا اگر ہم مشیزی تباہ کر دیتے تب تو اے وہشت گروی کا ہی گئیں سمجھا جا تا اور انٹیلی جنس اور پولیس اس پر کام کرتی لیکن مشیری کو تباہ کئے بغیر پرزہ چوری ہو جانے سے وہ

· يس ـ ماسر بول رما بون رابطه قائم بوت بي الي الي مردانهٔ آواز سنائی دی سه و اسر شہاب اپنے ساتھی اسلم کے ساتھ رقم لینے آرہا ہے ان کا استقبال گیٹ پر کرواور بھرانہیں سپیشل روم میں لے جانا اور وہاں ان دونوں کو گولیوں سے اڑا کر ان دونوں کی لاشیں برتی بھن میں ڈلوا رینامدان کی کار بھی مبال سے دور کسی ویران جگه پر کھڑی کر دینا اور محر محم ربورث دینا۔ بھے گئے ہو " عالی جاہ نے سرد لیج میں " يس سر-آپ سے حكم كى تعميل ہو گى سر" دوسرى طرف ے کہا گیا اور عالی جاہ نے رسیور رکھ کر اخبار اٹھا لیا۔ پھر تقریباً ایک تھنٹے بعد انٹرکام کی تھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا " کیں " عالی جاہ نے کہا۔ " ماسٹر بول رہا ہوں سراآپ کے حکم کی تعمیل ہو جل ہے"۔ دوسری طرف ہے کہا گیا۔ " کوئی پرا بلم "..... عالی جاہ نے کہا۔ " نو سرر سب کام ململ طور پراوے ہو گیا ہے" ماسٹرنے كاركمال ببنجائى إن كى السد عالى جاه في يوتجاسر كاركرافيث كالوني كي اكيب ويران جكه بريه في كر اس مين طافتور

لگاہ چند کمحوں بعد فون کی تھنٹی ایک بار پیر بج اٹھی تو اس بار عالی جاہ نے دوسرے ہاتھ سے مریر بڑے ہوئے فون کا بٹن آن کیا اور اے اٹھاکر کان سے نگالیا جبکہ سگار کے وہ مسلسل کش لے رہاتھا۔ "يس" عالى جاه في منه سي سكار تكالية موت كما " شہاب کی کال ہے جناب "...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی مؤد باینہ آواز سنائی دی۔ " بات کراؤ"..... عالی جاہ نے کہا۔ " شهاب بول رہا ہوں "...... چند ممحوں بعد اکیب محاری سی آواز " يس عالى جاه بول ربابون "..... عالى جاه ف كما كم مكمل موكيا ب-آب في اخبارس بره ايا موكا -شهاب " ہاں۔ میں نے پڑھ لیا ہے۔ تم آکر این رقم لے جاؤ"..... عالی " او كسي اور مرا ساتهي اسلم آرب بيس آب كيد ير كملوا دیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ " اوك آ جادً" عالى جاه نے كما اور اس كے ساتھ ي اس نے فون آف کر کے مزیر رکھا اور پھرسگار کے بیکے بعد دیگرے کئ کش لگا كراس نے اے مضوص ايش فرے ميں ركھ ديا۔ اس كے ساتھ ی اس نے میزیر موجود انٹر کام کارسیور اٹھایا اور منریریس کر دیہے ۔ Ш

Ш

سوپر فیاض کی جیب راسر کالونی میں واقع طوفان کے اوے کے سلصنے رک ۔ اس اڈے کی نشاندی اس کی جیب کی مقی سیت پر بیٹے ہوئے عالم نے کی تھی۔اس کے بیٹے انسکٹر رضاکی جیب می " طو اتروني " موير فياض في درايونك سيث سي نيح اترتے ہوئے عالم سے کہا تو عالم خاموش سے نیچے اتر آیا۔ عقبی جیب ے انسیکر رضا بھی نیچ اترآیا تھا۔ "آؤ" سوپرفیاس نے کمااور آگے برصے نگا۔ " سر" اجانك عالم في كما تو سوير فياض اور انسكر رضا وونوں تھ خک کر رک گئے۔ يكيا بات بي سي مورفياض في بكرك موك ليح من كها "سرطوفان اور اس كے آدمی بے حد خطرناك لوگ بيں وہ كمي كا

مجى لحاظ نہيں كرتے اس ليے بہتر ہے كه آپ فورس منگواليں مالم

نائم بم فٹ کرا دیا ہے اب تک وہ دھماکے سے مکمل طور پر تباہ ہو چھا ہو گی۔۔۔۔۔ ماسٹر نے جواب دیا۔
" وہری گڈ یہ تم نے اچھا کیا۔ اوک ۔۔۔۔۔ عالی جاہ نے تحسین آمیر لیج میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔
" اب تمام راستہ ختم ہو گئے اب چاہے سیکرٹ سروس کو کیوں نے کسی ٹرانسنم ہو جائے ہم تک کوئی نہ چھنے تک گا۔۔۔۔۔ عالی جاہ نے بربزاتے ہوئے کہا اور نیا سگار سلگانے میں معروف ہو گیا۔ اس کے بہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہوگئے تھے۔

" كيا هو ربا ہے۔ اوہ آپ سرنٹنڈنٹ صاحب"...... اچانک سائیڈ پر ہے دروازہ کھلتے ہی ایک جیحتی ہوئی آواز سنائی دی تو مسلم W افراد ملکت محمل کررک گئے۔آنے والے کے جسم يرسوت تھاليكن چېرے مېرے سے دہ بھی مدمعاش می د کھائی وے رہاتھا۔

* تم كون بو " سو برفياض في الى طرح بكرك بوك ليج

مرا نام راج ہے جناب میں آپ کو جانتا ہوں۔ میں دہلے ہو ٹل ڈیشان کا چیف سروائزر رہا ہوں جناب "...... آنے والے نے 🕤 مؤديانه ليج ميں كہا۔

" یہ حمہارے آدمی ہیں۔ انہوں نے ہمیں روکنے کی جرأت ک ب سسس مور فیاض نے دھاڑتے ہوئے کچ میں کما۔

" اوه - بدان پڑھ جاہل آومی ہیں جناب - انہیں آپ کی حیثیت کا اندازہ نہیں ہے۔ انہیں معاف کردیں "..... راجرنے کما۔اس کے سابق بی اس نے ان مسلح افراد کو معافی ملگنے کا اشارہ کیا تو دہ

جاروں بی موپر فیاض کے سامنے جھک گئے۔

ہمیں معاف کر دیکھئے جناب ہم آپ کو جانتے نہیں تھے جناب ہے۔

چاروں نے بی ایک آواز ہو کر انتہائی منت بجرے کی میں لہا۔ " ہونہ - می نے حمیں گول مارنے کا فیصلہ کر ایا تھا لیکن

برطال تحکی ہے۔ سنو راجریہ طوفان کون ہے اور کہاں ہے۔۔

۔ یو نانسنس۔ اس کی جرأت ہے که سرکاری آدمیوں پر ہاتھ والے - نائسس آؤ اسس سور فیاض نے انتہائی عصلے لیج میں کبا اور پھر تبزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی ور بعد وہ ایک برامدے میں بہنچ تو وہاں چار مسلح افراد موجو دتھے۔

" آپ کون ہیں اور کیوں اندر آ رہے ہیں "...... ان میں سے ا کی نے قدرے سکے کچے میں کہا تو سوپر فیاض بے اختیار انچل بڑا۔ اس کے چربے بریکھت شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ " اندھے ہو تم۔ دیکھ نہیں رہے تم کہ ہم انٹیلی جنس کے آفسیر ہیں۔ نائسنس۔ حمہیں جرأت كيے ہوكى ہمیں روكنے كى"..... سوپر

فیاض نے فصے کی شدت سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ " ليكن يه يرا يُويك كونمي ب-آب اندر نهيں جا سكتے" اس آدی نے وہلے سے بھی زیادہ تلخ لیج میں کمالیکن دوسرے کمح وہ لکھت چیختا ہوا دو قدم لڑ کھڑا کر دور جا کھڑا ہوا۔ برآمدہ تھیڑ کی بجر پور آواز ہے

* تم یدے۔ مہاری یہ جرأت که تم انتیلی جنس کے سر نشند نث کو رو کو۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا * سوپر فیاض نے تھز مارتے ی سرکاری ریوالور مینیج ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی انسیکر رضا نے بھی ریوالور نکال لیا جبکہ تھو کھانے والے کے ساتھیوں نے بھی بھی کی می تنزی ہے کا ندھوں پر تھی ہوئی مطین کتیں الآوکر کان ل Ш

W

W

اس ولي يتل نوجوان كا باجي تعارف كراتے ہوئے كما۔ " بیتھیں "..... اس نوجوان نے انتہائی سرداور قدرے ہتک آمر لجے میں کہا۔ وہ ند ہی استقبال کے لئے اٹھا تھا اور ند ہی اس نے مصافحه ك لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔ " تم مهاری به جرأت مچر که تم سر تلند نث فیاض کو اس انداز میں ٹریٹ کرو "...... سوپر فیاض نے دحاڑتے ہوئے لیج میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بھلی کی تی تیزی سے برحا اور دوسرب لمح وہ وبلا پیکا نوجوان اچھل کر کری سے تھسٹنا ہوا سائیڈ پر جا گرا۔ مور فیاس نے اے اچانک گرون سے بکر کر ایک جھنکے سے سائیڈ بر ا مچال دیا تھا۔ طوفان نیچ کرتے ہی جملی کی سی تیزی ہے امچملا اور پر اس سے وسلے کہ سوپر فیاض اور انسکٹر رضا سنجلتے لکفت دو وهماک ہوئے اور اس کے ساتھ ہی سوپر فیاض کو ایک لجے کے لئے محسوس ہوا کہ کوئی دیکتا ہوا اٹکارہ اس کے جسم میں جبراً گھستا حلاجا رہا ہو لیکن ید احساس صرف ایک لمح کے ہزاروں تھے کے لئے ہوا تھا اس کے بعد اس کے نتام احساسات یکفت اند صرے میں ڈوبنے علے گئے ۔ تجر جس طرح محب اند صرے میں روشن کا جھماکا ساہو تا ہے اس طرح اس کے دمن میں بھی اچانک جھماکاسا ہوا اور اس کے ساتھ ی اس کے تاریک زمن میں روشن کھیلی علی مکی لیمن ذمن میں روشن معطیتے ی اے اپنے جمم میں دود کی تربریں می دور تی ہوئی محبوس ہوئیں ۔اس کی آنکھیں ایک رفظت سے تعلیق تو اس فقال افتار

سوپر فیاض نے اس بار قدرے زم لیج میں کما۔ " طوفان آپ كا نمادم ب جناب اپنے آفس ميں ب جناب كيا میں اسے عہاں بلا لاؤں جناب۔ وہ تو سر کے بل دوڑتا ہوا آئے گا جتاب "...... راجر نے انتہائی خوشاء انہ کیج میں کہا۔ " اوہ نہیں۔ ہم اے اس کے دفتر میں ہی مل لیتے ہیں۔ حلو '۔ سور فیاض نے کہا۔ "آئيے جناب"..... راج نے كما تو سوپر فياض بزے فاخرانه انداز من آگے بڑھ گیا جبکہ انسکٹررضااس کے پیچھے تھا البتہ عالم وہیں کھوا رہا اور اس بار ان دونوں نے اسے اپنے ساتھ آنے کے لئے نہیں کما تھا۔ راجر کی رہمنائی میں وہ ایک طویل رابداری سے گزر کر ایک بڑے کرے میں داخل ہوئے۔ یہ کرہ آفس کے انداز میں عاہوا تھا لین فرنیجر اس راجو کے وفتر سے زیادہ قیمتی اور انھی حالت میں تھا۔ ا کیب بڑی ہی منز کے پہنچے ایک وبلا پہلا لیے قد کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا لین اس نوجوان کے بجرے پر سفای اور بربیت جسے ثقاب کی طرح جرمی ہوئی نظر آرہی تھی۔اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں سانب ک آنکھوں کی طرح چمک ری تھیں۔ وہ چونک کر اور حرت بجرے اندازميں انہيں اندر آيا ديکھ رہاتھا۔

ا باس یہ سنرل انٹیلی جنس کے سریٹنڈنٹ جناب فیاض

صاحب ہیں اور یہ ان کے ساتھی ہیں۔ بنتاب سر نٹنڈ نٹ صاحب یہ

باس میں طوفان راج تے اندر داخل ہوتے ہی سوپر فیاض اور

ڈا کٹراعظم ہے اس کی خاصی دوستی تھی۔ Ш "آب كو موش آگيا- فداكا شكر ب ورند بم ب حد تثويش س سِمَّا ہو <u>گئے تھے</u> ' ڈاکٹر اعظم نے قریب آتے ہوئے مسکرا کر کہا اور محراس نے مویر فیاض کامعائنہ شروع کر ویا۔ " يمان مجم كون بهنيا كياب " موير فياض في وجمار " الْسِيكُرُ رضا آب كو ل آيا تحار آپ كى حالت ب حد تثويش ناک تھی۔ آپ کے پہلو میں گولی لگی تھی۔ مار گھنٹے تک آپ کا آیریشن ہوا تب جاکر گولی تکالی گی۔اس کے بادجود آپ کو ہوش ندآ رہا تھا۔اب اٹھارہ مھنٹوں بعد آپ کو ہوش آیا ہے۔اب آپ خطرے ے باہر ہیں " ڈاکٹر اعظم نے معائنہ خم کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے نرس کو مزید ہدایات وین شروع کر دیں۔ "مراجم حركت كيون نهيل كرربا" مو يرفياض في كمار "آپ کے آپریشن کی وجہ ہے آپ کے جسم کو بیڈ ہے کلپ کر دیا مگیا ہے۔ ابھی آپ کو مزید ایک ہفتہ اس حالت میں گزار نا ہو گا'۔

ڈاکٹرا مظم نے کہا۔ * انسکٹر رضا کو بلاؤس اس سے ضروری بات کر ناچاہتا ہوں "۔ موپر فیاض نے کہا۔

پ یہ یہ اور دائر کے ہیگم اور ڈائر یکڑ جنرل صاحب کی بیگم وونوں موجو دہیں۔ پہلے آپ ان سے مل لیں ٹاکہ ان کی تسلی ہو جائے تھر انسکٹر رضا کو بھی کال کر لیا جائے گا اور ڈائر یکٹر جنرل افھنے کی کوشش کی لیکن جب اس کے جم نے حرکت ند کی تو اس نے بے افتیار اوحر اوحر دیکھا۔ اس کے ذہن میں وہ لحد کمی فلم کے سین کی طرح گزر دہا تھا جب اچانک اس نے فرش پر گرے ہوئے طوفان کو تڑپ کر افحصت ہوئے دیکھا اور پوراس کے جم میں دہکتا ہوا انگارہ اترتا جلا گیا تھا۔ دوسرے لمح اس کے جہرے پر حمرت کے انگارہ اتر آئے کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ ہسپتال کے کسی کمرے میں بیڈ پر لیٹنا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا کمیل تھا جبکہ سائیڈ پر گھو کو زاور خون کی ہوتاں کے سئینڈ بھی موجود تھے لیکن پوتلیں موبر فیاض کے جسم کے شملک نہ تھیں۔

ی بر میں ہمیال کیے کئی گیا مور فیاض نے بربراتے ہوئے کہا اور چراس سے پہلے کہ وہ مزید کچ بھتا اچانک وروازہ کھلا اور ایک نرس اندر واض ہوئی۔

اوه اده ویری گذرآب کو ہوش آگیا۔ سی ذاکر کو اطلاع ویت ہوں "..... زس نے اندا داخل ہوتے ہی جب سوپر فیاض کو دیکھا تو حرت بجرے انداز میں چج بیلی اور پھراس سے پہلے کہ سوپر فیاش اے کچھ کہنا وہ تیزی ہے دورتی ہوئی کرے سے باہر چلی گئے۔ پہلے کم کو روزتی ہوئی کرے سے باہر چلی گئے۔ پہلے کم کو ایر اکر اکر اندا محمد داخل ہوا اور سوپر فیاض اے دیکھتے ہی پہلیان گیا۔ یہ سپیشل سروسز ہسپتال کا انہارج ذاکر احظم تھا اور چو تکہ فیاض اور دوسرے سرکاری افسروں کا طلاح اور معاتنہ وخرو ای ہسپتال میں ہوتا تھا اس سے افروں کا طلاح اور معاتنہ وخرو ای ہسپتال میں ہوتا تھا اس سے

صاحب بھی دو بارآپ کو پو چھنے عباں آ بھے ہیں اور ہر گھنے بعد ان کا فون بھی آرہا ہے ۔..... ذاکرا عظم نے کہا اور تیری ہے والی مڑگئے تو رہ بھی آرہا ہے ۔...... ذاکرا عظم نے کہا اور تیری ہے والی مڑگئے کوں یہ سن کر انتہائی مسرت محسوس ہو رہی تھی کہ سر عبدالر حمن دو بارائے ہو چھنے ہسپتال آئے تھے اور ہر گھنے بعد فون کر کے پو چھ رہے ہیں اور عران کی اماں بی جے سوپر فیاض بھی اماں بی کہتا تھا اس کے لئے عباں موجود تھی اس کا دل مسرت سے بحرگیا تھا۔ وہ جاتا تھا کہ وہ کس قدر عبت کرنے والی خاتون ہیں۔ تھوزی ربر بعد وروازہ کھلا تو عمران کی اماں بی اور ان کے بیچے اس کی بیوی سلی ادر داخل ہوئی۔

' خدایا تیرا لا کھ لا کھ شکر ہے تو نے میری عاجرانہ دعائیں قبول کر لیں اور میرے بینے کو شفا دے دی "…… عمران کی اماں بی نے قریب آکر انتہائی نشکر بجرے لیج میں کہا۔

اب آپ کی طبیعت کسی ہے۔ اماں بی تو مسلسل مصلے پر بیٹی وعلی کا طبیعت کسی ہے۔ اماں بی تو مسلسل مصلے پر بیٹی وعائیں بائلی مرت بجرے کیے میں کہا۔ کیچ میں کہا۔ سلمی اماں بی کو اماں بی کہی تھیں اور وہ بھی ان سے ابی بیٹی ثریا کی طرح ہی جبت کرتی تھیں۔

" اماں بی آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ جیسی ماں کی دعائیں تو قسمت والوں کو ملتی ہیں "۔ موپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اللہ کاشکر اوا کرو اللہ نے کرم کر دیا ہے۔ میں گھر جاکر ابھی

صدقہ ویتی ہوں۔ الندنے اپنا فقسل کر دیا ہے۔ سلمیٰ نے تو رورو کر
اپنا ہرا حال کر لیا تھا حالاتکہ س نے اے کہا بھی تھا کہ الند اپنا ففسل
کرے گا لیکن اس کی آنکھوں ہے تو آفو ہی نہ رکتے تھے۔۔۔۔۔۔ اماں بی
لا کہا تو موپر فیاض بے اختیار مسکرا دیا۔ اے اب احساس ہو رہا للہ تھا کہ اس کی بیوی اس ہے کس قدر مجست کرتی ہے۔
میما کہ اس کی بیوی اس ہے کس قدر مجست کرتی ہے۔
میمار بھی شکریہ سلمی ہے بچے کہتے ہیں۔۔۔۔۔ موپر فیاض نے ح

مسکراتے ہوئے کہا۔ انہیں میں نے بتایا ہی نہیں ورنہ وہ تو رو رو کر نڈھال ہو k جاتے اب تم آرام کرو۔ڈا کٹرنے کہاہے کہ مہیں آرام چاہئے آئے E اماں جی ۔۔۔۔۔۔ سلی نے کہا تو اماں بی نے اثبات میں سرہلایا اور بجر

منہ ی منہ میں کچے پڑھ کر انہوں نے سوپر فیاض پر پھونک ماری۔ " اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے ۔ گھرانا نہیں اللہ

فضل کرے گا'۔۔۔۔۔۔ اماں بی نے کہا اور بچروہ دونوں داہیں جلی اُ گئیں تو سوپر فیاض نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد اے ©

وروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھولیں اور بچر وہ چونک پڑا کیونکہ دروازے ہے انسیکررضا اندر داخل ہو رہا تھا۔ ب

" مبارک ہو سرساللہ تعالی نے آپ کو نئی زندگی دی ہے"۔ انسیگر رضائے قریب آکر کہا۔

" ہاں۔الد کا شکر ہے۔ بیٹھو اور تھے بتاؤ کہ دہاں کیا ہوا ہے اور میں کسیے عہاں بہنچا"..... موپر فیاض نے کہا تو انسکٹر رضا بیڈے عبط اس بیڈ کوارٹر پر فل ریڈ کیا گیا۔ دہاں سے اٹھارہ افراد گر فقار کر
ائے گئے البتہ وہ اسلم نہ مل سکا اور نہ کسی کو اس کے بارے میں علم
تھا۔ اس کے بعد اس شہاب دہاں بھی نہ مل سکا وہ بھی غائب تھا
اور اس کے بارے میں بھی کسی کو معلوم نہ تھا۔ بس بیا کاردوائی
ہوئی ہے اب بک ۔ انسیکر رضانے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" لیکن اس سے کیا فائدہ ہوا۔ اصل مجرم تو ٹریس سے ہو

سكے "..... موپر فياض نے منہ بناتے ہوئے كہا۔

یں سر۔ ڈائریکٹر جزل صاحب کی بھی یہی رائے ہے۔ ان لوگوں سے امتبائی مختی سے پوچھ گچھ کی گئی ہے لیکن وہ اس سارے معالمے سے واقعی بے خربیں۔شاید سے کام اسلم اور شہاب نے مل کر کسی اور گروپ سے کرائے ہیں۔ اب انٹیلی جنس ان ووٹوں کو مکاش کر دہی ہے لیکن ابھی بھک ان کا کوئی سراغ نہیں طا مد انسپکٹر مکاش کر دہی ہے لیکن ابھی بھک ان کا کوئی سراغ نہیں طا مد انسپکٹر

رضائے جواب ویا۔
" ہو نہد۔ فصلیہ ہے۔ یہ کام میں ہی کر سکتا ہوں تم لوگوں کے
اس کا کام نہیں ہے۔ میں ہسپتال سے فارغ ہو جاؤں کیر میں خود ہی
انہیں ٹریس کروں گا۔ تم بعا سکتے ہو" سویر فیاض نے منہ
بناتے ہوئے کہا اور انسپکر رضا انھا اور اس نے مؤویانہ انداز میں
سلام کیا اور وروازے کی طرف مڑگیا جبکہ سوپر فیاض نے ووبارہ
سکتام کیا دور وروازے کی طرف مڑگیا جبکہ سوپر فیاض نے ووبارہ
آنکھیں بند کر لیں۔

ساتھ بیری ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ° سراس طوفان نے واقعی طوفانی انداز میں کام د کھاتے ہوئے جیب سے پیشل نکال کر آپ کو گولی مار دی تھی لیکن اس کمجے میں نے بھی اے کولی مار دی جو اس کے ول میں لکی اور وہ وہیں بلاک ہو گیا۔ پھر میں راجر کی مدو ہے آپ کو اٹھا کر باہر لے آیا اور جیب کی بجائے راجر کی کار میں ڈال کر آپ کو عباں ہسپتال پہنچایا۔ بھر میں راجر سمیت واپس گیا تو اس طوفان کی لاش غائب کر وی گئ تھی۔ برحال میں نے ڈائریکٹر جزل صاحب کو رپورٹ دی تو ڈائریکٹر جزل صاحب خود وہاں بہنچے اور پھراس طوفان کی لاش ایک تہمہ خانے ہے برآید کر لی گئی اور وہاں موجو دیتام افراد کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ راجر نے چونکہ تعاون کیا تھا اس لئے راج کو گرفتار کرنے کی بجائے ہم اے ہیڈ کوارٹر لے آئے اور پھر ہم نے راجر سے تفصیلی یو چھ کھے کی تو اس نے بتایا کہ عالم سے بھائی یونس کو گولی طوفان کے آدمیوں نے نہیں ماری تھی بلکہ ایک اور گروب اسلم کے آدمی نے ماری تھی۔ اس اسلم کے بارے میں معلوم ہوا کہ یہ انتہائی خطرناک مجرموں کا كروه ب جو بهت او في كاموں ميں ماتھ داليا ہے اور اس كروه كا اصل انچارج ایک آدی شہاب نای ہے جو غر ملک سے سہاں آیا ہے۔ شہاب ایک خفیہ جوا خانے کا مالک ہے اور وہیں رہا ہے جبکہ اسلم علیحدہ کو تھی میں رہتا ہے اور اس نے لینے گروپ کا ہیڈ کوارٹر اس کو تھی میں بنایا ہوا ہے جس کے بعد ڈائریکٹر جنرل صاحب کے حکم پر

لی تھی اور یہ کار ہوٹل گرانڈ کے نام سے ہی رجسٹرڈ تھی اس لئے عمران جیولے سے ملنے آیا تھا۔جوزف اور جوانا کو وہ اس لئے ساتھ لے آیا تھاکہ ٹائیگر نے اسے بتایا تھاکہ جیولٹ کے ادد گرواتھائی خطرناک آومی رہتے ہیں اور جو کسی بھی وقت حملہ کر سکتے ہیں اور جول کے بارے میں مجی بتایا گیا تھا کہ وہ انتبائی مشتعل مزاح عورت ہے۔ کسی بھی کمح کھ بھی کر سکتی ہے اس لئے وہ جوزف اور جوانا کو ساتھ لے آیا تھا تاکہ وہ نگر نی کریں گے اور عمران اس جیوات سے اطمینان سے یوچھ کھ کرے گا۔ ہوٹل خاصا بڑا اور شاندار تھا۔ ہوٹل کے ہال میں موجو دافراد کا تعلق بھی اعلیٰ خاندانوں ہے تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر بناہوا تھا جس کے پیچے دو نوجوان کھڑے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاؤنٹر کی طرف برستا حلا گیا۔ " يس سر " ايك نوجوان في انتائي مؤدباند ليج مي كما-اس کے بجرے پر عمران اور اس کے ساتھیوں خاس طور پرجوزف ورجوانا کو دیکھ کر انتہائی مرعوبیت کے تاثرات ابجرآئے تھے۔ * جیواے سے کو کہ انٹیلی جنس کے سرنٹنڈ نٹ فیاض کا دوست على عمران اس سے ملنا جاہتا ہے عمران نے انتہائی سنجیدہ کہج " لیں سر" نوجوان نے کہا اور سلمنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھاکر اس نے تنزی سے دو نسر پریس کر دیے۔

" كاؤنٹر سے جون بول رہا ہوں مادام۔ انشلی جنس کے سرنٹنڈنٹ

W.

Ш

a

5

عمران نے کار ہوٹل گرا اڑ کی یار کنگ میں رو کی ادر بھر دہ نیجے اثر آیا۔اس کے ساتھ جوزف، جوانااور ٹائیگر تھے۔وہ بھی کارے نیج اتر آئے تھے۔ عمران نے سرسلطان کی طرف سے بھجوائی گئ فائل کا تفصیل سے مطالعہ کر لیا تھا اور اس مطالعے کے بعد وہ اس تیج بر بہنیا تھا کہ کوئی پرامرار گروپ اس ڈیم کو مکمل ہونے سے روکناچاہتا ہے لیکن کیوں یہ بات اس کی مجھ میں ند آئی تھی لیکن ببرحال اس نے ان مجرموں کو ٹریس کرنے کا فیصلہ کر لبا تھا کیونکہ اب یہ ان مج موں سے بی معلوم ہو سکیا تھا کہ ان کے پیچے کون ہے اور اس کا ڈیم کو رکوانے سے اصل مقصد کیا ہے اور اس نے کام کے آغاز کے نے جیوات کو استعمال کیا تھا کیونکہ ٹائیگر نے بہت بھاگ ووڑ کے بعد برحال يد معلوم كرايا تماكه سوير فياض ير تشدد كرف وال جیولٹ کے گروب سے تعلق رکھتتھے۔اس نے وہ کار بھی ٹریس کر قریب آنے پر قدرے کا لیجے میں کہا۔ "جوزف اور جوانا تم دونوں مہیں خمبروگ اور جب تک میں اور نائیگر اس جولٹ سے بات جیت مکمل نہ کرلیں کسی کو اندر نہ آئے دینا "...... عمران نے اس چو کیوار کی طرف توجہ دینے کی بجائے جوزف اور جوانا ہے کہااور مجروروازے کی طرف بڑھ گیا۔

میں کمہ رہا ہوں اس چو کمیدار نے ایک بار پھر اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن دو مرے کمجے دہ پیخنا ہوا انجمل کر راہداری کی سامنے والی ویوارے ایک وحماک سے جا نکرایا ۔جوانا

رابداری کی سامنے والی دیوارے ایک وسمانے سے جا سرایا ۔ بوانا نے اس کی گردن کپڑ کر اے ایک جھٹکے سے دیوار کی طرف افجال دیا تھا۔ عمران نے دروازے برلات ماری ادر مجراندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک کانی برا کرہ تھاجو انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بری میر کے بیچے ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان یورٹی لاک

ہاتھ میں رسیور کیڑے بیٹھی ہوئی تھی۔اس کے جسم پر پھولدار لیکن انتہائی شوخ رنگوں پر مشتمل اسکرٹ تھا۔ عمران اور ٹائیگر کو اندر انتہائی شوخ رنگوں پر مشتمل اسکرٹ تھا۔ عمران اور ٹائیگر کو اندر

داخل : وقے دیکھ کر اس نے تیزی سے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر ایک جھٹنے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

" میں مصردف ہوں۔اپ "......اس نے قدرے تلخ کیج میں کہنا

جاہا۔ عاموتی سے بیٹھ جاؤجولٹ مہم صرف تم سے بہتد باتیں کرنے آئے ہیں درنہ حمارا سے خوبصورت جسم گڑمیں تیریا نظرائے گا۔ فیاض کے دوست علی عمران صاحب اپنے تین ساتھیوں سمیت یہاں کاؤنٹر پر موجو دہیں اور وہ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں " یہ نوجوان نے کمایہ

" لیں مادام "...... ودسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے کہا اور چر رسیور عمران کی طرف برھادیا۔

" مادام سے بات کر لیں جناب "..... نوجوان نے کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے رسیور لے کر ایک جیکئے سے اسے والیں کربذل پررکھ دیا۔

' میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں باتوں میں وقت ضائع کر تا رہوں۔ کہاں ہے اس کا آفس ' عمران نے انتہائی کرخت لیچ میں کہا۔

" اوحر راہداری میں ہے باس "...... نائیگر نے ایک طرف راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سربالما ہوا اس راہداری کی طرف بخت گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی ہمی راہداری کی طرف بخت کھئے جبکہ کاؤٹر مین ود بارہ رسیور اٹھا کر غمبرریس کرنے میں مصرف ہو گیا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس کی پرواہ نہ کی۔ راہداری کے آخر میں ایک وروازہ تھا جس کے باہر ایک مسلم بچ کیدار موجود تھا اور وروازے کے باہر دیوار پر بینجر کی بلیث بھی موجود تھی۔

" مادام معروف ہیں جناب" اس مسلح چو کیدار نے ان کے

کیا"...... جیواب نے اس بار قدرے خوفزدہ سے لیجے میں کہا۔ " تم نے سویر فیاف کو عبال بلایا۔ اس سے علیحدہ کرے میں ملاقات کی بھر موبر فیاض سباں سے لکل کر سیدھا راسٹونہ کے کھنڈرات میں گیا۔ وہاں تہارے دوآدمی بہلے سے موجو دتھے۔ انہوں نے سویر فعاض کو بے ہوش کر کے باندھااور بھراس پر تشدد کیا اور اس سے یو چھا کہ گراس ڈیم کا کیس سیرٹ سروس کو تو ٹرانسفر نہیں کیا گیا۔ یو چھ گھ کے بعد وہ سوپر فیاض کو بے ہوثی کے عالم میں دمیں چھوڑ کر واپس گرانڈ ہوٹل آئے۔ہم نے وہ کار بھی ٹریس کر لی بے جس پروہ دونوں گئے تھے اور ان دونوں کو بھی ٹریس کر لیا گیا ہے۔ان دونوں کا تعلق حمہارے خفیہ کروپ سے ہے۔ہم جاہتے تو ان دونوں کی لاشیں چہلے حمہارے سلمنے لا کر ڈالتے بھرتم سے یوجھ کچ کرتے لیکن تم لوگ انتهائی گھٹیا درج کے مجرم ہو اس سے ہم براہ راست مہارے یاس آئے ہیں۔ تم مرف اتنا بنا دو کہ تم نے یہ سب کچے کس کے کہنے پر کیا ہے ۔۔۔۔۔ عمران نے سرد الج میں کہا۔ " اوہ۔ اوہ تو کیا تمہارا تعلق سکرٹ سردس سے ہے '۔ جیولٹ نے چونک کر ہو تھا۔ " نہیں۔ ہمارا تعلق بھی انٹیلی جنس سے بے لیکن ہمارا سیکشن عليحده ہے " عمران نے جواب دیا۔ یہ سب غلط ہے۔ صرف اتنا یج ہے کہ سوپر فیاض سرے پاس

آیا تھا اور ہم علیحدہ کرے میں رہے تھے اور بس جوال نے

عران نے سرو لیج میں کہا۔

یکا۔ کیا مطلب ہیں آپ تجھے میرے آفس میں ہی دھکیاں دے

رے ہیں۔ مجھے میں جوان نے انتہائی سرد لیج میں چیخے ہوئے کہا

ادر اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کارسیور اٹھا لیا لیکن

اور اس کے ساتھ ہی عمران کا بازد گھوا اور دوسرے کیے جیوان چیخی

ہوئی اچھل کر میر کی سائیڈ پر فرش پر فکھے ہوئے قالین پر جا کری۔

عمران نے اس کے ہاتھ ہے چھوٹ کر میزیر کر جانے والارسیور اٹھا کر

واہی کریڈل پر رکھ دیا۔ جیوان نیچ کر کر سیزی ہے اٹھی ہی تھی کہ

دائیگر نے جیب ہے ریوالو، نگال کر اس کی نال اس کی گرون سے نگا

ت خردارور نہ گولی مار دوں گا تسبیب ٹائیگرے عزاتے ہوئے کہا تو جیولٹ بے اختیار ساکت ہو گئے۔ اس کے پجرے پر خوف کے تاثرات ابجرآئے تھے۔

آؤاد حربیخویس تم پرجان برجی کربات نہیں اٹھارہا کہ تم سوپر فیاض کی دوست ہو اور سوپر فیاض میرا دوست ہے در نہ اب تک حہارے جس کی آدمی سے زیادہ بذیاں ٹوٹ مجل ہوتیں اور حہاری باقی عمر سزکوں پر مجسنے ہوئے گزرتی ۔۔۔۔۔۔ عمران نے اسے بازو سے پکڑکر ایک طرف صوفے پر بھاتے ہوئے انتہائی سرد لیج میں کہا تو جولائے بحصم پر کیکیابٹ می ہیدا ہو گئی۔۔

م تم ۔ تم کون ہو۔ میں تو عبال مینجر ہوں۔ میں نے تو کچھ نہیں

عرف باتیں کرنے تک محدود رہا۔ میں نے اس سے سرسری طور پر پوچھا لیکن اس نے سرکاری معاملات میں بات کرنے سے ہی صاف انگار کر دیا جس پر بحبوراً تحجے بیہ دوسرا منصوبہ بنانا پڑا اور میں نے اسے بنا یا که میں نے دو بین الاقوامی مجرموں کو کھنڈرات میں دیکھا ہے۔ سور فیاض مرے اندازے کے مطابق فوراً ی کھنڈرات کی طرف رواند ہو گیا۔ میں نے اپنے دو آدمیوں کو دہاں جھجوا ویا۔ وہ تیز رفتار كارس اس سے پہلے وہاں پہنے گئے اور كر سوير فياض سے معلومات عاصل کر کے اسے بے ہوش کر کے چھوڑ دیا گیا کیونکہ ببرحال وہ سرکاری آدمی تھا اور ہم نہیں جلہتے تھے کہ کسی سرکاری آدمی کو ہلاک كريں۔ ميں نے ريورث اسلم كو دے دى اور بس ﴿ جيولت نے جواب دیتے ہوئے کہا اور غمران نے محسوس کر نیا تھا کہ وہ چ بول ميد اسلم كون بـ مكان ربهاب- يورى تفصيل بنادً" - عمران " وہ ایک بہت خطرناک کروپ کا انچارج ہے جو ہر قسم کے غلط کام کرتا ہے۔ تھے اس کے ہیڈ کو ارٹر کے بارے میں تو علم نہیں ہے ا البتہ اس کا فون شرِ معلوم ہے۔مری اس سے بات فون پر ہی ہوتی تھی میں جیوال نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون منر بھی بتا دیا۔ عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا اور خود تری سے مزک طرف مز گیا۔اس نے من پر رکھے ہوئے نون کا رسیور اٹھایا اور نیچ

W

"اوے " عمران نے کہااور اس کے ساتھ ہی اس نے بحلی کی ی تمزی سے ہاتھ بڑھا کر جیواے کی گردن پکڑی اور دوسرے کمجے جیوان کا جمم اس طرح مچراکے نگا جیسے اس کا سانس رک گیا ہو اور وہ سانس لینے کے لئے ترب رہی ہو۔ م بولو ورنہ "..... عمران نے اس کی شہ رگ پر رکھے ہوئے انکو نمے کا دباؤ کم کرتے ہوئے کہا تو جیواٹ نے بے اختیار لمے لمبے سانس لینے شروع کر دیے ۔ اس کا بری طرح بکرا ہوا چرہ نار مل " بولو يد تمهار سائے آخرى موقعہ بى "...... عمران نے عراقے ممدمم مع محج چوز دوس بنادي بون سي تم ع كج نبي چپا سکتی۔ تم۔ تم بہت خطرناک ہو جیون نے انتہائی خوفزدہ سے انداز میں رک رک کر کما۔

"بولو جلدی" عمران نے پہلے ہے زیادہ غزاہت آمیز لیج میں کہا۔
" میں نے اسلم کے کہنے پر یہ سب کچھ کیا ہے۔ اسلم نے تھجے کہا
تھا کہ میں سپر ننٹنزن فیاض سے جس سے میری دوستی ہو چکی تھی
معلوم کر کے اسے بناؤں، میں نے سپر ننٹزنٹ فیاض کو علیمہ ہمرب
میں بلایا لیکن سپر ننٹزنٹ فیاض عملی طور پر بزدل آوئی ہے اور وہ

" او کے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ تم نے زبان بند ر کھنی ہے"..... عمران کا لہجہ سروہو گیا تھا۔ " میں مجھتی ہوں سر"..... دوسری طرف سے سمے ہوئے کیج میں کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبا دیا اور ٹون آمے پر وی سر پریس كرف شروع كروية ليكن كافي ويرتك لفني يجن ك باوجود كسي ف فون انٹنڈ نہ کیا تو عمران نے رسپور رکھ دیا۔ * وہاں تو کوئی فون افتڈ نہیں کر رہا۔ کیا کو تھی نعالی ہو عکی ہے "..... عمران ﴿ نے رسیور رکھ کر جیولٹ کی طرف مڑتے ہوئے " ہو سكتا ہے كہ انہوں نے سيرث سروس كے خوف سے اسے خانی کر دیا ہو۔ اگر تم کہوتو میں فون پر اپنے آومی کو کہوں کہ وہ وہاں چنک کرے۔ وہیں قریب ہی ایک ہوٹل ہے وہ مجی مری ہی ملیت ہے "..... جیولٹ نے کہا۔ " کرو بات "..... عمران نے کہا تو جیولٹ نے اٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا۔ ڈائریکٹ کرنے والا بٹن ابھی تک پربیٹ تھا اس نے اے ویے بی پر بیمڈ رہنے دیا اور تیزی سے منسر پریس کرنے شروع کر دیئے البتہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔ " سر ربیتوران کهکشال کالونی رابط قائم ہوتے ی ایک مردانهٔ آداز سنائی دی ۔ " جيولت يول ربي ہوں"..... جيونت نے انتهائی شحکمانہ ليج

موجود سفیدرنگ کا بٹن پرلیس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور بحر تیزی ے ہمریس کرنے شروع کر دیئے۔ " اکوائری پلیز" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ا يک نسواني آواز سنائي دي۔ " اسسننٹ ڈائریکٹر سنزل انٹیلی جنس بول رہا ہوں۔ ایک نسر نوٹ کرو اور مجھے بناؤ کہ یہ نمر کہاں نصب ہے۔ اتھی طرح احتیاط ے جلک کر کے بتانا۔ یہ انتہائی اہم ہے عمران نے سرو کچے " میں سر" دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ کچے میں کہا گیا اور عمران نے جیولٹ کا بتایا ہوا نسر دوہرا دیا۔ " ہولا کریں سر۔ میں کمپیوٹر پر چکیک کر کے بناتی ہوں "۔ دوسری طرف سے کما گیا۔ * الله سر تحوری دیر کی خاموش کے بعد آپریٹر کی آواز سنائی ^میں "..... عمران نے کہا۔ - سرید شراسلم حیات کے نام پر کوتھی شر اٹھارہ بی بلاک كبكشان كالوني مين نصب بي "...... آپريزن تفصيل بات بوك "اتھی طرح چنک کیاہے"...... عمران نے پو چھا۔ " يس سر" ووسري طرف سے جواب ديا گيا۔

کو تھی کو سیلڈ کر دیا گیا ہے دوسری طرف سے کہا گیا تو جمول الل چونک بدی لیکن عمران نے اس کے ساتھ سے رسیور جھیٹ لیا۔ " بملع احسن مين مادام جيولت كا ساتقى بول ربا بون- تمسي كي معلوم ہواك وبال انٹيلي جنس نے ريڈ كيا ہے " عمران نے " جناب سابقہ والی کو تھی کے چو کیدار نے بنایا ہے۔ وہاں انتہلی جنس کی گاڑیاں آئیں، فائرنگ ہوئی۔ انٹیلی جنس سے بڑے آفسیر بھی وہاں آئے "...... احسٰ نے جواب دیا۔ " اوك " عمران نے كها اور كريڈل دباكر اس نے ثون آنے پر تیزی سے سر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔ " سنرل انتیلی جنس بیورو ".... رابطه قائم ہوتے ہی ودسری طرف سے نیلی فون آپریٹر کی آواز سنائی دی۔ " میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سر نشند نت فیاض سے بات کراؤ"۔عمران نے کہا۔ اوہ جناب سرنٹنڈنٹ فیاض صاحب تو شدیڈ زخمی ہو کر سپیشل سروسر مسبال میں ہیں۔ انہیں ابھی تک ہوش نہیں آیا جناب - دوسری طرف ہے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل بڑا۔ " اده- کب کی بات ہے۔ کیے یہ سب ہوا" عمران نے حقیقی حرت بحرے کیجے میں کہا۔ " سروہ انسپکررضا کے ساتھ مجرموں کے کسی اڈے جبے طوفان کا

" اوہ مادام آب سیس مادام حکم" دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔ " كيا نام ب مهارا" جيوات نے يو چھا-على مرا نام احسن ب مادام مين اسستنت ميني : ر مادام -دوسری طرف سے کہا گیا۔ · سنو فورأ رليمتوران سے نكلو اور كهكشاں كالونى كى كو تھى نمبر انهاره بی بلاک کو چیک کرو- دہاں فون کال ائنڈ نہیں کی جا رہی لیمن خیال رکھنا کوئی غلط کام نہ کرنا وہ خطرناک لو گوں کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تھے رپورٹ چاہتے کہ وہاں فون کال کیوں ائنڈ نہیں ہو ربی میں مادام نے تیزاور تحکمان کیج میں کہا۔ · یس مادام۔ وہ اسلم صاحب کی کو تھی ہے۔ میں جانتا ہوں انہیں۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو کال کرتا : دں۔ آپ کرانڈ ہونل سے بول رہی ہیں ناں مادام " احسن نے کہا۔ " ہاں۔ جلدی کرواور مکمل رئے رث کے کر آؤ" جیوات نے كما اور رسيور ركد ديا- تقريباً أو هي تحييظ بعد فون كي تحسني نج المحي تو جیواٹ نے صوفے سے اٹھ کر دوبارہ رسیور اٹھالیا۔ " میں جنورے بول رہی ہوں "..... جیورے نے کہا۔ " مادام میں احسن بول رہا ہوں۔اس کو تھی پر دو تھننے پہلے انٹیل جنس نے ریڈ کیا ہے۔ وہاں سے انمارہ آدمی کرفتار ہوئے ہیں۔

سنائی دی۔ " على عمران يول رہا ہوں۔ ڈاکٹر اعظم سے بات کراؤ"۔ عمران " ذا کر صاحب تو راؤنڈ پر ہیں۔ آب ذا کر اجمل سے بات کر س "..... دوسری طرف سے کما گیا۔ " كراة بات " عمران في كما كيونكه وه ذا كثر اجمل سے معى الحمي طرح واقف تحابه " بسلع ذا كثر اجمل يول ربا بهون "...... چند لمحول بعد ايك جماري اور سنجيده آواز سنائي دي په " ذا كثر اجمل ميں على عمران بول رہا ہوں۔ كيجے ابھى ابھى معلوم ہوا ہے کہ موپر فیاض زخی ہو کر ہسپتال بہنچا ہے۔ کیا یوزیش ہے اس کی "..... عمران نے پریشان سے لیج میں کہا۔ " اس كاآيريش موا ب ليكن الجى اس موش نبيس آ رما ا ا سینے میں کولی لکی تھی سبر حال اس کی حالت تو اب خطرے سے باہر ب لين ذا كر الحظم اور ميں ہم دونوں اس كے ہوش ميں مدآنے ك وجد سے پریشان ہیں۔اللہ کرم کرے گا "..... دوسری طرف سے کما ، کس کرے میں ہے "..... عمران نے پو **جما**۔ · سپیشل دارڈ کے روم نمر فائیو میں۔ ویسے آپ کی دالدہ صاحب اور فیاض صاحب کی بیوی بھی ڈا کڑاعظم کے آفس میں موجو دہیں۔

اڈا کہاجاتا ہے گئے دہاں اس طوفان نے اچانک انہیں گولی مار دی۔
انسکر رضانے اس طوفان کو گولی مار دی اور وہاں کے ایک آدی کی
مدوے انہیں سیشل سروسز ہسپتال بہنچایا گیا پر انہوں نے ڈائریکٹر
جزل صاحب کو اطلاع دی۔ ڈائریکٹر جزل صاحب نے خود جاکر اس
طوفان کے اڈے پر ریڈ کیا۔ وہاں ہے آدئی گرفتار ہوئے پر ایک
آدی کو انسکٹر رضاصاحب ساتھ مہاں ہیڈ کو ارٹر لے آئے سہاں اس
سے پوچھ گھ کی گئی تو اس نے دواور آدمیوں کے بارے میں بتایا جن
میں ہے ایک ہمشاں کالونی میں ہے۔ ڈائریٹر جزل صاحب نے
وہاں ریڈ کیا۔ وہاں بھی گرفتاریاں ہوئیں اور اب وہ دوسرے اڈے
پر ریڈ کے لئے گئو ہوئے ہیں " است وہ سری طرف ہے پوری تفصیل
پر ریڈ کے لئے گئو ہوئے ہیں " است وہ سری طرف ہے پوری تفصیل
ساتے ہوئے کہا گیا۔

بنائے ہوئے ہوئی ہو۔

اچھا شکریہ عمران نے کہا ادر ایک بار چرکر یڈل دبا دیا۔
اے معلوم تھا کہ فیل فون آپریٹر نے کوا ، اے تفصیل بنا دی در در در انسلی جنس دالے کسی اجنبی کو ایسی تفصیل نہیں بنا سکتے کیونکہ دہ جانیا تھا کہ عمران سر عبدالرحمن کا بعظ بھی ہے ادر سر نشاذ من فیاض کا دوست بھی اس لئے اس نے ساری تفصیل بنا دی تھی۔
کا دوست بھی اس لئے اس نے ساری تفصیل بنا دی تھی۔

" سرِ تلنڈ ن فیانس زقی ہے"...... جمول نے ہون جہاتے ہوئے کہا تو عمران نے جواب دینے کی بجائے اخبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ بی دہ ضریریس کر تارہا۔

" سپیشل سروسز بسپتال "...... رابطه قائم ہوتے ہی ایک آواز

کیا ہے اور اس عمارت کو سیل کر دیا گیا ہے سہاں بھی کر فقاریاں ں ہوئی ہیں تو عمران سجھ گیا کہ انٹیلی جنس انسپکڑنے اسے بتایا تھا کہ اس اس کے ذیڈی اب دوسری جگہ ریڈ کرنے گئے ہیں تو وہ تھینا ہی جگہ ہو گی۔ اس کا مطلب تھا کہ انٹیلی جنس واقعی کام کر رہی تھی اور عمران نے کار کارخ والی رانا ہاؤس کی طرف موڑ دیا۔ اس نے موچا تھا کہ وہ اس انسپکڑرنیا ہے مل کر تفصیلات معلوم کرے گا بجر کوئی مزید کارروائی کرے گا۔

m

ڈائریکٹر جزل صاحب بھی الیب یار حکر لگاگئے ہیں '۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ایکمل نے کہا تو عمر ان چونک پڑا۔ '' اماں بی کیا کہتی ہیں سور فیاض کے بارے ہیں '۔۔۔۔۔۔ عمران

"الى بى كيا كبى بين مور فياض كے بارے مين "...... عمران في انتِها في اطنتياق آمر ليج مين كها-" ذاكر اعظم بنا رہے تھے كدوه مسلسل مصلے پر بينى بين اور انہوں نے كہا ہے كدائد تعالى فضل كرے كا"...... دوسرى طرف

ے ذاکر اجمل نے کہا۔ "اوہ پر واقعی اللہ فضل کرے گا۔ شکریہ '...... عران نے الیے مطمئن لیچ میں کہاجیے اے المال بی کی بات پر مو فیصد یقین ہو اور پر عران نے رسیورر کے دیا۔

' اوکے جیواے۔ ہم جا رہے ہیں۔ اسلم اور اس کے ساتھی تو پکڑے جاچکے ہیں''...... عمران نے کہا۔

" اسلم کا باس ایک آدمی شہاب ہے۔ وہ اصل آدمی ہے۔ وہ علیہ وہ اسلہ کا باس ایک آدمی شہاب ہے۔ وہ علیم وہ ایک جوان نے اس ہے کہا تو عمران نے اس سے اس جوئے خان کا پتہ معلوم کیا اور چروہ نائیگر سمیت جمولت کے آفس سے باہر آگئے۔ باہر جوزف اور جوانا موجود تھے جبکہ وہ چو کیدار غائب تحاشا یوانیوں نے اے بھاگا دیا تھا۔

" آؤ"...... عمران نے ان ہے کہا اور تعوثی دیر بعد ان کی کار اس جوئے نانے کی طرف بڑھ رہی تھی جس کا پتہ جیواب نے بتایا تھا لیکن وہاں جاکر عمران کو معلوم ہوا کسمباں بھی انٹیلی جنس نے ریڈ

اور ٹویی سٹینڈ سے اٹھا کر اس نے سرپر رکھی اور دردازے کی طرف س بڑھ گیا۔ کو اس کاز خم مندیل ہو جاتھائین اس کے باوجو واس سے تير حركت مد ہو سكتى تحى اس كے وہ آہسته آہسته جلتا ہوا س عبدالر حن کے آفس کی طرف برسا جلا گیا۔ چونکہ دفتر کا سارا عملہ اے کو تھی پرآکر ہو چھ بھی جہا تھا اور اے صحت یابی کی مبار کباد بھی دے جاتمان کے آج سب اپنے اپنے کاموں میں معروف تھے۔ موپر فیاض پروہ ہٹا کر جب آفس میں داخل ہوا تو وہاں انسپکر رضاوہ ہے ہے می موجود تعاروہ سوپر فیاض کے داخل ہوتے ہی احتراباً اٹھ کھرا ہوا۔ سوپر فیاض نے سرعبدالر حمن کو سلام کیا۔ " بینخو"..... سر عبدالر حمن نے نرم کیج میں کہا اور سوپر فیاض خاموتی سے سائیڈ پرموجو و کری پر بیٹھ گیا۔انسپکٹر رضامیز کی دوسری. طرف کری پر ہیٹھ گیا۔ " اب کسی طبیعت ہے جہاری "..... سر عبدالر حمٰن نے زم " الله كا شكر ب سرد اب تو ميں بے حد بہتر محسوس كر رہا ہوں "..... سوپر فیاض نے جواب دیا۔ مراس ذیم کے سلسلے میں تنام کارروائی جام ہو چی ہے۔ وہ اسلم اور شہاب دونوں غائب ہیں۔انسپکٹر رضائے انہیں ڈھونڈھنے ک بے حد کو شش ک ہے اس کے علاوہ پوری انٹیلی جنس انہیں للاش كرتى رہى ہے ليكن وہ دونوں اس طرح غائب ہو گئے ہيں جسيے

سوپر فیاض کو ہسپتال نے ذمیارج ہو کر آئے ہوئے آنج دوسرا روز تھا۔ سر عبدالرحمن کے خصوصی احکامات کے تحت انتہائی خصوصی ادویات کا استعمال کرایا گیا تھا ناکہ سوپر فیاض جلد از جلد ہسپتال سے فارخ ہو سکے دیبی وجہ تھی کہ بجائے پندرہ روز کے اسے چار روز میں ہی ہسپتال سے فارخ کر ویا گیا تھا۔ ایک روز اپنی کو تھی میں آرام کرنے کے بعد وہ آج آفس آیا تھا۔ ایمی وہ آفس میں آکر بیٹھا ہی تھاکہ فون کی گھٹی نج الحقی اور موپر فیانس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھالیا۔

' میں '..... سوپر فیاض نے کہا۔

میرے آفس آ جاؤ دوسری طرف سے سر عبدالر حمن کی آواز سانگ دی لیکن لچہ خلاف معمول زم تھا۔

" میں سر" سوپر فیاض نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا

سي سردوي اس نے تحج جو کچ بتايا ب اس سے بت چلتا ب کہ دو خود بھی اس کسیں پر کام کر رہا ہے حوپر فیاض نے جو اب دیا تو سر عبدالر حمن بے اختیار ہو نک پڑے۔ کیا مطلب۔ وہ کیوں کام کر رہا ہے۔ یہ کئیں سیکرٹ سروس کے پاس تو نہیں ہے اور وہ تو سیرت سروس کے لئے کام کرتا ہے "...... سرعبدالرحمٰن کے لیج میں غصہ تھا۔ میں نے اس سے یو جھاتھا سراس نے بتایا تھا کہ وہ اس لئے 🔾 لیے طور پر کوشش کر ہا ہے کہ شاید سیرٹ سروس کا پیف اس K سلسلے میں اسے کوئی جمونا مونا چمکی وینے پر رضامند ہو جائے اور ح اس طرح اس كا كي اوحار اتر جائے "..... موپر فياض نے جواب ديا _ تو سر عبدالر حمن كالجره عصے كى شدت سے سرخ بر كيا-" میں نے اسے ہزار بار منع کیا ہے کہ وہ کسی سے اوحار ندلیا كرے اور كوئى دھنگ كاكام كرے ليكن وہ اليما ناضلف ب كم باپ کی عرت کو بھی واؤ پر لگانے سے نہیں چو کتا۔اب وہ کہاں ہو گا'۔ سرا عبدالرحن نے انتہائی عصیلے کیج میں کہا۔

 ان كا سرے سے كہيں وجودى نه بو جہارے دمن ميں كوئى آئيڈيا با ان كا سرے سے كہيں وجودى نه بور فياض سے ان كو كلائل كرنے كا است. سر عبدالر حمن نے سور فياض سے كاطب بوكر كما۔

" ہو سمتا ہے سروہ ملک ہے باہر فراد ہو گئے ہوں "..... عوبر فیاض نے جواب دیا۔

" نہیں۔ اس کی بھی چینگ کر لی گئی ہے اور اگر ایسا ہوتا تو بہرهال ان کے کسی دکسی آدمی کو اس کا علم ہوتا۔ میں نے ہر طرف سے معلومات عاصل کی ہیں لیکن کوئی اس بارے میں معمول سی بات بھی نہیں جانیا "...... سر مبدالر حمن نے جواب دیتے ہوئے کما۔

سراب کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہر حال انہیں گائی تو کرنا ہی پڑے
گا جب تک دو دونوں یا ان میں ہے ایک باق نہیں آئے گا ہم اصل
مجر موں تک نہیں گئے تھے ۔۔۔۔۔۔ ویر فیاض نے جواب دیا۔
"کیا عمران ہمسپتال یا حہاری رہائش گاہ پر حمیس پوچھنے آیا تھا۔۔
"کیا عمراز حمن نے اچانک ہو چھا تو موپر فیاض ہے اختیارچو تک پڑا۔
"کی سرے دو دو بار ہمسپتال بھی آیا تھا اور کل رہائش گاہ پر بھی وہ
دو گھنے مرے پاس بینھا رہا ہے ۔۔۔۔۔۔ موپر فیاض نے جواب دیا۔
"می نے نقیناً اے بتایا ہوگا کہ حمیس کس نے زقی کیا ہے اور
کیوں اور تم کس کیس پر کام کر رہے تھے ۔۔۔۔۔۔ سر عبدالر حمن نے

" ليكن - كيا - كيا مطلب ب- يه حميس جرأت كيي بوتى مرى بات کا جواب دینے کے بعد لیکن بھنے گی اسس سر عبدالر حمن کا یارہ اور جزمه گیا تھا۔ " بب۔ بب بزے صاحب میں یہ لفظ کئنے کی معافی جاہمآ ہوں۔ درانس چھوٹے صاحب کرر بت تھے کہ ایک ال کھ روپیہ ادحار چرہی گیا ہے اور ادھار والے سنگ کر رہے میں اور شاید بڑی بیکم -صاحب نے بھی انہیں رقم نہیں می اس کے وہ کہد رہے تھے کہ وہ مویر فیاض والے کمیں برکام کریں گے اس طرح شاید ان کا چیف انہیں ایک الکھ روپے دے دے استعمان نے انتہائی پریشان ہے نبجے میں کہا۔ " ہونہہ۔ کیا اس کے چیف کے پاس حرام کی دولت ہے یا وہ سرکاری خرانے کو اپنے باپ کا مال سجھا ہے کہ وہ اس ناہنجار کو ان معمولی سے کاموں کے ایک لاکھ روپے دے رہتا ہے۔ میں سرسلطان ہے بات کروں گا۔ بہر حال تم شام کو میرے پاس کو تھی پر آ جانا اور مح ے ایک لاکھ کا جیک لے جانا تھے۔ لین اے بنا وینا کہ اگر اس نے اس کسی برکام کیا یا آئندہ ادھار لیا تو بچروہ اس کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔ نائسنس * ۔ سرعبدالرحمن نے انتہائی عصیلے کچے میں کمااور اس کے ساتھ ی انہوں نے رسیور کریڈل پریخ دیا۔ ° اب بولو سوپر فیاض مشن کھیے مکمل ہو گا۔ کیا ہم ساری عمر اسلم اور شہاب جیسے تھرڈ کلاس بد معاشوں کو ہی تلاش کرتے رہ

مسلیمان بول رہاہوں مسد وابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔ سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔ سے مدار حمل بول رہا ہوں۔ کہاں ہے سے عمران سسسسسر

عبدالر حمن نے بھاڑ کھانے والے لیج میں کہا۔ " بب بب برخ صاحب آپ مجھوئے صاحب ابھی ای کر کہیں گئے ہیں۔ بناکر نہیں گئے ہے ۔۔۔۔۔ سلیمان نے انتہائی بو کھلائے

ہوئے لیج میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ " یہ بتاؤ کہ جب یہ کمانا نہیں ہے تو چرید ادھار کیسے انار تا ہے اور کیوں لیتا رہتاہے ادھار "...... سرعبدالرحمن نے خصیلے لیج میں

' ' بڑے صاحب مجھے تو چھونے صاحب یہ بناتے ہیں کہ وہ بڑی بیگم صاحب سے پہنے لے کر آتے ہیں ' سلیمان نے ہے ہوئے لیج من کما۔

" ہو نہد ۔ اس کے لاؤ پیار نے تو اسے بگاڑ رکھا ہے۔ ناسنس ۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے باوجود اس طرح در بدر دھکے کھا تا پجر دہا ہے۔ ہو نہد ۔ سنو۔ دہ جب آئے تو اسے میری طرف سے کہد دینا کہ اگر اس نے گراس ڈیم والے کیس میں ٹانگ اڑائی تو میں اسے گولی مارودں گا۔ تھے ۔۔۔۔۔۔ سرعبدالرحمن نے کہا۔

" بب-بب-بہتر بڑے صاحب-لیکن " سیسہ سلیمان نے ڈرتے ڈرتے اور انتہائی سب ہوئے لیج میں کہا۔ W

. W

W

a

انسكر رضائے اس بات كاجواب دينے كى بجائے چپ سادھ لى-- سنومیں اس طرح کی اوٹ پٹانگ اور طوطا بینا کی کہانیاں سفنے کا عادی نہیں ہوں۔ مجھے ۔ تحجے کام چاہئے اور اس کا نتیجہ چاہئے ۔ سوپر فیاض تم نے اب یوری قوت سے کام کرنا ہے۔ پہلے مجی حماری وجہ ے کافی وقت ضائع ہوا ہے اور ہاں جس طرح اکی عام سے بدمعاش کے ہاتھوں تم زخی ہوئے ہواس سے تھے احساس ہوا ہے ك تم لوگ وفترون مين بين بين بيار بو ع بو جهي مي باقاعدگی سے بالکل اس انداز میں تربیت ملی چاہے جس طرح ملری كمانذوز كى تربيت سائف سائف كى جاتى ب اس كے ميں نے فيصله كيا بے کہ اس کس کے بعد سوپر فیاض سمیت تنام انسکٹرز اور سب انسپکرز کے دو کروپ بنائے جائیں گے جن میں سے ایک کروپ باقاعدہ کشن تربیت حاصل کرے گا اور جب وہ تربیت حاصل کر کے آئے گا تو بھر ووسرا کروپ جائے گا اس طرح تربیت کا یہ کورس مسلسل جاری رہے گا" سرعبدالرحمن نے کہا۔ " تھیک ہے سرسی ضروری بھی ہے سر" سویر فیاض نے جلدی سے سر عبدالر جمن کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانیا تھا کہ سرعبدالرحمن کے قصے کو ٹھنڈا کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ ت ببرحال یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔ فوری مسئلہ اس کیس کا ہے۔ سنومیں ممہیں لائن آف ایکشن ویا ہوں۔ اسلم اور شہاب

وونوں عام سے خندے ہیں اس لئے وہ اپنے طور پرید کارروائی سین

جائیں گے۔ کیا ہمارے پاس ان کے علاوہ اس کسیں کا اور کوئی کلیو نہیں ہے است سر عبدالر حمن نے ای طرح عصلے انداز میں کہا۔ عران کی وجد سے جب انہیں غصد آیا تھا تو ظاہر ب اب وہ اتنی أساني سے كماں اترفے والا تھا۔ * سر میری رائے کے مطابق ان دونوں کے پیچے وقت ضائع كرنے كى بجائے ہمیں سے داست كماش كرنے جاہئيں "..... انسكڑ دضانے اچانک کہا۔ * اكرية تهاري رائے ہے تو تم نے اب تك كون سے راست كاش كئے ہيں۔ بولو۔ يا راست كلاش كرنے كے لئے اخبارات ميں اشتبار وینا ہوگا"..... سرعبدالرحمٰ انسیکررضا پر برس پڑے۔ " مم مه مم مرا مطلب تها سر كه بمي كوشش كرني جلهي "-انسپکر رضا اس اجالک بڑنے والی افتاد پر بری طرح گھرا گیا تھا۔ وہ وراصل ابھی سر عبدالرحمن کی طبیعت سے بوری طرح واقف ، تھا اس سے اس کے شاید ذہن میں بھی نہ تھا کہ سرعبدالرحمن اس طرح بھی اس پر بگر کے ہیں جبکہ موپر فیاض بے اختیار مسکرا دیا۔اے معلوم تھا کہ اب انسپکر رضا جتنا بولیا جائے گاسر عبدالر حمن کا پارہ ا تنا ہی چرمصماً حیلا جائے گا۔ ۔ کو شش میں نے کرنی ہے یا تم لو کوں نے کرنی ہے۔ بولو^ہ۔

سرعبدالر من في مل عد زياده عصيل لج من كماتو سور فياض في

آنکھ کے اشارے سے انسپکر رضا کو خاموش بہنے کے لئے کہا اس لئے

W W

m

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" نانسنس " مرعبدالرحن نے عصے سے کانیتے ہوئے لیج م كما انس واقعى خوشامد سے نفرت تھى إور وہ معمولى سى خوشامد الرنے یاسنے کے بھی قائل مدتھے لیکن انسیکر رضاشا ید سویر فیانس کی فوشامد کر کے اسے نرم کر لینے اور مقام حاصل کر لینے کا عادی تھا اس ائے اس نے یہی نمخہ سر عبدالر حمن پر بھی استعمال کر دیا تھا لیکن سر مبدالر حمن کی طبیعت مویر فیاض سے یکسر مختلف تھی اس لئے النا اتیں اس کے مجھے پر کئی تھیں۔ مور فیاض سر جھکائے ضاموش بیٹھا

" بولوس نے جو کچھ کہا ہے اس کے بارے میں حہارا کیا خیال ب " سرعبدالر حمن في سوير فياض سے مخاطب موكر كمار

* سرآب كى بات ورست بي ليكن يه چھوٹے غندے بي اس كئے ن کی ملاقاتیں بھی تو چھوٹے خندوں سے بی رہتی ہوں گا۔ بڑے آگ اگر البے مجرموں کو بک کرتے ہیں تو وہ یہ کام فون پر کرتے ل من المام عن الما تو المعبد الرحمن كا يجره ب اختيار كل ا مالانک مور فیاض نے سرعبدالرحمن کی دائے کی مخالفت کی فی لیکن اس کی بات میں چونکہ وزن تھا اس لئے سر عبدالرحمن کا

" گذر دری گذرتم نے واقعی انتهائی ذباعت سے اس بات کا یہ کیا ۔۔ گذشو الیکن یہ لوگ فون کالوں کی ٹیبیں تو نہیں كر يحت تقيناً انهي اس كارروائي ك النه بك كما كما بو كااوريه بكنك برعال ان کے غائب ہونے سے سلے ہوئی ہو گی۔ چونکہ وہ دونوں ی سربراہ تھے اس کے انہوں نے چھوٹے غنڈوں کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا ہو گالیکن اگر تم مشینوں کی چوری ہونے والے روز ے ایک ہفتہ بہلے اور بھران کے غائب ہونے تک ان کے ملنے جلنے والوں کو ٹریس کرویا جن لو گوں سے وہ ملتے رہتے ہیں انہیں ٹریس كروتو تحج يقين ب كه اصل آدميوں كے بارے ميں معلومات مل جائیں گی "..... سرعبدالرحمن نے کہا۔

" اده - اده سرآب نے واقعی اسمائی ذہانت آمر تجزید کیا ہے جناب آپ کا ذمن واقعی ہے مثال ہے ۔۔۔۔۔۔ انسیکر رضا نے انتہائی خوشامدانه ليج ميں كمايہ

" سنيند آب " سر عبد الرحن في يكلت فصے سے وحالت ہوئے کما تو انسکٹر رضا ایک جھٹلے سے ایٹر کھڑا ہوا۔اس کے پجرے یر بیک وقت حرت اور ہو کھلاہٹ کے تاثرات ابجر آئے تھے کیونکہ اے بچھ نہیں آری تھی کہ اس نے تو ان کی تعریف کی ہے جبکہ وہ غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔

مجسس انتمائي خوفناك مرض لاحق مو كما ب خوشاء كايه تحجيه س اليے أدميوں كو كولى مار دياكر تا بون مستحجهد دفع بو جاذ اور أتنده مجم ائي شكل منه و كهاناسك آوك ميس سر عبدالرحمن في غصے سے وحازتے ہوئے کما اور انسیکر رضانے سلام کیا اور تیزی ہے

ارو کھل اٹھا تھا۔

W

W

a

" فياض بول ربا بون سرننذنك آف سنرل انتيلي جنس بورو" ۔ سوبر فیاض نے عادت کے مطابق عہدے اور ادارے سمیت تعارف کرا دیا۔ " بڑی طویل میٹنگ رہی ہے تہاری ڈیڈی سے "...... دوسری طرف سے عمران کی جہکتی ہوئی آواز سنائی دی ۔ عظر كروتم فليك يرنبيس تع وريد آج برے صاحب فهاري الیی ورگت بناتے کہ یاد رکھتے مور فیاض نے بنستے ہوئے " میں فلیٹ سے ہی بول رہا ہوں۔ تھے سلیمان نے بتا دیا ہے کہ اس كا ديدى سے اكب لاكھ روپ وصول كرنے كا بلان كامياب رہا ب لین کیاتم نے انہیں بایاتھا کہ میں نے ادحار لیا ہے"۔ عمران " ہاں۔ انہوں نے محد سے یو چھا کہ کیا عمران میری عیادت کے الے آیا تھا میں نے ہاں کر دی تو انہوں نے بو جھا کہ بھر تو اس کسی کے بارے میں بات بھی ہوئی ہوگی۔ میں ان کے سامنے جموث کسیے یول سکیا تھااس سے میں نے انہیں سب کھ بتا دیا۔اس پروہ بگر گئے کہ جب لیس سکرٹ سروس کے پاس نہیں ہے تو بچر عمران اس پر میوں کام کر رہا ہے اس پر میں نے بتایا کہ اس کا خیال ہے کہ شاید اچیف سے اے چکی س جائے اور وہ اپنا ادھار ایار لے۔ بس اس بر

رکھتے ہوں گے بچر کیے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ انہیں کن او گوں نے بک کیاہے " سرعبدالر حمن نے کہا۔ · سرمرا خیال ہے کہ اسلم اور شہاب دونوں کے غائب ہونے میں ہمی انہیں بک کرنے والوں کا ہاتھ ہے اس طرح انہوں نے جمارا راستہ بند كر ويا ہے اس كے ان كے غائب موتے والے ون کے بارے میں اگر ان کی سر کرمیوں کو ٹریس کیا جائے تو بقیناً کوئی يدكوئي كليويل جائے گا" سوپر فياض في كما تو سر عبدالرحمن كے جرے برب اختيار حرت كے كاثرات الجرآئے۔ متم توآج انتبائي ذبائك كى باتين كررب بوركيا بسيتال مي مهي فبانت كاكوني انجكش تونهي نكاديا كيا مسس مرعبدالرحمن نے حرت عرب لجے میں کہا۔ مرس آب کابی ماتحت ہوں مسمد موپر فیاض فے جواب دیا۔ اس نے مزید بات نہ کی تھی تاکہ اس کا فقرہ خوشامد کے زمرے می

کرے تھے ایسے ہی فاین ماتحت جاہئیں۔ اوک یہ آئیڈیا درستا ہے۔ اس آئیڈیا کر کام کرو۔ تھے جلد از جلد کامیابی کی رپورٹ چاہئے '۔ سرعبدالر ممن نے کہا تو مور فیاض اٹھااس نے سلام کیا ہا تھر بی دوازے کی طرف مرکیا۔ تھوڈی دیر بعد دہ لیے آفس مج بیشا یہ بات موج رہا تھا کہ اس نے آئیڈیا تو وے دیا لیکن اب اکہ عمل کیے بات موج رہا تھا کہ اس نے آئیڈیا تو وے دیا لیکن اب اکہ عمل کیے کرے کہ اچانک ماتھ بڑے ہوئے فون کی گھنٹی ا

" تم كوئى وصنك كاكام كون نبي كراية " مورفياض في منثورہ وسیتے ہوئے کہا۔ " تم بناؤ كيا كروں - كفن چورى كر كے فروخت كيا كروں يا" ـ اعمران نے جواب دیا۔ " لاحول ولاقوة - كيا گھڻيا باتين كرتے ہور نائسنس - محمك ب جو مرضی آئے کرتے بجرو محجے کیا مور فیاض نے عصیلے لیج " سوچ لو-انسپکررف برافرانروارنوجوان بي "..... عمران نے کماتو مورفیاس بے اختیار جو نک برا۔ " کیا مطلب تم نے یہ بات کیوں کی ہے " سویر فیاض نے " ظاہر کے مہارا جواب تو یہی ہے کہ تھے کیا۔ لیکن مہارے اس

مسل لیج میں کہا۔

" ظاہر بے جہارا جواب تو ہی ہے کہ تجھے کیا۔ لیکن جہارے اس جواب سے میں ہو سکتا اس سے بھی ہو سکتا
جواب سے میرے مسائل تو حل نہیں ہو سکتا اس سے بھی ہو سکتا
ہو دو سرا فغائر ملاش کر لوں پح بجب اس کے اخبارات میں انٹرویو شائع ہوں گے، کار ناموں کی تقصیلات آئیں گی، فوٹو چسپیں گے۔ اعلیٰ حکام اس کی کار کردگی کی تعریفوں سے پُر سرنیفیٹ جاری کریں گے تو کچھ نہ کچہ تو کچھ بھی مل جائے گا۔ سنا ہے خاصے کھاتے ہیں سے تو اب دیا۔

ہونیہ سے تو جہارے یہ ارادے ہیں۔ جہیں اور انسیکر رضا دونوں کو گولی مار دوں گا۔ تجھے سویر فیانس نے خصے سے بیختے دونوں کو گولی مار دوں گا۔ تجھے سویر فیانس نے خصے سے بیختے

بنت صاحب بگر گئے اور انہوں نے فلیٹ پر فون کیا لیکن ایک بات ہے یہ جہارا سلیمان تم ہے بھی بڑا شیطان ہے۔ اس نے جھاڑیں تو کما لیس کمالیں لیکن حہارے کے اید وابت بھی اس نے کر لیا ، سد و بر فیاض نے ہستے ہوئے کہا۔

"میرے لئے نہیں اپنے لئے کیونکہ اوصار وی لینا ہے اور وی اوا کرتا ہے۔ میرے باتھ تو کچ کے بی نہیں آئے گاکیونکہ میرا اوصار تو و لیے کہا ۔

کرتا ہے۔ میرے باتھ تو کچ بھی نہیں آئے گاکیونکہ میرا اوصار تو و لیے کہا ۔

کرتا ہے۔ میرے باتھ تو کچ بھی نہیں آئے گاکیونکہ میرا اوصار تو و لیے کہا ۔

کرتا ہے۔ میرے باتھ تو کچ بھی نہیں آئے گاکیونکہ میرا اوصار تو و لیے ۔

کی تا کم رہے گا ******

کی تا کم رہے گا ******

کی تا کہ رہے گا *****

کی تا کہ رہے گا ****

کی تا کی دیا تھا کہ کی تا کہا ہے کہا ہ

کیا مطلب اس کا اوحار علیحدہ ہے اور تمہارا علیحدہ مور فیاض نے انتہائی حریت بحرے لیج میں کہا۔

"بان - وہ اپنے نئے خصوصی خوراک تیار کرتا ہے۔ حریرہ جات اور مقوی یادواشت معجونیں وغیرہ - میں اس کے لئے رقم نہیں وے عملاً اس لئے وہ اپنے نئے علیحدہ ادھار لیتا رہتا ہے اور مجر اس طرح اماں بی اور ڈیڈی کو عکر دے کر رقوم حاصل کرتا رہتا ہے "۔ عمران نے جواب دیا۔

" اور تم خاموش رہتے ہو۔ کیوں "...... موپر فیاض نے اتہائی عصلیے لیج میں کہا۔

اور میں کیا کر سکتا ہوں۔ اگر میں زبان کھولوں تو بچراس کی تخواہیں، الاؤنس وغیرہ کا بل کہاں سے دوں اس لئے بجوراً خون ک گھونٹ بیٹے پڑتے ہیں ''…… عمران نے جواب دیا۔

ہاتھوں میں جمتھکڑیاں پہنانی ہیں اور بس مسسد عمران نے کہا۔ · اده- اده ویری گذ- جلدی بناؤ کون میں مجرم- جلدی بناؤ· موپر فیاض نے انتہائی مسرت بھرے کیج میں کہا۔ " سوري سوپر فياض سيه نهيں ہو سكتا كه ميں جموكا بحريا رموں اور تم مجرم پکڑ کر این کارکردگ کا سکہ حکومت پر بٹھاتے رہو۔ اب تو كرشل دور ب اس لئے سودے بازى كرنا ہو گے۔ بولو دس لاكھ روبے دیتے ہو۔ دیسے بیاس لو کد اگر میں نے بیا بحرم انسپکر رضایا جہارے محکے کے کسی دوسرے انسپکڑے حوالے کر دیتے تو آسانی 5 سے بندرہ بیس لاکھ مل سکتے ہیں لین چونکہ تم دوست ہو اس لئے مہارے ساتھ میں رعایت کر رہا ہوں۔ ہاں یا ندس جواب دو ۔۔ عمران نے کہا۔ " وس لا کھ ۔ تو حمہارا خیال ہے میں نے سہاں کرنسی نوٹ چھاہنے کی مشین لگا رکھی ہے نائسنس۔ جلو دوستی کے ناطے میں حماری بحوریوں کو دیکھتے ہوئے تمہیں ایک لاکھ ردیے دے دوں گا لیکن اس وقت جب تم مجرم معہ ثبوت کے مرے حوالے کر دو گے۔اس سے پہلے نہیں "..... مورفیاض نے کہا۔ " اد کے الند حمہارا حامی و ناصر ہو۔ خدا حافظ "...... دوسری طرف ہے کہا گیااور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ " ارے ارے سنو تو ہی "..... سوپر فیاض نے بے اختیار لریڈل کو بار بار وباتے ہوئے کمالیکن ظاہر ہے ووسری طرف سے

"تو كر تحج باومي كياكرون - كمان جاؤن باؤ" عمران في " تم مرى مانو تو خودكشي كر لو سوير فياص في جملاك ہوئے لیج میں کہا۔ م علو اگر تم اس بات پر راضی ہو تو تھکی ہے۔آخر تم دوست ہو حمہاری بات نہ مانوں گا تو کس کی مانوں گا۔ میں وہیں حمہارے یاس می آرہا ہوں تاکہ حمہارے دفتر میں جب خود کشی کروں گا تو کم از كم يه تو بته عل جائے كاكه ووست نے ووست كے كين يرخودكش كرلى ب عران نے كما-" بكواس مت كرو محجه اور سنوتم في عبال نبي آنا ورند حمارے ڈیڈی مجھے خود کشی پر بجور کر دیں گے۔ وہ نجانے کیوں نس طامة كداس كسي مي تم مرى مددكرو سور فياش ف " انہیں تو معلوم ہی مذہو سکے گا۔ یہ مرا دعدہ "...... عمران نے کماتو سور فیاض ب اختیار چونک برا۔ م كيا مطلب كياتم نے كوئى كليو حاصل كركيا ہے "..... مور فیاض نے چونک کر یو تھا۔ " تم كليوكى بات كررب بوسيس في جرمون كو بعى ثريس كر لیاب۔ فبوت بھی مرے یاس موجود ہے اب تو صرف ان کے

W

<u>ე</u>

عران لینے فلیٹ میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور

" على عمران ايم ايس بي- ذي ايس بي (آكسن) بول ربا بون "-عمران في رسيور الحماكر اين عادت كر مطابق مكسل تعارف كرات

ے ما۔ " فائگر بول رہا ہوں باس میں نے اسلم اور شہاب سے بارے

میں کلیو حاصل کر لیا ہے ۔..... دو سری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی ل دی۔

C

m

' باس بدونوں آخری بارمہاں کے ایک بہت بڑے تاہم عالی جاہ کی رہائش گاہ پر اس سے لینے گئے تھے اس کے بعد دونوں غائب ہو گئے البتہ ان کی کار ایک کالونی کے وران جھے میں بم وحماک ہے

کسیا کلیون عمران نے چونک کریو جھا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

ر سور رکھ دیا گیا تھا۔ سوپر فیاض نے جلدی سے کریڈل دیا کر ہاتھ ہٹایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ "سلیمان بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سائی دی۔

علی ہی ۔ عمران سے بات کراؤ میں فیاض بول رہا ہوں ۔۔۔۔۔۔ مورد

سیاں سے بہد۔ - اہنوں نے منع کر دیا ہے کہ اگر سوپر فیانس کی کال ہو تو بات مت کرانا۔ کیا ہوا جناب۔ کیا آپ ددنوں میں کوئی نادافظی ہو گئ ہے ۔..... سلیمان نے بڑے ہمدردانہ کیج میں کہا۔

سے سی خود آرہا ہوں۔ بھر میں اس کی ناراضگی دور کر تا ہوں۔ میں
"میں خود آرہا ہوں۔ بھر میں اس کی ناراضگی دور کر تا ہوں۔ میں
اے گولی مار کر ہی مجھڑوں گا "..... سوپر فیاض نے احتمالی عصلے
لیج میں کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر دو اٹھا اور سٹینڈ پر موجو د ٹو پی
اٹھا کر اس نے سرپر رکھی اور تیزی ہے آفس کے بیرونی وروازے کی

مرِف بڑھ گیا۔

Scanned By Waqar Azeem Pakistanipoin

وہ لینے باس شہاب کے ساتھ ایک بڑی وصولی کے سے عالی جاہ کی رہائش گاہ پر جا رہا ہے۔ وہاں ہے واپس آنے پر وہ اسے فون کرے گا اور ئیر ملاقات کا وقت طے کرے گائیکن اس کے بعد نہ ہی اسلم کا فون آیا اور نہ ی اس کے بارے میں کچھ پتہ حلا۔ نیر اسلم کے میڈ کوارٹر پر انٹیلی جنس نے ریڈ کیا اور اس کے تنام آدمی کرفتار ہو گئے لیکن اسلم کے بارے میں مجی کچہ معلوم نہ ہو سکااس نئے یہ بات طے ہے کہ اسلم اور شہاب دونوں اس عالی جاہ کے پاس کوئی بری رقم لینے گئے اور پر فائب ہوگئے۔جان تک کار کا تعلق ہے تو اس بارے میں بھی مجھے ارشد نے بتایا کہ بم دھماکے سے سباہ ہونے والی کار کا جلا ہوا ڈھانچہ اس نے دہاں سے گزرتے ہوئے ویکھا تھا۔ کو پیے ڈھانچہ کسی طرح بھی قابل شاخت نہ رہا تھا لیکن اس کا ایک حصہ پوری طرح جلنے سے کسی طرح کے گیا تھااور اس پراس نے واضح طور ير بليك كراس كانشان ديكها تماجو اسلم كالسنديده نشان تماادراس نے یہ نشان نہ صرف این کار کے رموں پر بنا رکھے تھے بلکہ کار کے چاروں ناروں پر مجی اس نے یہ نشان بنوار کھا تھا۔ اس کے خیال آ کے مطابق یہ نشان اس کے لئے خوش قسمتی کا باعث تھا۔اس اطلاع ل کے بعد میں نے اس پولیس تھانے سے رابطہ کیا جس کے علاقے میں یہ واروات ہوئی تھی۔ ڈھانچہ وہاں ایک سائیڈ پر موجو د تھا۔اس کے الک رم پر واقعی یه نشان موجود تحاراس کے علاوہ تحافے سے بیر معلوم ہواکہ کارکی جلی ہوئی سیٹوں کے درمیان ایک فائر پروف

جاہ ہو گئی تھی اے چونکہ آگ لگ گئی تھی اس لئے اس کے بارے میں علم نہ ہو سکا تھا کہ یہ کس کی کار ہے لیکن میں نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ کارشہاب کی تھی ' ناشگر نے کہا۔

" عالی جاہ تاجر۔ کہاں رہتا ہے یہ "...... عمران نے حرب بجرے لیج میں کہا۔

" باس س نے اس کے بارے میں مجی تفصیلات اکھی کر لی ہیں۔ بظاہریہ امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کر تا ہے لیکن دراصل ہے انتهائی قیمتی اور حساس اسلح کی سمگلنگ میں ملوث ہے اور سنا ہے کہ اس کے تعلقات بہت دور تک ہیں دانے یہ مجی زیر زمین دنیا میں كى كے سلمنے نہيں آيا۔ التهائي خفيه انداز ميں كام كر تا ہے۔ تھے مجی بڑی تگ و وو کے بعد اس کے بارے میں معلومات حاصل ہوئی ہیں اس کی رہائش گاہ گولڈن ٹاؤن کی کو ممی شروس اے بلاک میں ب- محل مناكو شي ب " نائير في نفصيل دينة بوئ كمار " تمہیں کیے معلوم ہوا کہ اسلم اور شہاب دونوں اس سے ملنے گئے تھے اور غائب بھ گئے۔ پوری تفصیل بناؤ سسد عمران نے کہا۔ " باس میں نے بری ملک و دو کے بعد ایک آدی کو ٹریس کیا جو اسلم كا دست راست تحاليكن كى اختلاف كى دجديد اس س ك كيا تها- اس كا نام ارشد بي بي خود محى خاصا برا لينكسر بيدان دنوں اسلم سے اس کی صلح کی بات چیت حِل ری تھی۔اس نے تھے بنایا کہ اسلم کی اس سے ملاقات طے تھی لیکن بھراسلم کا فون آیا کہ

ملاقات نہیں کرتا جب تک اس کے آدی آنے والے کی کھمل مگاشی
سائنسی آلات سے نہ لے لیں اور اس سلسطے میں وہ بڑے سے بڑے
آدی کا مجی لھاظ نہیں کرتا "...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" تو پھر تم اسے کسے افوا کرو گے "...... عمران نے پو تجا۔
" میں نے اس کے ذاتی کرے سے طحۃ کو نمی تک ایک خفیہ
راستے کا پتہ جالا ہے ہاس طحۃ کو نمی میں مرف چار مسلح افراو رہتے
بیں۔ انہیں ہے بوش کیا جا سکتا ہے اور اس خفیہ راستے ہا س کے
خاص کمرے میں اچانک واضل ہو کر اسے اعتوا کیا جا سکتا ہے "۔
خاص کمرے میں اچانک واضل ہو کر اسے اعتوا کیا جا سکتا ہے "۔
ٹائیگر نے جواب دیا۔
" گذشو۔ تم واقعی کام کر رہے ہو۔ گذشو۔ تجے تمہاری کارکروگ

Ш

Ш

" گذشو م واقعی کام کررہے ہو ۔ گذشو محجے تہداری کارکروگی پیند آئی ہے۔ ٹھیک ہے تم وہاں پہنے جاؤ سی جوانا کو وہاں تھیے ویتا ہوں متم وونوں مل کر اسے اعواکر لاؤاور سنواکر ضرورت پڑے تو اس کے آدمیوں کو ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایساآدی لامحالہ ملک و قوم کے خلاف یقینی طور پر سازش میں شامل رہتا ہو گا ۔۔ عمران نے کہا۔

عمران نے ہا۔
" تعریف کا بے حد شکریہ باس آپ جوانا کو بھیج دیں۔اے کہد
دیں کد وہ گولڈن ٹاؤن کے آغاز میں گولڈن ریستوران کے سامنے
مجھے مل لے " ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہد کر
کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے شر ڈائل کرنے
شروع کر دیتے۔

پلاسٹک کارڈ ملا ہے جس پر بلکیہ کراس کا نشان بنا ہوا ہے اور اس

می نیچ اسلم کانفظ مجی لکھا ہوا ہے۔ شاید یہ کارڈ اسلم نے خوش
قسمتی سے حکر میں بنوا کر کار میں رکھا ہو گا۔ بہرحال اس طرح یہ
بات ثابت ہوگئ ہے کہ یہ کاراس کی تھی "۔ نا ٹیگر نے کہا۔
" گڈر تم نے واقعی کام کیا ہے۔ تم اس وقت کہاں ہے بول
رہے ہو"...... عران نے کہا۔
" میں چیف کلب کے سلمنے ببلک فون ہو تھ سے بول رہا
ہوں"۔ نا ٹیگر نے کہا۔
" می گولان ناؤن کئی جاؤس مجی وہیں آرہا ہوں۔ اب اس عالی

جاہ سے ملاقات ضروری ہے "...... عمران نے کہا۔
" باس مرا خیال ہے یہ عالی جاہ سیدھے ہاتھوں قابو میں نہیں۔
آئے گا اس لئے اگر آپ حکم دیں تو میں اے اعوا کر کے رانا ہاؤس لئے آؤں "...... نائیگر نے کہا۔

" تو حمهارا خيال ب كه يه خاصا طاقتور آدمي ب " عمران ف

" بی باں۔ دہ سلمنے نہیں آنا اور یہ بھی سنا ہوا ہے کہ اس نے اپنی رہائش گاہ پر بھی باقاعدہ لمبے چوڑے حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ دہاں باقاعدہ سائنسی حفاظتی اقدامات بھی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مسلح افراد کی بھی ضاصی بڑی تعداد وہاں موجود رہتی ہے اور دوسری بات یہ کہ وہ کسی صورت کسی سے اس دقت تک

میں باس مسد ووسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوے کب کر رسیور رکھ دیا۔ مجر چند محول بعد اس نے ایک بار مجر رسیور W انھایا اور تیزی سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ " سنرل انتلى جنس بيورو" رابطه قائم بوت ي ايك اواز الل · سنائی دی ۔ وعلى عمران بول رہا ہوں۔ سوپر فیاض آج آفس آیا ہو گا اس سے بات کرارٌ"...... عمران نے کہا۔ ت سر نند د صاحب برے صاحب کے آفس میں کافی ور سے موجود ہیں۔ انسپکر رضا بھی ان کے ساتھ ہیں شاید کوئی میٹنگ ہو ربی ہے۔ اگر آپ کہیں تو بڑے صاحب کے آفس سے رابط کرا 5 ووں میں ووسری طرف سے کما گیا۔ " اوہ نہیں۔ میں نے مہارے سوپر فیاض سے بات کرنی ہے 🗅 تہارے بدے صاحب سے جھاڑ نہیں کمانی۔سی تھرفون کر لوں گا - عمران نے سمے ہوئے لیج میں کہا۔ · جیلے آپ کی مرضی چھوٹے صاحب"..... دوسری طرف سے ا ہنستے ہوئے لیج میں کہا گیا کیونکہ سنرل انٹیلی جنس بیورو سے سب لوگ عمران سے اچی طرح واقف تھے اس لیے فون آپریٹر عمران ک بات پر ہنس بڑا تھا۔ عمران نے اوے کمد کر رسیور رکھ دیا۔ بحر تقریباً ا کی گفتے بعد اے جوزف کی طرف سے عالی جاہ کی رانا ہاؤس پہنچنے

کی اطلاع ملی تو وہ فلیٹ سے فکل کر کار میں رانا ہاؤس روانہ ہو گیا۔

"رانا باؤس " رابطه قائم بوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔ "عران بول رہا ہوں جوزف جوانا کمال ہے" عمران نے سخبیرہ لیجے میں کہا۔ " موجود ہے باس سباؤں اے "..... دوسری طرف سے جوزف کی مؤد باید آواز سنائی دی۔ " ہاں " عمران نے کما تو رسیور پر تھوڑی در کے لئے خاموشی " بهله ماسٹر میں جوانا بول رہا ہوں "...... چند محوں بعد جوانا ک آواز سنائی دی۔ * جوانا کار لے کر گولڈن ٹاؤن کے آغاز میں واقع گولڈن ر لیمتوران کے سامنے پہنے جاؤ۔ وہاں ٹائیگر موجود ہو گاتم نے اور نائیر نے ایک آدمی کو گولڈن ٹاؤن سے اعواکر کے رانا ہاؤس لے آنا ہے۔ ٹائیگر تمہیں تفصیلات بنا دے گا"...... عمران نے کہا۔ " يس ماسر " ووسرى طرف سے جواناكي آواز سنائي وي-"رسیور جوزف کو دو" عمران نے کہا۔ ميس باس " دوسرے کھے جو زف كي آواز سنائي دي -- جوزف _ ٹائیگر اور جوانا ایک آدمی کو اعوا کرے لے آئیں گے اس آومی کو بلکی روم میں کری پر حکز دینا اور محصے فلیٹ پر فون کر کے اطلاع دے دینا میں خود آگر اس سے یوچھ کچھ کروں گا ۔ عمران

را نا ہاؤس میں ٹائیگر بھی موجو د تھا۔

Ш

s o c i e t میں نے الیہا کیا۔ میں نے تو ٹائیگر سے کہا تھا کہ میں باہر جاکر سب کا خاتمہ کر دیتا ہوں لیکن اس نے منع کر دیا اور چو نکہ آپ نے اسے لیڈر بنایا تھا اس نے مجوزاً تھے اس کی بات ما تنا پڑی "...... جوانا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اور یہ بھی ٹائیگر نے کہا تھا کہ تم ہے ہوش افراد کی کردیں فودو میں تصور بھی نہیں کر سکا تھا کہ جوانا کس ہے ہوش پرے اونے آدی پر طاقت آزمائے گا عمران نے عصیلے لیج میں کما تو اوانا کو شاید بہلی مار اوراک ہوا کہ عمران اصل میں کیا کہنا جاہما

جہاری اس معدرت نے آج جہیں بچا ایا ہے ورد میں بھی اوف کو حکم وے دیا کہ جب تم موئے ہوئے ہو تو جہاری گرون اوف کے حکم وے بہو کے ہوئے ہوئے اور حل اس جوانا کو ایک ایک اور حل اور اور اور اور اور حکم اور ح

کیے اعوا ہوا ہے یہ مسسہ عمران نے ٹائیگرے پو تھا۔ زیادہ کو بنہیں ہوئی البتہ اس طحتہ کو ٹھی کے چاروں افراد کو

" زیادہ اور جس ہوئی البتہ اس طفتہ کو بھی کے چاروں افراد کو بلک کرنا پڑا۔ بھر اس خفیہ راستہ سے جب ہم اس کے کرے میں گئے تو دہاں بھی چار مسلح افراد موجو دتھے۔ انہیں ہم نے گئیں سے بہ بوش کر دیا لین جو انانے ان چاروں ہے ہوش افراد کی گردنیں بھی تو رویں حاموثی سے تو رویں۔ میں عالی جاہ کو اٹھا کر لے آیا اور بھر ہم دونوں خاموثی سے عہاں آگئے " نائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" جوانا کو اپی انگیوں کی خارش منانے کا موقع مل گیا لین "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا جوانانے قریب آگر سلام کیا۔ اس کے چبرے پرامیا اطمینان تھا جسے بڑے طویل عرصے بعد اس کی کوئی زرمنیہ حسرت پوری ہوئی ہو۔

مرا خیال بے جہارا نام اب جوانا کی بجائے برھاپا رکھ ویا بائے مرھاپا رکھ ویا بائے کیوں ''سسے مران نے استائی مخت اور سرد لیج میں کہا۔ '' وہ کیوں ماسڑ۔ جھ سے کیا غلطی ہوئی ہے ''سسے جوانا نے حریت بحرے لیج میں کہا۔ '' بے ہوش افراد کی گرونیں توڑنے والا جوان کیے ہو سکتا ہے۔ ''سے مران کا لیجہ ای طرح سردتھا۔

" وه ماسر چونکه فائرنگ کے لئے ٹائیگر نے منع ار دیا تھا اس لئے

امالی جاہ کے قریب پہنچ کر اس نے اس کا ذھکن بٹایا اور ہو تل کا دہائہ اس کی ناک سے لگا دیا۔ چند کموں بعد اس نے ہو تل بٹائی، اس کا ذھکن بند کیا اور پچر اسے والیس لے جاکر الماری میں دکھ دیا۔
"کو زا اٹھا کر اس کے قریب کھڑے ہو جائے "...... عمران نے کہا تو جوزف نے اشیات میں سر بلا دیا اور پھر دیوار سے نظا ہوا ایک خا اور کو زا اٹھا کر وہ عالی جاہ کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ اس کچے عالی جاہ نے آنکھوں تک تو اس کی آنکھوں علی جاہ نے آنکھوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند می تھائی دہی ہیں جہلے چند کموں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند می تھائی دہی کی شش کی لیمن ظاہر ہے راڈز میں حکرا ہوئے کی اس کی وجہ سے وہ مرف سمساکر ہی وہ گیا۔

W

W

W

S

" بدسید میں کہاں ہوں ۔ یہ کون می مگد ہے۔ کون ہو تم " سال بوا ہے افدا میں مبلے اور اور اور کیر سامنے کو انتخابی کر سوں پر بیٹنے ہوئے کر ان اور ٹائیگر کی طرف و کیسجے ہوئے کہا۔
" مہارا تام عالی جاہ ہے اور اسلم اور شہاب تہاری رہائش گاہ پر آئے تھے۔ بولو کیا کیا تم نے ان کا" عمران نے سرو لیج میں کہا۔
" کون اسلم اور کون شہاب۔ میں تو کسی کو نہیں جانا۔ تم کون ہو اور یہ میں کہاں بول ہو نے حیرت بحرے لیج

ں ہوں۔ * جو زف* عمران نے جو زف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ * بیں باس * جو زف نے چو کتا ہو کر جواب دیا۔ سیں ماسر آئندہ آپ کو شکایت نہ ہوگی ۔۔۔۔۔۔ جوانا نے بمی مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ٹائیگر سمیت بلکی روم کی طرف بزد گیا۔ بلکی روم میں ایک اوضوع عمران کی ہے ہوئی کے عالم میں کرتر کے راڈز میں جگڑا ہوا موجو و تھا۔ اس کا ہجرہ بھاری تھی اور وہ سرے گنجا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی باس تھا لیکن باس کی نوعیت بنارہی تھی کہ یہ لباس وہ گھر میں استعمال کر تاہوگا۔

جب تم اس کے کمرے میں داخل ہوئے تویہ کیا کر رہا تھا'۔ عمران نے کری ہے بیٹھتے ہوئے ٹائیگر ہے پو چھا۔ "ان چاردں مسلح افراد کو ہدایات دے رہا تھا۔ شاید کسی کو اعو کرنا مقصود تھالیکن نام سلمنے نہیں آیا تھا۔چونکہ کچھے شطرہ تھا کہ ہو

کرنا مقصود تھالین نام سامنے ہیں آیا تھا۔ چونکہ بھی خطرہ تھا کہ ہم سکتا کہ اے ہماری موجودگی کا علم ہو جائے ادر وہ کوئی سائنسی حرب ہمارے خلاف استعمال کر دے اس لئے میں نے فوری طور پر ب ہوش کر دینے والی گئیں فائر کر دی تھی "...... نائیگر نے جواب دب اور عمران نے اشبات میں سربلا دیا۔ چوزف بلکی روم میں مسلم

* جوزف كو بنا ديا ہے تم نے كہ اے كس كيس سے به ہوڑ كيا كيا ہے "..... مران نے كہا۔ • يس باس "..... ناتيگر نے جواب ديا۔

م جوزف اے ہوش میں لے آؤ میں مران نے بوزف سے کم تو جوزف نے الماری کھول کر ایک لمبی گردن والی بو تل اٹھائی او

canned By Waqar Azeem Pakistanipoint

وابس عالی جاہ کے قریب آ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل میں موجو و تقریباً آوھا پانی اس نے اس کے سراور چرے پر انڈیل W دیا۔ پانی بڑتے ہی عالی جاہ چیخما ہوا ہوش میں آیا تو جوزف نے اس کا س - سراکی ہاتھ سے پکرااور دوسرے ہاتھ میں موجود ہو تل اس کے منہ ے لگا دی۔ عالی جاہ نے فٹاغٹ پانی پنیا شروع کر دیا۔ جب کانی پانی اس کے طلق سے نیچ اتر گیا تو جو زف نے بوتل بطائی اور بو س میں موجود باتی پانی اس نے اس کے جسم پر موجود زخموں پر انڈیل لا دیا۔ خالی ہو مل اکی طرف ذال کر اس نے فرش پر بڑا ہوا خون آلو۔ کوڑا دوبارہ اٹھا لیا۔عالی جاہ اب اس طرح لمبے لمبے سائس لے رہا تھا جيے كافى عرصے بعد اے سائس لين كاموقع ملا بو-اس كا جره برى طرح بگرا ہوا تھا اور آنکھوں میں اب شدید خوف کے تاثرات نایاں ہو گئے تھے۔ وہ شاید فیلڈ کا آدمی نہیں تھا اور مرف حکم دینا جانتا تھا اس لئے تین چار ضربات نے ہی اسے دمنی اور جسمانی دونوں لحاظ سے 🕝 ادصوكرركه دياتها م ہاں۔ اب مہاری یادواشت والی آئی نے یا بحرجوزف کو حکم وے دوں۔ یہ سوچ لو کہ اس بار تم سے کوئی رعایت نہیں ہو گی ۔۔ عمران نے سرو کیج میں کہا۔ مم مم مم من بنا ربنا بون لين تجي تم بناؤكه تم كون بو-عالی جاہ نے رک کر کہا۔

· في الحال تم بمين خدائي فوجدار سجي سكت بو بولو ورنه بجر M

مالی جاہ کی مم شدہ یادداشت واپس لے آؤ مسد عمران نے سرد کیج میں کہا۔ " يس باس" جوزف نے كما اور كورا بوا مي چھاتا بوا آگ " رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ میں اس ملک کا معزز آدمی ہوں، عیکس گزار ہوں، شریف آدمی ہوں۔ تم کون ہو ادر کیا كر رب ہو اسس عالى جاه نے ديو سيكل جوزف كو انتمائى عضبناك انداز میں کو زاچنجائے اور اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر چھپلے ہوئے کہا۔ " آخرى بار كمد ربا بهس كه جوس يوجد ربا بوس ي ي با دوورد اس دیو کا ہاتھ نہیں دے گا" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ میں کا کم رہاہوں۔مراکس سے کوئی تعلق نہیں ہے -عال جاہ نے کہا تو ممران نے جوزف کو ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔ دوسرے ملح کمرہ شزاب کی آواز کے ساتھ ہی عالی جاہ کی انتہائی کر بناک جج ے کو نج اٹھا۔ عمران جو نکہ خاموش بیٹھا مہا تھا اس لئے جوزف کا ہاتھ مسلسل چلتا رہا لیکن تعیرے کوڑے پر بی عالی جاہ کا سر ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو جا تھا۔اس کا چرہ اور جسم خون سے سرخ ہو رہاتھا اور کرے اوحرائے تھے۔ " اے یانی پلاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے خون آلود لوزا

واین فرش پر رکھا اور والی الماری کی طرف برھ گیا۔ اس نے

الماری سے ایک بڑی سی یانی سے بجری ہوئی یو تل اٹھائی اور بجر

canned By Wagar Azeem Pakistanipoint

Ш * جوزف اس کی یادداشت مجر غائب ہو رہی ہے :...... عمران W نے جوزف سے کہا۔ مم- م بناتا ہوں۔اب کچھ چھیانا بیکار ہے۔ میں بناتا ہوں۔ ہاں میں نے وہ پرزہ چوری کرایا تھا اور پھرچوری کرنے والے سب افراد کو ہلاک کرا دیا تھا " عالی جاہ نے ایک طویل سانس لیت " کہاں ہے وہ پرزہ "..... عمران نے سرد کیج میں کہا۔ " مرے باس تو نہیں ہے۔ میں نے تو صرف چوری کرایا تھا ۔ . . عالی جاہ نے جو اب دیا۔ " ویکھو عالی جاہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تم ہے بیٹھا انٹرویو کرتا رہوں اس لئے خود ہی سب کچھ تفصیل سے بنا دو کس نے تہیں پرزہ چوری کرنے کے لئے کہا اور تم نے پرزہ کماں مجوایا اور یہ گیٹ بموں سے کیوں تباہ کروائے۔ کس کے کہنے پر كزائے مب كچ خودى لفصيل سے بتا دوليكن په بتا دوں كه جو كچه تم بناؤ کے وہ باقاعدہ کنفرم کیا جائے گا اور دوسری بات یہ کہ مجب بولنے والے کے لیج سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا وہ مج بول رہا ب اور کیا جھوٹ اس لئے جسے ہی جہارے من سے جھوٹ پر منی الفاظ نظ جوزف كا باعة حركت من أجائ كالسيسة عمران في ترته کیچ میں کہا۔

تہاری روح سب کھے بنا دے گی لیکن حمہارا جسم گئو کے کمروں کی خوراک بن جائے گااور پہ بھی من لو کہ تمہیں جس طرح اعوا کیا گیا ب كس كو معلوم بى نه بوسكے گاكه عالى جاه لين كرے سے كمال غائب ہو گیا ہے اور اگر تم نے سب کھ کے بتا دیا تو ہو سکتا ہے کہ حہیں زندہ واپس حمہارے کرے تک پہنچا دیا جائے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ تم محض ایک آله کار ہو "...... عمران نے کہا۔ * مم سهم سه میں بنا ریتا ہوں پلمز تحجیے مت مارو۔اسلم اور شہاب دونوں کو میں نے ہلاک کرا کر ان کی لاشیں برتی بھٹی میں ڈلوا دی تھس اور ان کی کار کو ایک ویران جگہ پر بم وھماکے سے تباہ کرا دیا تھا"..... آخر کار عالی جاہ نے زبان کھول دی س " کیوں "..... عمران نے یو چھا۔

یں مربن کے ویاد مربن کے ویاد مربن کے ذریع بھی ۔ وہ دراسل میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی ان کے ذریع بھی ۔ تک پہن محل تک پہنے تھے اس لئے دہ زبان محول کے تعدید علیہ تعدید کہا۔ کے تعدید عالی جادئے کہا۔

کیاکام لیا تھا تم نے ان سے "...... عمران نے ہو تھا۔
" دہشت کر دی کرائی تھی گراس ڈیم پر۔ گراس ڈیم کے گیٹ
بموں سے ازدائے تھے "...... عالی جاہ نے جواب دیا۔
"اس سے پہلے مشیری کا پرزہ بھی تم نے ان کے ذریعے بی چوری

کر ایا تھا"......عمران نے کہا۔ " وہ۔وہ میں نے "...... عالی جاہ نے چو نک کر کہا اور بھر خاموش بجائے کوئی اور تجویز اس بارے میں سوپے گی اس طرح اس کیW. زمینیں گراس ذیم سے نج جائیں گی۔ چنانچہ ہم نے کارمن رابط کیا س جہاں سے یہ مشیزی آئی تھی۔وہاں ہمارا رابطہ ایک اپنے ایجنٹ یت ہوا جو اس مشیزی کو بہنچانے میں شامل تھا۔ اس کو انتہائی بھیرونی دوات دی کی تو اس نے اس پرزے کی نشاندی کر دی اور اس کی تفصیلات بھی مہیا کر دیں اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ حکومت 🏱 کار من صرف یه پرزه پا کیشیا کو سپلائی نہیں کرے گی اور مذیبی پا کیشیا کے انجینیزز اپنے طور پر یہ برزہ تیار کر سکیں گے اور جس قدر بھاری K رقم اس مشیزی کے لئے اوا کی گئ ہے اس قدر بھاری رقم دوبارہ 5 خرچ نہیں کی جا سکتی اس طرح ہم کنفرم ہو گئے کہ پرزہ چوری ہو جانے ے گراس ذیم کا منصوبہ واقعی ترک کر دیا جائے گا۔ یہ تفصیلات جب سردار خان کو بتائی گئیں تو وہ بے حد خوش ہوا۔ چنانچہ ہم نے یہ پرزدہ چوری کرالیا اور پھرید پرزہ ہم سے سردار خان ك أوى أكر ل كي ما ين مردار فان في مس كماك بم يه معلوم كرتے رہيں كە پرزە چورى ہونے كاكيس كسى برى ايجنسى كو تو نہيں جارہاسجتانی ہم نے معلومات کیں تو ہمیں بنایا گیا کہ کیس تو انٹیلی جنس کے باس بے لیکن اسے دہشت کردی کی کارروائی نہیں سمجما جا وبا اس لے ہو سات ہے کہ یہ کس سکرت سروس کو متعل ہو جائے سہتانی اے روکنے کے لئے ہم نے اسلم اور شہاب کے ذریعے گراس ڈیم کے دو گیٹ بموں سے اڑوا دیے ماکہ یہ بات حتی طور پر

" نھيك ہے۔ ميں بنا وبنا ہوں۔ جس علاقے ميں گراس ذيم بنایا جا رہا ہے اس علاقے کا ایک بہت بڑا آدمی ہے جس کا نام سردار خان ہے۔ اس سردار خان کا وہاں بہت بڑا نیٹ ورک ہے۔ ہر قسم کے جرائم کا نیٹ ورک لیکن وہ تبھی سامنے نہیں آیا اور اس کا نیٹ ورک بھی خفیہ رہا ہے۔ اس گراس ڈیم کے لئے جس علاقے کا انتخاب کمیا گیا ہے یہ ساراعلاقہ اس سردار خان کی ملیت ہے اس کئے سردار خان نہیں چاہتا کہ وہاں گراس ڈیم بنایا جائے لیکن وہ خود سلصنے بھی نہیں آنا چاہا تھا کیونکہ اے خدشہ تھا کہ اس کے آدمیوں میں سے کوئی حکومت کو مخری کر سکتا ہے کیونکہ گراس ڈیم وہاں کے لوگوں کے لئے بہت اہمیت کا حامل منصوبہ ہے۔ چنانچہ اس نے تھے کہا کہ میں اس ذیم کی تعمر اس انداز میں رکواؤں کہ حکومت کی خفیہ ایجنسیاں بھی حرکت میں ند آئیں اور کام بھی ہوجائے۔میں نے اے بہت ی تجاویز پیش کی ایکن اس نے کسی تجویز پر اتفاق نہیں کیا۔ وہ وہاں کوئی ایسی وار دات نہیں چاہتا تھا جس پر سیکرٹ سروس یا ملزی انٹیلی جنس کام کرنا شروع کر دے کیونکہ اس طرح اس کا نیٹ ورک بھی سلمنے آسکتا تھا۔ چنانچہ آخرکارید طے ہوا کہ وہاں موجود مشیزی کا کوئی اسیا پرزہ چوری کر لیا جائے جس کے بغیرید مشیزی بیکار ہو جائے ہو نکہ یہ مشیزی بے حد قیمتی ہے اور حکومت نے عالمی امداد لے کر اے منگوا یا ہے اس لئے سردار نعان کا خیال تھا کہ دوبارہ بھاری رقم حکومت خرچ نہیں کرسکے گی اور گراس ذیم کی

سكابو" عالى جاه نے جواب ديا۔ "كيا منرب مسيد عمران في كهاتو عالى جاه في منرباً ديا-Ш * جوزف فون لے آؤ''۔۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے باتھ میں بکڑا ہوا کوڑا زمین پرر کھا اور بھر تیز تیز قدم اٹھا تا بیرونی وروازے کی طرف بڑھ گیا۔ و اب تو بنا وو كه تم كون مو اور تهارا تعلق كس شقيم س ہے '۔عالی جاہ نے کہا۔ " بنایا تو ہے کہ ہم خدائی فوجدار ہیں اور بس " عمران نے سرد لیج میں کما تو عالی جاہ ہو نٹ بھیج کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی زبر 🗧 بعد جوزف والس آیا تو اس کے ہاتھ میں کارولسی فون بیس تما۔ عمران نے اس سے فون پیس لے لیا۔ میں منبر ریس کر رہا ہوں تم نے سردار خان سے بات کرنی ہے ماكد تم في جو كه بايا ب وه كنفرم بوسك مسس عمران في فون پیس ہاتھ میں لے کر عالی جاہ ہے کہا۔ "ميں اے كيا كهوں" عالى جاه نے الحجے بوئے ليج ميں كما-"جو مرضی آئے کمو کے اس سے کوئی تعلق نہیں ہے میں مرف كنفرسين چاہماً ہوں اور بس " عمران نے كما اور اس كے ساتھ ی اس نے فون آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں 🔾 اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پرلیس کر دیا اور فون پیس ساتھ بیٹے ہوئے 🕝 ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے ایٹھ کر فون پیس عالی جاہ کے کان 📶

لے ہو جائے کہ پہلی اور دوسری کارروائی دہشت کردوں کی ہے اس طرح کیس انٹیلی جنس کے پاس ہی رہے گا۔چونکہ میرے ذہن میں خار خدشہ تھا کہ ان دونوں کی وجہ سے انٹیلی جنس بھی مجھ تک بکنے كتى ہے اس لئے ميں نے ان دونوں كو اين رہائش كاه پر بلوا كر انہیں بلاک کرا دیا عالی جاہ نے تقصیل بتاتے ہوئے کہا۔ " سردار خان کے بارے میں کیا تفصیل ہے" عمران نے * كوئى اس كے بارے ميں تفصيل نہيں جانتا۔ صرف اس كا نام استعمال ہوتا ہے یا سفید رومال جس کے درمیان ایک سیاہ رنگ ے مد زور کھوڑے کی تصویر ہوتی ہے۔ بس یہی نشانیاں ہوتی ہیں * سعالی جاہ نے جواب دیا۔ "كيا تمارااس برابط فون يربونات يا المسميرير" -عران " فون پر اور یہ فون اس علاقے کے ایک ہوٹل کا فون ہے۔اس ہوٹل کا نام بالا بار ہوٹل ہے۔ وہاں کال کرو اور جو بو لے اے کہا جائے کہ سیاہ گھوڑے ہے بات کراؤتو سردار خان ہے رابطہ قائم ہو

جا آہے اور بات ہو جاتی ہے "..... عالی جاہ نے جو اب دیا۔

" اس کا مطلب ہے وہ ہو ٹل والے اس کا تمر جانتے ہیں "۔ عمران

* ہو سکتا ہے لیکن آج تک سنا تو نہیں ہے کہ کوئی اے ٹریس کر

جوزف نے آگے بڑھ کر عالی جاہ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے وی سردوبارہ پریس کر دیے سلاؤڈر کا بٹن پہلے سے بی پر بیٹ تھا۔ W " مالا بار ہو ٹل "...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی پہلے والی آواز W دو پاره سنائی دی۔ " عالی جاہ ہول رہا ہوں سیاہ کھوڑے سے بات کراؤ میں نے اس سے قوری طور پرانتہائی ضروری بات کرنی ہے ۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔ " ہولڈ ان کرو " ووسری طرف سے کہا گیا۔ " سردار خان بول رہا ہوں۔ اہمی تو تم نے فون کیا تھا بھراتنی جلدی " دوسری طرف سے حمرت بجرے لیج میں کما گیا۔ " میں ایک بات بنانا بمول گیا تھا سردار خان کہ انٹیلی جنس کا سرنٹنڈنٹ فیاض بہت تیزی ہے اس کیس پر کام کر رہا ہے۔ ہو و سكتا ہے كه وہ مجھ تك ميخ جائے۔ كوس نے نيج والے أوميوں كو خم کر دیا ہے لیکن مراخیال ہے کہ اس سر نتند نت کے بارے میں بھی کچھ کرنا چاہئے "..... عمران نے عالی جاہ کے لیج میں کہا۔ عالی جاہ کے جرے پر عمران کو اس طرح این آواز اور لیج میں بات کرتے ویکھ کر انتہائی حمرت کے ماثرات منودار ہو گئے تھے لیکن ہو لکہ اس کے منہ پر جوزف کا ہاتھ تھا اس نے وہ اس حیرت کا انتہار زبان ہے " اس کی فکر مت کروانٹیلی جنس میں میرے کئی ادمی موجو دہیں میں اس کا بندوبست خود کر دوں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

ہ" ملا بار ہوٹل "...... اچانک ایک بخت اور کھر دری می آواز

سنائی دی۔

ہ دارالحکومت سے عالی جاہ بول رہا ہوں۔ سیاہ گھوڑے سے بات

کراؤ" عالی جاہ نے تحکمانہ لیج میں کہا۔

ہ بولڈ کریں " دسری طرف سے کہا گیا۔

ہ بطلا سردار خان بول رہا ہوں " چند تحوی بعد ایک بھاری

اور خت ی اواز سنائی دی۔

"عالی جاہ ہول دہا ہوں سردار خان ۔ سی نے قون اس لے کیا ہے

کہ کسی انٹیلی جنس کے پاس ہی ہے اور حتی طور پرید طے ہو چکا
ہے کہ کمیں انٹیلی جنس کے پاس ہی دے گا۔دونوں کاردائیوں کو
دہشت گردی کی کارروائیاں قرار دے دیا گیا ہے ۔ عالی جاہ نے کہا۔

مضیک ہے اتھی خر ہے اور کچہ ۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف ہے ای
طرح سخت کچے میں کہا گیا۔

" نہیں۔ بس یہی اطلاع دین تھی "...... عالی جاہ نے کہا۔
" اوک شکریہ "..... سردار نمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
رابط ختم کر دیا گیاتو نائیگر نے فون آف کر دیا۔
" مجھے دو یہ فون ".... عمران نے کہا تو نائیگر نے فون چیس
عمران کی طرف بڑھادیا۔

جوزف اس عالی جاہ کا منہ بند کر دو میں عمران نے کما تو

سوپر فیاض نے جیب عمران کے فلیٹ کے باہر روکی اور مجر نیج اتر کر وہ سرحیاں چرمعتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اے خدشہ تھا کہ اس کے مینچنے تک عمران کہیں حلانہ جائے لیکن دروازے پر آلانہ دیکھ کر اسے خاصا سکون سا ہوا تھا۔ اس نے کال بیل کے بٹن پر انگی رکھ دی اور پھر اس وقت تک اسے نہیں مثایا جب تک وروازہ الک جھنکے سے نہیں کھل گیا تھا۔ دروازے پر سلیمان انتہائی بگرا ہوا چرہ 🕝 لئے کھوا تھا۔ " یہ کیا طریقہ ہے جناب کال بیل بجانے کا"...... سلیمان نے ر بگڑے ہوئے لیج میں کہا۔ " ہو سامنے ہے۔ تم کون ہوتے ہو بھے سے بو چھنے والے -سور فیاض نے انتہائی عصلے لیج میں کہا اور پھر تیزی سے اندر واحل ہو

- ٹھیک ہے۔ شکریہ " عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی فون آف کر دیا اور بمرائفه کعزا بوا۔ " جوزف اے بے ہوش کر دو" عمران نے کہا اور وروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نائیگر بھی خاموثی سے اس کے پیچے تھا۔ م نائيگر تم جا كر اس سردار خان كو تلاش كرد ادر مجر تحجه اطلاع كرنا"..... عمران نے باہرآكر ٹائيگرے كما-· مصک ہے۔ میں کر لوں گالیکن اس عالی جاد کا آپ کیا کریں گے * ٹائیر نے کہا۔ " یہ اکیلانہیں ہے بلکہ اس کا پورا گروپ ہے اس لئے اسے میں سرِ ننٹونٹ فیاض سے حوالے کر دوں گا وہ خود ہی باتی ساری کاردوائی کر لے گا عمران نے کہا تو ٹائیگر نے افعات میں سربلا ریا اور سلام کر کے وہ بورج کی طرف بڑھ گیا۔ تعوری ویر بعد جوزف بھی واپس آ گیا۔ * میں نے اے بے ہوش کر ویا ہے باس "...... جوزف نے کہا۔ م تھکی ہے۔ اہمی اسے عبال بڑا رہے دو میں فلیث پر جا رہا ہوں۔ میں اس بارے میں فون پر حمہیں مزید ہدایات ووں گا'۔ عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کیا۔ " يس باس " جوزف في جواب ديا اور عران يوري مين موجو داین کار کی طرف بڑھ گیا۔

W W

b O

0

e

.

0

عقلمند کھاجا آ ہے ' سوبر فیاض نے مند بناتے ہوئے کہا۔ " طبو عقلمند ہی ہی۔ اب تو خوش ہو۔ ببرطال بات تو وہی ہے کہ تم الو ہو احمق مد ہی عقلمند ہی '' عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سنو بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ کہاں ہیں وہ گراس ذیم والے مجرم ، بولو کہاں ہیں وہ "..... موپر فیاض نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ اب الو کے بارے میں کیا جواب دے سکتا تما

"گراس ڈیم کیا مطلب ۔ گراس تو گھاس کو کہتے ہیں۔ گھاس کا ڈیم بھی بن گیا ہے حمرت ہے پہلے پاکیشیا کا پوری دنیا میں ریکارڈ تھا کہ دنیا کا سب سے بڑا مٹی کا بناہوا ڈیم پاکیشیا میں ہے اور اب گراس ڈیم بھی بنالیا گیا ہے ۔ واہ بڑے عقلمند ہیں۔ اوہ موری بڑے الوہیں ہمارے سائنس وان "....... عمران نے کہا۔

" دیکھو عمران - تم میرے دوست ہو۔ میرے بھائی ہو۔ میرے ہمائی ہو۔ میرے ہمدرد ہو اور اس گراس ڈیم نے تھے پریشان کر دیا ہے۔ جہارے ڈیڈی النا میرے سرپر موار ہیں۔ پلیز میری مدد کرو"...... فیاض اچانک شتوں پراترآیا۔

سلیمان۔ جتاب آغا سلیمان پاشا صاحب "…… مگران نے سوپر فیاض کی بات کا جواب دینے کی بجائے سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ کون احمق تھا سلیمان *...... عمران کی آواز ڈرائنگ روم ہے سنائی دی تو سوپر فیاض کے قدم ڈرائنگ روم کی طرف بڑھگئے۔ * میں تھا وہ احمق اب بولو *..... سوپر فیاض نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی انہائی بگڑے ہوئے لیج میں کہا۔

"ارے ارے تم سوپر فیاض۔ تم کسیے احمق ہو سکتے ہو۔ ایسا ادی جو کسی کو اپنا ملکتی فلیٹ دے دے اور بچرند اس کا کرایے طلب کرے اور نہ فلیٹ نامل کرائے ایسا آدی کسیے احمق ہو سکتا ہے۔ بیشو بیشو۔ آخر تم لینڈلارڈ اوہ سوری فلیٹ لارڈ ہو بیشو، مران نے ایش کر کھڑے ہوئے تھا۔

" ہو نبد ۔ تو یہ مری عقائندی ہے کہ میں جمیں ووست مجھ کر تم سے فلیٹ خالی نہیں کراتا اور تم کھے الو مجھتے ہو "...... عوبر فیاض نے بگڑے ہوئے لیج میں کہا۔

محمة بول كيا مطلب بب تم بوالو تو بو مري محمية كاكيا مطلب مسلم مبان في برح حرت بور ليج مي كما منت اب خردار اكر أتنده بكواس كي تو كوري توز دول كا محمج مسيد ورفياض في غصے بيد وحازت بوئ كمار

ا ارے اربے خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ تم احمق ہو اور الو کو جمی احمق ہی کم اجاتا ہے اور اب خود ہی بگز رہے ہو "...... عمران نے منہ ساتے ہوئے کمانہ

" الو عقلمند ہو تا ہے سمجھے۔ پورے یورپ اور ایکریمیا میں اے

مجرم سورفیاض نے عصے کی شدت سے چیخ ہوئے کا۔ ت بیں لاکھ "..... عمران نے ای طرح خشک کیج میں جواب " تو تم نہیں بناؤ گے۔ ٹھک ہے د بناؤ سس مور فیاض نے اجانک بدلے ہوئے لیج میں کہا اور میزیر پڑے ہوئے نوٹ اٹھانے لگالیکن عمران نے دونوں گڈیاں جھیٹ لیں۔ " ارے ارے یہ تو چینگی ہے۔ یہ کسیے واپس ہو سکتی ہے ۔ عمران نے کہا۔ " مرى رقم واليس كر دو- تحجه نهيل جائي مجرم اور الجمي ميل بڑے صاحب کو فون کر کے بتا دیتا ہوں کہ مجرم عمران کے پاس ہیں اور اس نے انہیں بناہ دے رکھی ہے بچر میں دیکھوں گا کہ تم کیے نہیں باتے اسس سور فیاض نے کہا۔ " نھيك ہے۔ كرو فون ماكه وه عبال أئيں تو ميں انہيں رشوت میں دی کئی رقم پیش کر دوں۔ پھر رشوت کا کسی بھی بھکتنا اور یہ بھی بتانا کہ یہ دولا کھ مہارے یاس کہاں سے آئے ہیں " عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور فون اٹھا کر اس نے سویر فیاض کے سلصنے رکھ دیا۔ " تو تم نہیں وو گے مجرم نہیں دو گے۔ واقعی نہیں دو گے "۔ موپر فیاض کی آنکھیں سکرتی جا رہی تھیں اور اس کے منہ سے جیسے لفاظ لاشعوری طور پر نکلتے علی جا رہے تھے۔اس کے ساتھ ہی اس کا

" جي صاحب " دوسرے الح سليمان دروازے پر منودار مو جا " سوير فياض مرا دوست ب-مرا بحائي ب-مرا بمدرد ب اور سوپر فیاض بے حد پریشان ہے۔ بھے سدد کاخواہاں ہے۔ تم باؤکد اس وقت کیا بوزیشن ہے۔ کتنی مدو کی جاسکتی ہے : عمران نے " جناب سوپر فیاض واقعی ہمارے مہر بان ہیں اور میں تو ذاتی طور پر ان کا بے حد احترام کرتا ہوں۔ دلی طور پر ان کی عرمت کرتا ہوں لیکن جناب موجودہ حالات میں تو زبانی مدد می کی جا سکتی ہے ۔ سلیمان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ بی واپس مر گیا۔ " اب تم بناؤ مرے بھائی، مرے دوست، مرے بمدرد ان حالات میں کس طرح حماری زبانی مدد کروں "...... عمران نے کما تو سوير فياض جو بونك ميني خاموش بينها بواتما، في بحارى بؤه تكالا اور اس میں سے ہزار ہزار والے نوٹوں کی دو گذیاں نکال کر اس نے مزیر بھینک دیں۔ " لو مرويه دولا كه بي -اب بكو كهال بي مجرم سوبر فياض نے انتہائی عصیلے کچے میں کہا۔ "بندره لا كاروب سے كم سودا نہيں بوسكا سوير فياض - عمران نے بڑے خشک کیج میں کہا۔ " میں کہنا ہوں بحواس مت کرو۔ سیدھی طرح بناؤ کہاں ہیں

بناتے ہوئے جواب دیا تو موہر فیاض ایک جھنگے سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھانا دروازے کی طرف مرگیا۔ '' ارے ارے سنوسیں تو مجرم فہارے حوالے کر رہا ہوں اور تم بھاگے جارہے ہو''۔۔۔۔۔ عمران نے چھنے ہوئے کہا تو سوپر فیاض جو دروازے تک بھڑ گیا تھا تیزی ہے والی مزا۔

Ш

" سنو عمران بھے سے مزید کوئی مذاق نہ کرو تھیے ورنہ میں واقعی سلی اور بھوں کو ہلاک کر سے خود کشی کر لوں گا۔ اب میں مزید برداشت نہیں کر سکتا "...... موپر فیاض نے کہا۔

برداشت نہیں کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ موپر فیاض نے کہا۔

آؤ بیٹھوادر یہ نوٹ اٹھا کر اپن جیب میں ڈال لو آؤ چائے یوئے
میں خہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ میں تو خہارے ساتھ مذاق کر تا

ہوں۔ بہرمال آئی ایم موری یہٹھو۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سخیدہ
لیج میں کہا تو موپر فیاض ہونے بجاتا ہوا والس کری پر بیٹھ گیا۔
ملیمان نے چائے کی پیائی بناکر اس کے سامنے تبائی پر دکھ دی اور پھر
ملیمان نے چائے کی بیائی بناکر اس کے سامنے تبائی پر دکھ دی اور پھر
فرائی دھیکیا ہوا والی مڑگیا۔

یہ رقم اٹھا کر جیب میں ذال لو۔ میری طرف سے سلی بھا بھی اور پچوں کے لئے کوئی تحد خرید لینا میں۔ عمران نے کہا لیکن موپر فیاض نے رقم کی طرف ہاتھ تک نہ بڑھا یا اور خاموش ہتم ملاہجرہ نے میٹھا ہوا تھا۔ شاید اسے ابھی تک بھین نہ آرہا تھا کہ عمران جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست ہے۔

ا سنواسلم اور شہاب دونوں نے اپنے گروپ کے آدمیوں سے

ہاتھ تیزی سے لینے سرکاری ریوالور کی طرف برصا جلا جارہ تھا۔
" ارے ادے۔ یہ لوا پی رقم اور ساتھ ہی مجرم بھی لو خودکئی
مت کرنا۔ ایک تو سلی بھابھی بیوہ ہو جائے گی، یچے بتیم ہو جائیں
دوسرا فتہاری میمان خودکئی کرنے سے تھے اور سلیمان دونوں کو
جیل کی ہوا کھانی بڑے گی ۔۔۔۔۔ عمران نے جلدی سے ہاتھ میں
کیڑی ہوئی گذیاں اس کے سلمن ڈالتے ہوئے کہا کونکہ وہ سوپہ
نیافس کی ذہنی نفسیات کو اس سے بھی زیادہ اتھی طرح بھی آ تھا۔
اے معلوم تھا کہ سوپر فیاض کیا کرنے جا رہا ہے اور اس صبے آوی
سے کچہ بعید بھی نہ تھا کہ وہ زی ہونے کی انتہار بھی کرخودکئی کر
لیآ۔ اس کے اس انداز پر سوپر فیاض نے بے انتیار دونوں ہاتموں
میں مریکڑیا۔۔

یں رہ بیں الد تھے معاف کر دے۔ تھے معاف کر دے۔ میرے جو بھی گناہ ہوں انہیں معاف کر دے۔ اب میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں ۔۔
سور فیاض پر بے بسی کا دورہ پڑگیا تھا۔ اس کمح سلیمان اندر داخل ہوا۔ وہ ٹرائی دھکیلیا ہوا آ رہا تھا جس پر چائے اور سنیکس کا سامان ۔۔

"سلیمان یه لو دولاکھ روپے۔یہ تم رکھ لو"...... موپر فیاض نے اچانک میزپر پڑے ہوئے نوٹ اٹھا کر اس کی طرف بڑھا دیئے۔ "موری جناب میں کسی سے بغیر کسی کام کے رقم نہیں لے سکتا اس طرح ید رقم عزام ہو جاتی ہے"..... سلیمان نے رو کھا سا منہ " عمران بول رہا ہوں جوزف۔ عالی جاہ کی کیا پوزیشن ہے۔ سال عمران نے کہا۔

W

۔ 'وہ بے ہوش ہے باس جوزف نے جواب ویا۔

. " او کے ابھی حمہارے پاس سوپر فیاض پہنچ کا تم عالی جاہ کو اس بے ہوشی کے عالم میں اس کی جیب میں ڈال دینا۔وہ اے لے جائے

گا"...... عمران نے کہا۔ " میں باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا تو

عمران نے رسیور رکھ دیا۔ * تم ستم واقعی عظیم ہو تھیے معاف کر دو پلز سکیے معاف کر

وو" سور فیاض نے لیکنت دانت نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ یک اس نے جلدی ہے اپنا ہوہ دوبارہ نکالا اور عبلے کی طرح دو اور

گڈیاں نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھادیں۔ "بس مرے پاس یہی ہیں۔ یہ سب لے لو۔ موپر فیاض نے

کہا۔ " نہیں مجھے رقم کی خرورت نہیں ہے۔ میں تو تم سے رقم صرف اس لئے لیتا ہوں تاکہ حہاری طرف سے مستحق لو کوں تک بہنیا

سكوں-سي في اسليمان ف آرج تك تم سے ليابوااليك روبيد بھى اپني ذات پر خرج نہيں كيا-يد تم ركھ لود عمران ف انتهائى مخيده ليج ميں كما-

یں ہے۔ " تو تم ناراض ہو۔ دیکھو میں کچ کہد رہا ہوں اس وقت میرے كراس ويم كى وونوں وارداتيس كرائى ہيں اور انہيں عبال ك الك خفیہ کینگسٹر عالی جاہ نے بک کیا تھا۔ پر عالی جاہ جو بظاہر ایک بہت بڑا تاجر ہے دراصل اس کا پورا کروپ ہے اور وہ ہر قسم کے بات جرائم میں ملوث رہا ہے۔ گولڈن ٹاؤن کی کو تھی میں رہا ہے۔اس عالی جاہ نے ان دنوں کو اپنی رہائش گاہ پر بلوا کر ہلاک کروا دیا اور ان کی لاشیں برتی بھٹی میں ڈلوا ویں اور ان کی کار کو ایک ویرانے میں لے جا کر بم سے تباہ کرا دیا اور اس عالی جاہ نے یہ کام کراس ڈیم کے علاقے کے ایک اور لینگسٹر سردار خان کے کہنے پر کیا تھا۔وہ یرزہ بھی سروار خان کے آومی اس سے لے گئے ہیں اور عالی جاہ اس وقت رانا ہاؤس میں بے ہوشی کے عالم میں موجود ہے۔ میں جوزف کو کہہ دیباً ہوں تم رانا ہاؤس طلے جاؤادر وہاں سے اس عالی جاہ کو وصول کر او اور بھر اس کے پورے گینگ کو گرفتار کر او اس طرح مجرم پکڑے جائیں گے اور تم ڈیڈی کے سلمنے سرخرو ہو جاؤ گے "۔

ر ں ہے ہے۔ کیا تم کچ کر دہے ہو سیسہ سوپر فیاض نے اب بھی یقین نے آنے والے لیچ مس کھا۔

سو فیصد چ کمد رہا ہوں۔ تم چائے وہ میں حمادے سلمنے جوزف کو کمد دیتا ہوں "...... عمران نے کہا اور سیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈاکل کرنے شروع کر دینے اور مجر لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ "رانا ہاؤس" رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

یاس اور رقم نہیں ہے " مو پر فیاض نے کہا۔

ت تم دونوں ہی شیطان ہو۔ کچے شیطان۔ اب محجے معلوم ہوا ک^{اللا} تم کیا کرتے ہو " مور فیاض ب اختیار ب بسی کے انداز میلا " سوري جناب مرا اداره زياده مستحل باس لئے خدا حافظ "-سلیمان نے کہااور تیزی ہے کمے سے باہر طلا گیا۔ واب تم بناؤس كياكرون مرامستى اداره توب چاره ولي بى مستحق کا مستحق ہی رہ گیا عمران نے ایک طویل سانس لیتے * بس بس به سب اداکاری اب بند کرو بیط مجمی حمهاری اس گر گے نااداکاری کی وجہ سے میں حذبات میں آکر مزید دولا کھ روپے وے حیا ہوں۔ اب یہ بتاؤ کہ وہ سردار خان کون ہے اور برزہ کہاں ہے "..... سو پر فیاض نے کہا۔ عالی جاہ نے تو یہی بتایا ہے کہ سردار خان کبھی کسی کے سلمنے نہیں آیا البتہ وہاں مالا بار ہوٹل کو فون کیا جائے اور وہاں سے بولنے والے کو کہا جائے کہ سیاہ گھوڑے سے بات کرنی ہے تو سردار خان ے بات ہو سکتی ہے عمران نے کہا۔ " تھ کیے ہے اب میں خود ہی اس سردار نمان کو بکڑ لوں گا اور اس سے برزہ بھی برامد کر لوں گا" سوپر فیاض نے انتمائی مسرت بجرے کیجے میں کہا اور اکٹ کر تنزی سے در دازے کی طرف مز گیا۔

" سلیمان "..... عمران نے سلیمان کو آواز دی۔ و ماحب کسی جن کی طرح دوسرے بی کمح سلیمان دروازے پر تمودار ہو حیاتھا۔ " یہ رقم اٹھاؤ اور سوپر فیاض کی طرف ہے کسی رفای ادارے کو دے کر رسید بنا کر موپر فیاض کے آفس دے آنا " عمران نے " مى بهت بهتر" سليمان نے اسى طرح انتائى سخيدہ ليج ميں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے سارے نوٹ اٹھائے اور واپس در وازے

" صاحب اگر جلدی ہو تو رسید ابھی بنا دوں "..... سلیمان نے دروازے کے قریب مڑ کر کہا۔ "كياركيا مطلب تم رسد كي بنا يكة بو" سور فياض نے چونک کر کھا۔ و صاحب میں ونیا کے سب سے زیادہ مستحق اوارے کا اکلو تا مینجر ہوں اس لئے میں نے رسد بک اور مبراسے پاس رقعی ہوئی ت آکہ مخر حصرات کو انتظار کی تکلیف ند انھانی پڑے سلیمان نے اس طرح انتهائي سخيده لهج ميں جواب ديا۔ * خردار۔ یه رقم اس ادارے میں جمع کراؤجس کا مینجر میں جوں اورتم خرانجي بوسه محج " عمران نے آنکھيں لكالتے ہوئے كها-

اس کے چبرے پر بے پناہ مسرت کے آٹرات منایاں تھے اور عمرا اللہ

Ш Ш Ш

ہوئے فون کی کھنٹی نج اٹھی۔اس آدمی نے بوتل میز پر رکھی اور ہاتھ

" یں "..... اس نے چیخ ہوئے لیکن انتہائی کرخت کیج میل

بڑی سی منز کے چھیے ایک اونجے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہولے تھا۔ اس کا چرہ کیے ہوئے شائر سے بھی زیادہ سرخ تھا اور بڑی بھاری اور تھنی موپچھوں نے اس کے چرے کو بے حد رعب دار بنا ريا تھا۔ آنکھوں ميں بھی تنز سرخی جھائی ہوئی تھی۔ وہ ہاتھوں میں شراب کی ہو تل بکڑے اے منہ سے لگائے ہوئے تھا کہ مزیریزے

" دارالحكومت سے سبراب خان كى كال ب جناب "..... دومرى طرف ہے انتہائی مؤ دبانہ کھیج میں کہا گیا۔ " سبراب خان کی۔ کیا کہا ہے وہ"..... اس آدمی نے چونک کر

یزها کر رسبور اٹھالیا۔

بھی مسکرا وبا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب سویر فیاض اس مردار خان کو یا آل میں سے بھی گھسیٹ لائے گا اس لئے اسے خود کھے كرنے كى ضرورت مد تھى وليے بھى ٹائيگر كام كر رہاتھا اور اگر ٹائيگر نے اسے تلاش کر لیا تو بھر شاید سودے کی باتی ماندہ رقم بھی وصول ہو جانے کا سکوپ بن سکتا ہے۔

کے بارے میں بھی تفصیل بنا دی ہے اور سنرل انٹیلی جنس ک وائر يكر جزل في سر نشذ ت فياض كو حكم دے ديا ب ك وو فورى طور پر کاشان پہنے کر آپ کو گر فقار کرے اور آپ سے پرزہ براہ ^W كرے .. بحتاني كل سرنشذنب فياض اين نيم ك سابقه كاشان بيخ للكا جائے گا ... سراب خان نے بوری تعصیل بناتے ہوئے کا تو .. سردار خان کی تھنی موچھیں ہے اختیار تجائے لکیں۔ اس یَ اُنکھوں 🔾 کی سرخی تیز ہو گئی۔ " ہو نبد ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اس سر تناف حت فیانس اور اس ما ی میم کی موت کا وقت آگیا ہے ۔۔۔ سروار خان نے اسمالی عصلے * جناب وہ سرکاری لوگ ہیں اگر آپ نے انسیں بلاک کر دیا تو پوری حکومت الت پڑے گی کاشان میں سراب مان کے $^ extstyle ag{7}$ * ہونر۔ تھیک ہے میں مجمل ہوں۔ اوے اس اطلاع کا شکریه " مسردار خان نے کہا اور رسیور کریڈل پریخ دیا۔ کچہ دیر تک وہ 🕇 بیٹھا سوچتا رہا بھراس نے رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود سفید رنگ کے بٹن کو پرلی کر کے اس نے اسے ذائر یک کر ویا اور نج منر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ " رستم بول ربابون" رابط قائم ہوتے ہی ایک جو تی ہی آواز سنائی دی۔

قدرے حمیت بھرے کیجے میں کہا۔ اس کا کہنا ہے کہ آپ سے اس نے ضروری بات کرنی ب دوسرى طرف سے اس طرح انتائى مؤدبان لیج میں کما کراؤبات اس ادمی نے کما۔ ہیلو جناب میں سہراب خان یول رہا ہوں دارانکومت ہے۔"۔ چند نموں بعد ایک اور مود بانہ آواز سنائی دی۔ مردار خان بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے سراب خان ۔ یہ تم نے براہ راست مجھے کیوں کال کی ہے ۔... اس أدمى فے جو سردار خان تھا عصیلے کیج س کہا۔ " اس لئے جناب کہ یہ اطلاع آپ کو براہ راست بی دی جا سکتی ممی سراب خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ " كميسي اطلاع " سردار خان نے چونک كريو چھا۔ * بعتاب سنٹرل انٹیلی جنس بیورونے عالی جاہ کو اس کے یورے گروپ میت گرفتار کرایا ہے۔اس کے سارے اڈے بکڑے گئے ہیں اور اس کا سارا بال بھی۔اس کے پورے گروپ کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے اور جتاب عالی جاہ نے کراس ڈیم کے سلسلے میں سر نٹنڈنٹ فیاض کو بتا دیا ہے کہ اس نے یہ کام آپ کے کہنے پر کیا ے اور چوری ہونے والا پرزہ بھی آپ کے پاس ہے اور ساتھ ہی اس نے مالا بار ہوئل اور وہاں کے فون سے آپ سے ہونے والے را لطے

يه اراوه بدل ويا ہے ليكن ميں يہ بھي نہيں چاہاً كمه ميں كرفتار ہو جاؤں "...... سردار خان نے کہا۔ " جناب آپ يه بات جھ پر مچھوڑ ديں۔ ميں ان لو گوں کو پکو کر الل چا کوٹ بہاڑیوں کے اڈے میں بند کر دوں گا اور پھران سے سودا الل ابازی کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے دولت لين اور منه بند كرف يرتيار بو جائي كي اسس رستم ف " اور اگر الیمانه ہوا تب "..... سردار خان نے یو جمار " تو مچرانہیں وہاں سے مکال کر دارا محکومت بہنجا دوں گا در وہاں ان کا خاتمہ کرا دوں گااس طرح بات ہم پر نہیں آئے گی "...... رستم نے جواب دیا۔ " تھکی ہے لیکن بہرمال کو شش کرو کہ معاملہ ان کی ہلاکت تک نه پہنچے * سردار خان نے کہا۔ " آپ بے فکر رہیں سب ٹھیک ہو جائے گا'...... رستم نے 🕝 " او کے تھیے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... سردار خان نے اس بار مظمئن لیج میں کہااور رسیور رکھ دیا۔اب اس کے چرے پر گرے اطمینان کے تاثرات بنایاں ہوگئے تھے۔

"سردار خان بول رہاہوں رستم" سروار خان نے کہا۔ * اوہ یس باس حکم - فرمائے " ووسری طرف سے انتہائی مؤوبانه لحج میں کما گیا۔ الراس ديم والا كسي بمارك كل ردن والاب-سنرل انشيلي جنس كا سرنشد ند فياض اين فيم سميت كل كاشان في ربا ب-دار الحكومت ميں عالى جاه كو كر ليا كيا ہے اور عالى جاه نے سب كچھ بك ويا ہے۔ الا بار بوئل كے بارے سي بھى انہيں اطلاع ل على ب- وه تقيناً يهل بالا بار مول بهجيس ك- كياتم اس سرنتند نت فیاض کو جانتے ہو " سردار خان نے کہا۔ " يس باس - الحي طرح جانيا مون - مين دارالحكومت مين طويل عرصے تک کام کر تارہا ہوں"...... رستم نے جواب دیا۔ " يه كس قسم كاآدى ب- كيا دولت دے كراس كامنه بندكرايا جاسكتاب " سردار خان في كما-"آدى توب حد لالى ب-سارے موئل اور كلبوں سے محمت ليتا ربما ب لين بعض ادقات الربهي جانا ب- كي عيب طبيعت كاآدمى ہے۔آپ کیا چاہتے ہیں "..... رسم نے کہا۔ " میں ہمیشر کے لئے اس کا منہ بند کرناچاہا ہوں۔ پہلے تو میں نے موچا تھا کہ اس فیاض کو اس کی پوری میم سمیت ختم کرا دوں لین مچر میں نے سوچا کہ بہر حال یہ سرکاری لوگ ہیں ان کے خاتے مے بعد حکومت کی تام ایجنسیاں میاں بھنے جائیں گی اس لئے میں نے

W

W

a

ور اس کے ساتھ ہی وہ مالا بار ہوئل کا جائزہ بھی لے حکا تھا۔ مالا بار بوٹل گھٹیا سا ہوٹل تھا جس میں زیادہ تر زیر زمین ونیا سے تعلق کھنے والے افراد کی کثرت رہتی تھی۔ مالا بار ہوٹل کا مینجر راحت نامی الك تض تحاد ناكير اس راحت ، بعي مل حكاتها لين اس ك فجزيئے سے مطابق راحت الك عام اور سيرها سادها ساكار وبارى آدمى اللہ ہوٹل بالا بار میں ٹائیگر نے مختلف بیروں کو بھاری رقم دے کر مردار خان کے بارے میں یو چھ کچھ کی لیکن وہاں واقعی کوئی بھی امردار خان سے را نطبے کے بارے میں کچھ نہیں جلفتے تھے۔ان سب کو برف اتنا معلوم تھا کہ سردار خان اس سارے علاقے کا بڑا آدمی ہے لین کون ہے، کہاں رہما ہے، کس شکل وصورت کا ہے اور اس سے إلط كيے موسكتا باس بارے ميں كوئى بھى ندبتا سكاتھا۔ نائيگر نے مالا بار ہو ال کے فون آپریٹر سے بھی معلومات حاصل کیں۔اس نے بھاری رقم لے کر صرف اتنا بتایا کہ جب فون پر کوئی آدمی منصوص کوڈ سیاہ تھوڑا دوہرا تا ہے تواے حکم ہے کہ وہ اس فون کے نے نگاہواا مک بٹن پریس کر سے خو در سپور رکھ دے اور بس۔ ٹائیگر نے اس فون کو کھول کر اس کی چیکنگ کی تب اسے پتہ علا کہ اندر لیک انتمائی جدید ساخت کا وائرلیس فون پیس موجود ہے۔اس سفید ونگ كابن پريس ہوتے ہى وہ آن ہو جاتا ہے ليكن اس سے يہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ آن ہونے والا نسر کیا ہے سجنانچہ عبال بھی ناکامی ہوئی تھی لیکن نائیگر کو اس فون آبریز سے ایک ایساکلیو مل گیاتھا

کاشان خاصا بڑا شہر تھا لیکن اس کے باوجود دار الحکومت کی نسبت یہ ایک گاؤں ی لگنا تھا۔ کاشان میں ایک تاریخ قلعہ سیاحوں کو اس شرك سياحت كے لئے تھن لايا تھا۔ اس كے علاوہ كاشان الك مشہور دریا سوان کے کنارے پر تھا اور اس دریا پر بھی قدیم وورکی بارہ دریاں اور حویلیاں بن ہوئی تھیں جہیں اب محکمہ آثار قدیمه نے ا ی تحویل میں لے لیا تھا۔ یہ بارہ دریاں اور حویلیاں بھی ساجوں کے لئے انتہائی پر کھش تھیں اس کئے اس شہر میں مقامی سیاحوں ے ساتھ ساتھ غر ملکی سیاحوں کی خاصی بڑی تعداد ہر وقت موجود رہتی تھی اور سیاحوں کی اس آمدورفت کے پیش نظر اس شہر میں ساحوں کے لئے دو بڑے ہوٹل بنائے گئے تھے۔ ٹائیگر ہوٹل می مون کے بال میں بیٹھاکانی لی رہاتھا۔اے آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔اس نے گراس ڈیم کے سارے علاقے کا سروے بھی کر لیا تھا W

W

گا۔ ولیے بھی کو براکا نام دارالحکومت کی زیر زمین ونیامیں خاصا مشہور تما اس کے بقیناً رسم خان بھی اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانا ہی ہو گا۔اس نے کاؤنٹر پر کمد دیا تھا کہ جیسے ہی رستم خان آئے اے اطلاع دے دی جائے لیکن اے عہاں بیٹے ہوئے جب زیادہ ویر ہو [گئ تو وہ اٹھااور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ " كيارستم خان ابھي تك نہيں آيا"...... ٹائيگر نے كاؤٹٹر پر " كُن كر اللہ رے بگڑے ہوئے لیج میں کہا۔ " نو سر۔ ولیے آپ کے متعلق ان تک اطلاع پہنچاوی کمی ہے۔ انبوں نے کہا ہے کہ وہ آج بے حد معروف ہیں اس سے یہ ماقات کل ہو سکتی ہے "..... کاؤنٹر مین نے مؤوبانہ کیج میں کہا۔ "لين ميس نے تو آج ہر صورت ميں والس وارا لحكومت جانا ہے۔ م الیما کرو میری فون پر بی اس سے بات کرا دو " الله فائيگر فے کہا و کاؤنٹر مین نے رسیور اٹھایا اور نسر پریس کرنے شروع کر دیتے ۔ " جناب كاؤنر سے رحمت نمان بول رہا ہوں۔ دارالكومت سے نے ہوئے جناب کوبرا کو پیغام دے دیا گیا ہے لیکن ان کا کہنا ہے ان کی فون پر ہی بڑے خان سے بات کرا دی جائے کیونکہ انہوں نے آج رات ہر صورت میں واپس جانا ہے "...... كاؤنٹر بوائے نے مہائی مؤدبانہ لیج میں کہا اور پھروہ کچھ دیر تک دوسری طرف ہے ت سنتا رہا پھراس نے اوے کمہ کر رسیور رکھ ویا۔

" بڑے خان سے بات ہو جائے پھر آپ کو جواب مل جائے گا۔

جس کی وجہ سے وہ اس وقت اس ہوٹل میں موجود تھا۔اس ہوٹل کا نام من مون تھا۔ فون آپریٹر نے بتایا تھا کہ اس کی ایا تنمنث بھی ہو ال من مون کے مالک نے کی تھی اور اسے سخواہ بھی وہیں سے ملتی ہے اور اس منر کے بارے میں بھی انہوں نے بی حکم دیا ہوا تھا اور اس ہوٹل مالا بار کے اصل مالک جمی وی ہیں لیکن اس بات کو سختی ے چھپایا جاتا تھا اس لئے عام طور پر کسی کو معلوم بھی نہ تھا اور كوئى بناتا بھى يد تھاساس كا نام رستم خان تھا اور وہ بولل من مون میں بیٹ تمار چنانچہ اس نے رسم خان کے بارے میں معلومات المفی کرنا شروع کر دِی تھیں اور بھراہے معلوم ہوا کہ رستم خان زیر زمین د میا کا خاصا برا کینگسٹر ہے اور انتہائی خوفتاک آدمی ہے۔اسلحہ اور شراب کی سمگنگ کا کنگ کہلاتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اس کے کروپ میں پیشہ ور قاتلوں کا بھی باقاعدہ سیکشن موجود ہے۔ چنانچه وه سمجه گیا که سردار خان صرف فرضی نام به گا-اصل آدمی یمی رستم خان بی ہو گا اور اب وہ رستم خان سے ملنے کے لئے کافی ویر ہے بال میں موجود تھا۔ اے کاؤنٹر سے بنایا گیا تھا کہ رستم خان کمی ضروری کام کی وجد نے ہوٹل سے باہر گیا ہوا ہے اس لئے وہ اس کی والی کے انتظار میں تھا۔ اس نے کاؤنٹر پر کمد ویا تھا کہ اس کا عام کوبرا ہے اور وہ دارالحکومت سے آیا ہے اور ایک بہت بڑاکام وہ رسم خان سے لینا چاہتا ہے جس کا معاوضہ لا کھوں میں ہو سکتا ہے۔اے یقین تھا کہ لاکھوں کا س کر رسم خان یقیناً اس سے ملاقات کرے

Scanned By Wagar Azeem Pakistanipoint

نیکسی کار کا عقبی دروازہ کھول کر سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ عی صاحب سیسی درائور نے جواب دیا اور ایک محفظ ے نیکسی آگے بڑھا دی۔ پھر تقریباً ادھے گھنٹے بعد نیکسی ایک جدید کالونی میں داخل ہوئی سمباں بڑی بڑی اور وسیع و عریض رقبے پر مچھیلی ہوئی کو تھیاں تھیں۔ کو تھی سر انسی کسی بڑے ممل ہے کم نہ تھی۔ ٹیکسی جہازی سائز کے گیٹ کے سلمنے جاکر رک گئی تو ٹائیگر نیچ اترا۔ اس نے ایک بڑا نوٹ جیب سے نکال کر ڈرائیور کے " باقی حمہاری می "..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کما تو ڈرائیور کی آنکھوں میں مسرت کی چمک اجر آئی۔اس نے شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بڑے مؤدبانہ انداز میں ٹائیگر کو سلام کہا اور پر تیزی سے لیکسی آگے برحالے گیا۔ کو محی کے ستون پر صرف كوشمى تمرك بليث موجود تھى باتى كسى كا نام وغرو پر مشتمل كوئى پلیٹ نہیں تھی۔ا کیسستون پر کال بیل کا بٹن موجو د تھا۔ ٹائیگر نے جیب سے کارڈنگال کر ہاتھ میں بکڑا اور کال بیل کا بٹن پریس کر ویا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک مسلح مقامی آدمی باہر آ گیا۔ ٹائیگر نے کار ڈاس کی طرف بڑھا ویا۔ میں ہوئل کی مون سے آیا ہوں۔ مرا نام کوبرا ہے اور مجھے بڑے خان سے ملنا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ کارڈ گیٹ پر د کھانے پر م ی ملاقات کرا دی جائے گی نائیگرنے کارڈ اس چو کیدار کے

آب تھوڑی ویر انتظار کریں "...... رحمت خان نے کہا۔ اس کا ا مهذب اور مؤدبانه تحاسه " میں پہیں رک جاتا ہوں کری پر بیٹھے بیٹھے میں اکتا گیا ہوں " ٹائیگر نے جواب دیااور رحمت خان نے مسکراتے ہوئے اشات م سر ہلا دیا۔ بھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو رحمہ خان نے رسپور اٹھالیا۔ * جی صاحب رحمت خان بول رہا ہوں "...... رحمت خان ۔ مؤدبانہ کیج میں کہااور بھر دوسری طرف سے بات سنتا رہا۔ " لیں سر"..... رحمت خان نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر ام نے کاؤنٹر کے نجلے خانے سے ایک سفید رنگ کا کارڈ نکالا جس ۔ درمیان ایک چینے کی تصویر نی ہوئی تھی۔ اس نے کارڈ کے 🚅 ہوٹل کی مہرنگائی اور بھر کارڈٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ * یه کارڈ لے کر آپ احسن کالونی طبے جائیں۔ کوٹھی نمبر انتیا اے بلاک میں بڑا خان موجو د ہے۔اس نے وہیں آپ سے ملاقات کہا ہے۔ یہ کارڈ آپ گیٹ پر دکھائیں گے تو آپ کو بڑے خان تکہ مہنچا دیا جائے گا * رحمت خان نے کہا۔ و شکریہ " ٹائیگر نے کہا اور کار ڈ لے کر اس نے جیب م ڈالا اور پھر تیز تدم اٹھا تا ہوا وہ ہوٹل سے باہر آگیا۔تھوڑی دیرہ ی اے ایک خالی میکسی مل کئ۔

Ш

W

ρ

k

5

Ų

ہائقہ سرسے اوپر اٹھا کر اس تختے میں حکڑے ہوئے تھے لیکن تہز در د وونوں ہاتھوں سے بی ہو کر بازوؤں میں دوڑتا ہوا اس کے بورے جسم میں دوڑ رہا تھا۔ ٹائیکر نے سر اوپر اٹھایا اور ووسرے ملحے وہ بیہ و یکھ کر بے اختیار چونک بڑا کہ اس کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان موٹے موٹے کیل لگے ہوئے تھے اور ان کیلوں کی مدد سے وہ اس لکری کی تختے میں حکرا ہوا تھا لیکن اس کی ہتھیلیوں سے خون نہ نکل رہا تھا البتہ درد ہے حد تیز تھا۔اس کی دونوں ٹانگوں کے گرد زنجبر تھی جیے کروں کی مدد سے لکڑی کے موٹے تختے میں حکرا گیا تھا۔ " یہ لیے بے رحم لوگ ہیں"..... ٹائیگر نے ہونٹ جماتے ہوئے کما کیونکہ آج تک اس کا واسطہ ایسے لو گوں ہے نہ بڑا تھا جو اس طرح کسی انسان کی ہتھیلیوں میں موٹے کیل ٹھونک کر اسے حکرتے ہوں۔ کیل جس قدر موئے تھے انہیں دیکھ کریی ٹائیگر سجھ گیا کہ اس کی ہتھیلیوں میں لاز ماً بڑے بڑے سوراخ ہو گئے ہوں گے اور اب اگر وہ آزاد بھی ہو گیا تب بھی نجانے کتنا عرصہ علاج کے لئے مسينال رمنا رب كالين اے حرب اس بات ير تمي كه اخ متھیلیوں میں سے خون کیوں نہیں نکل رہا۔اس نے اپنے ہاتھوں کو حرکت دینے کی کوشش کی تو ورواس قدر تیزہو گیا کہ اس کے ذہن پر بے اختیار اند صرے سے مجانے لگے ۔ چنانچہ اس نے کو شش ترک کر وی اور صرف کمبے کمبے سانس کینے پر ہی اکتفا کرنے مگا۔

کرے میں ایک وروازہ تھاجو اس کے سلمنے تھا اور وروازہ بند تھا۔

حوالے کرتے ہوئے کہا۔ * ٹھیک ہے آیئے "......اس چو کیدار نے انتہائی زم لیج میں کہا اور السر مذکار کا دار کر ایت میں میں کا ٹھی ریس سیور

اور دالیں مڑ گیا۔ کارڈاس کے ہاتھ میں ہی تھا۔ کو نمی بے صد وسیع و عریض تھی۔ چو کمیدار اے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ایک علیحدہ یورشن میں لے آیا۔

" تشرىف ركھيں ميں اطلاع ديتا ہوں" چوكيدار في الك ڈرائنگ روم کے انداز میں ہے ہوئے کرے میں اے پہنچا کر کہا اور ٹائیگر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ واپس حلا گیا۔ کمرہ خاصے خوبصورت ادر جدید انداز میں سجا ہوا تھا۔ ٹائیگر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔اے بیٹے ہوئے ابھی کچے ہی دیر ہوئی تھی کہ اجانک جہت ہے پیٹک کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے چو نک کر جہت کی طرف ویکھا۔ ووسرے کمجے اس کے جسم پر سرخ رنگ کی تعزروشنی کا وهارا سایزا اور اسے یہی محسوس ہوا جیسے کمرہ اور اس کی ہر چیز کسی تاریک ولدل میں دھنستی حلی جاری ہوادر اس آخری احساس کے ساتھ ہی اس کے تام احساسات يكف فنا موكر رهكة ميرجس طرح انتمائي تاريكي میں لکھت روشن ہوتی ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن پر روشن كِ بريس سي بيدا موسي اور بجريه روشن بهيلتي جلي كمي الانگرك آنگھیں جیسے ہی کھلیں اس کے جسم میں تیزورو کی ہریں سی دوڑتی جلی کئیں ساس نے بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھا۔ دہ ایک کمرے میں کھڑا تھا۔اس کی بیشت پر لکڑی کامو ٹا تختہ تھا اور اس کے دونوں

مسلط تم اپنے بارے میں بناؤ کہ تم کون ہو ٹائیکر نے _{الل} منہ بناتے ہوئے کہا۔ " مرا نام رسم خان ہے۔ وی رسم خان جس سے ملنے کے لئے تم بے چین ہور ہے تھے۔ میں نے تو حہیں کل کاوقت دیا تھا لیکن تم نے فوراً بی ملاقات پر اصرار کیا اس لیے میں نے ملاقات کی اجازت دے دی " رسم خان نے اس طرح لفھ مارنے والے لیج میں 🏳 * میں تو حمہارے لئے ایک بڑا کام لے کرآیا تھا اور تم نے مرے K ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ سرے ہاتھوں میں کیلیں ٹھونک دی ہیں۔ اس کا آخر کیا مطلب ہے نائیگر نے تر لیج میں کما اور رستم خان بے اختیار شیطانی انداز میں قبقہد مار کر ہنس بڑا۔ " تہمارا یہی کام تو تھا کہ میں سردار خان کے بارے میں بتاؤں۔ تو پير سن لو كه سردار خان تك كوئي نبين جينج سكما اور وه بهت برا آدمی ہے۔ یہ سکیرٹ سروس نہ انٹیلی جنس '''''' رستم نیان نے کہا۔ · حہیں غلط قبی ہوئی ہے۔ میں تو اسلح کی سمگنگ کے سلسلے ^ا میں تم سے ملنا چاہتا تھا۔ کروڑوں کاآر ڈر میرے پاس تھا۔ جہاں تک 🎙 علی عمران کا تعلق ہے تو وہ مرا دوست ضرور ہے لیکن اس کا مرے بزنس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ٹائیگر ہی مرا دوسرا نام ہے اور مردار خان کے بارے میں بھی اس لئے میں یو چھ کچھ کر تا رہا کہ مجھے عباں اسلحہ کے سب سے بڑے سمگر کا نام ہی سردار نمان بتایا گیاتھا

اس کے علاوہ کرے میں اور کوئی موجو دیة تھا البتنہ سلمنے دو کرسیاں موجود تھیں اور ایک دیوار پر بزے بڑے خوفناک خنج اور خاروار کوڑے لئے ہوئے دکھائی دے رہےتھے۔وہ سوچ رہاتھا کہ آخراس ك سائق ہوا كيا ہے اور كيوں ہوا ہے۔ اس رستم نمان نے يه كام کیوں کیا ہے۔ یہی بات اس کی سمجھ میں ندآ رہی تھی لیکن ظاہر ہے اس کے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہ تھا۔ تیز در د مسلسل موجو د تھالیکن ظاہر ہے ٹائیگر اس ورد کا کوئی علاج نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ اے صرف برداشت کرنے پر ی مجور تھا۔ پر نجانے کتن در گزر گئ اور اچانک دروازه کعلا اور ایک محاری جسم اور بزی بری محنی موچھوں والا سرخ وسفید رنگ كاآدمى اندر داخل ہوا۔اس كے جسم پر مقامی لباس تھا۔اس کے پیچے ایک پہلوان نا آدمی تھا جس کے کاندھے سے مشین گن لکی ہوئی تمی سیملے داخل ہونے والے آدمی نے ایک نظر ٹائیگر کی طرف دیکھا اور بچر کری پر اطمینان بجرے انداز میں بیٹھے گیا۔

ہ جہارا نام کوبرا نہیں ٹائیگر ہے اور تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک خطرناک آوی علی عمران کے لئے بھی کام کرتے ہو اور قبطرناگ کی کئے کہاں کہی تم میاں آئے ہو۔ میاں بھی تم سردار خان کے بارے میں جائنے کی کوشش کرتے رہے ہو۔ بولو میں صحح کم رہا ہوں "..... اس آدی نے بھاری اور گونجدار لیج میں کہالین اس کا انداز لیے مارنے جیسا تھا۔

ہوں "..... ٹائیگرنے کہا۔ " کیا تم واقعی گراس ڈیم کے بارے میں کچھ نہیں جانتے "۔رستم خان نے انتہائی حرت بجرے کیج میں کہا۔ " تم اگر يقين كر كے ہو تو يقين كرو كه يه نام س تم سے ي پہلی بار سن رہا ہوں۔ کیا ہے یہ اور تم نے اس کا سلسلہ بھے سے كيون ملاياب " نائير نے حرت بجرے ليج س كمار "عمران سے ملے ہوئے حمسیں کتناع صد ہو گیا ہے" رستم خان نے یو تھا۔ ود ماہ سے زیادہ ہو گئے ہوں گے۔ س نے بتایا ہے کہ وہ مرا دوست ضردر ہے لیکن اس کا مرے دھندے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ بی میں اسے اس سلسلے میں کچھ بتا تا ہوں لیکن تم یہ کیوں یو چھ رہے ہو۔ تمہارا عمران سے کیا تعلق ہے اور تم اس سے اس قدر كيوں خوفردہ ہو" ٹائيگرنے كما۔ م م كسى سے خوفرده نهيں ہيں۔ ہم چاہيں تو ايك لحے ميں سب كا فاتمد کرا دیں البتہ دارالحومت میں ایک کروپ کو انٹیلی جنس نے پرا ہے۔ اس گروپ کا مربراہ عالی جاہ تھا۔ اس عالی جاہ نے ایک سلملے میں سردار خان کا نام لے دیا اس لئے سردار خان کا خیال ہے کہ سیکرٹ سروس یا انٹیلی جنس والے یہاں آ سکتے ہیں بھر سنرُل انٹیلی جنس کے سرِ نٹنڈنٹ فیاض اور اس کے ایک ساتھی کی آمد کی اطلاع ملی اور بھران لوگوں کو ہم نے ایر بورٹ کے باہر سے ہی کور

لین بو چھ گھے کے بعد میں اس نتیج پر پہنچا که سرداز خان ایک فرضی نام ہے اور اکثر بڑے بڑے سنڈیکیٹ اور گردپ الیے فرضی نام اختیار کرتے رہتے ہیں تو میں مجھ گیا کہ اصلِ آدمی تم ہو اس کے میں ممہیں ملنے مہارے ہوئل آگیا نائیگر نے اطمینان بجرے لجح میں جو اب دیا۔ " ہو سكتا ہے كه تم درست كه رہے ہو ليكن أيم باہر كاكام نہيں كرتے اس لئے اس كام كو بھول جاؤ "...... رستم خان نے كہا۔ " تھکیک ہے۔ میں کوئی اور بندوبست کر لوں گا۔ کام تو بہرحال كرنابى بي " نائيكر في جواب ديا .. ينو حمارا خيال ب كه حمين زنده والن جانے ديا جائے گا۔ نہیں ٹائیگریا کو برا۔اب تم زندہ واپس نہیں جاسکو گے اس لئے کام کو بھول جاؤ "..... رستم خان نے کہا۔ " لیکن کیوں۔ آخر تم کیوں تھیے بلاک کرنے پر مصر ہو۔ کیا ممس بھے سے کوئی خطرہ ب است نائگرنے حرت برے لیج س " تم كراس ديم ك سليط ميں بي يمان آئے ہوں نان "-رسم خان نے کہا تو ٹائیگر نے اپنے جرے پر حیرت کے ماثرات طاری کر يكراس ذيم - وه كيابو تا ب- مراكى ذيم سے كيا تعلق - سي نے تو بنایا ہے کہ میں مہاں اسلح کی سمگنگ کے سلسلے میں ایا " میں نے کہا ہے کہ تم جو چاہو کر سکتے ہو لیکن میرا ان باتوں سے مد دسلے کوئی تعلق تھا اور نہ آئدہ رہے گا اور نہ میں خدائی فوجدار ہوں کہ خواہ مخواہ ٹانگ اڈا تا مجردں۔ اس ملک میں کیا نہیں ہو رہا"۔ نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

W

W

W

" اوکے ٹھسکی ہے میں سروار خان سے بات کروں گا تھر وہ حمارے لئے جو فیصلہ کرے گااس پر عمل ہو گا ۔۔۔۔ رستم خان نے انھتے ہوئے کہا اور بھر وہ تہزی ہے مزا اور کمرے سے باہر حلا گیا البتہ اس کا ساتھی تنزی سے ٹائیکر کی طرف بڑھا اور دوسرے کمحے اس کا بازو گھوما اور ٹائیگر کی کنٹٹی پرخو فناک دھما کہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کا ذہن تاریکی میں ذوبہ طلا گیا۔ ایک بار پھراس کے ذہن پر روشنی کے جھماکے ہوئے اور اس بار جیبے ہی اس کی انکھیں کھلیں وہ ب اختیار اچل برا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ وہ ایک ویران سے علاقے میں زمین پر بڑا ہوا تھا۔ وہ تنزی سے اعظ بیٹھا اور اس نے جلدی سے اپنے دونوں ہاتھ ویکھے اور بچروہ حربت سے ہاتھوں کو و یکھتا رہ گیا۔اس کی دونوں ہتھیلیاں بالکل ٹھیک تھیں۔ان میں سوراخ تو ایک طرف خراش تک ند تھی اور ند بی اب اس ک

ہشمیلیوں میں در دُبو رہا تھا۔ " بیہ سب کیا ہے۔ کیا میں خواب تو نہیں دیکھ رہا تھا"...... نائیگر نے چو ٹک کر کہا اور بچروہ اٹھ کر کھوا ہو گیا۔ دو سرے لحے اے دور ہے ریل کی پیڑی اور ایک چونا ساسٹیٹن نظراً گیا تو وہ تیز تیز تدم کر ایا اور اب یہ ہماری تحویل میں ہیں۔ میں اس کام میں معروف تھا جب جب مجھے جہارے بارے میں اطلاع ملی تو میں مشکوک ہو گیا۔ بھر میں فیمارے بارے میں اطلاع ملی تو مجھے بنایا گیا کہ تم پاکیٹیا سیرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے آدی عران کے دوست ہو اور عران اس انٹیلی جنس کے سر بنٹنزنٹ کا دوست ہوتوں میں جھے گیا کہ تم بھی اس سلسلے میں آئے ہو۔ چنائی جمیس بے ہوش کر کے مہاں بہنچا دیا گیا۔ رستم نمان نے پوری تفصیل بوش کر کے مہاں بہنچا دیا گیا۔ رستم نمان نے پوری تفصیل باتے ہوئے کہا۔

ادودان حالات میں واقعی حمبارے ذہن میں یہ بات آسکتی تھی لیکن میرا ان باتوں ہے واقعی کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میرا اس باتوں ہے واقعی کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میر خمبارے ملائے در تم کی اچیل نہیں کروں گا کیونکہ یہ میری فطرت کے خلاف ہاں گئے اب آئے اب تم جو چاہو میرے ساتھ سلوک کر سکتے ہو البت یہ بتا دوں کہ اگر تھے معمولی سا بھی خیال ہوتا کہ تم میرے ساتھ ایسا سلوک کر سکتے ہو تو تھ اس وقت تم میرے سلصنے میری حالت میں موجود ہوتے۔ کو برے کے نام سے پورے دادا کھومت کے لوگ کانچتے ہیں "سسدان سکر کے جواب دیا۔

گوتم واقعی ولیراور حوصلے والے آوی ہو لیکن اب مسئلہ یہ ب کہ اگر جہیں زندہ چھوڑ دیا جائے تو تم خواہ خواہ انتقامی کارروائی کرتے پُرو کے اس لئے کیوں نہ اس سلسلے کو بی ختم کر دیا جائے ۔ رستر خان نے کہا۔ وارا محكومت سے كاشان جانے والے طيارے ميں سور فياض

Ш Ш Ш

تما كد كاشان ايركورث پرانسپكر احمد خان لين عملے كے ساتھ ان ك

استقبال کے لئے موجود ہو گا۔ کاشان میں انشلی جنس آفس کا کام مرف حالات پر نظر ر کھنا اور این رپورٹیں سنرل بیورو کو مجوانے m

انسیکٹر رضا کے ہمراہ موجود تھا۔ وہ کاشان میں اس سردار خان کو گرفتار کرنے اور اس سے مشیزی کاچوری شدہ اہم برزہ برآمد کرنے کا مشن لے کر جارہ تھے۔ سوپر فیاض اور انسپکٹر رضا کے علاوہ اس لیم میں جارسب انسپکر اور ووسیای مجی شامل تھے لیکن انہیں ایک روز عطے ٹرین کے ذریعے کاشان ججوا ویا گیا تھا ٹاکہ وہاں مقامی انٹیل جنس آفس کے انجارج انسکڑ احمد خان سے مل کر لیم کے لئے ایک پرائیویٹ رہائش گاہ اور کاروں وغیرہ کا بندویست کر سکیں جبکہ سوپر فیاض انسیکردضا کے ساتھ طیارے میں سفر کر رہا تھا۔انہیں معلوم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا۔ وہاں پہنے کر اسے معلوم ہوا کہ وہ دار الحكومت اور كاشان كے تقريباً در ميان ميں موجود ہے تو وہ مجھ كيا ك رسم خان يا مردار خان في اس زنده چوزن كا فيصد كربيالين اسے کاشان کی بجائے سہاں چھینکوا دیا گیا ہے۔ بہرحال زندہ کی جانے پراس نے دل ہی دل میں اللہ كاشكر ادا كميا اور گاڑى كا انتظار كرنے دكا کیونکہ اسے بتایا گیا تھا کہ دارا محکومت جانے والی گاڑی تحوزی دیر بعد بہنج والی ہے۔ اس نے فیصلہ کر ایا تھا کہ وہ دار الکومت پہنج کر عمران کو اس سارے واقعات کی ربورٹ دے گا اور پھر جیسے وہ حکم دے گادیے ی کرے گا۔ دوں گا یا تم دو کے یا ڈائر یکڑ جنرل دیں گے۔بولو ۔۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے غصیلے لیج میں کہا۔ اس کا موڈیہ بات سنتے ہی اچانک بدل گیا تھا۔

Ш

W

S

"باس ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ شاید نہ جانے ہوں لیکن کھیے معلوم ہے کہ ہمارے انٹیلی جنس کے نیلے درجے کے طلاح وارا کھومت کے بڑے بڑے برے مجرم کروپوں کے مخر ہیں۔ وہ مجاری معاوضے لے کر انہیں اطلاع دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکثر چھاہے ناکام رہ جاتے ہیں اور سرواد خان کا گروپ صرف کاشان تک ہی محدود نہ ہو گاس کے آدمی لامحالہ دارا تکومت میں ہموں گاس نے کہ ان تک اطلاع کہتے چکی ہو۔

انسپگر رضاف جواب دیا۔

ہونہ۔ جہاری بات ورست ہو سکتی ہے۔ فصک ہے میں کاشان پنج کر اس کو مدنظر رکھوں گا ۔۔۔۔۔ سوبر فیاض نے کہا تو انسپگر رضا نے اجات میں مربطا دیا۔ تعودی دیر بعد طیارہ کاشان اسپگر رضا کے ساتھ ایر کورٹ کی ایرکورٹ کی بلانگ ہے تک کر باہرآئے تو دہاں نہ ہی انسپگر احمد خان موجود تھا اور نہ ہی اسپکر احمد خان موجود تھا اور نہ ہی اسپکر احمد خان موجود تھا۔

اور نہ ہی اس کا عملہ اور نہ بی دارالکومت سے دہلے پہنچنے والوں میں ہے کوئی آدی موجود تھا۔۔۔۔ انسپکر احمد خان کیوں نہیں آیا۔۔۔۔۔۔ سوپر

فیاض نے انتہائی عصیلے لیج میں کہا پھراس سے پہلے کہ انسیکہ رضا

تک بی محدود تمااس لئے وہاں صرف ایک انسپکڑ، دو سب انسپکڑاور چار سپای تعینات تھے۔ باتی کام وہ اپنے مخبروں سے لیا کرتے تھے۔ کاشان چونکہ بہت بڑا شہر نہیں تھا اس لئے یہ آفس بھی صرف رسمی كارروائيوں تك بى محدود تھا۔ سوپر فياض نے فون پر انسكٹر احمد خان سے سردار نمان اور ہوٹل مالا بار کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں لین انسپکر احمد خان کو ان باتوں کا علم تک مد تھا جو سوپر فیاض اس سے پوچھنا چاہتا تھا اس لئے سوپر فیاض نے اسے حکم دیا تما کہ وہ ایر پورٹ پر آنے سے پہلے اس سلسلے میں مکمل معلومات عاصل کرے اور اسے بھین تھا کہ انسپکر احمد خان برحال بنیادی معلومات آسانی سے حاصل کر لے گا کیونکہ وہ اس علاقے کا ہی رہے والاتحااور اس علاقے میں بی طویل عرصے سے کام کررہاتھا۔ " باس آپ سے میں نے اکی بات پوچھنی ہے " اچانک

" باس آپ سے میں نے ایک بات ہو چی ہے" اچانک انسیکر رضانے سور فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

* کون می بات "...... موبر فیاض نے ہاتھ میں بکوا ہوا باتصویر رسالہ بند کرتے ہوئے قدرے ت<u>مسیلے لیج</u> میں کہا۔

" باس الیها بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمارے دہاں دیڈ کرنے کی اطلاع دیملے ہی گئے گئے ہو اور پھر سرداد خان اور اس کا گروپ دیملے ہے۔ ی جیار ہو "...... انسپکر رضانے کہا تو سوپر فیاض ہے افتیار چونک

" به بات تم نے کسے کر دی۔وہاں کون اطلاع دے گا۔ کیا س

a

ما ڈل کی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار دیکھ کر اس کا بگڑا ہوا مو ڈورست ہو گیا تھا۔ " باس اس قدر نی اور جدید ماذل کی کار ایک انسیکر تو نہیں جمجوا سكتا "..... انسكر دضائے آست سے كمار " تو حمادا كيا خيال ب كه انسيكر احمد خان انشلي جس كى بجاك كى تحرد كلاس محكے كا انسكڑ ہے احمق آدمى اور پچر اس كار ميں اس ك تحكى ك سرنننان ن في بيضاب كى كسيار في نبيل ك وہ کوئی برانی ی چینی کار ججواتا مسلس برفیاض نے تہ لیج میں کہا اور انسپکر رضا ہونت جمیج کر خاموش ہو گیا۔ ارسلان جو ان سے کانی آگے جا رہا تھا اس نے کار کے قریب پہنچ کر کار کا عقبی دروازہ کھول دیا تو موپر فیاض اور انسپکژرضا دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ ارسلان نے کار کا وروازہ بند کیا اور بھر مزکر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹی گیا۔ دوسرے کمح کار ایک جمعے سے روانہ ہو گئ۔ مخلف سر کوں سے گزرنے کے بعد جب کار ایک ویران ی سوک پر مزی تو اچانک سرر کی آواز کے ساتھ بی مجھلی اور عقبی سیٹ کے درمیان شیشے کی ایک دیواری تن گئ۔ بھراس سے پہلے کہ سوپر فیاض اور انسپکڑ رضا کچی تجھتے اچانک تیز یوان کی ناک سے ٹکرائی اور سوپر فیاض کے دماغ پر بخت اس طرح اند صرے جھیٹ بڑے کہ اس کا ذہن بلک جمیان ہ مجی کم عرصے میں تادیک بر گیا۔ پھر تاریکی میں روشنی کے

مماے ہونے شروع ہو گئے اور سویر فیاض کی آنکھیں تھلیں۔اس

اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ایک طرف سے ایک مقامی نوجوان تنز تنزقدم انمامانان كي طرف بزه آيا۔ "آپ سنرل انٹیل جنس کے سرِنٹنڈنٹ بحاب فیاض صاحب ایں اسس آنے والے نے انتمائی مؤدبان لیج س مور فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔ " ہاں۔ تم کون ہو اور مح کیے جانتے ہو "..... موپر فیاض نے چونک کر جواب دیا۔ اس کے لیج میں اس لئے حمرت تھی کہ اس وقت وہ یو سفارم کی بجائے عام لباس میں تھا۔ مرا نام ارسلان ب اور مجه انسيكر احمد خان نے بھيجا ب- -نوجوان نے جواب دیا۔ " انسكر احمد خان كمال ب اوراس نيمال آكر مرا استقبال كوں نہيں كيا مورفيان ناتهائي مصيل ليج س كما-وه مردارخان کے کیس کے سلسلے میں ایک اجتمائی اہم کام میں مفروف ہیں اس لئے انہوں نے مجع بھیجا ہے۔ میں ان کا ساتھی ہوں"۔ارسلان نے جواب دیا۔ " کیا حمارا تعلق انٹیل جنس سے ہے "..... انسکر رضانے " في نهيں - ميں ان كاپرا ئيويٹ ساتھي ہوں - آئيے ادھر كار موجو د ب" ارسلان نے كما تو سور فياض في اشبات سي سربلايا اور پر ارسلان کے پیچیے جلیا ہوا ایک طرف موجو دا تہائی شاندار اور نئے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ سوپر فیافس کا ذہن یہ سچ نیشن ویکھ کر س تما كه اے يمال اس قىم كے حالات كا سامنا كرنا برے گا۔ دارالحكومت ميں بھى بڑے بڑے مجرم كروپ موجود تھے ليكن كسى نے آج کک اس طرح سور فیاض اور اس کے آدمیوں پر ہاتھ ند ڈالا "باس يه سب كياب " انسكر دضائ بوش مين آت بي " بداس نامراد ارسلان كاكام بدوه جميل بوش دلانے والے انجکش نگا کر اہمی گیا ہے اور اس کے سابھ ہی وہ و ممکی بھی دے گیا ب کہ اب ہماری موت عربتاک ہو گی مور فیاض نے ہو نٹ چہاتے ہوئے کہا۔ "اوه ویری بید مقط مبط بی اس ارسلان ادر اس کی کار پرشک پردا تحالیکن '..... انسپکر دضائے کہا۔ "شث اپ ميد وقت بايس باتي كرنے كا" مور فياض نے عصے سے چینے ہوئے کہا۔ ظاہر ب اس نے اے اپنے اور طز محا تھا اور انسپکڑر ضالیکن کہہ کر خاموش ہو گیا۔ جند کمحوں بعد انسپکڑ احمد خان کو بھی ہوش آگیا۔ " آپ - آپ سرینٹنڈ نٹ صاحب بید میں کہاں ہوں۔اوہ۔اوہ۔

یہ کون می جگہ ہے" انسیکر احمد خان نے ہوش میں آتے ہی

کے ساتھ ی اس کا سویا ہوا ذہن جیسے ہی جاگا اس نے بے اختیار حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے کھے وہ یہ دیکھ کر حمران رہ گیا کہ اس کا جسم الیک بہائی غار کی دیوار کے ساتھ مونی زنجیروں میں حکزا ہوا تھا۔اس نے ادھرادھر نظریں دوڑا میں تو اس کے چبرے پر موجود حرت میں مزید اضافہ ہو گیا جب اس نے اس دیوار کے سابق انسیکر رضا اور انسیکر احمد خان کو بھی اس طرح زنجیروں میں حکرا ہوا دیکھا۔ ایک مقامی نوجوان سب سے آخر میں موجود انسپکڑ احمد خان کے بازومیں انجکشن لگارہا تھا۔ سوپر فیاض کے بازومیں بھی موئی کی چین کا احساس موجود تھا اس لیے موپر فیاض سجھ گیا کہ اے بھی انجکشن نگایا گیا ہے اس لئے وہ ہوش میں آیا ہے۔ بھریہ نوجوان جیسے ی مزا سوپر فیاض بے اختیار چونک بڑا کیونکہ یہ ارسلان تھا۔وی نوجوان جو انہیں ایئر پورٹ سے کار میں لے آیا تھا۔ " تم - تم - يه سب كيا ب مور فياض في حرت جرك

" سر نٹنڈ نٹ فیاض کاشان میں خمہیں خمہاری موت لے آئی ہے۔ مہارا کیا خیال تھا کہ مہاں تم سردار خان کے خلاف کام کرنے آؤ گے اور زندہ نیج کر حلیے جاؤ گے ارسلان نے اس بار انتمالی بگرے ہوئے لیج میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرے کے فولادی دروازے کو کھول کر باہر حلا گیا اور اس کے باہر جاتے ہی فولادی دروازہ ایک دھماکے ہے بند ہو گیا۔اس کمح انسپکٹر رضانے کراہتے ی سر بننڈ نے فیاض ہے باس اورید اس کا کوئی انسکٹر ہے۔ اسے یہ انسکٹر رضا کمر کر مخاطب کر رہا تھا"..... ادسلان نے ان دونوں کے بارے میں بیاتے ہوئے کہا۔

رووں کے بارسے میں بیات ارتباہ کا کہ ان انٹیلی جنس آفسیرز کسی میں میں آواور کوڈا بھی کے آنا کا کہ ان انٹیلی جنس آفسیرز سے ضروری مذاکرات ہو سکیں سیسہ اس ادمی نے کہا تو ارسلان خاموثی سے باہر جلاگیا۔

ت تم کون ہو "...... سوپر فیاض نے عصیلے بنج میں کہا تو وہ ادمی بے اختیار چونک پڑا۔

میماری یے جرآت کہ تم رستم طان ہے اس لیج سی بات کرو ۔۔۔۔۔ اس آدمی نے غصے بجرے لیج سی کہااور اس کے ساتھ ہی اس نے آئے بچھ کر وروار اس کے ساتھ ہی اس نے آئے بچھ کر وروار اس کے ساتھ کے جرے پر زوروار تھر چار دیا۔ بوپر فیاض کے طاق ہے ہے افتدار تی تک گئے۔ تھی اس کا دماغ جمنی اناما تھا اور اے یوں محوس ، و رہا تھا کہ جسے اس کے گال پر کمی نے گرم سلاخیں لگا دی ہوں۔ رہا تھا کہ جسے اس کے گال پر کمی نے گرم سلاخیں لگا دی ہوں۔

اب آدی نے پیچے بنتے ہوئے کہا۔
تم نے سر شفرن فیاض کے جرے پر تھی بارا ہے۔ تم نے۔
تم حقیر آدی۔ تم نے یہ کام کیا ہے۔ اب تمہاری موت لازی ہو چکی
ہے۔ اب جہیں میں بناؤں گاکہ تھی کس طرح مارا جاتا ہے۔ سوپر
فیاض نے غصے کی شعرت سے چیختے ہوئے کہا۔

ا جہائی حیرت مجرے لیج میں کہا۔ - یہ سب حہاری وجہ سے ہوا ہے۔ یہی کارکردگی ہے حہاری۔

" بیہ سب مہاری وجہ ہے ہوا ہے۔ یہی کار کردی ہے تمہاری۔ احمق آومی "...... موپر فیاض اس پر ہی الٹ ہڑا۔

" میں تو جناب اپنے آدمیوں کے ساتھ آپ کے استقبال کے لئے ایر ورٹ جا رہاتھا کہ اچانک ایک وحماکہ ہوا اور اس کے بعد مجم محلوم نہیں ہوا کہ کیا ہوا۔ اب مہاں آنکھ کھلی ہے" انسپکر احمد خان نے منزاتے ہوئے لیج میں کہا۔

" تم نے کیا معلومات کی تھیں " موپر فیاض نے پو چھا۔ " جناب سردار خان کا نام تو بہاں مشہور ہے لیکن کسی کو معلوم نہیں ہے کہ سردار خان کون ہے۔ مالا بار ہوٹل والوں سے بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا جناب البتہ اکی نام سلمنے آیا ہے رستم خان کا۔ سنا ہے کہ رسم خان اس سردار خان کا خاص آدمی ہے اور عبال کے ہوئل بن مون کا مالک ہے اور اتبائی خطرناک تخصیت مجما جاتا ہے۔ اس کے مہال کے اعلیٰ ترین حکام سے ذاتی تعلقات ہیں ۔ انسپکر احمد خان نے باقاعدہ رپورٹ دینتے ہوئے کہا اور بھر اس سے عملے که مزید کوئی بات ہوتی فولادی دروازہ ایک دهماکے سے محلا اور ا كيك لمبات ولكاآدى اندر داخل مواساس كے يتھے وہى ارسلان تھا۔ "ان میں سے کون سرنٹنڈنٹ ہے ارسلان".....اس لمبے ترکیکے آدمی نے عور سے سوپر فیاض اور اس کے ساتھ حکڑے ہوئے انسپکڑ

رضا کی طرف زہریلی نظروں سے ویکھتے ہوئے کہا۔

تماموش رہو ۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے پہلے سے زیادہ فصے بھرے کیج میں کہا اور دوسرے کمجے اس نے آگے بڑھ کر مہلے سے بھی زیادہ زوردار تھیز موپر فیائس کے پہرے پر جزادیا اور موپر فیائس کو اپنے مبنہ میں خون کا ذائقة محسوس ہو نا شروع ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر یکفت ناریکی می چھاگئی۔

> یج مدر به به می می می می می میرس ختم شد

تم فان ادر سُورِ فیاض کے درمیان بونے والی خوفناک شکش کا انتهائی حیرت انگیز دا قعات به ورفيان - جس ك صلاحيتين جب كف كرسلفة أيس توسرعبدالرهمان مبى حيران ره كيَّهَ . انتهائي دلچيك ورحرت الكيزوا تعات پرميني ايمضفرد ا درانوكها ناول.

W

W

W

افريق كحكف حبنكلات بين كل بوني والادلجبب ادرينكا مرجزا ترونجر اور کاد کردگی میں تمران ہے یعنی دو قدم آگے تھا اور غران کو _عران برزيس ايك يادگاراضافه ___ معی أے مرلیاظ نے برزت میم کرنا پڑا ۔۔ کیا واتعی ده ایجنٹ ایسا تھا۔ یا ۔۔۔ ؟

بلیک فیس ۔۔ جس کے سٹر کو ارٹر میں داخلہ اس مذک نامکن مقاکہ عمران کو میں ناکائی کا اعلان کرنا پڑا۔۔۔۔۔ بليك کیوں اور کیے ۔۔۔ ؟ جوزف ___ اولیت کے گینے اور نو ذاکر میکلات میں جزن کی مُصنف مظهر الم اله ملیک فیس _ مهودلول کی خفید مین الاقوامی تنظیم _ جس نے يرت الكرصلاحيتين ادر كادكردگى . براسرارطور ریکشیم اعمش کمل زایا ا _ میکن _ ؟ وہ لمحہ - جب طران اور اس کے سامتی جھل میں اندھی موت بلك فيس _ جبري بيركوار الريقي عماتها في كفي الدخوناك کاشکار مرکئے __ کیا عمران اور س کے ماتھیوں کا جنگلوں میں تھا --- جاں وحثی قبائل اور تو تخوار مدنن افریقه کاجنگل نبا ___ یا ___ ؟ درندوں کی کثرت متنی ۔ بلیک فلیس ___ استونی اورعمران کے درمیان ہونے دالے مقابلے ملک فیس بھی کے ضلاف کارروا نی کے لئے عمران اور اس کے میں آخری فتح کسے عال ہوتی -- ؟ سائنيسون كوخونوار اور دشق قبالميون مصمقا بلركزايرا. - انتهائي دلميپ منفرد ادر انو تمي واقعات -بلک فیس _ بس کے سد کوارٹر کے نیعے دنیا کے انتہائی نونناک سے معرور ___ تیزاورخوناک اکثین کے کا سکے میزانوں کی لیمارٹری مقی ____ کیکن عمران نے ساته سائقه بعينياه ادرحان ليواسينس میڈکوارٹر اور لیبارٹری کی تباہی کے لئے کا کرنے ہے انحاركرديا ___ كيول___ ؟ روسَفُ برا َ رَنَّ - يَاكَيْتِ مِلْمَانَ نى**قوقىٰ ___ ب**ىك نىس كااك الياايجن^ى __ جرزانت

سارتومش __ وران اور بنجر مالزی سلسان می قدم در بر بر محری برد کی موت مح مقابله می عمران اوراس محساستیبول کی الیسی حال الیوا w _جدوجهد كرمبس كابر لمحد يقيني موت كالمحد بن كرره كيا · الله ارتومن _ جى كوتباه كرنے كے الت جب تنورا ور دوسرے مرز ا ایکے بیصے تو مادم ریکھانے اسپی گرفتار کرے ان پر بپرول چیزک كرانبين زنده جلان كامبيائك منصوبه بنايا ___ كيا تنويراور _اس كرماسى واقعى زنده جلا دينے كتے ؟ م رکھا کی بادر اسمبنسی اور شاکل کی سیرف سروس مع مقابليس عمران ادریاکیا سیرف سروس کے لیسے دلیرانہ اقدامات کرجرات اور ل بهادری کے الفاظ میں ایٹے آپ برفخ کرنے لگے. ملى الرقوش كامياب بوليًا __ يا عمان اور أل كي سائقي اے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ۔۔۔ یا نووموت کی گھری ل غادول میں اتر جانے پر مجبور الا گئے ؟ بسیلی کا پیروں سے برسنے والی گولیاں میزائل مجول کی نوفناک باش _موت كى اندهى شانون برايس دان ليوامقا لم جن كاتفتورى دونكف كراسكردتات. مسل درب نباه ائيش ادراعصافي من بنت محمد رواك بادگار كهاني .

يوسكف براورن باكريط ملان

عمران شاكل اوريكها كرداد ن مي ايك بنكار نويز اكيش كماني

سارتو شن

مصنف __منطبرطیم ایم اے سارتومشٰ __ کافرسان کاایک الیامش جس کی کامیا بی کے بعدوہ _ ہاکشا کو ہمیشہ کے لیا مظام بنا کتے تھے ۔

سارتوشن کے جب کی مفاظت کی ذرواری پا در ایجینسی برختی ۔ اور کے مادم ربھیا پادر انجینسی کی جیف تھی .

سارتومش برس می محفظ کے نے کا فرستان سکرٹ سروں کے چیف شاکل نے عموان اور سس کے سامقیوں کے گرد موت کا جال کے ۔ من دیا اور سے ؟

۔ ن دیا اور ۔۔۔ ؟ سارتو مشن ۔۔۔جس کی تباہی کے لئے عمران اور ہیں کے ساتھی ولواندوار ا۔ موت کی اندھی غاروں میں کوڈنے برعبور ہوگئے۔

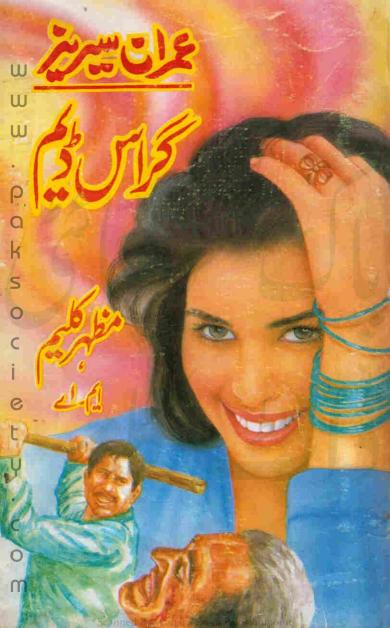
سارتومش __ ایک الیی لیبارٹری جنے ہرطرے کمل طور پر ناقابل تیخر _ بنا دیا گیا تھا __ کیا پدلیسے بارٹری تسینے ہوسکی یا ___ ؟ سارتومش __ جس کو باہ کرنا تو ایک طرف اس مک پہنینے کے لئے

بى عمران اور باكيشيا سكرث مرس كوسكسل اور لمحد به لمحد فيقيني موت سعد دلوانه دار دادا و دار

* عمران اور صفدر جوجوایا اور مادام جیکی کو بجانے کی غرض عمران برزيمي سين ادرايش يدير دراك انتهائي منفروكهاني . سے بقینی موت کاشکار ہونے پرمجور ہوگتے . * ایک الیاسشن - جس سے جمال عمران اورصفدر کا کوتی W جوليا ناماك المحتن تعلق نه مقا . نگر و و تعینوں بی اسس مشن کی خاطرا پنی جانوں بر س . كعيل سحت ___ كيول ___ ؟ * وه لحر جب بوليا ك جم پر انتهائى درندگى سے كور سے رائے كتے اور جب عران اور صفدر دونوں كاركے نوفناك اور حان لوا مصنف: مطهر کلیم ایم الے ----ايمىندنٹ كاشكار ہوگتے۔ * جولیا کو اغوا کرے ایک نوننگ اور نا قابل علاج بماری میں مبتلا + جولياى زندگى كايك الياكانام - جس يرشايرجولياكومى كرويا كيا___ كيون .___ ې كيس جسُد منظيم كى اليي گهرى اورخط زاك سازمشس كه عمران بعي میشہ فزرہے گا۔ * اس شن کا انجام کیا ہوا ہے جس سے کوئی تعلق نہ ہونے کے اس سازش كا آله كالسفيف يرجبور بوكا -باوجود جوايا معمران اورصفدر تميؤل موت كميخوفناك بنجل ميس ال عمران -- جس نے لینے استوں خود جولیا کو موت کے گھاٹ بینسنے پرمجبور ہو گئے تھے ۔ الكرن كم لت مجنون كم حالي كرويا -م سپنس - اکیشن اور لمحدید لمحد مد<u>لتے ہوتے وا</u> قعات سے 4 ادام جيي - ايك منفرد كردار -جس ندج لياكي زندگي بجاني مين مبرادر ايك اليي كواني جرماسوسي اوب بي يقيناً ث بكاركا درجب ابم كروار اواكيا ____ اوام جيكي كون متى ___ به جرب . _ جو مادام جسيكى كا احسان ا تارىنے كے لئے ايكر بميا اور انتهائی (انتهائی) رئیرت کیر پوسف مراورد پاکییط ملیان پوسف مراورد پاکییط ملیان روس یا مک اینبٹوں سے اکیلی بی مماکتی . ۔ ایسانوفاک ممراد جس كانيتم موت سح سواا در كوديذ نكل سكتا مقا . اد جوایات دیدزخی ہونے کے باد جرد جب فارم میں آئی ۔۔۔۔ تو جولا الالب الميشن كآ غاز بوكما -- الدائكيشس - جوصرت بوليا مي تمل كرسكتي مقي .

عمران سيرزين أيساء وتابل فحزادر لافاني شاسكار - بر مظیر کیم ایم ایم ایم ایم کی ایم می ایم کیم ایک این ظیم بوصوت تین افسنسداد پرشتمانتی . م يتنظيم دنياكو جلكى تباه كاريون مع نجات دلاف كاعزم كفتى تقى. مد التنظيم في الم مدرى كفت اوجود عران كوان مقابل من أ 👟 ولي المرابعة على المنظيم في عمال اورسسيرة موس كوجراكر ركه ديا. كبا عران بن خطيم كوفتم كرفيم كاسياب بمركيا ... يا ... نودهجاس مظر وم ايم الے كا معم ميشد منفرد اموں يركامرن رسكے -الحين بسلسين ادرمزاح كانونصورت اورمر لور امتراج -شا نَعُهوگيا هـ - آج بى طلب فرمائين

مهرك سيريزمين آيك دلچسك شامكاركهاني ارس آف دهمپ معنف منظهر کلیم- این رِين آف دهمپ ___ آپ كا مانا بهجا پاكردار __ مگران بار انتبالي سيزنكا دين والدروب مين ---ما دام استمارا اوربليك مرل ____ دونطراك فيركي كيمث كينش بوعمران سير مك مين ايكسب نوف اكم مثن مسرانجام ديفة اين ے عمارت سے والد سر رحمان نے دیوالور اپنی تنبیٹی پر دکھ کر عمران کو عط بك عنيه والكي سيكرف المحنبط وادام اشمار الصيات وى بر بوليا، مرجان سيكسس فيصل كے خلائے كھ كرميانِ عمسل مي انتها فى منفردانداز مين ملعى كى اكيب اليي كهانى - يسيعة ك مدتون واموش فركس ك سنفائع هوتنى بع



Ш

درست ب لیکن اب اس کا کیا کیجئے کہ عمران بھی انسان بے اور انسان بمنیشر این لئے آسانیاں ملاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جے کار میر آجائے وہ ورزش کی خاطر تو پیدل حل لیتا ہے لیکن سفر کے لئے پیدل چلنے سے گریز کر تا ہے۔شاید اس لئے بھی کہ موجو دہ تیز رفتار ونیا میں وقت بی سب سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ ببرطال میں كوشش كروں كاكم عمران كويد كھا سكوں كدوہ ياكيشيا كے لئے مثن مکمل کرتے ہوئے اپنے پرساروں کے حذیبات کا بھی خیال رکھا كرے كيونكه يه حذبات وقت سے بھى زيادہ قيمتى ہوتے ہيں۔اميد ے آب آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

روبڑی سے شکیل احمد مین لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول محمے ب حدیسند ہیں۔ ٹائیگر ہمارا پسندیدہ کر دار ہے اور آپ نے ابھی تک ٹائیکر پر کوئی خصوصی ناول نہیں لکھا۔ ہماری ورخواست ہے کہ آپ دوسرے ممرز کی طرح نائیگر پر ہمی کوئی خصوصی ناول ضرور

محترم شكيل احمد ميمن صاحب - خط الكصف اور ناول بسند كرف كا ب حد شکرید آپ کی فرمائش سرآنکھوں پر، میں کو شش کروں گا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے آپ کی فرمائش یوری کی جاسکے۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سوپر فیاض کی آنکھیں ایک جھکتے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس كے بورے جسم ميں دروكى تيز ابريس مى دوڑتى چلى كئيں۔اسے لینے منہ میں خون کا ذائقة محسوس ہو رہاتھا اور اے یاد آگیا کہ رستم خان نے اس کے منہ پر زور دار تھڑ مارے تھے اور دوسرے تھڑ کے بعد اس کے دمن پر بادیلی تھا گئ تھی۔اس نے دیکھا کہ رست فان ی سلمنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کا ساتھی ارسلان ہاتھ میں 🕝 خوفناک کوڑا کرے فیاف کے قریب اس طرح کھڑا تھا جسے مکم طع بی وہ ایک لمح کا توقف کے بغیر سوپر فیاض پر کوڑے برسانا شروع كردے گا۔

جائے " رستم خان نے زہر ملے لیج میں کہا۔ " تم كون بواور كيون تم في بمس يهال بانده ركها ب"-سويه

· بولو کیا تمہارا دماغ ٹھکانے پر آگیا ہے یا اے ٹھکانے پر لایا 🔍

رضائے ہما۔
* کون می شرائط "...... سردار رسم خان نے جو نک کر اس کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ سوپر فیاض نے بھی چو نک کر اس کی طرف

دیکھا لیکن دہ خاموش دہا تھا۔

اکی شرط تو یہ کہ وہ مشیزی کا پرزہ ہمیں دے دیا جائے ماکہ ہم لینے محکے کے افسران کو مطمئن کر سکیں۔ دوسری شرط یہ کہ ہمیں بھاری دولت بھی ساتھ دی جائے آگہ ہم اس دولت سے اعلیٰ افسران کو بھی خاموش کراسکیں ، انسکٹررضائے کہا۔

ران میں اور دری شرط خلط ہے " مور فیاض فے چیلے ہوئے

. • تم خاموش رمو درید"...... سردار رستم خان نے غصے کی شدت

ہے چی کر کہا۔ - باس ہم نے سردار ضان کو پکڑ کر کما کرنا ہے۔ دہ جڑا آدمی ہے

باس بہ سے مروار میان و بار و پیا اور کہا ہے اور کہر بال بہیں دی اور کہر براہ راست اس سے خلاف بمارے پاس موائے اس عالی جاہ کے بیانات کے اور فبوت بھی نہیں ہیں اور عدالت صرف ایک مجرم کے بیان سے تو ایتی کو مزا نہیں دے سکتی اور جہاں تک بیان سے انتخاب کا تعلق ہے تو انہیں بل بھے صاحب کا آتعلق ہے تو انہیں برزے سے دلیے ہے وہ انہیں مل جائے گا تو ان کی تسلی ہو جائے گی اور باقی حکام کا مند دولت سے مجرا

جا ستا ہے اسس انسکر رضانے سور فیاض کی طرف مذکرتے

فیاض نے ہون جباتے ہوئے کہا۔ اس میں بہرحال اتن عقل موجود تھی کہ دہ صورت حال کو بھے لیتا۔

" مرا نام رسم خان ہے اور میں سردار خان کا نائب ہوں۔ اس سردار خان کا جے گرفتار کرنے کے لئے تم آئے ہو"...... رستم خان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سردارخان نے پاکیشیا کے ایک اہم پراجیک سے خلاف سازش کی ہے۔ انتہائی قیمتی مشیری کا پرزہ چوری کرایا ہے اور اس کے گیث بموں سے تباہ کرا دیے ہیں اس لئے سردار خان کی گرفتاری ضروری ہے"...... سویر فیاض نے کہا۔

" تہارے ترویک طروری ہوگی کین مرداد خان کو گرفتار کرنے والا ابھی پیدا ہی تہیں ہوا کجھے۔ تم نے دیکھ لیا ہے کہ تم کس حالت میں ہو۔ انگھے۔ تم نے دیکھ لیا ہے کہ تم کس حالت میں ہو۔ ان انگھڑا اتحد خان کے سارے ساتھی اور جہارے وہ ساتھی جو عباں آئے تھے سب کو ہم نے بلاک کرادیا ہے اور پر ان سب کی موت روڈ ایکسیڈ نٹ میں ظاہر کی گئ ہے۔ ای طرح تم تنیوں کی موت بھی واقع ہو حتی ہے اور حکومت یہی تھی رہ گی کہ تم روڈ ایکسیڈ نٹ میں بلاک ہوئے ہو لیان میں نے تم تینوں کو ابلاک کراؤں اس لئے ہوئے ہو لیان میں چاہا کہ سرکاری اور موس کو بلاک کراؤں اس لئے ہوئو اگر تمہاری زندگیاں جہیں بیش جاموش رہوگے ہیں۔ سرمتم خان نے کہا۔
"مرداد دو شرائط پر ہم خاموش رہوگے ہیں "سید" ساجانک انسکٹر "میں" سیدا ابلاک انسکٹر" سرداد دو شرائط پر ہم خاموش رہ سکھ ہیں" "سیدا جانگ انسکٹر" سے ابلاک انسکٹر "میں ابلاک انسکٹر" سے ابلاک انسکٹر سے ابلاک انسکٹر "میں ابلاک انسکٹر" سیداد دو شرائط پر ہم خاموش رہ سکھ ہیں "سیدا جانسکٹر" سے ابلاک انسکٹر انسکٹر سے ابلاک انسکٹر انسکٹر سے ابلاک انسکٹر سے ابلاک انسکٹر سے ابلاک انسکٹر سے ابلاک انسکٹر سے ابلاک انسکٹر سے ابلاک سے ابلاک انسکٹر سے ابلاک انسکٹر سے ابلاک انسکٹر سے ابلاک انسکٹر سے ابلاک سے ابلاک

Ш

a k

5

م ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے مجبوری ہے "...... انسپکڑ ا او کے بولو کتنی رقم جاہئے حمسیں مست خان نے کہا۔ " بچاس لا که روپ میسی انسپکررضائے کہا۔ " پچاس لا کھ روپے۔ کیاتم پاگل ہو گئے ہو۔ سنو صرف وس لا کھ روسيے مل يكت بيں -بولو بال يا نال ميں جواب دو ليكن بير سن لو ك اگر حمارا جواب نال میں ہوا تو دوسرے کی حماری لاشیں عبال ینی ہوں گی۔ بولو " رستم خان نے انتہائی عصیلے لیج میں کہا۔ " نہیں۔ یہ رقم بہت کم ہے۔ بڑے افسران کو دی ہے اور ہم نے میں بانٹن ہے " انسکٹر رضانے کیا۔ * اوك بيس لاكه - بس يه آخرى حد ب " رسم خان في - مُحكِ بـ بـ بمين منظور بـ انسپكررضان كها-" ليكن بيه من لوكه ووباره ماس تم لوك نظر نهين أو ك " - رسم ا خان نے اٹھتے ہوئے کہا۔ " ظاہر ہے ہم نے وو بارہ عبال آکر کیا کرنا ہے البتہ ہمیں باے صاحب کو یہ بانا ہو گاکہ ہم نے پرزے کے بارے میں سلی کرنی ہے اس لئے تم ہمیں اس سلسلے میں ضرور کوئی ایسی بات بتا دو جس ہے ہم برے صاحب کو مطمئن کر سکیں "..... انسپکر رضانے کہا۔ " اسے بتا رینا کہ یہ برزہ ٹوٹ کر ایک فونڈری کی بھٹی میں فولاد

ہوئے کہا اور اس سے ساتھ بی اس نے ایک آٹکھ کا گوشہ ملکا ساول معک ہے۔ تم درست کر رہے ہو۔ تھیک ہے اسب مور فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ منو پرزه تو حمين نهين مل سكتا كيونكه وه تو نسائع كما جا جات البته وولت مل سكتي ب- بولو بال يا نال مين جواب وو " رستم "كيا واقعي يرزه ضائع مو حكاب مسيد انسيكر رضان كما " تو كيامين جموث بول ربابون "...... رسم خان في عصيل لج ٹھیک ہے بھر ظاہرے کیا کیاجا سکتا ہے ۔۔۔ انسیکڑ رنیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ " تو ممسي وولت كي شرط منظور بي ليكن بيه سن لو كه اكر اس ك بعد تم مبال کاشان میں نظر آئے تو دوسرے کمح حمہارے جسم میں مشین گنوں کے برسٹ اتر جائیں گے۔عباں کاشان میں جیے جیے پر ہمارے آدمی کھیلے ہوئے ہیں "...... رستم خان نے کہا۔ "ليكن انسپكر احمد خان تومېس رے گا"..... انسپكر رضانے كما-منبیں۔ اے تم نے بہاں سے تبدیل کرانا ہے۔ اب یہ بھی یماں نہیں رہ سکتا اے کسی دوسرے شہر جھجوا دو" رسم خان Ш Ш a S

W

بڑے ہوئے تھے لیکن ان کے بھموں میں حرکت کے ناٹرات مایاں ہورے تھے۔

یہ ہمیں کہاں بہنوا ویا گیا ہے ۔۔۔۔۔۔ موپر فیاض نے بربراتے ہوئے کہا۔ ای لیے انسکٹر رضائی آنکھیں بھی کھل گئیں اور وہ بھی افتر کر بیٹے افتر کر بیٹے گیا۔ انسکٹر رضائے جو توڑی ور بعد انسکٹر احمد عان بھی افتر کر بیٹے گیا۔ انسکٹر رضائے ہوش میں آتے ہی جلدی سے اپن جیسی مؤلنا گیا۔ انسکٹر رضائے ہوش میں آتے ہی جلدی سے اپن جیسی مؤلنا شروع کر دیں اور بجراس کی جیب سے ایک کاغذ لگل آیا۔

" یہ کیا ہے" موہر فیاض نے حریت بجرے لیج میں کہا۔
" یہ رستم خان کار قعد ہے باس اس نے لکھا ہے کہ رقم ایک ماہ
بعد بمس ، بنی وی جائے گی بٹر طیکہ بم نے ایک ماہ کے دوران ان کے
خلاف کوئی حرکت نہ کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اس بار زندگی نگے
جانے کو غنیت بھی جائے ورنہ دارالحکومت میں بھی گولی ماری جا
سکتی ہے " انسیکٹر رضا نے تحریر پڑھتے ہوئے کہا۔

"ہونہداس دستم خان کی موت آگئ بے لیکن تم نے اس سے بر شرائط کیوں ملے کی تحیی بولو" سید مور فیاض نے عصلے لیج میں کہا۔

" باس- ہم بری طرح حکڑے ہوئے تھے۔ اگر ہم ای بات پر اؤ جاتے تو یہ ہمیں گولیوں سے الزا دینے ساب ہم آزاد ہو گئے ہیں اب ہم مکیہ اپ میں جاکر ان کے خلاف کام کر سکتے ہیں "...... انسپکڑ رضائے کما۔ بن چکا ہے۔ اس فونڈری کا نام بھی بنا دینا۔ اس فونڈری کا نام کاشان فونڈری ہے اور اگر تم چاہو گے تو اس کے سیخرے بیان بھی دلوا دیاجائے گا۔ یہ فونڈری ہماری ہی ہے "...... رستم تعان نے ہما۔ " ٹھکیہ ہے اس طرح تقیناً بڑا صاحب مطمئن ہو جائے گا۔ باتی کام ہم خود کرلیں گے "..... انسکیٹر رضانے جواب دیا۔

* ارسلان انہیں رہا کر دد اور بھر مجھے ملو" رستم خان نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مز گیا۔ارسلان نے جیب سے ایک کیپول نکال کر فرش پر مارا اور تیزی سے دردازے سے باہر جلا گیا۔ كيبول جي ي فرش بركر كر بعناسوبر فياض كاذبن يكفت اس طرح محمن نگا جیے کی نے اے جہت کے بوری رفتارے چلنے والے بنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو اور یہ احساس بھی چند کموں تک رہا اس ك بعد اس ك تنام حواس تاريكي مين دوية عليك يرجس طرح تاریک بادلوں میں بھل کی ہریں کو ندتی ہیں اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی لکریں ہی کو ندنے لگیں اور بچر آستہ آستہ اس کا ذہن روشن ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں تو وہ بے اختیار او کر بیٹھ گیا۔اس کے سابق بی اس نے حرب سے ادم ادم ديكها تو وه ب اختيار الجمل كر كوا بو كيا- وه اس وقت ا كيد وران سے ميدان ميں موجود تھا جبك سلمنے ريل كى پئرى محى نظراً ری تھی اور دور سے ایک ممباتی سٹین بھی نظراً رہا تھا جبکہ انسیکر رضا ادر انسیکر احمد خان دونوں ابھی تک زمن پر بے ہوش

·W

Ш

Ш

"ہونہد فصیک ہے۔ بہرطال پہلے تو یہ دیکھو کہ ہم کہاں ہیں۔ میں اس رسم خان اور سردار خان سے اسا انتقام لوں گا کہ ان کی نسلیں بھی یادر کھیں گی"..... و پر فیاض نے بربزاتے ہوئے کہا اور تیر تیرقدم انھاتا اس ریلوے سنیشن کی طرف بڑھ گیا جبکہ انسیکٹررضا اور انسیکڑا تحد خان اس کے پیچے ہی جل رہے تھے۔

عمران فلیت میں پیٹھا ایک رسالے کے مطالع میں مصروف تھا
کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نے اٹھی۔ سلیمان چونکہ مارکیٹ
گیا ہوا تھا اس نے عمران نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
" علی عمران ایم ایس ہی۔ ڈی ایس ہی (آکس) سیسٹگ "۔
عمران نے کہا لیکن اس کی نظری رسالے پر ہی جی ہوئی تھیں۔
" ٹائیگر پول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز
سنائی دی تو عمران ہے اختیار چونک پڑا۔ اس نے رسالہ الٹ کر میر
پر دکھ دیا۔
" تم کاشان گئے تھے۔ کیا وہاں سے فون کر رہے ہو"...... عمران
نے پو تھا۔
" میں دارا تکومت سے بی فون کر رہا ہوں باس "...... دوسری

طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوه-والي آگئے ہوتم-كب آئے ہواوركماكر كے آئے ہو"۔ آواز سنائی دی اور بحر چند منث بعد سلیمان کرے میں آگیا۔ جى صاحب "..... سليمان نے اس بار بھى انتهائى سنجيدہ ليج ميں * اگر آب اجازت دیں تو میں فلیث پر آکر تفصیل بناؤں۔آب ے مزید ہدایات بھی لینی ہیں دوسری طرف سے ٹائیگر نے " پہلے بناؤ کہ کیا خاطر خدمت کرو گے"...... عمران نے سنجیدہ " اوکے آ جاؤ"...... عمران نے کہا اور رسپور رکھ کر اس نے رسالہ " آپ نے اتھی خاطر خومت کرنے کے لئے کہا ہے اس لئے آپ دوباره اثمالیا۔ تموژی دیر بعد دروازه کھلا اور قدموں کی آواز راہداری ب فكر ربين الحي بي موكى السيان في الى طرح سجيده ليج میں سنائی دی تو عمران مجھ گیا کہ سلیمان مارکیٹ سے والی آگیا میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ و بلے مجم تفصیل بناؤ۔ ہو سکتا ہے کہ جب تم اتھی مجمع ہو " سلیمان "...... عمران نے اے آواز دی۔ مرے نزدیک وہ اتھی مدہو"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کمار " می صاحب " اسلیمان نے دروازے بررک کر کما۔ اس کے " اگر يه بات ب توآب خود با دي مي كياكرون "..... سليمان ہاتھ میں سامان سے بھرے ہوئے شاپرز موجو دتھے۔ " ٹائیگر آنے والا ہے اور وہ مجی کجار آیا ہے اور پر مرا ہو نہار و اتھی ہے مطلب ہے کہ جب ٹائیگر کے لئے چائے لے کر آؤ تو شاكرد بحى ب اس الح اس كى خدمت الحيد انداز س بونى جائية "-ایک کب میرے نے بھی ساتھ لے آنا"..... عمران نے مسکراتے نے جواب دیا۔ * ٹھسک ہے آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... سلیمان نے " جی بہتر"..... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لیج میں کما اور آگے بڑھ جواب دیا اور پراس سے مصلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل بجن "ارے اربے سنو۔ایک منٹ "..... عمران نے جو تک کر اونجی کی آواز سنائی دی۔ * ٹائیگر آیا ہے "...... عمران نے کہا تو سلیمان سربلا یا ہوا دالیں " میں یہ سامان کی میں رکھ لوں محرآ رہا ہوں " سلیمان کی

میں پوری معلوبات حاصل کر لینا چاہتا تھا۔ ان معلوبات کے مطابق Ш سردار خان حقیقت میں موجود ہے لیکن وہ خود سلمنے نہیں آیا ادر اس س

ے سارے کام یہ رستم خان کر تا ہے۔ رستم خان نے کاشان میں اور مباں دارا محومت میں بھی اپنے پنج گاڑے ہوئے ہیں۔ میں نے وہاں اس کا ایک خاص ٹھکانہ معلوم کر لیا ہے جبے آپ اس کا سیڈ کوارٹر ممی کمہ سکتے ہیں۔ یہ ہیڈ کوارٹر کاشان کے شمال مغرب میں ایک ببازی کے اندر زرزمین بنایا گیا ہے۔وہاں اس نے باقاعدہ مد صرف سائنسي آلات نصب كر ركھے ہيں بلكه دہاں ارد كرد كى بہاڑيوں ميں اللہ اس کے آدمی بھی ہرہ دیتے رہتے ہیں سید سارا پہاڑی علاقہ رستم خان 5 ک ذاتی ملیت ہے اس لئے اس بہاری علاقے کے کرداس نے باقاعدہ خاردار باریگا کر اے بند کیا ہوا ہے اور بغیرِ رستم خان کی اجازت کے ہے دہاں کوئی واخل نہیں ہو سکتا۔وہاں بھی ہر جگد اس کے مسلح آدمی موجو و رہتے ہیں اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس سیر کوارٹر والے علاقے میں اس نے زر زمین انتہائی بڑے بڑے اسلحے کے سٹور بنائے ہوئے ہیں ادرید اسلحہ وہ دارالحکومت اور یا کیشیا کے نتام علاقوں کے 🌷 جرائم پیشہ افراد تک بہنیاتا رہتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی 🎙 معلوم ہوا ہے کہ تخریب کاری اور دہشت کر دی کے لئے بھی اس کا اسلحہ استعمال ہوتا ہے نائیگر نے کہا تو عمران کی آنکھیں 🔾 حرت ہے مجھیلتی علی گئیں۔ و اوه اتنا برا سيك اب لين كيا بولس، انشلي جنس اور وبال

• السلام عليم باس چند لمحول بعد فائيگر نے كرے ميں واخل ہوتے ہوئے کہا۔ وعليكم السلام- بيشو عمران نے كما تو نائيگر سلص صوفے پرمؤد بانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ ا بال اب باد كيا بات ب جو تم فون ير نبي بانا عابة تھے "..... عمران نے کہا۔ سے رہے ہے۔ "خاصی لمبی بات ہے اور پھرس نے آپ سے تغصیلی ہدایات بھی لین تھیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے بالمشافہ بات ہو جائے "..... ٹائیگرنے کہا۔ " الجمام حلواس طرح محج بھی حمبارے ساتھ ایک کب جائے کا مل جائے گا ورنہ سلیمان نے آج کل چائے کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی بے افتتیار ہنس بڑا اور مجراس نے کاشان جانے سے لے کر اُسٹیٹن کے قریب میدان میں ہوش آنے تک کے تنام واقعات اور رستم خان سے ہونے والی تنام گفتگو تفصیل سے دوہرا دی۔ مونبد - تو يه بات ب- اس كا مطلب ب كه وبال ان لو كول

یو کھا۔ " میں کل میہاں پہنچا تھا لیکن آپ سے فوری طور پر بات اس لئے نہیں کی کہ میں میہاں سے اس رستم خان اور سردار خان کے بارے

كا خاصا بولد ب- تم كب آئے تع اللہ عمران في سخيده ليج ميں

موجود فوجی ایجنسیاں اس سلسلے میں کچے نہیں کر تیں "...... عمران
نے کہا۔
" فوج کے بارے میں تھے علم نہیں ہے البتہ پولیس اور انٹیلی
بخش کے آدمی اس کے وظیفہ خوارہیں "...... نائیگر نے جواب دیا۔
" ہونہ۔ تو یہ بات ہے پھر تو مور فیاض اس کی سرکوبی نہیں کر
سکے گاس کے لئے تو تھے سیکرٹ سروس کے چیف ہے بات کرنی
پڑے گی "...... عمران نے بزیزاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے وہط کہ
سزید کوئی بات ہوتی سلیمان ٹرائی دھکیا ابوا اندر واضل ہوا۔ عمران
نے جونک کر ٹرائی کی طرف دیکھا اور دوسرے کیے اس کے لبوں پر
اختیار مسکراہٹ رینگے گی کیونکہ ٹرائی میں جائے کی دو پیالیاں

سلمنے رکھ کر اس نے ٹرائی کو واپس موڑ دیا۔ " ارے ارے ۔ کیا مطلب سیہ خالی پیالی۔ کیا مطلب " ۔ عمران کے لیچ میں حقیقی حریت تھی۔

موجود تھیں۔سلیمان نے چائے خودی بناکر الکی پیالی میں والی اور

مچرپیالی اٹھا کر اس نے ٹائیگر کے سلمنے رکھ دی اور ساتھ ہی سنیکس

کی پلیشیں بھی اور بھر اس نے دوسری خالی پیالی اٹھائی اور عمران کے

' آپ نے خود ہی کہا تھا کہ الیک پیالی آپ کو مجی دی جائے۔ پتانچہ میں نے دے دی ہے ' سلیمان نے جواب دیا۔

لین میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ خالی بیالی دے دو۔ میں نے تو کہا تھا کہ خالی بیالی دے دو۔ میں نے تو کہا تھا جا

" ٹھیک ہے تو بجریہ خالی پیالی بھی لے جاؤ"...... مران نے اللہ اللہ میں کہا۔ تعمیلے لیچ میں کہا۔ اللہ اللہ میں کیا۔ اللہ میں اللہ کا کیا۔ کا سیکر نے کہا۔

و يه چائے كى بى بيالى كملاتى ب جناب ند بى اس ميں كانى بي

جاتی ہے اور نہ کوئی دوسرا مشروب سلیمان نے بڑے بے W نیازانہ کیج میں کہا اور ٹرالی د حکیلیا ہوا والیس جانے لگا۔

" فکریہ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا-" کسریہ " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا-

۔ شکریہ نائیگر صاحب کا ادا کیجئے۔ میں نے سوچا کہ اساد چاہے وہ C آپ جدییا ہی کیوں نہ ہو بہر حال اساد ہوتا ہے اور شاکر د کے سلمنے أ اساد کی توہین نہیں ہونی چاہئے "...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور مجر ٹرالی دھکیلاتا ہوا والیس طلا گیا۔

بولی ایزارو پر کون می میکند. * سلیمان صاحب خاصا گهرا مذاق کرتے ہیں "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس قدر گراک اب اس کی گرائی ناپنا میرے گئے بھی مسئلہ بن ' گیا ہے ''…… همران نے جواب دیا اور پیالی انحا کر منہ سے لگا گی۔ " باس ایک بلت میری مجھ میں نہیں آئی کہ میرے ہاتھ میں

M

نی زندگی مبارک ہو جناب الله تعالیٰ نے کرم کیا ہے"۔ وروازہ کھلنے کے بعد سلیمان کی آواز سنائی دی۔ "اوہ شکریہ سلیمان میں جہاری دعائیں کام آگئ ہیں"...... سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

" یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جناب درنہ ہماری دھائیں اگر کام آ سکتیں تو، تو ابیا ہوتا ہی کیوں سلیمان کی آواز سنائی دی اور عمران اس کے اس فقرے پر بے اختیار مسکر اویا سبتد کموں بعد سوپر فیاض کمرے میں واخل ہوا تو عمران کے ساتھ ساتھ کا کیگر بھی اٹھ

Ш

Ш

اہوا۔ ۱ ارے مور فیاض تم اور عہاں۔ مجھ الما گیا تھا کہ تم این

نیم کے ساتھ کاشان گئے ہو" " اِن نے سلام دعا کے بعد حمرت بحرے لیج میں کہا۔

برے ہے ہیں ہا۔ " ہاں گیا تحالین "..... مور فیاض نے کری پر بیٹے ہوئے کما

اور لیکن کے بعد والافقرہ اس نے ٹائیگر کی طرف و کیلھتے ہوئے روک دیا تھا اور عمران مجھ گیا کہ وہ ٹائیگر کی دجہ سے کھل کر بات نہیں کر ریامہ

رہا۔ ۱۰ اوک ٹائیگر تم اب جاؤسی اس سلسلے میں تم سے بعد سیر۔ رابطہ کروں گا ہ۔۔۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سربلا گا ہوا اٹھ کوا ہوا اور سلام کر کے داہی حلا گیا۔ اس کمح سلیمان اندر واضل

کوا ہوا اور سلام کر نے واہل طبا سیاری کا سے میں میروں ہوا۔اس نے ٹرے میں مشروب کا ایک گلاس رکھا ہوا تحام موٹے کیل گاڑے گئے تھے لین جب مجھے اس میدان میں ہوش آیا تو مرے ہاتھوں میں سوراخ تک نہیں تھے جبکہ ان کیلوں کی دجہ سے تیزورو کی ہریں دوڑتی رہی تھیں "...... ٹائیگرنے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"انہیں ناپس بک کہا جاتا ہے۔ یہ اس طرح لگائے جاتے ہیں جس طرح مورت کا فوس میں ناپس بہنتی ہیں کہ بغیر موراخ کے وہ
کان میں فٹ ہو جاتے ہیں جبکہ ویکھنے والے کو گلتا ہے کہ ان کے پن
موراخ کے آرپارہوں گے۔اس کا مقصد دوسرے کو دہشت زوہ کرنا
ہوتا ہے تاکہ وہ سب کچھ بتا وے۔ ناپس بک البت معمولی سا ہمتی ہی جب جاتا ہے جس کی وجہ سے ورو کی ہریں محمولی سا ہمتی ہی جبھ جاتا ہے جس کی وجہ سے ورو کی ہریں محمول ہوتی ہوتی ہیں جبھ ہاتا ہے جس کی وجہ سے درو کی ہریں محمولی باور ہیں جبھ ہاتا ہے جس کی وجہ سے درو کی ہریں محمول میں بیا اور بیا سیر سیسلام یا اور بیا سیر کی بات ہوتی کال میل بیلے کہ آواز سائی دی۔

مسلیمان دیکھنا کون آگیا ہے شاید دوسری پیالی ملنے کا سکوپ بن جائے "..... عمران نے اونی آواز میں کہا تو ٹائیگر ہے اختیار مسکرا دیا۔دوسرے لمح راہداری میں قدموں کی آواز ابجری۔ " کون ہے "..... سلیمان کی آواز سائی دی۔

" اوہ امچما سوپر فیاض صاحب "...... سلیمان کی آواز دوبارہ سنائی دی تو عمران مجھ گیا کہ سلیمان نے اوٹی آواز میں یہ بات اسے سنانے سے لئے کی ہے اور عمران ہے اختیار مسکرا ویا۔ Ш

Ш

m

جواب دیتے ہوئے کہا۔ مير مهاداكيا بروكرام بسيسه عمران في وجهار " پروگرام کیا ہو نا ہے۔ میں ان سب کو ہس ہس کر دوں گا ۔۔ مور فیاض نے انتائی عصلے لیج میں کما۔ * محمك ب بونا بحى الي بى جائ لكن تم مرك باس كس لئے آئے ہو۔ بناہ اگر کوئی خدمت میرے لائق ہو تو میں حاضر ہوں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ - مہارا شکریہ لین نجانے کیا بات ہے اس بار برے صاحب ائ ضدیراڑے ہوئے ہیں کہ عمران سے کوئی مدد نہیں لینی۔ مری مجھ میں نہیں آرہا کہ آخران پر کیوں یہ ضد سوار ہو گئ ہے"۔ سویر * ده دراصل يه جلمية بين كه تم مين اوز انتيلي جنس كے دوسرے آفیرز میں ایسی صلاحیتیں پیدا کر دیں کہ وہ کسی کی مدد کے بغر ہر قسم کے کسی مکمل کر سکیں اور ہونا بھی الیدائی چاہئے ۔ آخر حکومت لا کھوں کروڑوں روپ ماہانہ اس ایجنسی پر خرچ کرتی ہے اے ایسا ہونا بھی چلہئے "..... عمران نے کہا۔ " بان تهاري بات درست ب-اب مرے ذمن ميں يه بات آ ری ہے کہ ہمارے کام کرنے کا انداز تبدیل ہونا چاہئے ۔ ہمیں بھی اب کمانڈو کے انداز میں کام کرنا چاہئے لیکن اصل بات یہ ہے کہ باوجود بے حد سوچنے کے ابھی تک مرے دمن میں کوئی لائحہ عمل آب کوچونکہ ڈا کرنے چائے سے منع کر رکھا ہو گا اس لئے میں آپ کے لئے مشروب لے آیا ہوں "..... سلیمان نے مشروب کا گلاس موہر فیاض کے سلمنے رکھتے ہوئے کہا۔ " شكرية " موبر فياض في كمار " اصل بات يه ب كه اس معلوم تحاكد اكر فتهين جائ دى جاتی تو ساتھ بی پروٹو کول کے مطابق تھے بھی مل جاتی -عمران نے کہا تو سوپر فیاض بنس بڑا۔ سلیمان خاموش سے سامان ٹرالی میں ر کھ کرواپس حلا گیا۔ " ہاں اب بناؤ کیا کیا ہے تم نے کاشان میں مسسد عمران نے کہا تو سور فیافی نے اے وہاں جانے سے کر والی ایک میدان میں ہوش میں آنے تک کے سادے واقعات بتا دیے البت اس نے تھر کھانے والا قصہ سرے سے گول کر دیا۔ " تم نے ڈیڈی کو یہ ربورث دی ہے" عمران نے استمالی سخيده للج ميں يو تھا۔ "ہاں"..... سوپر فیاض نے کہا۔ و تو جرانبوں نے کیا کہا ہے " عمران نے چونک کر پو چھا۔ " انہوں نے پہلے تو تھے ادر انسپکر رضا کو خوب جمازا پھر حکم دے دیا کہ فورس لے کر جاؤ اور ان کا یو راسیت اپ ختم کر دوسہ اور ہی انبوں نے دہاں موجود فوجی یونٹ کے انجارج کر تل احتشام کو بھی حکم دے دیا کہ وہ وہاں ہماری مدو کریں "..... سوپر فیاض نے گال پرہاتھ پھرتے ہوئے کہا۔
" دراصل میں نے ای آنکھوں میں ایے لیزفٹ کر دکھے ہیں جن
سے مکیا اپ کے نیچ موجود اصل جرہ بھی نظراً جاتا ہے۔ انگیوں
کے نشانات تو بہرمال اصل جرے پر ہی ہیں"۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

Ш

Ш

a

S

m

" ہو نہد - ٹھک ہے اب چھپانے کا کیا فائدہ اس رستم نے تھرد مادے تھے اور اب میں اس کی بوئیاں لینے ہاتھوں سے کر نا چاہتا ہوں " - موہر فیاض نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور جہاری عرت میری عرت ہے۔اس نے سنوس اب جو کچے
کہوں گا اے پوری سنجیدگی سے سننا۔ سی نے لین طور پر ٹائیگر کو
کافٹان بھجایا تھا اور ابھی جہارے آنے ہے چہلے ٹائیگر عبال میرے
پاس اس نے آیا تھا کہ وہ تھے تفصیل سے رپورٹ وے سکے "عران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے سی
تفصیلات بتا دیں۔

اوه اس قدر منظم بین یه لوگ ویری بیز" موبر فیاض فی حرت برے لیج میں کہا۔

درنے یا خوفردہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ جہارے پاس حکومت کی طاقت ہے اور وہ مجرم ہیں اور یہ بھی من لوکہ اگر تم نے انہیں گرفتار کرنے کی کوشش کی تو اول تو تم انہیں آسانی سے فرفتار نہ کر سکو کے اور اگر ہو بھی جائیں تو ان کے خطاف جہیں نہ نہیں آسکااس کئے میں مہارے پاس آیا ہوں کہ طو تم تھے کم اذکم کوئی لائحہ عمل تو بنا دو " مور فیاض نے کہا۔ " لائحہ عمل بنانے کا کیا فائدہ جب تم اس پر عمل ہی شر سکو گے"۔ عمران نے کہا۔ " کیا مطلب کیوں عمل شرکر سکوں گا۔ کیا تم تھے اس قدر احمق مجھے ہو " مور فیانس کو عمران کی بات پر خصہ آگیا تھا۔ " جلو اس قدر نے ہی جس قدر تم کو اس قدر مجھ لیتا ہوں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ری کے میں میرے دوست ہو، بھائی ہواس سے تہیں میری عرب کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ مشن میری عرب کا سوال بن جکا ہے اس کے میں کی میں اس کے میں اس کے میں اس کے میں کے میں اس کے میں اس کے میں کے کے میں کے کی کے کے کی کے

اچھا یہ بات ہے تو مجر تھیک ہے ور ند میں چیطے مورج رہا تھا کہ
اس مشن کو مکمل کرا کو جہارے توالے کیا جائے اور اس کے لئے
میں نے موجا تھا کہ فورسٹارڈ کے چیف کو درخواست کروں لیکن
جہاری بات بھی درست ہے کہ یہ مشن واقعی جہاری عرست کا مشن
ہے کیونکہ جہارے گالوں پرموجو وانگیوں کے نشانات باوجو دمدهم
ہونے کے تھے صاف نظر آ رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو موپر
فیاض ہے افتیارا تھل پڑا۔

" نن _ نشانات مركرس نے تو موبر فیاض نے بے اختیار

W Ш Ш m

تم بھی ساتھ ہی بھک سے اڑ جاؤاور حمہاری لاش کے نکزے تک نہ مل سکیں "...... عمران نے کہا۔

" اسلحد اوه بال اس كانو مجمع خيال بى نه آيا تھا ليكن ميں بجر انہيں كيے كوركروں كاادر دہ بھى چار آدميوں كے ساتھ "...... سوہر فياض نے الجمع بوئے ليج ميں كها۔

" مجیح معلوم ہے کہ جہارے اندر بے مد صلاحیتیں ہیں۔ جہارا مسئلہ یہ ہے کہ تم ان صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی بجائے مرف لیخ دعب دید ہے ہے کام ثکانا چلہتے ہو لیکن عباں تم نے اپنے رحب دید ہے کا عال دیکھ لیااس لئے اپنی صلاحیتیں استعمال کرو"۔ عمران نے کہا۔

" فصیک ہے۔ تم نے فصیک کہا ہے۔ اوک جہارا ہے حد مشکریہ میں دعار نا برب میں کامیاب لوٹوں گا تو تہیں مشکریہ میرے حق میں دعار نا برب میں کامیاب لوٹوں گا تو تہیں دولات مسکرا کر کہا۔
" مرف دھوت" عران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" میں۔ بس مزید مت پھیا۔ ایے ففول سے مغورے کے باوجود میں جہیں خوری دھوت کھلانے کا وعدہ کر رہا ہوں اور اسے فقیمت محمود خدا حافظ "..... مور فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا فقیمت محمود خدا حافظ "..... مور فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیج تر قدم انجانا برونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عران بھی ہے اضیار مسکرا دیا۔ جرب برونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عران بھی ہے اضیار مسکرا دیا۔ جرب برونی دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز

عائی دی تو عمران نے ہاتھ برحا کر رسیور اٹھایا اور منبر ذائل کرنے

ی گواہ ملیں گے اور نہ الیے ثبوت کہ تم انہیں عدالت میں سزا دلا سکو۔اب مزید میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ تم بعرحال اس قدر احمق بھی نہیں ہو کہ مری بات بچھے نہ سکو عمران نے کہا۔

میں تو تبجھ گیاہوں لین خمبارے ڈیڈی کو کون تجھائے گا۔ انہیں اگر معلوم ہو گیا تو وہ تجھے جیل میں ڈلوا دیں گئے '۔ سوپر فاض نے کیا۔

ی می کی کر سکتے ہو۔ وہاں جب خونی مقابلہ ہو گا تو ظاہر ہے تم ہاتھوں میں پھول اٹھائے تو موجود نہیں ہو گے اور مقابلے میں تو بہرحال لوگ مرتے ہی رہتے ہیں "...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے اشبات میں سربلا دیا۔

۔ ٹھریک ہے میں بھی گیا۔ دافعی مقابلے میں تو لوگ مرتے ہی رہتے ہیں بہرحال اس کے بادجود میں کو شش کردں گا کہ کم از کم اس رستم اور سردار دونوں کو زندہ کچڑ سکوں ٹاکہ عباں اپنے ہیڈ کوارٹر میں ان سے ذراتفصیل سے مذاکرات ہو سکیں ۔۔۔۔۔۔ سوپر فیانس نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

دیاس سے مہا و مران ب اسپیر سوسید اوہ محرد لگار مت جاؤ۔

تو اب لائد عمل سنو۔ تم اپنے ساتھ زیادہ محرد لگار مت جاؤ۔
چار ایسے آدمی اپنے ڈیپار نمنٹ سے چن لوجو پوری طرح تربیت یافتہ
ہوں ادر مجر ملک اپ وغرو کرکے خاموثی سے دہاں گئے جاؤادر اس
بیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرولین خیال رکھنا نائیگر
کی معلومات کے مطابق دہاں ہے پناہ اسلحہ موجود ہے۔ایسا نہ ہوک

نہیں ہے جتنا سرچیف دیتا ہے "..... صدیقی نے کہا تو عمران ایک بار بجرب اختیار بنس برا۔ رابطہ قائم ہوتے ہی صدیقی ~ يس ــ صديقي بول رہا ہوں[…] " لعنیٰ تم نے ایڈوانس سرخ جھنڈی دکھا دی۔ چ ہے بھوے کو کی آواز سنائی دی۔ کوئی کھانے کی دعوت بھی نہیں دیتا اور جس کا پیٹ بہلے سے بجرا ہوا - على عمران ايم ايس س- ذي ايس سي (آكسن) بول ربا بون ہو اے سب کھانے کی دعوت دیتے ہیں "...... عمران نے کہا تو لین میں نے تو فورسنارز کے چیف کو فون کیا تھا یہ نجانے کال کمال صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس بڑا۔ جا مل ہے ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صدیقی بے اختیار "آپ فکر نه کریں۔آپ کو دعوت ضرور کھلائی جائے گی جاہے امجى كھاليں يا جب آپ كا جي چاہے "..... صديقي نے ہنستے ہوئے " اگر آپ کال کرنے سے پہلے سلیمان کے ہاتھ مجھے پیغام بھجوا دیتے کہ آپ کال کریں گے تو میں دافعی چیف آف فورسٹارزی ہوتا محرت ہے۔ اگر تھے ای رفتار ہے دعوتیں ملنا شروع ہو گئیں تو لین اب کیا کیا جائے یہ سوچ کر خالی نام بتانا پڑتا ہے کہ کہیں سر سلیمان کو جھٹی کرانی پڑ جائے گا۔ ابھی چند کمجے پہلے سوپر فیاض چیف کی کال مذہو " صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ خلاف توقع کھانے کی دعوت دے گیا ہے اور اب چند کموں بعد تم و كيابوا سرچيف كو بھي تو پته لكنا چاہئے كه صرف وي جيف دعوت دے رہے ہولیکن مسلم یہ ہے که سلیمان کی سابقہ تخواہیں، کے لیجے میں نہیں بولٹا اور بھی چیف ہیں "...... عمران نے مسکراتے بل اور الاؤنس تو ببرهال جھٹی سے بہلے دینے ہی بڑیں گے۔اس کا کیا ہوگا"..... عمران نے کہا۔ · سبي عمران صاحب سرچيف برحال جيف ب اس لے ميں ور فیاض کاآپ نے کوئی کام کیا ہوگا اس لئے اس نے آپ کو تو كم اذ كم يه جرأت نهي كر سكة "..... صديقي نے كما-دعوت دی ہو گی۔ میں تو بغیر کسی کام کے دعوت دے رہا ہوں "۔ " تو مچر میں آب فون بند کر کے دوبارہ کروں۔ مچر چیف آف صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ فورسٹارز سے رابطہ ہوسکے گا' عمران نے کہا۔ " نہیں ایک مثورہ ویا تھا جے اس نے خود ہی ففول بھی کہد " آخر آپ چیف آف فورسٹارزے بات کرنے پر کیوں بضد ہیں ویاساس کے باوجو و وعوت بھی دے ذالی "...... عمران نے کہا۔ جبكه پيواره چيف آف فورسنارزتواتناچيك بھى آپ كودينے كے قابل

Ш

Ш Ш كاشان ك الك چوئے بوٹل ك كرے ميں سوپر فياض اين مار ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا۔ مویر فیاض اس بار اینے ساتھ انسپکڑرضاکی بجائے انسپکڑراشد اور اس سے سیکشن کے تین آدی لے آیا تھا۔ انسکٹر راشد کے انتخاب کی وجہ تویہ تھی کہ انسکٹر راشد ملزی انٹیلی جنس میں کام کر چکا تھا لیکن الکی حادثے میں اس کی ناتگ ٹوٹ گئ تھی۔ گو اب وہ تھکی تھالین ملڑی کے میڈیکل یورؤنے اسے ملڑی انٹیلی جنس سے فارغ کر دیا تھا تب سے وہ سول انٹیلی جنس میں شامل ہو گیا تھا اور ودسری وجہ بیہ تھی کہ بہرحال انسپکڑ رضا ك سلمة اس رسم فان في سوير فياض كي جرك ير تحز مارك تم اس الن اب ده انسيكر دضا كو سائة مد ركهنا عابراً تحار موير فيانس نے لیے چبرے پر میک اپ کیا ہوا تھا اوریہ میک اپ انسپکر راشد نے کیا تھا کیونکہ اے ملڑی انٹیلی جنس میں اس کی باقاعدہ تربیت دى كى تحى انسكر راشد كاسكش ديي بمى دارا ككومت مي اسلحه

· کسیامثوره "..... صدیقی نے حران ہو کریو تھا۔ - اگر تم حائے بلوانے کا دعدہ کروتو میں حہارے فلیث پر آکر حہس بھی مشورہ وے سکتا ہوں کیونکہ سلیمان نے اماں بی کے حکم برمری جائے بند کر رکھی ہے عمران نے کہا-واکر اماں بی کا حکم ہے تو بھر تو میں بھی آپ کو جائے نہیں بلوا سكة اورجو آب جابين "..... صديقي نے منست ہوئے كها-" مرا خیال ہے کہ اصل چیف تو اماں بی ہیں کہ ان کا حکم من کر بی سب اس کی تعمیل پر تیار ہو جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو صدیقی ہے اختمار ہنس بڑا۔ " اوك ميں آرہا ہوں" عمران نے كما اور رسيور ركھ ويا-اس نے فیصلہ کر نیا تھا کہ وہ فورسٹارز کے ساتھ خود کاشان جائے گا اور سوپر فیاض اور اس کے آدمیوں کو واج کرے گا کیونکہ اے خطرہ تھا کہ مور فیاض اور اس کے ساتھی اس قابل نہیں ہیں کہ سیکرث سروس کے انداز میں کام کر سکیں اور ٹائیگر نے جو کچھ بتایا تھا اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سردار خان کے گروپ کے خلاف سیرت مروس کے انداز میں بی کام کر کے کامیانی ہوسکتی ہے۔

کا خیال بیڈ کو ارٹر پر دینے ناممکن ہو جائے گا۔ انسپکٹر راشد نے کہا۔ اس معمل معمل سنو سری بات سنو ہے کہ وہاں جاکر حملہ نہیں کر نامیہ بمارا اس کے ساتھ کام نہیں ہے کہ ہم چارا افراد جاکر دہاں لاتے بجرتے رہیں۔ ہم نے لا بدایات ان کے بوں کو کی کرنا ہے باتی رہا ہیڈ کو ارٹر تو اس پر تو ہم فوج کی مدد میں میں میں ریڈ کر سکتے ہیں۔ ہم سرکاری ادبی ہیں۔ ہم کوئی پرائیویٹ معشز کا جام ہم نے خود کرنے ہوں ۔۔۔۔۔ سوپر کا خیاتی میں کہ سب کام ہم نے خود کرنے ہوں ۔۔۔۔۔ سوپر کی خود کرنے ہوں ۔۔۔۔ سوپر کے نے خود کرنے ہوں ۔۔۔۔ سیکٹر راشد نے ایک طویل سانس بیا۔ فیل نے خود کرنے ہوں ۔۔۔ انسپکٹر کرنے کہا تو انسپکٹر راشد نے ایک طویل سانس بیا۔ انسپکٹر کرنے جون کرنے ہوں ۔۔۔ انسپکٹر کرنے کہا تھا تو یہی کہا تھا کہ ہیڈ کو ارٹر پر ریڈ کرنا ہے ۔۔ انسپکٹر کی ک

ہاں۔ جہلے مرا بھی یہی خیال تھالیکن پر میں نے سوچا کہ ہمیں خواہ مخواہ فلی ہمرو بیننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے ان بروں کو پکڑنا ہے اور پر باق کام سرکاری سطح پر کر لیا جائے گا"...... سوپر فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مُصلِک ہے موہر۔ میں مجھ گیا ہوں۔ آپ نے واقعی وانتحمدانہ فیصد کیا ہے " انسپکر واشد نے کا تو موہر فیاض کا ہمرہ ہے اختیار کھل اٹھا۔ " اب تم بتاؤ کہ اس رستم خان اور سردار خان کو کیسے پکڑا جا سکتآ

ہے۔ سوپر فیاض نے کہا۔ قاہر ہے باس اس کے لئے ہمیں کام کر ناہو گا۔ایک دور دز تو لگ جائیں گے * ... انسکٹر راثد نے کہا۔ کے سمگروں کے خلاف کام کرتا رہا تھااس نے موپر فیاض کا خیال تھا کہ یہ مشن بھی بہرحال انسکٹر راشد کے سیشن ہے ہی متعلق با اسکٹر راشد کے ساتھ باقاعدہ میننگ کی تھی اور اے تمام صورت حال بناکر اے ہدایات دی تھیں جس پر انسکٹر راشد نے اے بنایا تھا کہ وہ اس مشن میں موپر فیاض کو ہر صورت میں کامیاب کرائے گا۔ اے ایسے مشنز کا کافی طویل تجربہ تھا اور اپنے ساتھیوں کا انتخاب انسکٹر راشد نے خود کیا تھا۔ بہرطال یہ اس کے سیشن کے آدمی ہی تھے۔ موپر فیائس نے میں میک اپ تھا۔ بہرطال یہ اس کے سیشن کے آدمی ہی تھے۔ موپر فیائس نے میں میں بنانام صرف موپر رکھ بیا تھا۔

مور سب سے پہلے تو ہمیں اس ہیڈ کوارٹر کا جائزہ لینا ہے باکہ ہم معلوم کر سکیں کہ اس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کس انداز میں کرنا جاہتے ''انسکٹر رافعہ نے کہا۔

"سنوانپگر راشد کھے یہ جائزے وغیرہ کاکام پند نہیں ہے۔ ہم نے عباں سال دو سال نہیں رہنا کہ ہم جائزہ لیتے پھری اس سے اسے فضول کاموں میں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس سے سب سے جہلے ہم نے اس رسم خان کا سراغ نگانا ہے۔ دو ہاتھ آ جائے تو پھر اس سے سارے راز حاصل کر کے ہم اس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کر ویں گے "...... موپر فیاض نے کہا۔ "لیکن موپر مسئلہ یہ ہے کہ رسم خان کے گرفتاریا فائب ہوتے۔

ین مورد سلریہ ہے کہ در م حان کے ترفیاریا عائب ہوتے بی ان کا پورا گروپ الرث ہو جائے گا۔ اس کے بعد ظاہر ہے اس

ع سے سور فیاض نے کہا۔ " اس كا انتظام مين وبهطي بي كر حكامون جناب و تحجيم معلوم تحاك اس کی ضرورت بڑے گی۔ میں نے دار الحکومت سے بی اس کا انتظام كري تفاسيمال كى الك كالوفى براحت كالوفى اس مين الك اللا کو تھی کی چابیاں ہمیں مل سکتی ہیں۔ اس میں دد کاریں بھی موجود ہیں اور ضروری اسلحہ مجمی انسیکٹر راشد نے کما۔ ورد وري گذه بس مين اليے بي كام چامنا بون اس طرح فورى-طو بھر انھو۔ ولیے اگر تم ملے با دیتے تو ہم براہ راست وہیں علے جاتے"..... سوپر فیاض نے کہا۔ · میں نے جان بوجھ کر نہیں بنایا تھا کیونکہ میں نگرانی چیک کرنا چاہاً تھا"..... انسپکرراشد نے کہا۔ و نگرانی کیا مطلب بماری نگرانی کیوں ہو گ سو فیاض نے حران ہو کر کہا۔ ٠ ہو سكتا ہے كه وه لوگ الرث ہوں اور عمال آنے والے اجنبي 🕝 افراد کی تگرانی کر رہے ہوں۔ یہ چھوٹا شہرے اس لئے اجنبی افراد ک نگرانی ببرهال کی جاسکتی ہے " انسکیررا شد نے کہا تو سوپر فیاض نے اشبات میں سرملا دیا۔ م ي كيامعلوم بواب " سور فياض في يوجها-" نگرانی نہیں ہو رہی اس لئے اب ہم کو نھی جا سکتے ہیں "۔انسکٹر راشد نے کہا تو سوپر فیاض نے اشبات میں سرملا دیا۔

بهونهد الك دوروز كروى بات مي يه كام فورى كرنا چانا ہوں "..... مورفیاض نے کہا۔ " سر فوري كام تو اس طرح بو سكتا ب كه بم مي مون بونل جائیں اور بچر دہاں ہے اس کا سراغ نگاتے ہوئے مسلسل آگے برجتے على جائيں - پر جہاں بھی وہ ہاتھ لگے اے پکزئيں ليكن ظاہر بے پہلے ی قدم پراسے معلوم ہو جائے گا اور پھراس کے آدمی ہمارے خلاف ایکشن شروع کر دیں گے میں انسیکر راشد نے کہا۔ " تو كيا ہوا۔ ہم ان مجرموں سے اگر ذركر بيٹھ كئے تو بھر ہم مو سال بھی یہ مشن مکمل نہیں کر سکتے۔اس طرح ہے کہ میں می مون بوٹل جاکراس کا پتہ کر تاہوں تم اپنے ساتھیوں سمیت مری نگرانی کرو اور اگر ضرورت محسوس کرو تو مداخلت کرو در نه نهیں سوپر " سرمرا خیال ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں جبکہ مرے اومی ہماری نگرانی کریں۔ اس طرح کام زیادہ انچھے انداز میں ہو سکتا ے ... انسکٹر راشد نے کیا۔ م تھیک ہے لیکن تم نے سرے کام میں مداخلت نہیں کرنی "۔ سویر فیاض نے کہا۔ " ٹھیک ہے "..... انسکٹر راشد نے کہا۔ " تو بجر جاة اور كسى پرايرنى ديير اور كار ديير ك دريع كونى

ربائش گاه اریخ کرد اور کار بھی لو بھر ہم اپنا ایکشن شروئ کر دیں

تھا۔ عمران اے ویکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ کارمن سیکرٹ سوس کا معروف ایجنٹ گوسٹان ہے۔ گوسٹان بھی اے اتھی طرح پہچانا تھا اس ليم عمران مصرف فوري طور يرمز كياتها بلكه اس في بحلي كي ي تنزی سے بجرے پر ماسک میک اب ہمی کر لیا تھا۔ گوسٹان اس کی کار کے قریب ہے گزر تا ہواا کی طرف موجو د سیاہ رنگ کی ننے ماڈل کی کار کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اس نے ایک سرسری سی نظر عمران پر والى تمى ليكن بحروه أسك بره كيا تها- كوسنان كار من كا انتبائي مجها ہوا اور خاصا خطرناک سیکرٹ ایجنٹ تھا اس لئے عمران اسے مباں اس طرح اجانک ویکھ کرچونک براتھالیکن اے یہ بات مجھ س ندا ری تھی کہ گوسٹان بہاں ای اصل شکل میں کیوں گوم بجر رہا نہ كيونكه ببرحال كوسنان بهي جانباتها كه ياكيشياك وارافكومت مين عمران بھی رہتا ہے اور وہ اے دیکھ کر بہچان جائے گا۔ اس سے عمران نے اپنے طور پریہ اندازہ نگایا تھا کہ گو سنان کا یمہاں لاز ما کوئی ابیا مشن ہے جو حکومت کے خلاف نہیں ہے ورند وہ کیمی اس طرح اصل شکل میں گھومنے بچرنے کا رسک ند لیتا لین اس کے باوجوو گوسٹان کی دارالحکومت میں موجودگی بھی عمران کے نزدیک برحال تثویش انگر تمی اس سے عمران نے صدیق سے ملاقات کی بجائے اس کا تعاقب کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ گوسٹان سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھا اور چھر کموں بعد کار مزکر پلازہ کے کساؤنڈ گیٹ سے نکل کر بائیں طرف مر گئ تو عمران نے کار سنارٹ کی اور پہند کموں بعد اس

عمران نے کار اس رہائشی ملازہ کی یا۔ کنگ میں روی جس میں صدیقی کا فلیٹ تھا اور نیر کارے اتر کر وہ بلڈنگ کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ اچانک وہ بلڈنگ کے مین گیٹ سے نظنے والے ایک ادفی کو دیکھ کرچونک بڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مزااور والی اپن کار کی طرف برد گیا۔اس نے کارس سفتے ی کارے دیش بورد ہے ماسک میک اپ کا باکس شکالا اور دوسرے کمجے اس نے انتہائی نجرتی ے سراور پجرے پر ماسک چرہما کر اے دونوں باتموں ہے تھر پکا کر ایڈ جسٹ کر دیا۔اس نے یہ کام اس قدر تر رفقاری سے کیا تھا کہ شایدی کوئی اس کی اس حرکت کو مارک کر سکاہو البتہ عمران کی نظری ای لمب ترکی او بی بر بنی مولی تمین جب بلایک سے نفت وید کر عمران چو نکا تھا۔ یہ کار من نزاہ تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور وہ برے اطمینان تجرے انداز میں چنتا ہوا یار کنگ کی طرف می اربا

W

W

Ш

ت جناب ایک منث "...... بولنے والا مقامی ہی تھا۔ عمران مزاتو اس کی طرف ایک نوجوان بڑھا حیاآ او اتھا۔ وہ نام ایک درجوان بڑھا جاتا ہے کہ آن میدان المج

و بی فرائیے "...... عمران نے اس کے قریب آنے پر سبات کیے موالیہ و محالہ

اوم کو محی میں موجود ہیں آئے تشریف لائے نوجوان نے کہا اور والی من گیا۔ عمران بھی ایک طویل سانس لینا ہوا اس کے کہا اور والی من باللہ علی ایک طویل سانس لینا ہوا اس کے بیچے چل ہوار البت اس نے کرون میں بنتگی بھر کر ایک جھنگے ہے ماسک اتار ویا تھا کیونک سؤک پراس وقت کوئی ٹرینک موجود نہ تھی اور چرجب تک وہ اس نوجوان کے بیچے کو تھی کے بھائک تک بہتیا وہ ماسک کو ترسر کرکے کوٹ کی جیب میں بھی ڈال بیکا تھا۔

" آئے تشریف لائے " نوجوان نے چھوٹے کھلے بھانک کے

نے بھی کار کو سمیاؤنڈ گیٹ سے باہر تکال کر اس طرف موڑ دیا جدحر گوسٹان کی کار گئی تھی اور بھر تھوڑی دیر بعد اس نے گوسٹان کی کار کو چکی کر ایا۔ اے چونکہ معلوم تھا کہ گوسٹان سیرٹ انجنٹ ہے اس انے اس نے اتبائی محاط انداز میں اس کا تعاقب شروع کیا آگہ گوسٹان کو شک ندی سکے لیکن مختلف سرکوں سے گزرنے سے بعد عمران اس نتیج پر پہنچ حیکا تھا کہ یا تو گوسٹان کو تعاقب کی پرواہ نہیں ب یا بچراے تعاقب کا خیال تک نہیں ہے۔ گوسٹان کی کار ایک مضافاتی کالونی میں واخل ہو کر ایک کو نمی کے گیٹ کے سامنے جا كر رك كي مران في اين كار كاني يتحيى بى ايك رايستوران كي یار کِنگ میں اس طرح موژ کر روک دی تھی کہ ویکھنے والایہی سمجھے کہ عمران اس رلیمتوران میں بیٹھنے کے لئے آیا ہے جبکہ وہ اسے جمک كرياً رہے۔ چند كمحوں بعد كو تھى كا پھائك كھلا اور كار اندر چلى كمي تو عمران کار سے نیچ اترا اور کار لاک کر کے وہ بجائے رلیستوران میں جانے کے اس طرح آگے برصے نگا جسے وہ اس کالونی کا رہائشی ہو اور ولیے بی ٹیلنے کے لئے باہر آیا ہو۔ اس کو مفی کے گیٹ کے سلصنے ے گزرتے ہوئے اس نے ایک نظر کو نعی کے ستون پر موجود نیم پلیٹ پر ڈالی لیکن وہاں نام کی بجائے کو نعی کا سراور نیچے کالونی کا نام درج تھا۔ عمران اطمینان سے آگے برصے نگالیکن ابھی اس نے دس بارہ قدم ی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک اے لین عقب سے آواز سنائی دی ۔

Ш

i e t

m

تجے جرادا خیال ہی ند رہا تھا۔ اب تمہیں بلازہ میں دیکھر کر گئے جہادا خیال آیا۔ بھر تم نے تھے دیکھر کر ماسک ممیں اپ کیا اور پھر حمل افتات شرح کی دیکھر کہ ماسک ممیں اپ کیا اور کا حکوم پر حمل افتات کر کے بات جیت کر لی بات ہیں کہ اس طرح بیات ہیں اس نے ند چھرا تھا کہ اس طرح بات نہیں ہو سکی تھی ہیں۔ گوستان نے مسکرات بوئے جو اب دیا۔ اس کمے دردازہ کھلا اور وی نوجوان اندر داخل بوئے ہوا۔ اس کے دردازہ کھلا اور وی نوجوان اندر داخل بوئے اس نے میں جوس کے دوگلاس رکھ بوئے تھے۔ اس نے ایک گلاس کو سان اور ایک عمران کے سامند رکھا اور کی خوان کے سامند کر کھا اور کی خوان کے سامند کر کھا ور کھی معلوم ہے کہ تم شراب نہیں بینیا اس نے میں نے جوس کا

جہلے ہی ملازم کو کہد ویا تھا"..... گوسٹان نے اپنے سلمنے رکھا ہوا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "شکریہ سائل مسان معان موجودگی میں بریش اعیش جہد۔

شکریہ - لین حہاری مہاں موجو دگی میرے لئے باعث حیت ہے میں عمران نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ میں درانسل میاں فجی طور پر آیا ہوں۔ میں کسی مشن سے سلسلے میں نہیں آیا ۔ ''نین حمباری ہوئی تو موجود ہے''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے۔ ''نین حمباری ہوئی تو موجود ہے''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے۔

بوٹ کہا تو گوسٹان ہے اختیار ہو نگ گڑا۔ بیوی کے مطلب مسلم کوسٹان نے حدث بجرے ملجو میں ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں حمرت سے بھٹ کر تقریباً کانوں تک کئی۔ رمی تھیں۔ ظاہر ہے پہند لموں بعد بی کسی کی شکل اور بال اس حد تک تبدیل ہونے کا اس نوجوان کے ذہن میں تصور بھی : تما۔ حمران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ماسک میک اپ

کیا ہوا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نو دوان نے بے اختیار اکیہ طویل سانس لیا اور بچر وہ اندر کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے بھی ظاہرہے اس کی بیروی کی اور بچر تھوڑی دیر بعد وہ اکیک کمرے کے وروازے کے سلمنے کہتے گئے۔

" تشریف لے جائے " نوجوان نے کہا تو عمران نے بند وروازے کو ہاتھ ہے وحکیل کر کھولا اور اندر داخل ہوا۔ سلمنے کری پر گوشان میں مسکر اہٹ تھی۔ پر گوشان میں تمران ۔ برد صائد مسکر اہٹ تھی۔ نوش آمدید عمران ۔ برے طویل عرصے بعد تم سے ملاقات ہو رہی ہے " گوشان نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصل فحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

م شکریہ لیکن تم نے کھیے پاکیشیا آنے کی اطلاع نہیں دی ورنہ میں تہیں ایئر پورٹ پر ہی خوش آمدید کہتا ہے۔۔۔ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے جواب دیا۔ " کس قسم کی مشیزی "..... عمران نے چونک کر حرت بجرے

" تم كيون يو جيد رہے ہو۔ جھ پر يقين كرو كه ميں كسي غلط كام

" میں اس لئے یو چھ رہا ہوں کہ کار من سے یا کیشیاس مشیزی تو

" سوری سیے چونکہ بزنس سیکرٹ ہے اس سے میں نہیں بتا سکتا۔

شکریہ ۔ لیکن میں مصروف رہوں گا اس لئے معذرت خواہ ہوں

"اوے کب تک رہو گے عبال " عمران نے یو تھا۔

Ш

Ш

Ш

k

5

کیے ملوث ہو سکتا ہوں۔ مشیزی ہے "...... گوسٹان نے جواب دیا۔ لجح میں یو جما۔ میں ملوث نہیں ہو سکتا اسس گوسٹان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ منگوائی جاتی ہے لیکن یا کیٹیا سے مشیری کار من لے جانا اور پھر مشیزی بھی ایسی کہ جس میں مد صرف دو یار میاں دلیسی لے ربی ہوں بلکہ ایک بارٹی اس کے تحفظ کے لئے سیرٹ ایجنٹ کو بھی بار كر ك_اليى كون ى مشيزى موسكتى ب نيسه عمران نے جواب ببرحال یہ کام ند بی غرقانونی ہے اور نہ غلط اس لئے تہس فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"..... کو سٹان نے کما۔ " بس صرف دو تین روز اس سے بعد واپی ہو جائے گی "۔ کوسٹان نے کہا۔ " بحرمسری طرف سے آج رات ڈنرکی وجوت قبول کرو "۔ عمران

و نی معاملہ تو شادی می ہو سکتا ہے "..... عمران نے برے معصوم سے نیج میں کہا تو گوسان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس برا۔ " اوہ نہیں۔ ایک بی کافی ہے۔ دوسری کی ضرورت نہیں ہے۔ نی سے میرا مطلب ایک پرائیویٹ یارٹی کاکام تھا '..... گوسٹان نے م كى يرائيويد يارنى كو اگر كى كام كے لئے كوستان جي معروف سیکرٹ ایجنٹ کی ضرورت پڑجائے تو وہ بہرحال ہمارے لئے نی نہیں ہو سکتا".....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ " میں یمباں بزنس کے ایک سووے کی تکمیل کے لئے آیا ہوں۔ اس سووے میں ایک اور یارٹی بھی ولجی نے ربی ہے لیکن ہماری یارٹی کی آفر منظور کر لی گئی ہے۔اب مال کی ڈیلیوری لین ہے جبکہ دوسری بارٹی کی طرف سے خطرہ ہے کہ وہ بال کی ڈیلیوری پر زبردستی قبضه نه كر لے اس لي مرى خدمات حاصل كى كى ہيں"۔ كوسنان " يمركام بو گيايا الجي بونا ب "..... عمران في كما-" نہیں ابھی ڈیلیوری لسنی ہے " گوسٹان نے جواب دیا۔ " اسلحه ب يا منشيات " عمران نے كما تو كوسنان ب اختيار " ارے نہیں ۔ نہ اسلحہ ہے اور نہ منشیات۔ میں ایسے کاموں میں

Ш Ш m

جتانچ اس نے اس بلازہ تک مینچے یکھتے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ نہ صرف کو ہمی ٹریس اس ادمی کو ہمی ٹریس کر سان کی نگرانی کرائے گا بلکہ بلازہ میں اس ادمی کو ہمی ٹریس کی بلازہ کے جس سے طاقات کے لئے کو سٹان دہاں گیا تھا۔ جتانچ بلازہ کی بلا کنگ میں کار روک کر وہ نیچ اترا اور نچر تیز تیز قدم انحمایا وہ سید جا استقباری کی طرف بزیما جل گیا۔ اس معلوم تما کہ بلازہ میں انتظامیہ کی طرف سے استقباریہ اس سئے بنایا گیا ہے کہ بلازہ میں انتظامیہ کی وہاں رہائشی افراد کے سلسلے میں ان کی مطلوب معلومات مہیا کی جا سکیس۔ دہاں کاؤنٹر کے سلسلے میں ان کی مطلوب معلومات مہیا کی جا سکیس۔ دہاں کاؤنٹر کے سلسلے میں ان کی مطلوب معلومات مہیا کی جا سکیس۔ دہاں کاؤنٹر کے سیمچے ایک فوجوان لزکی

" جی فرمائیے جتاب لا کی نے عمران کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی مؤد بانہ لیجے میں کہا۔

آپ کب ہے ہماں ڈیوٹی پر ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پو تھا تو لا کی اس کا سوال سن کر بے اختیار چو نک پڑی۔اس کے ہجرے پر حمیت کے تاثرات ابجرائے تھے۔ شاید اے عمران سے اس سوال کی توقع ہی

' بی مجھے چار گھنٹے تو ہو گئے ہوں گے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں نسب لز کی نے حمیت بھرے لیج میں پو تھا۔

اس سے کہ میں جو معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اس کے بارے میں وہی بتا سکتا ہے جیسے عبان ڈیوٹی ویتے ہوئے کم از کم دو ا گھنٹ گڑر گئے ہوں۔ میں نے موچا کہ ہو سکتا ہے کہ اس دوران البتة وعدہ كد مجر كبھى يمهاں آيا تو ضرور تهمارى دعوت كھاؤں گا -گوسٹان نے جواب دیا۔

" او کے پھر اجازت" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو گوسٹان

المسلم المراسطة المسلم المسلم

اوے دعدہ رہائین ایک شرط پر کہ اگر تمہارا یہ بزنس سیرٹ پاکیشیا کے ملکی مفاد کے خلاف ہوا تو نچر نقیناً مجم مداخلت کرنی بڑے گی "..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں" گوسٹان نے کہا تو عران نے اہلا ہے۔ عران نے اہلات میں سربالایا اور پر واقعی گوسٹان اے بھائک تک چھوڑنے آیا اور عمران اس سے مصافحہ کر کے کو تھی ہے باہر نظا اور سی تیز قدم اٹھا آباری رہیں وران کی طرف بڑھا چا گیا جس کی پارکنگ میں اس کی کار موجو و تھی اور تھوڑی ویر بعد وہ کار میں بیٹھا ایک ار مشیری کی خارم وجو تھی اور تھوڑی ویر بعد وہ کار میں بیٹھا ایک ار مشیری کے بارے میں موج رہا تھا جس کی ڈیلیوری کے لئے گوسٹان مشیری کے بارے میں موج رہا تھا جس کی ڈیلیوری کے لئے گوسٹان میں معلوم کرنا جہار تھی کہ کو مثان اس رہائشی بلازہ میں کس سے ملئے گیا ہوگا۔

"كيا بير آصف خان عبال كے مستقل رہائشي ہيں "...... عران في چھا۔
" جي بال - گزشته اكيك مضع ہے عبال رہ رہے ہيں - يہلے ان كا يہ فيلٹ بند رہا تھا"...... لا كى في جو اب ديا تو عران في اس كا شكر يہ تعالى ان كا يہ دواكي اور كير وہ نفث كى طرف بڑھ گيا۔ صدايتى كا فليٹ چو تھى سزل پر تھا ليكن عمران تعيرى منزل پرى اثر گيا اور كير چند لمحوں بعد وہ كمره غمر ايك سو بارہ كے سامنے تھاليكن وروازے پر آلا لگا ہوا تھا۔ عمران في اور عمر جيب سے باسر كى تكال كر اس في جند لمحوں بعد بى وروازہ كھول ليا۔ كمرے ميں داخل ہو كر اس في دروازہ اندر سے بند كر ديا اور كير لائير جلاكر اس في فيث كى تلائى لين شير جلاكر اس في فيث كى تلائى لين شروع كر دي لين فيث ميں والے فرنيج كے اور كوئى جز بھى موجود

a شروع کر دی لیکن فلیٹ میں سوائے فرنیچر کے اور کوئی چیز بھی موجو د ية تمى من يد بى المارى مين كوئى سامان تحا اوريد كبى قسم كاكوئى بیگ ۔ بورے فلیٹ کی تلاش لینے کے بعد عمران واپس جانے کے لئے مڑا ی تھا کہ اس کی نظریں ایک کرے کے کونے میں بڑی ہوئی ردی کی ٹوکری پر یو کئیں جس کے اندر پہند کاغذ بڑے نظر آ رب تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ٹوکری کو فرش پرالٹ دیا۔ ان کاغذات میں ے البتہ ایک کارڈے کھٹے ہوئے دو حصے اے ل گئے ۔اس نے ان حصوں کو جوڑا تو دہ بے اختیار چونک بڑا کیونکہ اس کارڈ پر سیاہ کھوڑے کی تصویر بنی ہوئی تھی اور نیچ انگریزی میں لفظ سردار لکھا ہوا تھا۔ عمران نے اے پلٹ کر ویکھا لیکن دوسری طرف خالی تھی۔ شفٹ تبدیل ہو جگی ہو ''۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے سوال کی وضاحت کی۔

" اوہ فرملئے کمیسی معلومات "لار کی نے ایک بار پر چونک

سب بہت کار من خواد غیر ملکی اب سے تقریباً ذیرہ گھنٹہ وہلے مہاں اے آئے۔ تجھے ان سے مروری کام ہے لیکن وہ مل نہیں رہ اس لئے میں ان صاحب سے ملنا چاہتا ہوں جن سے انہوں نے مہاں ملاقات کی تاکہ میں ان سے ان کاموجو وہ بتہ معلوم کر سکوں عمران فرکا

' بی کیا نام تھا ان کا '' لڑکی نے سامنے پڑا ہوا رجسٹر کھولتے نے یو چھا۔

ان کا نام تو گوسٹان ہے لیکن کیا عباں معلومات کے لئے نام پتہ بھی بہآنا پڑتا ہے "...... عمران نے حیرت بحرے لیج میں کہا۔ " بی ہاں۔ صرف ان غیر علیوں کو جو عباں کے کسی رہائش سے طاقات کر ناچاہتے ہوں کیونکہ الیما بمیں مقامی انتظامیہ نے حکم دیا ہوا ہے "...... لڑی نے رجسٹرے اوراق پلٹتے ہوئے جواب ویا اور عمران نے اخیات میں مربلادیا۔

ہی ہاں۔ کو سنان صاحب نے سہاں کرہ نمبر الک سو بارہ تسری منزل میں دہنے والے ایک آدمی آصف خان سے طاقات کی ہے ۔ لاکی نے ایک اندراج دیکھتے ہوئے کہا۔ Ш

Ш

W

· · ·

عران نے مند بناتے ہوئے کہا۔ "جمت وہ کسیہ مسد معدیقی نے حیران ہوتے ہوئے ہو تھا۔ "جس کے پاس وہاغ ہو تا ہے وہ تو چیف بن جاتا ہے ۔ عمران نے مند بناتے ہوئے جواب دیا تو صدیقی ہے اختیار کھلکھلا کر ہنس

برطال یہ بنائیں کہ آپ کو مہاں تک پہنچتے دیر کیوں ہو گئی۔
کیا کوئی خاص مسلد بیش آگیا تھا ۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔
اُ ہاں۔ جس مشن کے لئے میں جہارے پاس آرہا تھا اس مشن کی
گشدہ کریاں جہارے اس بلازے میں ہی ٹریس ہو گئیں۔ عمران

ئے جواب دیا تو صدیتی بے اختیار جو نک پڑا۔ "کیا مطلب کیا کوئی مجرم عبان اس بلازے میں رہ رہا ہے اور کیا کوئی کمیں شروع ہو چکا ہے "...... صدیقی نے حمرت مجرے لیج

" کیس شروع کرنے کے لئے تو حمہاری قدمت میں حاضری دینا چاہتا تھا لیکن درمیان میں کمیں خود خود شروع ہو گیا"...... عمران نے کہا اور مجراس نے گراس ڈیم کے سلسلے میں تفصیل بتا دی۔ تا سلمطال کے حضوری میں مسلسلے میں تفصیل بتا دی۔

آپ کا مطلب ہے کہ یہ مشیزی دراصل وہ چوری شدہ پرزہ ہے جو اب یہ لوگ گو سٹان کی مدد سے ملک سے باہر نگانا جاہتے ہیں '۔ صدیقی نے کہا تو عمران کے ہجرے پربے اختیار تحسین کے تاثرات انجرآئے۔ انجرآئے۔ عمران نے کارڈ کو جیب میں ڈالا اور دوسرے کاغذات کی ملائی لین شروع کر دی اور مچر ایک کاغذے کر نکڑے پر اے منی مون کے الفاظ اور کاشان تھیا ہوا نظر آگیا تو وہ بے اختیار جو نک پڑا۔ اس نے وہ کاغذ بھی جیب میں ڈالا اور مجر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے باتی کاغذات ٹوکری میں ڈالے اور ٹوکری کو اس جگہ رکھ کر وہ فلیٹ سے باہر آگیا۔ ماسڑ کی کی مد دے اس نے جس طرح لاک کھولا تھا اس طرح بند کر دیا اور ایک بار مجر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اب صورت عال کچھ کچھ اس کی مجھ میں آنے لگ گئی تھی۔ جو تھی منزل پر سی کی اس نے صدیقی کے کرے کے باہر موجو دکال بیل کا بٹن پریس

۔ * کون ہے ''..... اندر سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔ * کر کر سے ''

" نُوسَكُل سٹار"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو دروازہ کھلا اور صدیقی کا مسکرا تا ہوا ہجرہ سلمنے آگیا۔

آپ کہاں رہ گئے تھے۔ بڑا انتظار کرایا ہے۔۔۔۔۔ صدیقی نے سلام دھاکے بعد عمران سے پو مجا اور سابق ہی وہ فرتج کی طرف بڑھ گیا۔ میں کچھ نہ پو چھو۔ورو کجری ایک طویل واسان ہے۔ول خون

کے آنسو رو رہا ہے اور آنگھیں ویران ہیں "...... عمران نے کہا۔ " دہائ سنسنا رہا ہے۔ ہاتھ ہیر پھولے جا رہے ہیں "...... صدیقی نے جوس کے دو ڈیے اٹھا کر واپس مزتے ہوئے کہا۔

ارے ارے یہ خواہ مخاہ کی تہمت بھے پر کیوں لگا رہے ہو۔۔

ذریع آسانی سے باہر بھیجا جا سکتاتھا یا کوئی بھی آدمی اسے ساتھ کے جا سکتا تھا"...... صدیقی نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

Ш

Ш

Ш

5

، بوست ب كد سردار خان ادراس كروب في باقاعده سودا بازى كى كوشش كى بو ادر اس سليل س ده دد تين يار ميول س

باری می تو سن می او اور می ایست اور قیمت کے بیش نظرانہیں رابطہ کر رہا ہو اور می پرزے کی اہمیت اور قیمت کے بیش نظرانہیں خطرہ ہو کہ دوسری پارٹی اسے الزاسکتی ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ

انہیں خدشہ ہو کہ حکومت اس پرزے کے سلسلے میں باقاعدہ چیکنگ کر رہی ہو۔ کوئی نہ کوئی بات بہرحال ایسی ہے جس کی دجہ سے ایسا ''' میں میں میں میں اس کا اتبار کی ہے ایسا

خصوصی انتظام کیا گیا ہے ۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا تو صدیقی نے اشبات میں سر ملادیا۔۔

ان مجرموں کے سلسلے میں آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے "-صدیقی نے تھوڑی در بعدیو مجا-

ی کے رون روب ہے۔ " یہ کس مور فیاض کے باس ہے ادراس بار میں نے فیصلہ کیا

ہے کہ وہ خود ہی ہے کسیں مکمل کرے گا"...... عمران نے جواب دیا۔ " تو آپ چاہتے ہیں کہ ہم صرف بیر پرزہ برآمد کر لیں "..... صدیقی

نے کہا۔ " ہاں۔ چونکہ یہ انتہائی قیمی پرزہ ہے اور سوپر فیاض کے بارے میں تجمعے معلوم ہے کہ وہ اے برآمد نہیں کرسکے گاس کئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پرزہ فور شارز برآمد کرے گی"...... عمران نے گڈ۔ واقعی اللہ تعالیٰ جب کسی کو چیف بناتا ہے تو اسے عقل بھی وے دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں غدا جب حسن دیتا ہے تو نزاکت بھی خود خود آجاتی ہے ۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے ۔۔۔۔۔۔ صدیتی نے چونک کر

ہا۔ 'نہیں۔ میں تو تہاری تعریف کر رہا ہوں۔ تم نے جس طرح درست اندازہ نگایا ہے اس سے مجھے حقیقیاً ہے عد مسرت ہوئی ہے۔ عمران نے کہا تو صدیقی کا بجرہ ہے اختیار مسرت سے کھل اٹھا۔

" اس تعریف کا شکریہ۔ بھر تو اس گوسٹان کی نگرانی ہونی چاہئے در نہ دہ پرزہ کے اڑے گا"..... صدیتی نے کہا۔

ہاں تم اپنے ساتھیوں کی ڈیوٹی لگا دو لیکن انہیں بنا دینا کہ گوسٹان عام آدمی نہیں ہے انتہائی تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹ ہے ۔ ہے "…… عمران نے کہا تو صدیقی نے اشات میں سرہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نسر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ دوسری طرف سے چوہاں نے جواب دیا تو صدیقی نے اے مختم واقعات بتاتے ہوئے گوسٹان کی نگرانی کی ہوایات دے دیں۔

عمران صاحب میری مجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ ایک پرزے کو یہاں سے باہر مجھوانے کے لئے آخر ایک سکرٹ ایجنٹ کی فدمات کیوں حاصل کی گئی ہیں۔اے تو کمنی مجمی کوریئر سروس کے Ш

" بال كياكوئي خاص بات " صديقي في جونك كريو جها-و کو تھی تو خالی بری ہوئی ہے البت اس میں ایک مقامی نوجوان

كى لاش موجود بـ ات سيخ مي كولى ماركر بلاك كيا كيا باور اس کی لاش بناری ہے کہ اساتقریباً ایک ذیرھ مھننہ پہلے ہوا ہے۔ کو تھی میں ایک سیاہ رنگ کی کار موجود ہے دوسری طرف سے چوہان نے رپورٹ دی تو عمران جو لاؤڈر کی وجہ سے اس کی آواز سن

ربا تھا بری طرح چونک بڑا۔ اس نے صدیقی کے ہاتھ سے رسیور

" چوہان میں عمران بول رہا ہوں اگر گوسٹان نے مرے دہاں ے نکلتے ی کوشی چھوڑ وی ب اور اپنے ملازم کو ہلاک کر دیا ب تو اس کا مطلب ہے کہ وہ مشیری کا پرزہ چھلے بی حاصل کر جکا تھا اور اس نے مجھ سے بچھا جھڑانے کے لئے جموث بولا ہے۔ وہ اب ملک ہے نکلنے کی کوشش کر رہا ہو گا اس لئے تم فوراً ایئر بورث پر جاؤ اور اگر گوسٹان وہاں موجود ہو تو اے جانے سے کسی نہ کسی انداز میں رو کو ادر عباں صدیقی کے فلیٹ پر اطلاع دو "...... عمران نے تیز کیج

* تصلی ہے " ودسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور

"آب كا اندازه درست ب- وه واقعي يمهان آصف خان سے پرزه عاصل کر جکا تھا۔ پھر آپ نے اس کا تعاقب کیا تو وہ چونکہ آپ کو ملین یه ضروری تو نہیں که واقعی ان لو گوں نے پرزہ خراب م

كيا ہو۔ ہو سكا ب انہيں اس كى اہميت اور قيمت كا سرے ب اندازہ ہی نہ ہو " صدیقی نے کما۔

· نہیں اس عالی جاہ ہے جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق اس پرزے کو خصوصی طور پرچوری کیا گیا ہے اور اس کی وجدے ساری مشیزی نه صرف بیکار ہو گئ ہے بلکہ صرف یہ پرزو حکومت کار من نے دینے سے انکار کر دیا ہے اور یہ مشیزی اس قدر قیمی ہے کہ پہلے بھی حکومت نے اسے عالمی ادارے کی امداد حاصل کر کے خریدی ہے اس لئے ظاہر ہے اب حکومت وو بارہ اس قدر قیمتی مشیزی نہیں خرید سك كى اس لئے مقيناً ان لو كوں كو اس برزے كى اہميت اور قيمت كا احساس ہو گا اور اس قدر قیمتی پرزے کو تباہ ہی کرانا تھا تو پچر ان کے لئے یہ زیادہ اسان تھا کہ دہ اسے چوری کرانے کی بجائے وہیں ساری مشیری ہی تباہ کر دیتے " عمران نے جواب دیتے ہوئے كما اور صديقى في اثبات مي سربلا ديا- يجروه كافي دير تك اس بارے میں باتیں کرتے رہے بھر اچانک پاس بڑے ہوئے فون کی کھنٹی نج انھی اور صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر رسپور اٹھا لیا۔

صدیقی بول رہا ہوں " صدیقی نے مؤدبانہ سیج میں کمار " چوہان بول رہا ہوں صدیقی میں دوسری طرف سے چوہان کی اواز سنانی دی تو صدیقی نے مائقہ مزحا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ ہسپتال لے جانا جائتی تھی اور تھے انہوں نے گرفتار کرنا جابا لین میں نے سپیشل فورس کا کارڈ دکھا کر ان دونوں کو کار میں ڈال کر سپیشل ہسپتال بہنچا ویا ہے۔ میں وہنیں سے فون کر رہا ہوں۔ ان کی حالت تھویش ناک ہے۔ ان کے آپریشن کئے جا رہے ہیں۔ گوشان اور اس کے دونوں ساتھیوں کی لافعیں دہیں ایر تورث پر ہی ہیں۔ چہان اور نعمانی کی وجہ سے میں ان کے سامان دھیرہ کے بارے میں معلوم نہیں کر سکا ہسسہ فاور نے تیز تیز کیج میں کہا۔ "دو۔ ادہ ویری بیڈ۔ تم وہیں ہسپتال رہو میں عمران صاحب کے ساتھ ایر پورٹ جاتا ہوں "سسل مدیقی نے کہا اور رسیور رکھ

Ш

Ш

Ш

k

کے ساتھ ایر پورٹ جانا ہوں اسسسسدی سے ہا اور استور اسھ دیا۔ عمران کے بجرے پر بھی پر بشانی کے ناٹرات ابجر آئے تھے۔ بچر تھوڑی دیر بعد ان کی کار انہائی تیز رفتاری سے ایر پورٹ کی طرف اژی چلی جا رہی تھی۔ ایر پورٹ پر پولسیں موجود تھی۔ گوسٹان اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہال ہے بھا دی گئی تھیں۔ عمران تیزی سے ایر پورٹ بینجر کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ دربان نے اے روکنے کی کوشش کی لین عمران اے ایک طرف بھاکر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ دہاں پولیس کا ایک آفسیر موجود تھا۔ عمران کے بیچے صدیقی بھی اندر داخل ہو گیا۔

" عمران صاحب آپ روه روه عبال ایک واقعہ ہو گیا ہے اس لئے میں معروف ہوں"..... ایر پورٹ مینجر نے عمران کو اندر واضل ہوتے دیکھ کر معذرت بجرے لیج میں کہا۔ جانیا تمااس لئے اس نے یہی مناسب کھا کہ آپ سے باقاعدہ گفتگو کرے ورنہ آپ بقیناً اس کا بھیا آسانی سے نہ چھوڑتے "...... صدیقی نے کہا۔

منین جب وہ بلازہ سے نکل رہا تھا تو اس کے ہاتھ میں تو کوئی پیک نہیں تھا اور پرزہ اب اتنا چھوٹا بھی نہیں ہے کہ اس کی جیب میں آجائے *.....عمران نے کہا۔

میر شاید وہ نگرانی کے خیال سے کو تھی چھوڑ گیا ہو گا - صدیقی یہ کما۔

' نیکن اس صورت میں وہ اس مقامی نوجوان کو گولی ند مار آ۔ یہ
کام وہ اس صورت میں کر سمآ ہے جب اس نے ملک سے باہر جانا
ہو ' عمران نے کہااور صدیقی نے اشات میں سربلا دیا۔ چر تقریباً
ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ نج انفی تو صدیقی نے رسیور انمحا
لیا۔ لاؤڈر کا بٹن جہلے ہی پرلیمڈ تھا۔

"صدیقی بول رہا ہوں ".....مدیقی نے مؤد باند لیج میں کہا۔
"خاور بول رہا ہوں صدیقی ہج بان اور نعمانی دونوں شدید زخی
ہو گئے ہیں اور گوسٹان اور اس کے دو ساتھی ہم نے ہلاک کر دیئے
ہیں۔ ہم نے اے ایر کورٹ پر گھرنے کی کوسٹش کی تو اس نے
اچانک فائر کھول دیا۔ اس کے ساتھ دو اور آدی بھی تھے۔ انہوں نے
بھی ساتھ ہی فائر کھول دیا جس کے نتیج میں چوہان اور نعمانی دونوں
شدید زخی ہوگئے۔ ایر کورٹ سیکورٹی فورس ان دونوں کو جنرل
شدید زخی ہوگئے۔ ایر کورٹ سیکورٹی فورس ان دونوں کو جنرل

m

سی معلوم کراتا ہوں۔ ابھی تک تو اس بارے میں کی کو خیال نہیں آیا تھا ۔۔۔۔۔ ایر کورٹ مینجر نے کہا اور مزیر پڑے ہوئے انزکام کارسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پرلی کر دیئے۔

آپ بلیز باہر تشریف لے جائیں پھر آپ ہے بات ہو جائے گی ۔۔۔۔ عمران نے پولیس آفییر ہے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سیشل فورس کا خصوصی کارڈوکال کر اے دکھا دیا۔

موربانہ لیج میں کہا اور تیزی سے بروئی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ایر کورن شرف کیا۔ جبت کر کے رسور

" تین بڑے بیگ ہیں جتاب ان مرنے والوں کے سامان ک" ایر کوزٹ مینجر واسطی نے کہا۔ " فصیک ہے انہیں میکیں میگو الیجیة "...... عمران نے کہا۔

سی جہ ایل ایل ایس ویہ مران کے ہا۔ "میں نے پہلے ہی کہد دیا ہے ابھی آجاتے ہیں۔ بیٹھیں۔ کچے آپ کے ساتھیوں کے زخمی ہونے کا بے حد افسوس ہے "...... واسطی نے کیا۔

الد تعالی اپناکرم کرے گا ۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ تعوری دیر بعد وروازہ کھلا اور دو آوی تین بڑے سفری بیگ اٹھائے اندر داخل بوئے۔ ان کے سابق نیگ بھی موجودتھے۔ عمران نے سب ے بیلے بیگ کے سابقہ کو شان کے نام کا سبت بیلے بیگ بیگ کے سابقہ کو شان کے نام کا

" میں بھی اس سلسلے میں آیا ہوں۔جو لوگ بلاک ہوئے ہیں ان کاسامان کہاں ہے "...... عران نے تخت لیج میں جواب دیا۔ "آپ کون ہیں "..... پولسی آفسیر نے عور سے عمران کی طرف ویکھتے ہوئے کہا۔

" یه علی خمران صاحب ہیں۔ ذائر یکٹر جنرل سنرل انٹیلی جنس بیورو سرعبدالر حمٰن کے صاحبرادے "...... عمران کے بولنے سے پہلے بی مینجرنے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اُوہ اچھا۔ لیکن آپ کا اس واقعہ ہے کیا تعلق ہے "...... پولیس نک

سیرت بعد استیقل فورس کا کس ب آفیر - مرنے والے کارمن کے سیسیقل فورس کا کس ب آفیر - مرنے والے کارمن کے سیرت انجانی قیمتی مشیری کا پرزو میاں سے نگال کر لے جانا چاہتے تھے - سیشل فورس نے انہیں گھرنے ک کوشش کی تو انہیں گھرنے کی کوشش کی تو انہیں کی تے آپ پلزاس کس سے ہٹ جائی آپ کے آئی جی کو بتا ویا جائے گا ۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لیج س کیا ۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لیج س کیا ۔۔۔۔۔

اوہ اچھا تھیک ہے جناب۔ ببرطال ہمیں ضافطے کی کارروائی تو کرنی پڑتی ہے "...... پولسیں آفسیر نے دُصلے لیج میں کہا۔ "واسطی صاحب میں نے اس سامان کے بارے میں پوچھا تھا"۔

" واسطی صاحب میں ہے اس سامان کے بارے میں یو کچا تھا"۔ اس بار عمران نے پولیس افیبر کو جواب دینے کی بجائے ایئر ورث مینج سے بات کرتے ہوئے کہا۔ ہوں گے۔عمران نے گوسنان کے لباس کی بدی تفصیل سے تلاشی لی حتیٰ کہ اس کے دانت تک چیک کئے۔ "عمران صاحب آب كيا تلاش كررب ميس كياوه يرزه اس نے دانتوں میں چھیا رکھا ہوگا :..... صدیقی نے عمران کو گوسٹان کے وانتوں کی چیکنگ کرتے ویکھ کر حرت بجرے لیج میں کہا۔ " ہو سکتا ہے اس نے کوریئر سروس کی رسیدیا اس کا نسر کسی چیز پر اکھ کر وانت کے خلا میں جھیایا ہو۔ یہ تخص انتمائی زمین اور تمز ایجنٹ تھا۔ یہ تو خاور کی صلاحیتیں تھیں کہ اس نے اسے ہلاک کر دیا ورند یه آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہ تھا"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اشبات میں سربلا ویا۔ پھر عمران نے خودی ووسرے آدمیوں کی بھی ملاثی لی حتی کہ ان کے دانت بھی جلی کے ليكن كوئي چېزېرآمد نه هوئي۔ ايركورث مينجر واسطى انهيں چھوڑ كر واپس جا حِکاتما اس لئے اس وقت وہ کرے میں اکیلے تھے ۔ " يه تو كھ بھى مد مواعمران صاحب" صديقي نے كما۔ " ان کے جوتے اتارواور جرابیں چیک کرو۔ میں اس گوسٹان کی الک اور انداز میں چیکنگ کرتا ہوں " عمران نے کما تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اس کی قیمض کے بٹن کھولے اور پھراس نے اس کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اس کے جسم پر ہاتھ پھرنا شروع کر دیا۔ گوسٹان کا جسم سرو ہو رہا تھا لیکن عمران ہاتھ محرتے بھرتے یکھت چونک بڑا اور پھر اس نے اس کا کریبان ایک

فیک موجود تھا جبکہ باتی دو ٹیکز پر آر تھراور جیکب کے نام لکھے ہوئے تھے۔ عمران نے گو سٹان والا بیگ کھولا اور بھراس کی مکاشی لینی شروع كر دى ليكن اس مين عام سامان تحار عمران في اس ك حفيه خاف چکی کئے لین اس میں کوئی خفیہ خانہ ہی نہ تھا۔ عمران کے کہنے پر صدیتی نے باتی وو بیگ چک کے لیکن ان س مجی عام سامان تھا۔ عمران نے گوسٹان کے بیگ میں موجو و سامان باہر نکال کر رکھا اور اکی بار مچر بیگ کی تلاثی لینی شروع کر دی لیکن شری سامان میں کوئی مطلوبہ چیزتھی اور نہ بیگ میں۔ "ان میں ممی کچے نہیں ہے " سدیقی نے باقی دو بیگوں ک ا تھی طرح تکاشی لیتے ہوئے کہا۔ " ان کی لاشیں کہاں ہیں " عمران نے واسطی سے پو چھا۔ " پولس كى تحويل ميں بيں عليده ايك كرے ميں ركھوا دى كى ہیں " واسطی نے کہا۔ • آئے مرے ساتھ محم ان کی مکاشی لین ہے "..... عمران نے کہا تو واسطی نے اخبات میں سربلا دیا اور بحر تھوڑی ویر بعد عمران اور صدیقی واسطی سے ساتھ اس کرے میں پہنچ کیا جہاں واقعی گوسٹان کی لاش موجووتھی۔اس کے ساتھ ہی دو کارمن خواد غیر ملیوں کی لاشیں ممی بری تھیں۔ گوسٹان سے دل پر گولی لگی تھی جبکہ باتی دونوں لا ثوں کے سینے گولیوں سے مجملی تھے۔ ظاہر بے یہ کام خاور کا تھا كيونكه إجانك فاترنك سے چوہان اور نعماني تو يقيناً زخي ہوكر كرگئے

جھنکے سے بھاڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی لاش کو بہلو کے

" ليكن اس كے بلاك ہو جانے كے بعد تو يہ چث بھى اس ك سائق می وفن ہو جاتی "..... صدیقی نے کہا۔ " اسے بقیناً این بلاکت کا تو اندازہ بھی ند ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ نمبروغیرہ فون پراپنی پارٹی کو بنا دیتے ہوں۔آؤ"۔ عمران نے کہااور بھروہ دونوں تیزی ہے اس کرے سے نکل کر واپس ایر کورٹ مینجر کے کرے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے واسطی ہے اجازت لے کر ڈائریکٹ فون کار سیور اٹھایا اور اٹکوائری کے منر ڈائل " يس اكوائرى پلز" رابط قائم بوتے بى دوسرى طرف سے آيرينر کي مؤد بانه آداز سنائي دي ۔ " انثر نيشل كورير سروس مين ماركيث كالمنر دين "...... عمران نے کما تو دوسری طرف سے غیر بنا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے آپریٹر کے بنائے ہوئے سر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ " انٹرنیشنل کوریئر سروس "..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

* میں سپیٹل پولیس فورس کا پھیف ہول رہا ہوں۔ ایک غر نوٹ کریں اور تجج بتائیں کہ اس غرر ربک کر ایا گیا بیکٹ اس بل کر دیا۔ اس سے بعد اس نے اس سے پہلو پر ایک خاص جگہ چھکی سی بجری تو ایک باریک سی جھلی اترتی جلی گئ۔ صدیقی جونک کر حرت سے اس جھلی کو ویکھنے نگا۔ دوسرے کمجے عمران کے لبوں پر مسكرابث رينگ كئي- جھلى كے نيچ ايك شفاف رنگ كى خصوصى ساخت کی بلاسنک نما کاغذ کی جث موجود تھی۔ عمران نے اسے علیحدہ کیا لیکن یہ جٹ صاف بلکہ شفاف تھی اس پر کسی قسم کی کوئی تحریر موجود نہ تھی۔ عمران نے اس چٹ کو عور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ کیے وہ چو نک بڑا۔ " صدیقی حمہارے پاس لائٹر تو ہوگا"...... عمران نے کہا۔ " ہاں۔ میں ایمر جنسی کے لئے ہمیشہ رکھتا ہوں "..... صدیقی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لائٹر نکال کر عمران کی طرف برما دیا۔ عمران نے لائٹر جلایا اور بھراس کے شعلے کو اس نے اس چٹ کے نیچے رکھا تو چند ممحوں بعد اس پر سیاہ رنگ کی تحریر انجر آئی۔ اس پر ایک غیر اور انٹر نیشنل کوریئر سروس مین مارکیٹ کے الفاظ درج تھے۔ یہ تحریر صدیقی نے بڑھ لی۔ "التهائي ذين آدمي تحايد تو- كسي كاخيال بهي شرجا سكتاتها اس طرف "..... صدیقی نے حربت بجرے لیج میں کہا۔ " ہاں اس کئے تو تھے اس انداز میں لاش کی ملاثی کینی بڑی ہے کیونکہ میں اے جانباتھا میں عمران نے سیدھاہوتے ہوئے کہا۔

دقت کہاں موجود ہوگا" عمران نے تحکمانہ لیج میں کہا۔ " لیں سر بتائیں "..... دوسری طرف سے مؤد بانہ لیج میں کہا گیا

"بي مين ماركيث برائج بي ب نان" عمران في كما " ایس سر" دوسری طرف سے کما گیا۔ "كيامين ماركيث برائج كوئي اور بھي ب " عمران نے كمار " نہیں سری یہی ہے " ووسری طرف سے کہا گیا۔ . " اوك " عمران نے كما اور رسيور ركھ ديا ليكن اس ك چرے پر انتمانی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اس کی پیشانی پرسوچ کی لکریں سی ابھر آئی تھیں۔ " عمران صاحب آپ کیا پینا پیند کریں گے واسطی نے " کھے بھی بلا دیں لین ورا خاموش رہیں" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ بی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔اس کا ذہن واقعی بری طرح گھوم رہاتھالین اس مسئلے کا کوئی عل اس کی مجھ میں نہ آرہا تھا کہ اچانک ایک خیال آتے ہی وہ بے اختیار چونک بڑا۔ اس نے جلدی سے آنکھیں کھولیں اور رسیور اٹھاکر اس نے تیزی سے انکوائری ے سروائل کرنے شروع کر دیے۔ " الكوائري پليز" رابط قائم بوتے بي آپريٹر كي مؤدبان آواز سنائی دی۔ پین آف سپیشل بولیس فورس بول رہاہوں ۔آپ بتائیں کہ کیا دارالکومت میں انٹرنیشنل کوریئر سروس کے علادہ کوئی ایسی کوریئر سروس ہے جس کے نام میں انٹر نیشنل آیا ہو اور اس کی کوئی

W

Ш

Ш

اور عمران نے اس چٹ پر پڑھا ہوا نمبر بنا دیا کیونکہ جٹ سرد ہونے پر دوباره صاف ہو حکی تھی۔ " ہولڈ آن کریں جناب۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش ہو گیا۔ " ہملو سر کیا آپ لائن پر ہیں "...... چند کموں کی خاموشی کے بعد " بیں "...... عمران نے کما۔ " سوری سر۔ یہ نمبر تو ہماری سروس سے بک ہی نہیں کیا گیا آپ نے جو سر بتایا ہے۔ ابھی اس سر تک تو ہماری بکنگ بھی نہیں بهنی اور شاید ایک سال تک نه بهنی سکے سید تو بہت طویل شرب س دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک برا۔ وہ مجھ گیا تھا کہ گوسٹان نے ہنر ہمی کو ڈس درج کیا ہے لیکن ظاہر ہے وہ فوری طور پر اس نمبر کو نہ سمجھ سکتا تھا اور اے خطرہ تھا کہ اگر ویر ہو گئی تو پیک ملک سے باہر نکل بھی سکتا ہے۔ " آج صح ہے اب تک کار من کے لئے کوئی پیکٹ بک کرایا گیا ہے۔ یہ بتا دیں '''' عمران نے کہا۔ "ہو لڈ آن کریں جناب"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ " نو سر۔ آج کیا چھلے دوروز سے کارمن کے لئے ہماری برائج سے بکنگ نہیں کرائی گی " دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چو نک پڑا۔

برائج مین مار کیٹ میں ہو "..... عمران نے کہا۔ " الك منك بولد آن كيجة " دوسرى طرف سے كما كيا اور عمران ہونٹ بھینج کر خاموش ہو گیا۔ " بسلوسر كياآب لائن بربين " جند لمحول بعد آپريش في بو چما-" بیں "..... عمران نے کہا۔ " جناب ایسی کوئی کوریر سروس تو نہیں ہے البتہ انٹرنیشنل کاز گو سردس کی ایک برانج مین مارکیث میں ہے "...... دوسری طرف ے کہا گیا تو عمران بے اختیار انجمل پڑا۔ " اوہ اس کا تمسر دے دیں " عمران نے بے چین سے کیجے میں کہا اور دوسری طرف سے فوراً ہی شرباً دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے سر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ " انٹر نیشنل کار گو سروس" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی " بحف آف سبيثل يوليس فورس بول رما بهوں ايك نمرِ نوث كريں اور مجھے بنائيں كه اس نمرير بك كميا كيا بيك اس وقت كماں ہے "..... عمران نے کہا۔ " يس سرباكي " ووسرى طرف سے كما كيا اور عمران في " ایک منٹ ہولا آن کیجئے " دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران خاموش ہو گیا۔

m

W

W

Ш

جواس نے گوسٹان کی چٹ پر پڑھا تھا۔ " یہ وہی سلسلہ ہے جس میں چوہان اور نعمانی زخی ہوئے ہیں "۔ ووسری طرف سے سرد لیج میں کہا گیا۔ " میں سر"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ کر کارڈوالیں فکالا اور اسے جیب میں ڈال

" آؤ صدیقی اب ہسپتال چلیں۔ اب چیف جانے اور پرزہ جانے "مران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صدیقی نے افیات میں سرملادیا۔ ایک ببلک فون بوق کی طرف بڑھ گیا۔ یہ کارڈ سسٹم فون تھا۔
عمران نے حال ہی میں ہر کمپن کے کارڈز خرید کر اپنے پاس رکھ کے
تھے کیونکہ ان وفوں پاکیٹیا میں کارڈ سسٹم والے فون زیادہ تیزی
سے متعارف ہو رہے تھے جبکہ سکوں والے فون جو محکمہ مواصلات
کے تھے وہ نسبناً کم ہوتے جارہ تھے۔عمران نے فون پر موجود کمپن
کا نام پڑھا اور مجر جیب سے کارڈ لگال کر اس نے تیزی سے مطلوب
کمپن کا کارڈ علیمدہ کیا اور اسے مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے
رمیور اٹھایا اور تیزی سے نمبرڈائل کرنے شروع کر دیئے۔صدیقی

ایکسٹو اسنائی دی۔
عمران بول رہاہوں جا کم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔
عمران بول رہاہوں جاب ایئر ورث ہے۔ گراس ڈیم مشیزی
کا دہ قیمتی پرزہ انٹر نبیشنل کار گوہ بک ہو کر کار من جارہا ہے۔ ایک
گھنٹہ قبل جانے والی فلائٹ پر اے بک کرایا گیا ہے۔ میں نے
معلوم کر لیا ہے کہ یہ فلائٹ اب ہے کچہ ویر بعد اپنے وہلے سئاپ کیانا
میں اترنے والی ہے اور وہاں یہ نصف گھنٹہ مخمر نے کے بعد آگے بڑھ
جائے گی۔ آپ مرسلطان ہے کہہ کر فوری طور پر اس پیکٹ پر قبضہ
کرائیں جس طرح بھی حمکن ہو سکے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ پیکٹ

W

Ш

نے حیل و جحت کی تو سو پر فیاض ابن عادت کے مطابق متھے ہے اکھر جائے گا۔ پر اس نے جیے بی کار مین گیٹ کے سامنے روکی ایک آدمی تری سے قریب آیا۔ مسر كاريار كنگ ميل في جاؤاسيد اس آدمي في انتهائي سخت اور قدرے توہین آمز لیج میں کہا۔ " تم- تمارى يه جرأت كه تم جه سے اس ليج ميں بات كرو-نالسنس " كاد ب اترت بوك سور فياض في عص يحيك ہوئے لیج میں کہا۔ قاہر ہے اس نے آج تک کسی ہے اس لیجے میں بات بی نه سنی بهو گی۔ " تم جو بھی ہو میں کمد رہا ہوں عباں سے کار ہٹاؤ" اس آدمی نے پہلے سے مجی زیادہ سخت کیج میں کہا۔ " تم - تم جماري يه جرات حقر چو به سور فياض كا دماغ واقعی الث گیا اور بجراس سے وسلے کہ وہ آدمی سنجملی مور فیاض کا بازو بحلی کی می تیزی سے گھوما اور وہ آدمی زوردار تھے کھا کر لڑ کرواتا ہوا دو قدم سائیڈ برجا کھوا ہوا۔اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ من مون ہوٹل کے ملازم کو کوئی آدمی اس انداز میں بھی تھے مار سکتا ہے کیونکہ یہ ہوٹل رستم خان کا تھا اور رستم خان کی دہشت یورے كاشان ميں پھيلي ہوئي تھي۔ میں حمیس گولی مار دوں گا۔ میں سٹرل انٹیلی جنس کا

سفید رنگ کی کار خاصی تیزرفناری ہے می مون ہوٹل کی طرف بوھی چلی جاری تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر انسکیٹر راشد تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر انسکیٹر راشد تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر سوپر فیاض پیشا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ خالی تھی البت اس کے چھے گہرے نیلے رنگ کی ایک کار آری تھی جس میں انسکیٹر راشد کے کار ہی مون اور اے بار کیا تھا اس کے دہ ان کی ہوٹل کے کہاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اے بار کنگ کی طرف لے جوٹل کے کہاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اے بار کنگ کی طرف لے جائے گا۔

" تھے میں گیٹ پر آبار دو " سیس موٹر فیاض نے کہا تو انسکیٹر راشد کے کار کارخ موڑا اور اے مین گیٹ کی طرف لے نے کار کارخ موڑا اور اے مین گیٹ کی طرف لے گیا۔ سوپر فیاض نے کار کارخ موڑا اور اے مین گیٹ کی طرف لے گیا۔ سوپر فیاض نے کار کارخ موڑا اور اے مین گیٹ کی طرف لے گیا۔ سوپر فیاض نے جس لیج میں بات کی تھی اس کے بعد انسکیڈر راشد کے یاس کی خ

مؤوبانه نج میں کہا۔ " مين سرينتندن فياض بون- سنرل انشيلي جنس بيورد كا سر نند مد ہم نے حہارے ہوئل کی ملائی لین ہے۔ کہاں ہے مینجر بلاواے اسس سوپر فیاض نے اتبائی عصیلے لیج میں کما۔ " مینجر صاحب کا کرہ سائیڈ راہداری میں ہے جناب" کاؤنٹر " میں کہتا ہوں اسے عبال بلاؤ۔ ابھی اور اس وقت "...... سوپر فیاض نے عصے کی شدت سے میزیر مکہ مارتے ہوئے کما اور پراس ے وہلے کہ کاؤنٹر مین کچے کہنا سائیڈ راہداری سے ایک لمبے قد اور ورمیانے جسم کا آدمی جس کے جسم پر سوٹ تھا تیزی سے کاؤنٹر کی "كيا بات إ - كيا شور مورما ب " اس آدمي في كادَ نشر مين سے مخاطب ہو کر کہا۔ " جناب یه سنرل انتیلی جنس کے سر نشاند سے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ جناب یہ مینجر ہیں جناب "...... کاؤنٹر مین نے کہا تو سوپر فیاض تیزی سے اس آنے دالے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "كيانام ب جهادا" مورفياش في بكرك بوئ لج س " مرا نام راحت ہے جناب میں ہوٹل کا مینجر ہوں۔آپ کے آنے کی اطلاع تو نہیں تھی اور میں کسی کام سے ہوٹل سے باہر جا رہا تھا

نے چھیے ہوئے کہا تو وہ آوی جس کا ہاتھ تیزی ہے جیب کی طرف بڑھ رہاتھا ہے اختیار اچھل بڑا۔ " مس به سوري سرب سوري بين مجماآب عام آدمي بين "- اس آدی نے کہا اور تیزی سے سائیڈ پر موجود برآمدے پر چڑھ کر ان ک نظروں سے غائب ہو گیا۔ مرآب نے این شاخت ظاہر کر دی ہے۔ اب تو یہ الرث ہو جائیں گے سر انسکر راشد نے کہا تو سوبر فیاض ب اختیار چونک برا۔ شاید اے بھی اب خیال آیا تھا کہ اس نے واقعی اپنا تعارف کرا کر غلطی کی ہے لیکن ظاہر ہے اب کیا ہو سکتا تھا۔ " تو كيا بواسي ان مجرموں سے درياتو نہيں بوں -آد-اب ايسا ب تو اليے ہی سی '.... سور فياض نے مصلے ليج ميں كما- ظاہر ہے وہ اب اپنے ماتحت کے سامنے اپنی غلطی تسلیم تو نہ کر سکیا تھا۔ ٠ آپ ميك اپ ميں ہيں جناب جبكہ پہلے آپ كو وہ كور كر كھكے ہیں" انسکٹر راشد نے اس کے پیچے مین گیٹ کی طرف برسے " تو کیا ہوا۔ کیا میک اپ کر ناجرم ہے"..... سوپر فیاض ای بر الب يدا اور انسكر راشد بونك بهي كر حاموش بو كيا- سور فياض دروازہ کھول کر بال میں داخل ہوا۔اس کے پیچے انسپکٹر راشد تھا اور وہ دونوں سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھنے گئے ۔ میں سرا کاؤنٹر پر موجود آدمی نے ان کے قریب پہنچنے پر

ا کیب بار مچرروشنی میں تبدیل ہوناشروع ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سل سوپر فیاض کی آنکھیں تیزی سے کھل گئیں۔اس کے ساتھ بی اس الل نے تیزی سے حرکت کرنی جای لیکن دوسرے کھے وہ یہ دیکھ کر حران رہ گیا کہ وہ اس کرے کی بجائے کئی بڑے سے کرے میں موجو و تھا۔اس کا جسم دیوار کے ساتھ زنجیروں میں حکزا ہوا تھا۔اس کے ساتھ ہی انسپکر راشد بھی اس طرخ زنجیروں میں حکرا ہوا کھرا تھا اور نه صرف وہ بلکہ اس کے چاروں آدمی جو ان کی نگرانی کر رہے تھے وہ بھی زنجروں سے حکزے ہوئے مہیں موجودتھے۔ ابھی سوپر فیاض سوچ بی رہا تھا کہ وہ عبال کیے بہنیا کہ انسیکر راشد کی آنکھیں بھی ا لی تھنکے سے کھل گئیں اور وہ حمرت سے اوھر ادھر دیکھنے لگا۔ " باس يه بم كمال بين " انسكر راشد في حرت بجر ليج و على معلوم - جس طرح تم بي بوش بوئ تھے اى طرح س بحی لی ہوش ہو گیا تھا"..... سوپر فیاض نے عصیلے لیج س " بب- باس آپ اصل شکل میں ہیں "...... ایانک انسیکر راشد نے کما تو سور فیاض بری طرح اچھل بڑا۔ "اوہ۔اوہ تو انہوں نے مرا میك اپ صاف كر دیا ہے۔اس كا مطلب ہے کہ یہ لوگ خاصے تربیت یافتہ بھی ہیں اور ان کے پاس جدید ترین آلات بھی ہیں "..... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے

مباں شور س کر رک گیا ہوں۔ بہرحال آئیے مرے آفس میں تشريف لے آئيے " آنے والے نے انتہائي مؤدبان لج میں كما-" اس ہوٹل کا مالک رسم خان کمال ہے" سوپر فیاض نے اس بار قدرے زم نچے میں کہا۔ " وہ اپنے آفس میں موجو دہیں جناب "...... مینجر نے جواب دیا۔ " تھکے ہمیں وہاں لے چلو" سو پر فیاض نے کما۔ " آئيے جناب" مينجر في اشبات ميں مربطاتے ہوئے كما اور پر وہ تیزی سے واپس اس راہداری کی طرف مر گیا۔ انسکٹر راشد بھی اس کے چھیے تھا۔ مینجر نے راہداری کے آخر میں ایک کرے کے دروازے پروستک دی اور بھر دروازے کو دھکیل کر کھول دیا۔ " تشريف لے جائيں جناب يه رسم خان صاحب كا آفس ب"-سنجر نے ایک طرف بٹتے ہوئے کما تو مور فیاض سربلاتا ہوا اندر . داخل ہوا۔ اس کے بیچے انسپکر راشد بھی اندر داخل ہوا۔ یہ واقعی ا کی کافی بڑا کمرہ تھالیکن جیبے ہی وہ اندر داخل ہوا ان کے عقب میں وروازہ بند ہو گیا اور کمرہ بھی خالی تھا۔ وہ دونوں تیزی سے مڑنے بی لگے تھے کہ ایانک جہت ہے جناک کی آواز سنائی وی اور اس کے ساتھ ی ان دنوں کے جسموں پر مکلت سرخ رنگ کی تیز روشنی کا وطاراسا برااور سو پرفیاض کو یوں محسوس ہواجیے اس کے جمم سے روح اچانک نکل کئی ہو۔اس کے ذہن پر وہلے سرخ رنگ سا جھا یا اور مربد سرفی تیری سے سابی میں تبدیل ہوتی جلی گئے۔ تھریہ سابی

کہا۔ ای کی نگرانی کرنے والے بھی ایک ایک کر کے ہوش میں ۔ آتے چلے گئے ۔ من تم کیسے قابو میں آگئے۔ تم تو ہم سے علیحدو تھے انسیکر راشدنے ان سے بوجھا۔

اور تم میں انسکر راشد نے باقی تینوں سے پو جمار

میں ویر بلا کر کے گیا تھا کہ آپ کو سور فیاض بلارہ ہیں۔ ہم راہداری میں گئے تو ہم پر اچانک کوئی گیس فائر کی گئ اور ہم بے ہوش ہوگئے :..... باتی تینوں نے جواب دیا اور سوپر فیاض جو ان ک چاتیں سن رہا تھائے، بے افتتار ہونے جھنج نے ۔

تم سب تلے ہو، اتمق بو، اس طرح ہوتی ہے نگرانی اتحق قطی احمق مرب بلاغ ہوں اتحق ہوں اس طرح ہوتی ہے نگرانی اتحق قطی احمق مرب کو بیات ہوتی اس کرے کا دردازہ کھلا اور رسم خان ایک آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا اور پھر رسم خان دہاں موجود ایک کری پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیجے آنے والا اس کی کری کی سائیڈ پر کھوا ا

° تم مجرآگئے ہو سرپنٹنڈنٹ فیاض حالائکہ تم نے دعدہ کیا تھا کہ تم دوبارہ یہاں نہیں آؤگے "...... رستم خان نے انتہائی غصیلے لیج میں کہا۔

یں ہیں۔ " تم نے بھی تو اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ تم نے وعدے والی رقم W نہیں دی تھی"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

" " ہمیں معلوم تھا کہ تم باز نہیں آؤگے اور لازماً واپس آؤگے اس برجمہ نہ اس میں کہ اور کہا تھا کہ میں اور کہا تھا کہ اس اور کے اس

اس سے ساتھ ہی وہ ایک جینئے سے اٹھ کھواہوا۔
" رستم خان میری بات سنو۔ میرا نام راشد ہے اور میں سنرل
انتہا جنس کا انسان میں ۔ ت ارادہ دانا کہ دیا ہے جینے میں

انشلی جنس کا انسکٹر ہوں۔ حہارا نام ڈائریکٹر جنرل تک بھٹے مچاہے اس سے اگر تم نے اس بار کسی بھی سرکاری آدمی کو ہلاک کیا تو پھر تم یا تال میں بھی نہ چیپ سکو گے۔ ملزی انشیلی جنس سے لے کر

ا بہت کی مار کی جائے ہے۔ سیکرٹ سروس تک تنام اسجنسیاں پوری قوت سے خمہارے اور سردار خان کے خلاف کام شروع کر دیں گی ۔۔۔۔۔۔ انسپکٹر راشد نے کہا تو رہمتم خان کے جبرے پر ناٹرات تبدیل ہونے لگ گئے اور پھر وہ کری پر بیٹیے گیا۔

" تم دافعی درست کهد رہے ہو لیکن تم لوگ بار بار کیوں آجاتے

اچانک دروازہ کھلااور الکی آوی تیزی سے اندر واخل ہوا۔ " باس بلسے خان کی طرف سے آپ کے لئے ایر جنسی کال

Ш

ہے"...... آنے والے نے کہا۔

"اوہ انجہ آؤ" رسم خان نے کہا اور تیزی سے مؤکر دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ آنے والا اور بیط سے دہاں موجو د دونوں آدی بی طرف بڑھ گیا جبکہ آنے والا اور بیط سے دہاں موجو د دونوں آدی بی اس سے پیچھے باہر نکل گئے اور دروازہ بند ہو گیا۔ ای لمجے ایک آدی کی زنجیر کھل کر نیچ گری تو سب بے اختیار چو نک کر اسے دیکھنے گئے۔ وہ آجی پروں میں موجو د زنجیر کو جمک کر کھول رہا تھا اور دوسرے لیے وہ انجمل کر آگے بڑھا۔

" یہ کیا ہوا۔ تم کیے رہا ہوگئے"..... مورد فیاض نے استائی حرت بحرے لیج میں کہا۔

سرس نے کوے س ہے ہاتھ نکال لیا تھا اسسال آوی نے کہا اور جلدی سے آئے بڑھ کر اس نے سب سے جہلے سور فیاض کے ہاتھ وی کی اور جلدی سے آئے بڑھ کر اس نے سب سے جہلے سور فیاض کے بڑھ گیا جبکہ سور فیاض نے اس دوران لینے پر آزاد کر النے اور پر تحوثی ہی دیر بعد دہ سب زنجروں سے آزاد ہو بھی تھے۔
بعد دہ سب زنجروں سے آزاد ہو بھی تھے۔

آؤاب میں دیکھنا ہوں کہ یہ لوگ کیسے زندہ بچتے ہیں "مہ سوپر فیاض نے دروازے کی طرف بڑھنے ہوئے کہا۔

" باس ہمارے پاس اسلح نہیں ہے اور نقیناً باہران کے مسلح

ہو'..... رستم خان نے ہو دے جہاتے ہوئے کہا * اس لئے کہ ہمیں مشیزی کا دہ پرزہ ہر قیمت پر جاہئے ''۔ انسکٹر راشد نے کہا۔ وہ نے بیار میں ''کی ایس کی سن کا جہ بر کا یہ نہ

" میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ وہ ضائع ہو چکا ہے"...... رستم خان نے جواب دیا۔

" چر دوسری صورت یہ ہے کہ تم سردار خان سے ہمیں ملوا دو

تاکہ ہم اس سے کوئی معاہدہ کر لیں "......انسپٹر راشد نے کہا۔
" سوری۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے اور ند تم سرکاری لو گوں سے
کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے اور کوئی تجویز بتاؤ"...... رستم خان نے صاف
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آخری صورت یہی ہے کہ تم گرفتاری دے دو۔ ظاہر ہے جہارے خطاب ہارے ہاں کوئی شبوت تو نہیں ہے اور نہ بی عبان سے حہارے خطاف کوئی گوائی دینے پر تیار ہوگا اور ہم چرعبال نہیں آئی گے اس انسکٹر رافعد نے کہا۔ آئیں گے ".....انسکٹر رافعد نے کہا۔

" نہیں یہ میری عوت کے خلاف ہے۔ابیا ہو ی نہیں سکتا ۔ رستم خان نے فصیلے لیج میں کہا۔

اب میں مزید کیا کہ سکتا ہوں '..... انسکٹر راشد نے کہا۔ تم مزید کچھ نہیں کہد سکتے تو مر تو سکتے ہو۔ ہم تمہاری لاشیں ہی فائب کر ویں گے اس طرح کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ تم معہاں آئے بھی تھے یا نہیں "...... رسمتم خان نے کہا اور ایک بار بجر میں نے اچانک حملہ کرنا ہے "..... ورد فیاض نے مؤکر آبستہ ہے کہا آور اس کے پیچھ آنے والے اس کے ساتھیوں نے اشات میں مرہلا دینے سور فیاض اس کرے کے دروازے کی سائیڈ پر جاکر رک گیا تو اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھ رک گئے۔وہ سب دیوار سے پشت لگائے کھوئے تھے۔

Ш

" بڑے خان یہ تو بہت برا ہوا۔ اب تو یہ لوگ ہم پر ٹوٹ پڑیں گے اور پر بکڑے ہوئے ایک انسپکڑنے بھی بہی بات کی ہے کہ اگر ہم نے سرکاری آدمیوں کو مار ڈالا تو پھر حکومت ہم پر ٹوٹ پڑے گئی۔۔۔۔۔۔۔۔ رستم خان کمہ رہا تھا۔

۔ خوفردہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے رسم خان تم ان سب کو گولیوں سے اڈا دو۔ میں جانوں اور حکومت جانے اور پرزہ اب ہمارے پاس سے برآمد نہیں ہو سکتا اس لئے ہم پر کوئی الزام نہیں آ سکتا البتہ ان کی لاشیں بھی غائب کرا دوسیہاں حکومت میں ہمارے آدمی بھی این۔ میں سب سنجمال لوں گا "…… ایک بھاری ہی آواز

سنائی دی۔ " محصکی ہے بڑے خان "...... رستم خان نے جو اب دیا اور اس کے ساتھ بی بطک کی آواز سنائی دی جیے کوئی مشین بند ہوئی ہو اور

نے ساتھ ہی جنگ کی اواز سنای دی جنسے کوی مسلین بند ہوتی ہو اور موپر فیاض نے لینے آو میوں کو اشارہ کیا اور دوسرے کمیے وہ تیزی سے آگے بڑھ کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں رستم خان کے ساتھ وی وو آومی تھے۔ افراد موجد دہوں گے اسسا انسکٹر راشد نے کہا۔ " تو کیا ہوا اگر اسلحہ نہیں ہے تو جہادا مطلب ہے کہ ہم عبال

" و کیا ہوا الر اسحد مہیں ہے تو ہمہارا مطلب ہے کہ ہم مہاں اہمقوں کی طرح کھڑے نہیں اور وہ آگر ہمیں ہلاک کر دیں۔ اسلحہ نہیں ہے تو اسحد چھینا بھی جا سکتا ہے "...... سوپر فیاض نے کہا اور آگر بھی کرت تھور میں بھی نہ تھا کہ یہ زخیروں میں جگرے ہوئے لوگ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ زخیروں میں جگڑے ہوئے لوگ اس طرح زنجیروں ہے آزادی بھی حاصل کر سکتے ہیں اس سے انہوں نے اسے انہوں نے اسے اللہ کر کرنے کی سرے سے ضرورت ہی نہ تھی تھی۔ سپر فیان کر جھانگا۔ باہر الکی فیان نے دروازہ کھول کر وہلے سر باہر انگال کر جھانگا۔ باہر الکی دروازے پر ہو رہا تھا جبکہ دوسری طرف سے بند تھی ۔

"آؤ"...... موپر فیاض نے کہا اور تیزی ہے باہر نکل کر وہ اس راہداری کی طرف بڑھنا چلا گیا۔ دوسرے دروازے کے قریب رک کر اس نے جبط باہر ہے آہٹ کی لین دوسری طرف خاموشی تھی۔ بوپر فیانس نے دروازے ہے سر باہر نکال کر جمانگا تو باہر ایک کھلا برا محمل کو فیانس نے لیت باہر تھا کی اور خود وہ باہر برآمدے میں آگیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی ہے آگے بڑھنے لگا کیونکہ برآمدے میں آگیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی ہے آگے بڑھنے لگا کیونکہ برآمدے میں ایک اور کے کا وروازہ کھلا ہوا تھا اور اس میں ہے رسم خان کی آواز سنائی دے رہم تھان کی آواز سنائی دے رہم تھان کی آواز سنائی دے رہم تھان کی آواز سنائی

تم سے ہماں رستم خان نے جھٹے ہوئے کہا لیکن ای کھے سوپر فیاش نے دستم خان پر چھلانگ لگا دی اور وہ اے دھکیلنا ہوا پہنے کر سی سر رستم خان پر چھلانگ لگا دی اور وہ اے دھکیلنا ہوا انسپکر راشد اور اس کے چاروں آدی بھی بحلی کی می تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے اور باقی وہ افراد پر بھیٹ پڑے نے تیچ گرتے ہی میں داخل ہوئے اور باقی وہ افراد پر بھیٹ پڑے نے تیچ گرتے ہی فیاض جیخنا ہوا چھل کر ایک طرف جا گرالیکن اس سے پہلے کہ رستم خان جیخنا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرالیکن اس سے پہلے کہ رستم خان جیخنا ہوا والیں خور پر گرا اور بھر کی لات گھوی اور رستم خان جیخنا ہوا والیں فرزن پر گرا اور بچر چیز کھوں کی جدد بھد کے بعد رستم خان ویکنا ہوا والیں دونوں آدمیوں کو بے ہوش کر دیا گیا تھا۔

"اسلح تلاش کرواسلح " بوپر فیاض نے پیچنے ہوئے کہا اور
اسلح تلاش کرواسلح " بوپر فیاض نے پیچنے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی دہ رستم خان پر جمیٹ پڑا۔ اس نے خود ہی اس کی
تلاثی لینی شروع کر دی۔ رستم خان کی جیب سے ایک مضین پیٹل
برآمد ہو گیا جس میں مکمل میگرین موجود تھا جبکہ اس کے دونوں
ساتھیوں کی جیبوں سے بھی مضین پیٹل برآمد ہوئے تھے۔ اس کے
علاوہ ویوار میں موجود الماریوں کو جب کھولا گیا تو اس میں دو مضین
گئیں بھی موجود تھیں اور کچریہ مضین گئیں بھی اٹھا کی گئیں۔
گئیں بھی موجود تھیں اور کچریہ مضین گئیں بھی اٹھا کی گئیں۔
" تم چاروں اسلحہ لے کر باہر جاد اور جو نظر آئے اسے اڑا دو"۔
دور فیاض نے آومیوں سے کہا۔

" تھبرد اس طرح ہم گھر لئے جائیں گے۔ نجانے ہم کماں ہیں۔

ملے ہمیں چیکنگ کر لینا چاہئے۔آپ یہاں رکیں میں اپنے آدمیوں W کے ساتھ باہر جاتا ہوں ۔۔۔۔۔ انسکٹر راشد نے کہا اور مجر وہ اپنے W آدمیوں سمیت باہر جلا گیا۔۔

ہونہد تم نے مرے منہ پر تھرد مارے تھے۔ تم نے کمینے آدی ۔ سوپر فیاض نے فرش پربے ہوش پربے ہوئے رسم نمان کے جم کو انتہائی نفرت بجرے انداز میں مُوکریں مارتے ہوئے کہا۔

جسم کو انتہالی نفرت بحرے انداز میں محوکریں مارتے ہوئے کہا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ ہاچھ میں بکڑے ہوئے مشین پیٹل کا پورامیکزین اس رستم خان کے سینے میں خالی کر دے لیکن بجر رک

گیا کیونکہ بہرمال اتن مختل اس میں بھی تھی کہ ابھی مالات فائر نگ کے لئے ساز گار نہیں ہیں۔ تھوڑی در بعد انسکٹر راشد والی آگیا۔ " باس اور عباس کوئی آدی نہیں ہے۔ یہ ایک وران مبازی

علاقے میں بنا ہوا مکان ہے۔ ایک بڑی جیب بھی باہر موجود ہے۔ دور دور تک کوئی آدمی نہیں ہے انسپکٹر راشدنے کہا۔

"ہونہد ، چرکیا کیا جائے انہیں خم کر دیا جائے اور ہم عہاں سے لُکل چلیں"...... مور فیاض نے کہا۔

سن کی و پر میں اے ہا۔ " جناب ان دونوں آدمیوں کو تو ختم کر دیتے ہیں البتہ اس رستم خان ہے اس سردار خان کا پتہ یو چھنا ہے۔اسے زنجروں میں حکور کر

اس سے پوچھ کچھ کی جاسکتی ہے میں انسیکڑر اشد نے کہا۔ "اوہ دری گذ مصلک ہے۔ میں اس کرے میں جا رہا ہوں تم

ان دونوں کو ختم کر کے اس رستم خان کو انتخوا کر وہاں لیے آؤاور سنو

ر بیمنے ہونے اہا۔ ۱ دو تو یہ دہاں ٹرانسیٹر رکال کر رہاتھا اور کسی کو بڑا خان کہہ رہا تھا۔ اوہ اوہ یہ بڑا خان بقیناً سردار خان ہی ہو گا"...... سو پر فیاض نے

لہا۔ ' یں باس۔ آپ نے واقعی درست تجزیہ کیا ہے' انسیکڑ راشد نے کہا تو سور فیاض کا چمرہ بے اختیار کمل اٹھا۔

من محک ہے اب یہ خود بائے گا کہ یہ بڑا خان کہاں ہے۔ س اس کی روح سے بھی اگوالوں گا۔اے ہوش میں لے آؤ"..... سوبر

فیاض نے کہا تو انسکٹر راشد کری ہے اٹھ کر آگے بڑھا اور اس نے زنجروں میں مکڑے ہوئے بے ہوش رستم خان کے جرے پر کیلے

بعد دیگرے مسلسل زوردار تھی مارے شروع کر دیئے ۔ تبیرے یا چو تھے تھی پر رستم خان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا دھلکا ہوا جسم خود خود تن گیا تھا۔ انسیکٹر رافعد یکھیے

ہٹ کراپی کری پرآگر بیٹھ گیا۔ میں میں سین اور تی ہے۔

" اب بتآؤرستم خان اب تم سے کیاسلوک کیاجائے "...... سوپر فیاض نے فصے بجرے لیجے میں کہا تو نیم بے ہوشی کے عالم میں موجو درستم خان موپر فیاض کی آواز سن کر بے اختیار جو نک پڑا۔ اس کی تنگھس میں جرائی میں کر ہے انقلام کی تھی ہے۔

کی آنکھوں میں جھائی ہوئی دھند لیکٹ صاف ہو گئی تھی۔ * تم ۔ تم لوگ کس طرح و نیروں سے آزاد ہو گئے تھے * - رستم

خان نے اومر اومر و مکھتے ہوئے کہا۔

باہر بہرے کا انتظام بھی کرا دینا ہو سکتا ہے کہ اچانک اس کے آدمی مہاں آ جائیں اس کے آدمی مہاں آ جائیں اس کے آدمی میں سربلا دیا۔ تحوزی ور بعد موپر فیاض ای کرے میں گئے چا تھا بہاں اے اور اس کے ساتھیوں کو زنجیروں میں جگڑا گیا تھا۔ تحوزی ور بعد انسیگر راشد اندر واض ہوا۔ اس کے پیچے ایک آدی نے بے بوش رسم خان کو کاندھے پر اٹھا یا ہوا تھا اور اس کے پیچے ایک آدی نے بے بوش رسم خان کو کاندھے پر اٹھا یا ہوا تھا اور اس کے پیچے ایک اور ساتھی تھا۔ پر انسیگر راشدے حکم پر ان دونوں نے مل کر رسم خان کو زنجیروں میں حکرویا۔

" مہاں کوئی کوڑا وغمرہ گلاش کرو۔ یہ آسانی سے زبان نہیں۔ کھولے گا "..... موبر فیاض نے کہا۔

یں باس سلسل انسکٹر راشد نے کہا اور واپس حلا گیا جبکہ وہ دونوں آدمی ویس رکسگے۔ تعوزی ویر بعد انسکٹر راشد واپس آیا تو اس کے بات میں ایک خاردار کو اموجو د تھا۔

" باس جس کرے میں انہیں ہے ہوش کیا گیا ہے وہاں ایک الماری میں انتہائی جدید ساخت اور وسیع حیطہ عمل کا ٹرائسمیڑ بھی موجود تھا :..... انسپکڑراشد نے مورد تھیافس کے ساتھ نیزی ہوئی کری سی بندها ہوا ہوں اس لئے تم جو چاہو کر لو ۔ لین یہ س او کہ تم جم باہو کر لو ۔ لین یہ س او کہ تم جم باہ کہ بارے تم اوی عہاں آنے والے ہیں "۔۔۔۔۔ ابھی بڑے فان کے آدی عہاں آنے والے ہیں "۔۔۔۔ وسم فان نے تربی ہے میں کہا۔ مصم کوڑا تھے دو"۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے خصے سے چیخے ہوئے کہا آور اس آدی نے جلدی سے بائھ میں کیڑا ہوا کوڑا موپر فیاض کی

طرف بڑھا دیا۔ · * اب بنآؤ کہاں ہے سروار خان بولو"...... سوپر فیاض نے کو ژا ہوا میں چٹاتے ہوئے کہا۔

۔ تی بہیں معلوم '۔رستم خان نے جواب دیا تو سوپر فیاض کا بازو گھوم گیا اور کمرہ رستم خان کے حلق سے لگئے والی چن سے گونخ اٹھا۔ ' بہاؤ کہاں ہے سروار خان ۔ بہاؤ ۔۔۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے وحازتے بہوئے لیچ میں کہا اور پھر تو جیسے سوپر فیاض پر دیوائی طاری ہو گئ۔۔ اس کا بازو مسلسل حرکمت کر دہا تھا۔

" باس - باس یہ ب ہوش ہو چکا ہے" انسیکر راشد نے کہا تو مور فیاض جو مسلسل رسم خان پر کوڑے برسا رہا تھا ہاتھ ردک لیا۔ رسم خان کا جم بری طرح زخی ہو دہا تھا اور واقعی اس کی گرون دملک چکی تھی۔ سوپر فیاض ہائپ رہا تھا۔ اس نے خون آلود کوڑا والیں شمس کے ہاتھ میں دیا اور کری پر آگر گر ساگیا۔

م تقسم جا کر پانی لے آؤ انسپگر رافعہ نے کہا تو تعمل سر ہلانا ہوا بیرونی وروازے کی طرف مڑ گیا۔ " ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے زنجیری ہمارا راستہ نہیں روک سکتیں۔ ہاں تم بے شک کو شش کر کے دیکھ لو'...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے قدرے فاخرانہ لیج میں کہا۔ " ہونہ یہ شکک ہے۔ تو اب تم کیا جا ستہ ہو"

" ہونہد تھیک ہے۔ تو اب تم کیا جاہتے ہو" رسم خان نے جند کمے خاموش ہونے کے بعد کہا۔

"سردار خان کاپتہ بہا دو"...... سوپر فیانس نے کہا۔ "کون سردار خان سیس تو کسی سردار خان کو نہیں جانیا"۔رسم

م میں ہے ابھی تم کرے میں ٹرانسمیر پر گفتگو کر رہے تھے اور عبے تم بڑا خان کمد رہے تھے اور عبے تم بڑا خان کمد رہے تھے اور عباض نے مند بناتے ہوئے

. وہ تو میں اپنے بڑے ، چاہے بات کر رہا تھا۔ ایک خاندانی مسئد تھاہی میں اپنے بڑے ، چا کو بڑا خان کہنا ہوں "...... رستم خان نے جواب دیا تو سو پر فیاض ایک جھٹنے سے کری سے ایھ کھوا ہوا۔ اس کا ہرہ خصے کی شعرت سے بگڑگیا تھا۔

" تو تم نہیں بناؤگ۔ نہیں بناؤگ سور فیاض نے عصے ے عصے کے اور اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازد گھوہا تو کرہ زوردار تمری آواز ہے گئے اٹھا۔

" یاد ب تم نے تھے تھر بارے تھے" موہر فیاض نے کہا اور اس کے سابقی می اس نے دو سرا تھر بار دیا۔ W

Ш

مکیا بات ہے سلیمان میں عمران بول رہا ہوں میں۔۔۔۔۔ عمران نے اس باراپنے اصل لیج میں کہا۔ مصاحب مور فیاض کی بنگیم کا فون آیا ہے۔ وہ آپ سے کوئی

صاحب فورسی ک بیان کا امرار تھا کہ جس قدر جلد ہو سکے ضروری بات کرنا چاہتی ہیں۔ان کا امرار تھا کہ جس قدر جلد ہو سکے عمران وانش مزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلکی نررو احراباً افد کردا ہوا۔

" بیٹو"..... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور پیرا پی کری پر س

'کیا حال ہے جوہان اور نعمانی کا ''…… بلکیک زیرونے ہو تھا۔ '' ان کا آپریشن کر کے گولیاں نگال کی گئی ہیں۔اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے ''…… عمران نے جواب دیا تو بلکیک زیرونے اهیات میں سرملا ویا۔

اس پیک کا کیا ہوا "...... عمران نے ہو جھا۔ وہ حاصل کر لیا گیا ہے اور اب والس پا کیشیا ہی نہا ہے۔ میں نے سرسلطان صاحب کو کمد دیا ہے کد وہ اسے آپ کے فلیٹ پر مہنیا دیں اور وہاں سلیمان کو بھی کمد دیا ہے کہ جسیے ہی سرسلطان کا آدمی مران مجائی میں بے حد پریشان ہوں۔ فیاض صاحب کاشان گئے ہیں لیکن انہیں گئے ہوئے آج تیبرا روز ہے لیکن نہ ہی ان کی کال آئی ہے اور نہ ہی آفس میں انہوں نے فون کال کی ہے جبکہ ایک گئے میں انہوں نے کی کہا تھا کہ کہ میں ترین

کال ابی ہے اور نہ ہی اس میں انہوں نے قون کال بی ہے جبکہ ایک گھنٹہ پہلے میرے گھر کے فون پر ایک کال آئی ہے۔ کوئی مجاری آواز میں یول رہا تھا۔ اس نے کہا ہے کہ فیاض صاحب کی لاش جلا ہی جمجوائی جاری ہے اور اس کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا۔ میں تب ہے

مجوائی جاری ہے اور اس کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا۔ میں سب سے بے حد پر بیشان ہوں مسلمی نے انتہائی تنویش تجرمے لیج میں کہا۔ کہا۔

"آپ نے محوس کیا ہے کہ کال دارالکومت سے کی جاری تھی یا کہیں باہرے" عمران نے ہونٹ محینجے ہوئے پو چھا۔ " مجمع نہیں معلوم۔ میں نے تو کبی ان باتوں پر عور بی نہیں

> کیا'۔ سلمٰیٰ نے جواب دیا۔ '' ٹموک ' یہ آ ۔ یاشار

" فھرک ہے آپ پریشان نہ ہوں۔ میں ابھی معلوم کر آ ہوں۔
کاشان میں میرے المیے دوست موجو دہیں جو مو پر فیاض کا کھرج لگا کر
اظلاع دے دیں گے۔ اس قسم کی غلط کالیں دراصل دانستہ کی جاتی
ہیں آگہ آپ آف والوں کو پریشان کر کے سوپر فیاض کو فوراً والیں
بلوالیں اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ موپر فیاض انتہائی ذائین اور
تربیت یافتہ افسر ہے اس لئے وہ آسانی ہے مجرموں کے ہاتھ نہیں
لگ سکا اسسے مران نے سملی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

و خدا کرے آپ کی بات درست ہو۔ میرا تو پریشانی سے برا حال

ان کی بلت آپ سے کرائی جائے تو میں نے انہیں کہا کہ میں آپ کو مگاش کر تاہوں اگر آپ دستیاب ہو گئے تو بھر آپ خود ہی انہیں فون کرلیں مجے *...... سلیمان نے کہا۔

" شمیک ہے میں بات کر لیتا ہوں۔ سر سلمان کی طرف سے ایک پیکٹ جہارے پاس بہنچ کا جسے ہی یہ بیکٹ بہنچ تم نے اے واٹس مزل بہنیانہ "...... عمران نے کہا۔

و مہر صاحب بہنا ہم است نے بھی ہدایت دی ہوتی ہے۔ ابھی تک تو نہیں بہنا ہے۔۔۔۔۔ سلیمان نے مؤدباء لیج میں کہا۔ "اس بیکٹ کا افتظار کرنا کیونکہ یہ بے حد اہم ہے ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور مجر ٹون آنے پر

اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ " ہی صاحب میسید ایک محاری ہی آواز سنائی دی۔

میں علی عمران بول بہا ہوں۔ بیگم فیاض سے بات کرائیں ۔۔ عمران نے کہا کیونکہ وہ مجھ گیا تھا کہ بولنے والا مور فیاض کا کوئی نیا طازم ہوگا کیونکہ عمران کے لئے یہ ئی آواز تھی۔

می صاحب بولڈ آن کریں دوسری طرف سے کہا گیا۔ مہلے میں سلیٰ بول رہی ہوں چند محوں بھر سوپر فیاض کی بیوی سلیٰ کی آواز سنائی دی۔

* عمران بول رہا ہوں بھابھی۔ خبریت۔ کیسیے فون کیا تھا'۔ عمران نے سلام کے بعد کہا۔

۔ فوری را لطبے کے لئے کوئی ٹرانسمیٹر بھی وہ لیننے پاس رکھتا ہے یا

Ш

Ш

Ш

5

"سويرفياض كاشان گيابواب "..... عمران في يو تحار ہے اسس مدوسری طرف سے سلمی نے کہا۔ * می مجھے تو معلوم نہیں کہ کہاں گئے ہوئے ہیں اگر آپ کہیں تو "آب ب فكر ريس الله تعالى اينا فضل وكرم كرك كا"- عمران سی ان کے آفس انچارج سے آپ کی بات کرا دوں " دوسری طرف سے کہا گیا۔ م مجے جلد از جلد اطلاع دینا عمران بھائی "...... سلیٰ نے کما تو عمران نے وعدہ کر کے رسپور رکھ دیا۔ " بهله سب انسبکر محود قریشی بول رہا ہوں"...... چند کموں بعد و یہ کس نے کال کی ہوگی ۔۔۔۔۔ بلک زرونے حربت مجرب ا مک اور آواز سنائی دی۔ "على عمران بول رہا ہوں قریشی صاحب" عمران نے کما۔ " اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ نجانے فیاض کہاں ہو گا۔ بہرحال میں اس کے آفس سے معلوم کرتا ہوں مجھے بقین ہے کہ وہ ٹرانسمیٹر ساتھ " اوہ عمران صاحب آپ فرمائے کیے یاد کیا۔ باس تو دارالحومت سے باہر گئے ہوئے ہیں "..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لیج میں کما لے گیا ہو گا۔ اگر ایما ہے تو اس سے ٹرالممیز پر بات ہو سکتی ب " مران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے سر ڈائل کرنے "كاشان كئے ہيں يا كہيں اور "...... عمران نے يو تھا۔ "كاشان كئے ہيں" قريشي نے جواب ديا۔ مسٹرل انٹیلی جنس بیورو میں رابطہ قائم ہوتے می ایک تخت * کوئی اطلاع دہاں سے موصول ہوئی ہے یا نہیں "...... عمران سی آواز سنانی دی۔ " علی عمران یول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔ ویا۔ تر نہیں "...... قریشی نے جواب دیا۔ " اوہ چھوٹے صاحب آپ فرمائے " دوسری طرف سے بولنے " کون کون سائقہ گیاہے"...... عمران نے پو تجا۔ والے كا لچر يكفت مؤدبان مو كيا تحاد ظاہر بي بيورد كے سب لو كون " می انسیکر راشد اور اس کے سیکشن سے چار آدمی ساتھ گئے ہیں "۔ کو معلوم تھا کہ عمران ڈائریکر جزل کالڑکا ہے اس لئے سب مد صرف ووسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اے الحی طرح جلنے تھے بلکہ سب ہی اسے چھوٹے صاحب کمہ کر

فریکونسی کا کیبے علم ہو گیا ہے۔اوور '''''' پتند کموں بعد سوپر فیاض کی چنجتی ہوئی عصیلی آواز سنائی دی۔ '' شکر ہے خدا کا کہ تم زندہ ہو اور گرج بھی رہے ہو درنہ میں نے

تو قل خوانی کا اشتہار بھی تیار کر لیا تھا۔ اوور "مه عمران نے مسکراتے بوئے کہا۔

دے کہا۔ تندید

" قل خوانی کا اشتہار۔ کیا مطلب۔ کیا اس بحواس کے لئے کال کی ہے۔ تہیں معلوم نہیں ہے کہ میں اس دقت انتہائی اہم سرکاری کام میں معروف ہوں اور سرکاری کاموں میں بے جا مداخلت بھی جرم ہے۔ اوور "..... موپر فیاض نے بھاڑ کھانے والے لیچے میں کہا۔

" کھیے معلوم ہے کہ تم کون سے سرکاری کاموں میں معروف ہو لیکن بندہ خدا کم اذکم گھر فون کر کے اپنے زندہ ہونے کی اطلاح تو کر دو۔ وہاں تمہاری بیگم کو کسی نے فون کر کے کہا ہے کہ فیاض کی لاش پہنچنے والی ہے ادر جب سے سلیٰ بھا بھی نے یہ کال سی ہے اس

نے رو رو کر اپنا براحال کر لیا ہے کہ الیما فربا نروار، تابعدان خدمت گزار شوہرا نہیں دوبارہ کیے مل سکے گا۔ اودر مسسد، عمران نے کہا تو میزی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلک زیرو ہے اختیار مسکرا دیا۔

" کیا مطلب۔ کسی کال۔ اوور "...... موپر فیاض نے حمرت مجرے کیج میں کہا تو عمران نے اسے سلیٰ سے فون پر ہونے والی بات دوہرا دی۔

" تھك ب سي اے فون كر دوں كا اور كھ ساوور" سي سوير

نہیں "...... مران نے یو تھا۔ " بی بال سرکاری طور پر زیرو فائیو ٹرانسمیر وہ لینے پاس مکتے ہیں لین ان کا حکم ہے کہ انہیں کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے "..... ووسری طرف سے جواب ویا گیا۔

. اس کی فر کھو نسی کیا ہے۔ میں نے اس سے احتیائی ضروری بات کرنی ہے۔ اس کے احتیائی ضروری بات کرنی ہے۔ اس کے اس کے اس میں میں اس نے کہا تو ورس طرف سے فرکھ نئے ہے۔ ورس طرف سے فرکھ نئے اس

" مرف يد مرباني كيجة كالتجوف صاحب كد باس كويد نه بتائيس كديد فريكونسي ميس في آپ كو بتائي به ورنده و تيج معطل كرويس كرد ورثي في منت بحرب ليج ميس كبار

"او کے تم ککرید کرو عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر شکرید اوا کرے اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چونکہ سور فیاض کی طبیعت سے واقف تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ محمود قریشی درست کہر رہا ہوا ٹرانسمیز اٹھا کر کہر رہا ہوا ٹرانسمیز اٹھا کر سامنے رکھا اور پھراس پر محمود قریشی کی بتاتی ہوئی فریکونسی ایڈ جسٹ کرے اس نے ٹرانسمیر کا بٹن آن کر دیا۔

میلو میلو علی عمران کالنگ مور فیاض اودر میسد. عمران نے بار بار کال دیے ہوئے کہا ہے اچا اچاک ٹرانسمیر پر رابطہ قائم ہو گیا۔ میں سرپنٹنڈ نے آف سٹرل انٹیلی جنس بیورو فیاض بول رہا موں۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے اور حمیس میری سرکاری Ш

k

تماراس پروہی تمبر موجو و تماجو عمران نے گوسٹان کی اس خفیہ چٹ پر برها تها اور انشر نيشنل كار كوكى سلب بهى موجود تهى سپيك كار من ك كسى الفريد نامي أدى كے بيتے پر بك كرايا كيا تھا۔ عمران نے پیکٹ کھولا اور اندر موجو درروہ باہر تکال لیا۔اس کے ساتھ ہی اس کا و کمتا ہوا چہرے بے اختیار بھے ساگیا کیونکہ پیکٹ میں مشیزی کے برزے کی بجائے ایک الیکٹر انک کھلونا پیکڈ تھا۔ " یہ کیا ہے عمران صاحب " بلیک زیرو نے حرت بجرے لجے میں کہا تو عمران نے اس کھلونے کو الت پلٹ کر دیکھا اور بھروہ اے اٹھائے کری سے اٹھا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو لیبادٹری میں جاتا تھا۔ اس نے لیبادٹری میں چیخ کر اس کھلونے ک اندرونی چیکنگ شروع کر دی اور پھر چند لمحن بعد جب اس نے اس کھلونے کو کھولاتو اندر دمیسی ہی ایک چٹ موجود تھی جیسی اس نے گوسٹان کے جسم سے چیکی ہوئی جھلی سے اتاری تھی۔اس نے اس چت کو لائٹر جلا کر شطع پر رکھا تو چٹ پر ایک شراور ساتھ ہی سی بینک مین برایخ کا نام لکھا ہوا نظر آیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیاساس نے بغور اسے برھا اور پھر لائر بھا کر وہ اٹھا اور تيز تيز قدم انحا يا دالس آپريشن روم ميں پہنچ گيا۔

"کیا ہوا"...... بلکی زیرونے بے بھین سے لیج میں یو تھا۔ "ابھی بتآتا ہوں".... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے انکوائری سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیے ۔

نیاس نے کما۔ ع کھ کامیانی ہوئی ہے یا نہیں کیونکہ میں تواس وقت سے وعوت کمانے کے انتظار میں محوکا بیٹھا ہوا ہوں اور اب تو خالی آنتوں میں چے ہو کیا ہاتھی دوڑتے بچر رہے ہیں۔ادور "...... عمران نے کما۔ * سرکاری کاموں کے بارے میں تم جیسے غیر متعلق آومی کو کچھ نبس بنایا جا سکا۔ تھجے۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے خصیلے لیج س کیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیڑ آف کیا اور پھراسے ایک طرف رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور سلیٰ کو فون کر کے اسے سوپر فیاض نے ہونے والی بات چیت سے آگاہ کر ویا تو سلمیٰ نے اس کا بے حد المکرید اوا کیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے خدا حافظ کہد کر رسیور رکھ ویا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ کرے میں مضوص انداز کی سین کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے می وہ دونوں چونک بڑے کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ باہر دانش منزل کے گیٹ پر کوئی موجود ہے۔ بلک زیرو نے میرے کنارے پر موجود ایک بنن دبایا تو سلصنے ویوار پر ایک سکرین روشن ہو گئ جس پر سلیمان گیٹ کے سلصے کو انظر آرہا تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پیک تھا۔ * جاكر لے آؤ پيك * عمران نے كما اور بلك زيرونے بنن آف کیا اور اعظ کر بیرونی وروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تعوثی دیر بحد وہ واپس آیا اور اس نے پیکٹ عمران کے سلصنے رکھ دیا۔ پیکٹ سیلڈ

" کرائیں بات"..... عمران نے کہار W ⁻ بهيلو جناب مين امجد على بول ربا بون انجازج لا كرز سيكثن ⁻. چند محول بعد دوسری طرف سے امکی اور مؤدبان آواز سنائی دی تو عمران نے وی بات اس ہے کر دی جو اس نے پہلے مینج ہے کی تھی۔ وی سربتائی " امجد علی نے کما تو عمران نے کھلونے کے اندرے نکلنے والی چٹ پر ائجر آنے والا منسر بتا دیا۔ " ايك منت بولا ليحية من ريكار ذريكور كربتاتا بون " ووسري طرف سے کہا گیا اور لائن پر چند کموں کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔ " بهلوسر كيالب لائن يربين المستموزي دير بعد المجد على كي أواز سنانی دی۔ " کیں " عمران نے جواب دیا۔ " جناب په لاکر ایک مفته پہلے بک کرایا گیا ہے۔ سپینل لاکر۔ یہ سپیٹل لاکر دارالحکومت میں واقع ہوئل رین ہو کے پینج جناب متھ کے نام سے بک ہوا ہے اور ابھی تک بک ب سے است طرف سے کما گیا۔ " اب آب ایک بات عور سے من لیں یہ لاکر حکومت کے لئے المتاني الميت ركما إلى الكام وبين كمن تك كالح كى صورت بھی اوین مذکیا جائے ' عمران نے کہا۔ " اس كے لئے جناب ہمیں تحريري حكم نامه چاہئے "...... امجد على نے جواب ویا۔

" لیں انکوائری بلیز "..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز " سیٰ بینیک مین برانج کے مینجر کا نم رو" عمران نے تیز لیج میں کماتو دوسری طرف سے ایک نسر بنا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور بچرٹون آنے پر اس نے اکلوائری آپریٹر کا نمر ڈائل کر دیا۔ یس مینجر سی بنیک مین برائج رابط قائم ہوتے ی دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔ " اسسنن ذار يكر سنرل انتيلي جنس بيورو بول ربا بون"-عمران نے بخت اور قدرے تحکمانہ کیج میں کہا۔ " لیس سرحکم فرمائیے " ... ووسری طرف سے مؤدبانہ لیج میں کہا آپ کی برانج میں لاکر بھی دستیاب ہیں "..... عمران نے می باں ایک بہت بڑا سیکشن ہے لاکرز کا میں سیجر نے جواب ا کی نمر نوٹ کیج اور بائے کہ یہ لاکر کس کے نام بک ہے۔ كب بك كراياً كيا باوراس وقت اس كي كيابوزيش ب- معران

" لاكرز سيشن ك انجارج امجد على سے ميں آپ كى بات كرا ديا

ہوں ان کے پاس مکمل ریکار ڈہو تا ہے "..... بینجر نے کہا۔

" عمران بول رہا ہوں جو زف۔ جو انا کو ساتھ لے کر رہن بو ہوٹل جاذاور اس کے مینجر سمتھ کو جہاں بھی وہ موجو دہو اغوا کر کے Ш رانا ہاؤس لے آؤ اور پر مجعے دانش منول کے سپیشل فون پر اطلاح دو"۔ عمران نے تحکمانہ لیجے میں کہا۔ میں باس "..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسپور رکھ دیا۔ ن یہ بنیک لاکر کماں سے ور میان میں نیک بڑا"..... بلک زیرو نے یو جماتو عمران نے اسے کھلونے کے اندر سے ملنے والی بحث کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ * بڑا لمبا حکر حلایا ہے اس گوسنان نے بلک زیرو نے حرت بجرے لیج میں کہا۔ " بان وه انتهائي وبين آوي تحا اور است معلوم تحاك ي يرزه حکومت کے لئے انتہائی اہم ہو سکتا ہے اس سے تقییناً تنام کوریہ سروسزاور ایر کورٹ سروس کی چیکنگ کی جاسکتی ہے اس سے اس نے یہ کام دکھایا۔ اگر وہ خود زندہ کارمن پہنچ جاتا تب بھی یا بجریہ پیکٹ وہاں پہنے جاتا تب مجی وہ جب چلہتے سمتھ کے ذریعے یہ لاکر کھلوا کر پرزہ حاصل کر مکتقے میں عمران نے کہا اور بلک زیرد

وہ بھی مل جائے گا۔ میں آپ کو زبانی اس سے کہ رہا ہوں کہ اگر چو بیس گھنٹے کے اندر اے کسی طرح بھی اوپن کر دیا گیا تو پھر آپ کی باقی عربیل کی سلاخوں کے پیچے گزر جائے گی سست عمران نے انتہائی سخت لیج میں کہا اور کریڈل وباکر اس نے ثون آنے پر تنزی سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔ و اے او سیرٹری خارجہ "..... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے بی اے کی آواز سنائی دی۔ ایکسٹو-سرسلطان سے بات کرائیں "......عمران نے محضوص کیج میں کہا۔ میں سر دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لیج میں کہا گیا۔ " ميلو جناب مين سلطان يول ربا مون- حكم فرمايي "...... جند محول بعد سرسلطان کی انتهائی مؤد بانه آواز سنائی دی-مر سلطان سي بينك مين برانج مين الك سيشل لاكر رين بو ہوال کے سیخرسمتھ کے نام سے ایک ہفتہ پہلے بک کرایا گیا ہے اس میں بقیناً گراس ڈیم مشیزی کا وہ اہم اور قیمتی پرزہ موجو دہو گا۔ فوری طور پر اس لاکر کو سرکاری سطح پراوین کراکر اس میں سے وہ پرزه نکوا کر دانش مزل جمجوا دیں۔ فوری کارروائی کریں - عران نے مخصوص لیج میں کہا اور کریڈل دیا کر اس نے ٹون آنے پر ایک باد بھر تیزی سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔ "رانا ہاوس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

نے اشبات میں سرملا دیا۔

کا بثن آن کر دیا۔

" مبلو مبلو علی عمران کالنگ سوپر فیاض سه اوور "...... بثن أن تروی و این کر آروی در کریت به شده فروی در تحویل در در

Ш

Ш

k

ہوتے ہی عمران کی آواز سنائی دی تو سوپر فیاض بے افتتیار اچھل بڑا۔ اس کے تصور میں بھی نے تھا کہ کال عمران کی طرف سے ہو گی۔

103

عمران نے اے بتایا کہ کمی نے اس سے گھر فون کر سے کہا ہے کہ اس کہ لاثے گئی میں میں اور اس کے گھر فون کر سے کہا ہے کہ

اس کی لاش گھر چھٹے رہی ہے اس سے اس کی بیوی پریشان ہے تو سوپر فیاض مجھے گیا کہ اس کی بیوی سکی نے اسے فون کرے کہا ہو گا اور

عمران نے کسی شکسی طرح اس کی سرکاری فریکونسی معلوم کر کے اے کال کیا ہو گا۔ عمران نے اس سے مشن کی کامیابی کے بارے

میں پو چھالیکن سو پر فیاض نے اسے نال دیا۔

مدن اس عمران صاحب کو آپ کی سرکاری خفیه فریکونسی کا کیسے علم ہو گیا ہو گا "..... انسیکر راشد نے حرت بجرے لیج میں کہا۔

" وه شیطان ہے۔ پکا شیطان ہے دنیا کی کوئی چر اس سے چھی

نہیں رہ سکتی '۔ سوپر فیاض نے ٹرانسمیروالیں جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اب وہ انسکٹر راشد کو کیا بہتا تا کہ وہ اپنی دورت جس طرح چھپا

چیپا کر رکھتا ہے لیکن عمران کو ایسے معلوم ہو جاتا ہے صیے وہ سابقہ سابق رہا ہوسائی کمح رسم خان کے کراہنے کی اواز سنائی وی تو سوپر

فیاض اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "اب تہمیں معلوم ہوارستم خان کہ تشدد کے کہتے ہیں اور یہ تو

" آب مہیں معلوم ہوا رستم خان کہ تشدد کے لہتے ہیں اور یہ تو ابھی ٹرطیر تھا تکھے۔ اس لئے خو د_ہی بک دو که سروار خان کہاں اده اتن جلدی ہے ہوش ہو گیا۔ بڑا رستم بنا کھرتا ہے ۔ سوپر فیاض نے کری پر ہیٹھے ہوئے کہا۔ دہ رستم خان کے جسم پر مسلسل کوڑے برسابر ساکر اب بری طرح ہانپ رہاتھا۔ تھوڑی در بعد انسکٹر راشد کاآد می شمس کرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں پانی کا مجرا ہواا کیے عگب تھا۔

وہلے اس کے زخوں پر پائی ڈالو چراس کے سراور ہجرے پر اور جب یہ ہوتی سن آجائے تو باقی ماندہ پائی اسے بلا دو ۔۔۔۔۔۔ انسکٹر رافعد نے شمن سے کہا اور شمس سر ہلاتا ہوا آگ بڑھ گیا۔ ای لمجے موپر فیاض جو اب نار مل ہو و کا تھا کے کوٹ کی اندرونی جیب سے ہلکی ہی سینی کی آواز سنائی دی تو سوپر فیاض بے اضتیار چونک پڑا۔ اس کے عاد آگیا تھا کہ اس کی خفیہ جیب میں سرکاری زیرد فائیو شرائممیٹر مود دے۔اس کی کال تھی۔اس نے جلدی سے شرائمیٹر شکلا اور اس

" كمال ب مردار خان باق " انسكر راشد ف مرد لي مي ال " وه-وه ذليشان كالونى كى كونمى سرا محاره سو اكب مين رسما بـ الف خان کے نام سے -الف خان کے نام سے - وہ - وہ " رسمتم خان اس طرح بول رہا تھا جسے لاشعوری طور پر اس کی زبان سے الفاظ پھسل کر باہر آ رہے ہوں اور اس کے ساتھ بی اس کا سر د حلک گیا تو انسیکر راشد نے ایک تحظے سے انگلال باہر نکالس اور انہیں اس کے لباس سے صاف کر نا شروع کر دیا۔ " اس كا طبيه معلوم كرو- مزيد تفصيل معلوم كرو- تم في باتف "اس كا ذمن تواب خم مو حكاب باس اس طريق سي يهي خامي ب " انسكر راهد في جواب ديا تو سوير فياض ب اختيار الم كحزابواب " بجراے کولی مار دو " سویر فیاض نے کما تو انسیکر راشد نے جیب سے مشین پیشل ثکالا اور دوسرے لمح تروتواہث کی آواز ہے کرہ كونج اٹھا۔

ب سر سور فیاض نے ایک بار پر غصے سے چیخ ہوئے کا-- مجيم نبي معلوم - مي كسي سردار خان كو نبي جانيا " - رسم خان نے نیم غشی کی حالت میں جواب دیا۔ " اس آپ تشریف رکھیں میں اس سے معلوم کرتا ہوں"۔ انسیکڑراشد نے کہا۔ و كس طرن معلوم كرو مح مور فياض في عصيل الج مين " محجے مجرموں کی زبان کھلوانے کا ایک فصوصی طریقہ آتا ہے۔ اس کی ٹریننگ میں نے ملڑی انٹیلی جنس کے ایک کرنل سے باقاعدہ حاصل کی تھی انسکٹر راشد نے کما اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ سے رسم خان کے بال پکر کر اس کا مراونیا کیا اور دوسرے باتھ کی انگلیاں اکراکراس نے اس کے دونوں نتھنوں میں اس طرح ماری جسیے نبزے مارے جاتے ہیں اور بجر رستم خان کے طل سے بے اختیار کر بناک جع نکل گئ ۔ انسکٹر راشد کی انگلیاں رسمت خان کی ناک سے نظنے والے خون سے بھر گئیں۔ انسپکر راشد نے انگلیوں کو مزید دبا کر مخصوص انداز میں محمایا تو رستم نمان کا زنجروں سے حکراہوا جسم اس بری طرح بجرکنے نگاجیے تھلی یانی ہے باہر اکل کر کورکتی ہے۔اس کے ساتھ بی اس کے طلق سے انتہائی کر بناک جیخیں نکلنے لگیں۔اس کا چبرہ انتہائی بری طرح سمنے ہو گیا تھا۔ آنگھیں ابل کر باہرآ گئی تھیں۔

Ш

Ш

a

k

5

m

گیا تو سردار خان اس بار محاور تا نہیں بلکہ حقیقتاً کرسی ہے اچھل برا۔ "كا-كاكر رے بوريد كي مكن ب " مردار فان نے ا تتمائی تىز لىچ مىں كبا۔ * میں درست کب رہا ہوں جناب۔ مجھے معلوم تھا کہ ماس رستم خان سپیشل بوائنٹ تھرٹی ون پر موجود ہیں کیونکہ آپ نے جو ٹرالسمیٹر کال انہیں کی تھی اے وہیں سے النڈ کیا گیا تھا۔ ہماری مشیزی نے چکیک کر لیاتھا بھر ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں ایک ضروری ہدایت کے لئے میں نے وہاں فون کال کی لیکن کسی نے کال النذ نہ کی تو میں نے ٹرانسمیر کال کی لیکن ٹرانسمیر کال بھی اننڈ مذکی گئی تو میں نے سپیشل یوائنٹ تھرٹی جو اس یوائنٹ کے قریب ترتھا اس کے انجارج باسط نمان کو کال کر کے ہدایت کی کہ وہ سپیشل بو آئنٹ تحرفی ون پر جا کر صورت حال کو چمکی کر کے مجھے ربورٹ دے۔ ابھی اس کی ربورث آئی ہے کہ وہاں ٹار جنگ روم میں یاس رسم خان کی لاش زنجیروں میں حکری ہوئی موجو دہے اور وہاں کے دونوں آدی بھی ہلاک ہو می ہیں اور باس رستم خان کی لاش کی حالت با ری ہے کہ وہاں ان پر انتہائی ہولناک تشدد کیا گیا ہے۔ ان کا بورا جسم شدید زخی ہے اور وہاں ایک خون آلود خاردار کوڑا بھی موجود ہے۔ولیے باس کو تشدد کے بعد گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اس پر میں نے باسط خان کو کما کہ وہ سیشل یواننٹ کی آٹوینک ر میکار ڈنگ جمک کرے۔اس نے یہ ریکار ڈنگ جمک کی ہے اس سے

سردار خان اپنے مخصوص کمرے میں موجود تھا کہ پاس بڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج امھی تو سردار خان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا ریا۔

" کیں۔ سردار خان بول رہا ہوں "...... سردار خان نے تیز اور تحکمانہ کیجے میں کہا۔

" بدر خان بول رہا ہوں بڑے خان ووسری طرف سے ایک مؤوب کے اکتیار ہو کی بڑا کیو نکہ اسک مؤوب کے اختیار ہو تک بڑا کیو نکہ بدر خان میڈ کو ارٹر کا انچارج تھا۔ اس کی اس طرح کال کا مطلب کوئی خاص بات ہی ہو سکتی تھی۔

" کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے "...... سردار خان نے تیز کیج روجھا۔

" باس رستم خان ہلاک ہو میکے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا

W

W

وعدہ '..... سردار بھان نے کہا۔ "اليهايي مو گا-آپ ب قكر رہيں " بدر خان نے جواب ديا۔ " او کے جیسے بی یہ لوگ ختم ہوں تم نے مجھے ربورث دین ہے '۔ سردار نمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور ر کھا اور ساتھ بڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے وو منسر یریس کر دیئے۔ " يس چىف "...... ايك مؤد بانه ى مردانه آواز سنائي دى ــ * سنو کچ سرکاری لوگ مرے خلاف کام کرنے کے لئے عبال کو تھی پر آ رہے ہیں ان کی تعداد پانچ یا چھ ہے۔ اگریہ لوگ عبان پہنچیں تو انہیں فوری طور پرہلاک کر ہے ان کی لاشیں برتی بھٹی میں ڈلوا رینا اور یہ مجی سن لو کہ اب جب تک میں خود مزید ہدایت نہ دوں مجھ سے کسی کی کوئی ملاقات نہیں ہوگی اور نہ میں عبال موجود ہوں۔ بھے گئے ہو اسس مردار خان نے تر لیج میں کبا۔ " يس چيف " دوسرى طرف سے كما كيا اور سردار خان ف ا کیب طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ " رستم خان کی موت مرے لئے بہت برا و هیکه ہے۔ ویری بیا۔ سارا برنس اب نے سرے سے ترتیب وینا ہو گا سردار خان نے بزبزاتے ہوئے کہااور بھر چند کھے خاموش بیضنے کے بعد اس نے ایک بار بچر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے منر پریس کرنے شروع کر

یتہ ملا ہے کہ انہیں ہلاک کرنے والوں نے ان سے آپ کے بارے س بوچ کچے کی ہے اور سب سے آخری ریکارڈنگ کے مطابق انبوں نے آپ کا اصل نام اور آپ کی کوشی کا خمر بتایا ہے" بدر خان نے تفعیل باتے ہوئے کہا۔ " اوه ويرى بيد عجر اب وه لوگ كمان يين "..... مردار خان وان باس رسم خان کی جیب بھی موجود نہیں تھی۔اس سے میں مجھ گیا کہ وہ لوگ اس جیب میں دہاں سے نکے ہوں گے۔ بتاني مين في آب كو كال كرف سے يہلے كاشان ميں اپنے تام آومیوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ یہ جیب جہاں بھی دیکھیں اس کو ہث کر دیں اور اس کے اندر موجود افراد کو گولیوں سے اڑا دیں۔ ويے يہ نوگ برطال آپ كى كو شى يرى آئيں گے-سى ف آپ كى کو نمی کے باہر خصوصی تگرانی کا حکم بھی دے دیا ہے بدر خان . تعمی ب اگر اس کے باوجودوہ لوگ سمال بینچ تو بحران ک لاشیں می کس کو نہیں لیں گی سردار خان نے انتہالی عصلے آب تک پہنچنے سے پہلے بی وہ ختم ہو جائیں گے برے خان "-بدرخان نے جواب دیا۔ واگر الیدا ہواتو بھر محمو کہ رستم خان کی جگہ تم لے او مے یہ مرا

w w . P

S O C i

t Y باکس مناپرزہ تھاجس کی ساخت انہائی بیجیدہ ی تھی۔ سرسلطان نے اس کی کال کے بعد ہنگامی بنیادوں پر کام کیا تھا اور سٹی بیک کے لاکر سے یہ پرزہ نگوا کر انہوں نے دانش منزل بجیدا دیا تھا۔ ادھ جوزف کی کال بھی آگی تھی کہ رین بوہوئل کے بینجر سمتھ کو اعوا کر کے رانا ہاؤس لایا جا جیا ہے۔ جوزف نے بتایا تھا کہ اس اعوا کے لئے وہاں ضاصا بڑا ہنگامہ ہوا ہے اور چھ آدمی بلاک ہو گئے ہیں لیکن وہاں ضاصا بڑا ہنگامہ ہوا ہے اور چھ آدمی بلاک ہو گئے ہیں لیکن کامیاب ہو گئے ہیں اور عمران نے اسے وہیں رکھنے کا حکم دے دیا تھا۔ اسے اس برزے میں زیادہ ولیسی تھی اور دہ چمکی کرنا چاہتا تھا کہ یہ کس نائب کا پرزہ ہے جس کا شبادل عہاں کے سائنس دان شیار نہیں کی خارد نے بی کار من حکومت صرف یہ یہ پرزہ سیال گرنے کے کرنا جارتا تھا کہ یہ کس نائب کا پرزہ ہے جس کا شبادل عہاں کے سائنس دان شیار نہیں

عمران مشین کایرزہ اٹھائے اے عور سے دیکھ رہا تھا۔ یہ ایک

" ئِي مون ہوئل" رابط قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آداز سٹائی دی۔

" سردار خان بول رہا ہوں۔ راحیل سے بات کراؤ"...... سردار خان نے سرد لیج میں کہا۔

" یس سر۔ یس سر "..... دوسری طرف سے انتہائی ہو کھلائے ہوئے لیج میں کہا گیا۔

" ہیلو بڑے خان ۔ میں راحیل بول زہا ہوں "...... چند کمحوں بعد ایک امتیائی مؤدیانہ آواز سنائی دی ۔

راحیل رسم نمان کو بلاک کر دیا گیا ہے اس نے اب رسم خان کی بگہ ہوٹل کے انچارج تم ہو گے۔ تمام سناکس وغیرہ کو کیمو فلاج کر دو۔ ایک سرکاری ٹیم ہمارے خلاف کام کر رہی ہے اس کے خاتمہ سک یہ بیٹا کی انتظام کر نا پر رہا ہے جب یہ نیم بلاک ہو جائے گی تو میں خود تمہیں مزید بدایات دوں گا ۔۔۔۔۔ سردار خان نے کہا۔ کسی چیف ۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف ہے کہا گیا اور سردار خان نے کہا۔ بغیر مزید کچے رسیور رکھ دیا۔ اب اے بدر خان کی طرف ے کال

o k s

i e t

. C جائداد اتی ہے کہ مراکزارااندے فلس سے ہوجاتا ہے۔ سرداور نے مسکراتے ہوئے لیج میں جواب دیتے ہوئے کہار

اوہ لیکن آپ کی آبائی جائیداد تو آپ کے بچا کے قبضے میں ہے اور سنا ہے کہ دوہ آپ کو اس سے کچہ بھی نہیں دیتے ۔۔۔۔۔ مراور جان بوجہ کر لیج میں جرت پیدا کرتے ہوئے کہا حالانک اے سرداور کی آبائی جائید ادک بارے میں تنام تفصیلات کا بخوبی علم تمام

جہا کو میں نے خود تمام جائیداد کا نگران بنار کھا ہے۔ وہ انتمائی بااصول اور وضع دار ہیں۔ ان کی اپن جائیداد بھی ہے حد وسیع و عریض ہے۔ میں چونکہ سائنسی ریسرچ میں مصروف رہتا ہوں اس کئے مرے پاس اتناوقت نہیں ہو سکتا کہ میں جائیداد کے انتظامات

کر سکوں البتہ اس سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ باقاعد گ سے میں بینک اکاؤنٹ میں جمع کراتے رہتے ہیں اس نے جہاری سے بات غلط

ہے کہ چھانے مری آبائی جائداد پر قبضہ کر رکھا ہے "..... سرداور نے اس بار قدرے عصلے لیج میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

پر تو آپ کا بنیک بیلنس برا بجربور ہو گا۔ آپ نے تھے بتایا ہی نہیں۔ میں خواہ کواہ لو گوں کی منتیں کر تا رہنا ہوں جبکہ دولت کی گنگا تو گھر میں ہی بہد رہی ہے " مسلم عمران نے بزے اشتیاق امیر لیگا تو گھر میں ہی بہد رہی ہے " مسلم عمران نے بزے اشتیاق امیر

مرا بنیک بیلنس اس قدر نسی ب جنتا تم مجد رہے ہو۔ میں بتانا تو نہیں جاہتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم بابتد دعو کر چکھے برجاؤ نے تیار تھی۔وہ جند لحے اے ویکھنا رہا مچر اس نے اے میز پر ر کھا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شرور کا کردیئے۔

" داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔ عمران کے پاس چونکہ ان کا براہ راست خصوصی فون نمبر تھااس کئے اس کی براہ راست سرداور سے بات ہو جایا کرتی تھی۔ " حقمے فقیر۔ بے تقصیر"...... عمران کی ذبان رداں ہو گئ۔

یں یہ می معلوم ہاں سے ہرباری القاب دوہرانے کی ضورت نہیں ہے۔ ہاک کیا مسئد ہے ۔۔۔۔۔ مرداور نے اے

صرورت ہیں ہے۔ بعاد کیا سند ہے سرواور سے اس ورمیان سے ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔

' سناہے آپ کی سخواہ بڑھا دی گئ ہے ''…… عمران نے کہا۔ '' شخواہ بڑھا دی گئ ہے کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں حمہاری بات ''۔سرداور کے لیچ میں حقیقی حربت تھی۔

" تخواہ کا مطلب ہو تا ہے وہ معاوضہ جو حکومت اپنے طاز مین کو ہر ماہ ان کی کارکر دگی کے موض انہیں دیتی ہے تاکہ وہ زندگی عیش و عشرت سے گزار سکیں "...... عمران نے تخواہ کا مطلب بتاتے ہوئے کما۔

واہ کیا خوبصورت لفظ ہولے ہیں تاکہ طازم عیش و عشرت ہے زندگی بسر کر سکیں۔ بہت خوب۔ بہرحال جہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں عکومت سے تخواہ صرف ٹوکن کے طور پر ایک روپید لیتا ہوں تاکہ مری سرکاری حیثیت قائم رہے۔ باتی مری آبائی P a k s

c i e

. с سیکن آپ تو کہد رہ ہیں کہ آپ کا جیک اکاؤنٹ عالى رہنا بي "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں چھا کو کمہ کر کچھ نہ کچھ انتظام کر ہی لوں گا۔ اب تمہیں و

الکار نہیں کیاجا سکیاً"..... سرداور نے کہا۔ " اوہ بے حد شکریہ۔ آپ جسے کی اور فیاض ادی ت نجے میں

ئے تم نے کروڈوں روپ تو تیس ملکت زیادہ سے زیادہ وس بدہ لاکھ روپے ہی ڈیمانڈ کروگ۔ کوئی بات نیس جانبواد کا کچہ حصہ

فروخت کیا جاسکتا ہے '.... مرداور نے کہا۔ کروژوں لاکھوں۔ اوہ نہیں سرداور۔ یہ تو بڑی معموں ، قم ہے۔ اتنی رقم تو جتاب آغا سلیمان یا شاہر ماہ فلامی اداروں میں جمع کرا دیا

ای رم او جناب اغاسیمان پاتشا بر ماه های دارون میں ب مرادید کر آئے ۔ عمران نے اس بار سجیدہ سلح میں کبا۔ "کیا۔ کیا کہر رہے ہو۔ لاکھوں کروڈوں ہر ماہ فلاقی اداروں میں

کیا۔ لیا لہر رہے ہو۔ لاھوں کروزوں ہیں اور اور میں میں مطلب سے مواور میں میں مطلب سے مواور کیا مطلب سے مواور نے میں کہا۔ نے حررت اور غصے سے ملے لیج میں کہا۔

یے ہاں۔ کیا کروں مجوری ہے۔ میں نے ڈیڈی سے رقم مانگی تو انہوں نے اٹکاد کر ویا۔ امال بی سے اتنی مجاری رقم مانک نہیں سکتا گ اس نئے بتا رہتا ہوں کہ میری آمدنی سے پاکسیٹیا کے ان طالب علموں کو بھاری و قائف دینے جاتے ہیں جو سائنس میں انتہائی ذہین ہوتے ہیں اس لئے بس گزارا بہرطال ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

پیلیں مرا نام بھی اس ست میں نکو لیں۔ آپ نے بھاری وظائف کا کہر کر مجھے دلی مسرت بخشی ہے۔ میں بھی ببرحال سائنس کا طالب عام ہوں اور حلوہ ہوشیار نہ ہی ببرحال مفلس اور قلاش تو ہوں ۔۔۔۔۔عمران بھلا کہاں آسانی سے بازائے والاتھا۔

تم اصل بات کرو۔ یہ تم نے کس حکو میں ذال دیا ہے تھے۔ بہرصال جمہارا نام اس نسٹ میں شامل نہیں ہو سکتا ور نہ تھے باتی طالب علموں کے وظائف بند کرنے پڑجائیں گے اور میں ایسا نہیں پاہتا ۔۔۔۔۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسل بات تو یہی تھی سردادر۔ تیجے معلوم ہوا تھا کہ حکومت نے سائسی ترقی کے لئے شام سرکاری سائٹس دانوں کی سخواہوں میں خطیر انسافہ کر دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ طبو اسل شخواہ نہ ہی انسافہ ہی۔ اس سے بہرطان گزارا تو ہو جائے کا لیکن اب کیا کہوں آپ بہرطال سرکاری سرمیں اور سرکاری سرمیں بہرطال کچھ نہ کچھ وہائ تو ہوتا ہی ہوگا ۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سردادر بے اختیار تہقیہ مارکر

، پر خمبیں رقم چاہئے ۔ بولو کتنی چاہئے "...... سرداور نے ہنستے

ہے کم ہیں۔ اب آپ خود بتائیں کہ یہ میری عرت کا موال ہے یا نہیں "..... عمران نے رو دینے والے لیجے میں کہا۔ " او کے مجوا دوں گا گیارہ روپ گیارہ چیے سبس اب تم خوش ہو۔ اب مجھے کام کرنے دو۔ خدا حافظ ` ... سرداور نے کہا اور اس ے ساتھ بی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر نون انے پر اس نے دوبارہ سمر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلکی زیرہ خاموش بیٹھا ہی مسکرار ہاتھا۔اے معلوم تھا کہ عمران یہ باتیں ای بوریت دور کرنے کے لیے کر تا رہتا ہے اور جو نکہ اس نے مشیزی کے اس پرزے کی لیبارٹری میں کافی دیر مک چینگ كى ب اس كنة ومن طور يربو جانے والى يوريت وه اب اس انداز میں دور کر رہا ہے۔ " داور يول رہا ہوں" رابط كائم ہوتے بى سردادركى أواز سنانی دی ۔۔ " على عمران ١ ميم ايس سي - ذي ايس سي (أكسن) بزبان خود بلكه بدہان خود ہول رہا ہوں سست عمران نے کہا۔ کب تو دیا ہے کہ جمجوا ووں گا گیارہ روپے گیارہ پہیے بچر کیوں کال کی ہے دوسری طرف سے سرداور نے کہا۔ · وهدوه درانسل مراوقار شدید خطرے میں ہے اس سے میں اپنا وقار جلد از جلد بحال كرنا چاہتا ہوں اور آپ سائنس دان ہیں۔الیما نہ ہو کہ میں عباں بیٹھا سو کھنا رہوں اور آپ کئی سائنسی تجرب میں

Ш

Ш

W

a

ور ند انہیں حساب وینا پڑتا اور آپ تو جائے ہیں کہ نوجوانوں کے
ایے حساب ہوتے ہیں جو جزد گوں کو بتائے بھی نہیں جا سکتے۔
سرسلطان سے بات کی تو انہوں نے بھی صاف انکار کر دیا ۔ عمران
ف بنے برے پریشان سے لیج میں کہا۔

ا چھا طو محصک ہے تم باؤتو ہی۔ شاید میں کچے کر اوں م سرداور نے سجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" گیارہ روپے گیارہ پسیے جائئیں "…… عمران نے ایسے لیج میں کہا صبے کوئی بہت بڑی رقم بتارہا ہو۔

" گياره روپ گياره چيد كيا مطلب اب يد خاق كرنے ك ك سي بى ره گيابوں " اس بار سرداور في واقعى انتهائى غصيلے ليج سي كبار

میں مذاق نہیں کر رہاسرداور۔میرے لئے عوت کا مسئلہ ہے "۔ عمران نے جواب دیا۔

سکیا مطلب گیارہ روپے گیارہ پسیے تمہاری عرت کا مسئد کسیے بن گیا۔ کیا تم مجھے احمق تجھتے ہو میں سرداور کا غصہ برحما جارہا تعا۔

ده ده دراصل میں عبال کے ایک ہوئل میں چائے بینا چاہتا ہوں۔ سنا ہے اس ہوئل میں چائے پینے ہے اوی کا وقار بڑھ جاتا ہے اور وہاں چائے کا کب آٹھ مواسی روپے میں ملتا ہے۔ ساتھ نب ہی دین پڑتی ہے اور میرے پاس وقم تو ہے لیکن بس گیارہ روپے گیارہ

" مُعكي ب تم آجاؤيا كيريديرزه مجوا دو- مباراكام بوجائ گا سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران Ш نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ Ш · تواب آپ وہاں خود جائیں گے * بلیک زیرونے کما۔ · نہیں تم جا کریے برزہ لیبارٹری گیٹ پر پہنچا دینا میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں "..... عمران نے اپنے کر کھڑے ہوتے ہوئے کما اور بلنگ زیرونے اثبات میں سربلا دیا۔

معروف ہو کر بھول جائیں اس نے آگر آپ اجازت ویں تو میں خود حاضر ہو جاؤں آپ کے پاس مسی عمران نے بڑے سمیے ہوئے لیج میں کہا جسے سرداور کی تارانسگی وہ ہرداشت نہ کر سکتا ہو۔

" ہونہد ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ تم مرے پاس آنا چاہتے ہولیکن وجد۔
کیا کوئی ایسا سائنس برابام ہے جس کے بارے میں فون پر بات
نہیں کرنا چاہتے ".... سرداور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

گراس ڈیم سے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہوں گے ۔ عمران ماہ

"باں کیوں کیا ہوا اے " سر داور نے چو کک کر ہو تھا۔

اس کی مشیزی کا ایک اہم پرزہ چوری کر لیا گیا تھا۔ تھے معلوم
ہوا تھا کہ عکومت کار من صرف یے پرزہ دینے کے لئے تیار نہیں ہے
اور مشیزی اس قدر قیمتی ہے کہ پاکیٹیا کو کسی عالی اوارے ہے
قرضہ لے کر اے متکوانا پڑا تھا اس نے دوبارہ حکومت اے متکوا
نہیں سکتی تھی۔ چیف نے ہجا ک دور کر کے یہ پرزہ مجموں سے براہ
کر لیاہے لیکن ساتھ ہی ہے حکم مجمی دے دیا ہے کہ اس پرزے کی
سائنسی تحقیقات کر کے اس جیبا دو مرا پرزہ مقای طور پر تیار کیا
جائے۔ اب میں تو طالب علم ہوں اس لئے ہیں نے موجا کہ آپ سے
دابطہ کیا جائے آگا گر یہ پرزہ دوبارہ چوری ہوجائے تو کم از کم اس کا
شیادل تو موجود ہو " سے مران نے آخر کار اصل بات بتا دی۔
شیادل تو موجود ہو " سے " مران نے آخرکار اصل بات بتا دی۔

Ш

W

W

اس کوشمی پر ریڈ کرنا ہو گا۔ بہرحال یہ سردار خان جس کو تھی ہیں رباً ب اس کی حفاظت کے تقینی طور پر استظامات کے گئے ہوں گے ۔.... انسکٹر راشد نے کہا۔ وه تو تصلي ب لين جم ربائش كاه تك جائي ك كيير بو عكا بك كم فيكسى ورائيوران ك آدمى موس بهر مور فياس باس ہم علیحدہ علیحدہ بنوں پر سفر کر کے وہاں کہنج سکتے ہیں انسکٹر راشد نے کما۔ "كيا مطلب - توكيا اب سنرل انشلي جنس بيوروكا سرنتنذن بس میں سفر کرے گا۔ یہ کیے ممکن ہے مور فیاض نے انتبائي عصيلے ليج ميں كبا۔ " جسے آپ حکم ویں بہرحال میں نے تو جو بات ذمن میں آئی ہے آب کو بہا دی ہے " انسپکٹر راشد نے کہا۔ " تھك ہے۔ تم سب بيوں ميں آؤ گے جبكہ ميں فيكسى ميں وہاں بہنوں گا مور فیاض نے فیصلہ دیتے ہوئے کہا۔ " اور اگر باس وه نیکسی ڈرائیور مجرموں کا آد بی ہوا تب "۔ انسپکٹر " تو كيا بوا مين اس كى كردن مروز دون كاستم محجه كيا تجهية ہو " سو بر فیاض نے جواب دیا۔ "اوك جيے آپ كى مرضى باس" انسكرر داشد نے كما اور يم

باس ہمیں یہ جیب شہر جا کر چھوڑنی پرے گی ۔۔۔۔۔ جیب کی درائیو نگ سید پر میٹے ہوئے درائیو نگ سید پر بیٹے ہوئے اور فیان سے کہا تو موپر فیان بود کک پڑا۔

دو کیوں ۔۔۔۔۔۔ موپر فیان نے جو کک کر پو چھا۔

"باس یہ رسم خان کی جیب ہے اس نے اے سب ہجائتے ہوں گے اور صبے ہی دیکھ یا وہ تجھ گے اور صبح ہی دیکھ یا وہ تجھ باس کے کہ کیا ہوا ہے اس نے دہ ہم پر تملد بھی کر سکتے ہیں ۔۔ جائیں گے کہ کیا ہوا ہے اس نے دہ ہم پر تملد بھی کر سکتے ہیں ۔۔ وائیر راشد نے جواب ویا۔

"تو پر ہم اس کالونی تک کسے بہنجیں گے۔ کیا تیکی پر سروپر فیان نے کہا۔

باس ہمیں پہلے این رہائش گاہ پر جانا ہو گا۔ وہاں میک اپ

تبدیل کرنا ہو گا، نباس تبدیل کرنے ہوں گے اور بھر اسلحہ لے کر

گڑھے میں بیٹھا ہوا ہے۔ اوپر جھاڑیاں ہی جھاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ سویر فیاض کے منے سے بلکی می کراہ لکل گئ تھی۔ اس نے امر کر كرا ہونا چاہا تو اے محوس ہوا جيے اس كے ذہن ميں خوفناك وهماکے ہو رہے ہوں۔وہ بے اختیار لڑ کھڑا کر دو بارہ گڑھے میں گر گيا اور ايك بار پچراس كا ذهن تاريك كنويں ميں ذوبة طلا گيا اور پچر نجانے کب اور کس طرح ایک بار پھراہے ہوش آگیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں لیکن دوسرے کمجے دہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اے کچے نظر ند آ رہا تھا۔ ہر طرف آریکی ہی تاریکی تھی البتہ اب اس کے جم میں دہ پہلے والے درد کی ہریں موجود نہ تھیں اور دہن میں بھی پہلے کی طرح خوفتاک دھماکے نہ ہو رہے تھے۔ سوپر فیاض آہستہ آہستہ اٹھا اور بھر تھوڑا سالڑ کھڑانے کے باوجود وہ اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔اب اے اند صرے میں کچے کچے نظر آنے لگ گیا تھا اس لئے وہ مجھ گیا تھا کہ وہ اندھا نہیں ہوا بلکہ رات پر گئ ہے حالانکہ اسے یادتھا کہ جب وہ جیپ میں سوارتھا تو اس وقت دوہر تھی۔اس کا مطلب ہے کہ وہ دو پر سے رات تک اس کر سے میں ب ہوشی کے عالم میں بڑا رہا ہے۔اس نے جھاڑیاں پکر کر اس گرے كره ع بابران كى كوشش شردع كردى اور بركانى سخت قلم كى جدوجہد کے بعد آخر کار وہ باہر نکل آنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اس نے ویکھا کہ وہ سڑک کے قریب ہی موجو د تھا لیکن سڑک خالی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا سڑک پر آگیا لیکن وہاں نہ بی کوئی جیپ تمی

m

تھوڑی دیر بعد جیپ شہر میں داخل ہو کر آگے بردھنے لگی لیکن اہمی جیب تموزای آگے بڑھی تھی کہ اچانک ایک کار ان کے عقب ت انتمائی تیز رفتاری سے دور تی ہوئی ان کے قریب آئی اور اس ک سابقے ہی کوئی چیزان کی بیپ کے اندر آگری اور خوفناک وهماکه ہوا۔ اس کے ساتھ بی سوپر فیاض کو یوں محسوس ہوا جیسے اس ک ذین کو کسی نے گھومتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندہ دیا ہو۔اس کے منہ سے چیخ ہی نکلی اور بھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا جلا گیا۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں مرتسم ہوا تھا وہ اس خوفناک وهما کے کا تھا۔ پھر جس طرح ماریکی میں روشی کا نقط اجانک تمودار ہو تا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی ایک نقطہ ساپیدا ہوا اور بچر یہ نقطہ تیزی سے مجھیلتا جلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں اور درد کی تیز ہریں ہی اسے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں ۔ بوری طرح شعور میں آنے سے پہلے بی اس کے ذہن میں ب ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کس فلم کی طرح گھوم گیا جبکہ ایک تر رفتار کار عقب سے ان کی جیب کے قریب آئی تھی۔ پھر ایک دهماکه ہوا ادر موپر فیانس کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی نے گومتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہواور پھروہ بے ہوش ہو گیا البتہ بے ہوش ہوتے وقت اس کے ذمن میں کسی خوفناک دهماکے کا احساس موجود تھا۔ اس کے ساتھ بی اسے بوری طرن بوش الگیا۔ پر وہ اور کر بیٹھ گیا۔اس نے دیکھاکہ وہ ایک گہرے Ш

Ш

Ш

شرر بہنجاؤ " سوپر فیاض نے رعب دار لیج میں کہا۔ "اده ساوه بیخیس آپ تو بهت بزے افسر ہیں۔اوہ تو وہ جیپ آپ ک ساہ ہوئی ممی ایمن آپ کہاں رہ گئے تھے اس میں سے تو پانچ لاشیں ملی تھیں۔ بیب ال گئ تھی اور پھراہے آگ لگ گئ تھی۔ میں اپنے باس کو چھوڑنے اس کے گاؤں جارہا تھا اس وقت سال یولیس ی یولیس تھی : . . . ذرائیور نے سوپر فیاض کے سائیڈ سیٹ پر بیضتے ی کما تو موپر فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اے معلوم ہو گیا تھا کہ انسپکر راشد اور اس کے چاروں ساتھی ہلاک ہو گئے تھے اور اب اے یہ بات بھی سمجھ آگئ تھی کہ وہ کس طرح کج گیا تھا کیونکہ وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور سائیڈ کھلی ہوئی تھی اس لئے جیسے ی جیب الی وہ اس میں سے نکل کر لڑ کورا ہا ہوا اس گڑھے میں جا گرا۔اس کڑھے کے اوپر گھی چھاڑیاں تھیں اس لئے کی نے اسے جمک نہ کیا اور ہو سکتاہ کہ ان کا خیال ہو کہ جیپ میں یا فیج بی آدمی تھے اور وہ سب بلاک ہوگئے تھے اس نے کسی نے تلاش کرنے کی کو شش می نه کی تھی۔ آپ نے بتایا نہیں جناب کہ آپ کیے نگے گئے اور کماں رے "۔ ڈرائیور نے کہا۔ " خاموش رہو یہ سرکاری معاملہ ہے۔ تم مجھے سرکٹ کالونی بہنجا دو سوير فياض نے قدرے عصلے ليج ميں كما تو ذرائيور نے

ا مجات میں سر ہلا دیا اور تچرسر کٹ کالونی کے آغاز میں ہی سوپر فیاض

اور نه بي كوئي آدمي مرك تقريباً خالي تمي وبان كوئي تريفك بمي يه " يد انسيكر داشد اوراس كے ساتھى كبال طلے كے ۔ انبوں نے تجم للش كرنے كى كوشش كيوں نہيں كى - نائسس من سوپر فيانس نے عصلے لیج میں کہا اور بحر بیول ی وہ آگے برصنے نگا۔ کو اس کے جمم میں جگہ جگہ وروہو رہا تھالیکن ببرطال بے وروقابل برداشت تھا۔ البته اے اس بات کی خوشی تھی کہ اس کے جم میں کوئی فریح نہیں ہوا۔ اس کا لباس البتہ کافی حد تک خراب ہو جیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اب عباں وران اور سنسان سڑک پر نباس کا کچھ نہس کر سکتا تما اس لئے وہ آہستہ آہتہ چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر کھے دور وانے کے بعد اے اپنے عقب سے کس کار کی میڈ لائٹ کی روشن و کھائی وی تو وہ تری سے سڑک کے درمیان میں آگا اور اس نے ودنوں ہاتھ اٹھا کر اس طرح ابرانے شروع کر دیے جیسے کار کو ہر قیمت پر رو کناچاه آبه اور کار کی رفتار کم موناشروع مو گئی اور تھوڑی دیر بعد کاراس کے قریب آکر رک گئے۔ " كون ہو تم "..... كارس موجو واكيلے ذرائيور نے سر كروكى ہے

سال کرا تہائی حمرت بحرے لیج میں کہا۔ باہر لگال کر انتہائی حمرت بحرے لیج میں کہا۔ " میں سنزل انتیابی جنس بیود د کا سر نتنذ نب ہوں تھجے۔ تسزے

یں سرن ہیں کا من بودود کو سے سیاوں سید سرح بات کرو۔ اس وقت میں ایک سرکاری مشن پر ہوں مجرموں نے ہماری جیب تباہ کر دی ہے اس لئے میری یہ حالت ہو رہی ہے۔ مجھے Ш

Ш

W

0

5

تو وہ چونک ياا - ظاہر ب يد كارروائي مجرموں نے كى تھي اور بجر لازاً جیب اڑنے کے بعد انہوں نے چیکنگ کی ہوگی اگر انہوں نے سویر فیاض کو تلاش نہیں کیا تو اس کا مطلب تھا کہ انہیں یہ معلوم ی نہیں تھا کہ موپر فیاض زندہ نج گیا ہے اس لحاظ سے وہ این جلّہ مطمئن ہو بچے ہوں گے کہ موپر فیاض عمیت سب ہلاک ہو بی بوں گے اور صح کو جب اخبارات میں یہ سب کھ چیے گا تو لا ممالہ دارا لکومت ہے انٹیلی جنس کے لوگ وہاں پہنے جائیں گے اور ایک بار پر مجرم چیب جائیں گے۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر ایا کہ وہ اہمی اس سردار خان کی رہائش گاہ پر پہنچ کر اس کا خاتمہ کر دے تاکہ صو جب انٹیلی جنس کا وفد یا بڑے صاحب سہاں پہنچیں تو وہ انہیں فخ ے بنا سکے کہ اس نے بڑے مجرم کو ہلاک کر دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایك اور خيال آگيا كه اگر اس نے سروار خان کوہلاک کر دیا تو اس کا یہ سارا گینگ بائق نہ آسکے گا جید اگر اس سردار خان کو زندہ گر فتار کر لیا جائے تو بھر اس کا پورا گینگ ادر اں کا ہیڈ کوارٹر سب کچہ سلمنے اسکتا ہے۔ پہنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اہمی جاکر اس سردار خان کو بے ہوش کر کے وہاں سے نکال كرميال لے آئے گا-يہ فيصله كرتے ي وہ اٹھا اور ايك كرے كى طرف بڑھ گیا جہاں انہوں نے جدید ترین اسلحہ رکھا ہوا تھا۔اس نے الماري سي سے به موش كر دينے والى كيس فائر كرنے والا اكي پٹل اور اس کا میگزین اٹھایا اور ساتھ ہی اس نے ایک مشین پٹل

نے کار رکوانی اور نیچے اتر گیا۔ وہ اس ڈرائیور کو اپنی رہائش گاہ تک نه لے جانا چاہتا تھا اور جب کار واپس مر کر چلی گئی تو وہ پیدل جلتا ہوا اسی رہائش گاہ پر پہنچا۔ وہاں ہمروں والا تالانگا ہوا تھا۔ اسے ہمر معلوم تھے۔ اس نے تالا کھولا اور عمر چھوٹے پھاٹک کو و حکیل کر وو اندر واخل ہوا اور اس نے بھانک بند کیا اور اندرونی کرے میں پہنچ كروه اكي كرى بركر ساكيا-وه دل بي دل مي اين جان في جانے بر خدا کا شکر ادا کر رہاتھا۔ کافی دیر تک اس طرح بڑے رہنے ک بعد وہ اٹھا اور ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں نباس موجو دتھے۔اس نے ایک اماس منتخب کمااور اسے لے کروہ بائقر روم حلا گیا۔ نہانے اور نماس تید مل کر کینے کے بعد اس کی خستہ حالت خاصی حد تک بدل کمئی تھی۔ اس نے سب سے پہلے کین میں جاکر بند خوراک کے وب تكالى، دوده كى بوتل تكالى اور الكيرك كيتلى مين يانى ذال كر اس نے اس کا بٹن ان کر دیا تاکہ کھانا کھانے کے بعد جائے لی سکے۔ پھر کھانا کھالینے اور چائے ٹی لینے کے بعد وہ یوری طرح تازہ دم ہو جیکا تھا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ سہاں سے عمران کے فلیٹ پر فون کر کے اسے سہاں بلالے لیکن مچراس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اس طرح عمران اس کا باتی ساری عمر مذاق ازا آ رہا۔ رات ک وقت ظاہر ہے آفس بند تھااور وہ آفس ہے بھی کسی کونہ بلا سکتا تھا اس لئے اس نے موجا کہ وہ باقی رات اطمینان سے سو کر گزار دے صح کو دیکھا جائے گالیکن تجراچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا

· paksoc

Ш

Ш

Ш

t Y

0

اور اسی طرح کا دوسرا سامان اٹھایا اور انہیں جیسوں میں ڈال کر وہ
اس طرف آگیا جہاں گراج میں ابھی تک ایک کار موجود تھی اور جند
کموں بعد اس نے کار سنارٹ کی اے گراج سے نگالا اور پھائک کے
قریب لا کر روکا اور پھر نیچ اتر کر اس نے پھائک کھولا اور کار میں
دوبارہ بیٹھ کر اس نے کار کو باہر ٹکال کر روکا اور پھر نیچ اتر کر اس
نے پھائک ویسے ہی بند کر دیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار کا
رخ ویشان کالونی کی طرف موڑ دیا جہاں رستم نمان نے سردار نمان
کی دہائش بتائی تھی۔

ادھیوعم آوبی موجود تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا اور پہرے مہرے ہے بھی وہ خاصا خوشحال آوبی نظر آرہا تھا۔ اس کے ہر پرموجود گو مزبتارہا تھا کہ اے منرب لگا کر ہے ہوش کیا گیا ہے۔
" اے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوزف ہے کہا اور جوزف نے آگر بھر کر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اس کے جم میں حرکت کے تاثرات مخودار ہونے لگ گئے تو جوزف نے ہاتھ ہنایا اور پہلے ہت گیا۔
جوزف نے ہاتھ ہنایا اور پہلے ہت گیا۔
جوزان نے کہا تو جوانا سر ہلا آبوا طرا اور اس نے دیوارے نگا ہوا نے جوانا سے ہوانا سر ہلا آبوا طرا اور اس نے دیوارے نگا ہوا ایک کوڑا آرا اور اے ہوا ہیں بھران ایک کوڑا آرا اور اے ہوا ہیں بھیا ہواناس آدبی کے سائیڈ میں کھوا

ہو گیا۔ چند کموں بعد اس آدمی نے کر استے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

رانا ہاؤس کے بلکی روم میں کری پر راؤز میں حکوا ہوا ایک

کُرِقَانُو فَی کام نہیں کیا ''..... سمتھ نے کہا۔ '' تم نے سی بنیک کی مین برانچ میں ایک لاکر بک کرایا '۔ کران کہا ادر ساتھ ہی لاکر کا نمر بھی بتا دیا۔

" اوہ ہاں۔ ہاں۔ وہاں میں نے لاکر بک کر ایا تھا ٹاکہ میں اپنے ٹروری دسآویزات وہاں زکھ سکوں "...... سمتھ نے جواب دیا۔ " کس کے کہنے پریہ لاکر تم نے بک کر ایا تھا"....... عمران نے

' کسی کے کہنے پر نہیں۔ میں نے اپنے طور پر بک کرایا تھا'۔ منا کا

سنوسمتھ عباں تمہاری پیٹی سنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا اور و وونوں دیوؤں کو دیکھ رہ ہو یہ تمہارے جسم کی ایک ایک ایک وونوں دیوؤں کو دیکھ رہ ہو یہ تمہارے جسم کی ایک ایک ایک پہنی ہوڈی چھی ہو حمہارا لاکر حکومت نے کھلوا لیا ہے اور اس میں ایھ و انتہائی قیمتی پرزہ بھی حاصل کر لیا گیا ہے اس نے اب تمہارا لا النا حمہارے خلاف جائے گا اگر تم اپن جان بچانا چاہتے ہو تو لار النا حمہارے خلاف جائے گا اگر تم اپن جان بچانا چاہتے ہو تو بھی حال کے بار میں الاکر کھلوا لیا گیا ہے۔ نہیں میں سے مران نے کہا۔

"جوانا" عمران نے جوانا ہے مخاطب ہو کر کہا۔ * پس ماسٹر" جوانا نے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں حکرا ہونے کی وجد سے وہ صرف کسساکر ہی رہ گیا تھا۔

۔ بیاسیہ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہوسیہ بید مجھے کیوں حکور کھا ہے ۔ ۔۔۔۔۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت مجرے لیج میں کہا۔۔

مع جہارا نام سمتھ ہے اور تم ہو ٹل رین یو کے مالک بھی ہو اور مینج بھی عمران نے سرد کیج میں کہا۔

" ہاں۔ ہاں نگر۔ اوہ۔ اوہ تو تم علی عمران ہو۔ وہ سپر ننٹنز ن فیاض کے دوست۔ گریہ ۔ یہ کیا ہے۔ تم نے تیجے کیوں اس طرح حکرر کھا ہے ".....اس آد کی نے جو نک کر کہا۔

" تم تجے بہچاہتے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ حمیس ید بھی معلوم ہو گا کہ میں پاکھتیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کر تا رہتا ہوں"۔ عمران نے سرو لیج میں کہا۔

"ہاں میں نے سنا ہوا ہے لیکن "...... سمتھ نے جواب دیا۔
" اس کے باوجود تم نے غیر ملکی ایجنٹوں سے سازش کی ادر
پاکیشیا کا انتہائی اہم پرزہ ملک سے باہر بھجوانے کے لئے کار من
ایجنٹوں کے ساتھ مل کر سازش کی ہے "...... عمران نے سرد لیج میں
کما۔

میں نے۔ میں یہ کام کیسے کر سکتا ہوں۔ میں نے تو کھی کوئی

133 ا مباں کے لاکر میں رکھنا جاہتا ہے۔ جنانجہ میں نے اس کے کہنے یر اگر بک کرا دیااور بھراس کی جاتی اسے دے دی۔اس کے بعد میری الماقات كوسنان سے نہيں ہوئى اور يد مجع اس لاكر كے بارے ميں علم ب " ممتى في جواب ديت بوئ كما-* مرا خيال ب س جوانا كوكمه دول كه وه بائق كو حركت مي لے آئے میں کہا۔ میں نے سب کچے کے باویا ہے عمران صاحب۔ کچے بھی نہیں جیایا سمتھ نے کہا۔ ۔ تم نے یہ نہیں بتایا کہ گوسٹان کا سودا تم نے کاشان کے سردار فان اور اس کے آدمیوں سے کرایا تھا ۔۔۔۔۔ عمران نے مزاتے ہوئے کہا تو سمتھ بے اختیار جونک بڑا۔

Ш

W

Ш

0

m

" وور وہ میں نے۔ میں نے اس لئے نہیں بتایا کہ اس کا کوئی تعلق الكرے نہيں تھا " ستھ نے كر براتے ہوئے سے ليج ميں

و طبواب بنا ووليكن يد بات تم مجه يى كئي بوك كد تحج عالات كاكافي حد تك علم باورس آدمي كوبوسة بي بهجان ليها بوس كدوه م كم ربا ب يا جوث "..... عمران في سرد بلج مي كما-

" كاشان كا رستم فان مرا واقف ب- اس كا عاص أدمى أصف فان مرے پاس آیا تھا۔اس نے مجے بنایا کہ کارمن کی ایک پارٹی ہے انہوں نے ایک بڑا سودا کیا ہے اور میں درمیان میں آ کر اس

مستحدے کے اگواؤ عمران نے سرو لیج میں کہا۔ " ابھی لو ہاسٹر"...... جواتا نے خار دار کوڑے کو ہوا میں چٹجا. ہوئے کما۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتآتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو "...... ممتم نے لیکنت مذیانی انداز میں چھینے ہوئے کہا۔

" بولنے جاؤجیے ہی تہاری زبان رکی جوانا کا ہاتھ حرکت میں جائے گا"...... عمران نے ہاتھ کے اشارے سے جوانا کو روکتے ہوئے سرد کیج میں کہا۔

ا ہاں۔ میں نے وہ لاکر بک کرایا تھا لیکن اسے آبرید ایک کار من ایجنٹ گوسٹان نے کیا تھا۔ گوسٹان کار من کا سرکاری ایجنٹ ہے۔ مرا تعلق بھی کارمن سے ہے اور میں کارمن کی ایک سرکاری ا بنسی میں کام کرتا رہا ہوں۔ پھر میں نے وہ ایجنسی چھوڑ دی اور وہاں ہوٹل بزنس شروع کر دیا لیکن بھر وہاں مرا جھگوا ایک سنڈ یکیٹ سے ہو گیا تو مجھے کار من چھوڑ نابڑا اور میں پہلے کافرستان گیا اور پھر وہاں سے عبال آگیا۔ عبال مرا ہوٹل برنس ٹھیک چل با ہے اس لئے میں پہاں سیٹل ہو گیا۔ مری مہاں کو شش تھی کہ سے کسی جرم میں شرمیک نہ ہوں۔ پچھلے دنوں اچانک گوسٹان مرے پاس آیا۔اس نے تھے بتایا کہ وہ کسی نجی یارٹی کی طرف سے مہاں الك كام كے لئے آيا ہے اور اس كايد كام حكومت كے خلاف نس ہے۔اس نے مجھے بتایا کہ اس کے پاس پحند الیمی وساویزات ہیں جو Ш Ш Ш a 0

m

" سرِ ننٹڈ نٹ فیاض کے بارے میں آخری اطلاع حہارے پاس کیا ہے"..... عمران نے کہا۔

' بس یہ آخری اطلاع ہے اس کے بعد رستم خان یا اس کے کسی آدمی سے میرا کوئی رابطہ نہیں ہوا '''''' محتمہ نے جواب دیا۔ '' حوالا اس میں میں اس کا ساتھ کے دوالا میں میں میں میں ہے۔

"جوانا اے بے ہوش کر دو "...... مران نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا تو جوانا کا خالی ہاتھ بحلی کی می توری سے گھوما اور کرہ سمتھ کے حلق سے نطکتے والی چڑنے کوئٹم اٹھا۔ کنٹپی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب سے اس کی گرون ڈھلک گئی تھی۔

" جوزف اے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دو۔ سر نٹنذنك

مو دے کو تکمیل کراؤں۔ میں چو نکہ ان سے واقف تھا اس لئے میں اُ تیار ہو گیا۔ پھر گوسٹان سامنے آیا اور میں نے یمہاں ایک رہائشی پلازہ میں ایک فلیٹ آصف تمان کے نام سے بک کرایا۔ ان کا سودا وباں ہوا۔ ایک روز وہلے مال گوسٹان کے حوالے کیا گیا اور دوسرے روز گوسٹان نے آصف خان کو اس فلیٹ میں دیمنٹ کی۔ بس مجھے اتنا معلوم ب مسلمتھ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ عجھ گیا تھا کہ جس روز اس نے گوسٹان کو بلازہ ہے نگلتے ویکھاتھا وہ اس روز ویمنٹ کر کے آرہاتھا جبکہ پرزہ اس نے ایک روز پہلے وصول کر لیا تھا۔اس طرح اس نے اسے لاکر میں رکھنے اور بحر کھلونے میں وہ چٹ بند کر کے اے کوریئر سروی ہے بک کرانے کا کام کیااور بھر روانہ ہو گیا تھا۔ عمران کو سمتھ کے بلازہ میں فلیٹ بک کرانے کاعلم اس وقت ہو گیاتھا جب صدیقی نے ہسپتال ہے واپس جاکر اس بارے میں تحقیقات کی تھی۔

سردار خان اور رستم خان ہے حمہار اتعلق بے حد گہرا ہے بیاؤ ہے سردار خان کہاں رہتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" کھے نہیں معلوم سردار طان کا صرف نام ہی سنا ہوا ہے وہ کھی سامنے نہیں آیا متھ نے جواب دیا اور عمران اس کے لیجے سے می سمجھ کیا کہ دو درست کھ رہا ہے۔

" تم نے سپر نشند نے فیاض کی بیوی کو فون کر کے کہا تھا کہا سپر نشند نٹ کی لاش کوئی ری ہے۔ سنو الکار کرنے کی طرورت نسمیا W W W

р a k

c i ©

t Y .

0

12

وبيثان كالونى خاصى برى كالونى تمى ليكن اس وقت وبال اس طرح خاموشي طاري تمي جيبي عبال كوئي زنده آدمي د ربها بو کو تھیوں کی کیشس کی روشنیاں اور بیرونی لائٹس روشن تھیں لیکن م ېي سر کون پراورنه ېي درمياني گليون مين کوئي آوي نظر آرباتها-سوپر فیاض کار آگے برصائے لے گیا۔ اے کو می سراٹھارہ سو ایک ک ملاش تھی۔اس کا خیال تھا کہ یہ کو تھی کالونی کے کافی عقب میں ہو گی کیونکہ اس کا نسر ایسا تھالیکن وہ یہ دیکھ کر حمران رہ گیا کہ اس نمبر کی کو محصیاں کالونی کے آغاز میں بی تھیں۔ شاید شروں کا آغاز کالونی ك آخرى جصے سے كيا كيا تھا۔ بهرحال كو نعي سراٹھارہ سو ايك اسے جلد ہی نظر آگئے۔ محل منا کو مھی تھی لیکن اس کی چار ویواری بلکہ گیٹ کے اوپر بھی خار دار ناروں کا پورا جال چکھا ہوا تھا جس میں اليكرك تاريمي صاف و كھائى دے رہا تھا۔ كوشى كا جہازى سائز كا

فیاض کی واپی پر اسے اس کے حوالے کیا جائے گا تاکہ عباں ان لوگوں کے پورے سیٹ اپ کو جڑے اکھاڑا جائے ` عمران نے جوزف ہے کہا۔

سیں باس "...... جو زف نے کہا اور عمران اشبات میں سر بلاتا ہوا تیز تیز قدم اٹھا تا بیرونی وروازے کی طرف بڑھتا جلا گیا۔

اختبارا چھل بڑا کہ دروازہ اندر سے بند نہیں تھا۔ Ш " ببت خوب- قسمت آج يورے زوروں پر بي "..... سوپللا فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر وہ جسے ہی اندمیں داخل ہوا اچانک کوئی سایہ اس پر جھیٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کے سرپر ایک دھماکہ ساہوا اور اے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر کے کسی نے پر فچے اڑا دیئے ہوں اور اس کے ساتھ ی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا حلا گیا۔ پر جب اس کے ذمن میں روشنی ہوئی تو 🏻 اے اپنے چہرے پر شدید جلن ہی محسوس ہوئی ساس نے دیکھا کہ وہ K ا کی کرے میں ایک کری پر ری سے بندھا ہوا بیٹھا ہے اور ایک 5 آدمی اس کے سلمنے کھوا ہے۔ای کمح اس آدمی نے اس کے گال پر 🔾 تھوج دیااور سوپر فیاض کے منہ ہے بے اختیار چیج ہی نکل گئی۔ " تمہیں یہ جرأت كيے ہوئى كه تم يمان آو" اس آدمى نے انتہائی عصلے لیجے میں کہا۔ " تم سے تم کون ہواوریہ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھاہے ۔ سوپر فیاض نے ہونٹ چہاتے ہوئے کہا۔ " مرا نام آوم خان ہے لیکن مجھے آوم خور خان بھی کہتے ہیں۔ تم نے عباں پہلے بے ہوش کر وینے والی کس کے کمیسول فائر کئے لیکن . حہیں معلوم نہیں ہے کہ عبال ایسے استظامات ہیں کہ عبال کسی قسم کی کیس کا کوئی اثر نہیں ہو تاسرحنانچہ میں نے فوری طور پر حمہیں 🔾 چنک کر ایالین تم محج اکیلے بی نظرائے لین ہمارا خیال تھا کہ تم

پھاٹک بند تھا۔ سو بر فعاض نے کافی آگے جا کر کار روکی اور پھر کارے اتر کر اس نے جیب ہے کسیں فائر پیٹل نکالا اور در میانی گلی ہے گزر كروه كوشمى ك عقى سمت آگياب كوشمى كى عقبي ديوار بھى كافى اونچى تھی اور اس پر بھی خار دار تاروں کا جال موجود تھا البتہ عقبی طرف دبوار میں ایک دروازہ موجود تھاجو بند تھا۔ سرنٹنڈنٹ فیاض نے ادھر ادھر دیکھا اور بھر اس نے بے ہوش کر دینے والی کسی سے فائرنگ شروع کر دی۔ اے معلوم تھا کہ میگزین میں بارہ کیسپول موجو دہیں اس لئے چار کمیپول عقب سے فائر کئے اور پھروہ گھوم کر سائیڈ گلی میں آگیا اور اس نے چار کیبپول سائیڈ پر فائر کر دینے ۔اس کے بعد وہ سامنے کے رخ برآ گیا اور اس نے مزید چار کیپول سامنے کے رخ فائر کر ویئے ۔اب پیٹل خالی ہو حکا تھا۔اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ اسے معلوم تھا کہ بارہ کیبپولوں کے بعد اندر موجود کوئی ذی روح بھی چاہے وہ کسی بھی تہد خانے میں بھی کیوں نہ ہو كيس كى زوے نه زيج سكے كاليكن اب اس كے لئے مسئلہ تھا اندر داخل ہونے کا اور اس نے اس کے لئے عقبی دروازے کو کھولنے کا پرد کرام بنایا۔ چنانچہ وہ عقی طرف آگیا اور ایک تاریک کونے س خاموثی ہے کھڑا ہو گیا کیونکہ اے معلوم ٹھا کہ ابھی کو تھی کے اندر کس موجو د ہے اس لئے اگر وہ اندر گیا تو وہ خو د بھی ہے ہوش ہو کر كريزے كاكم ازكم نصف كھنٹه كزارنے كے بعد وہ آگے بڑھا اور اس نے دروازے کو چنک کرنے کے لئے جسے ہی دبایاوہ یہ دیکھ کر ب

* ہونہد۔ بھر تو محجے بڑے خان کو اطلاع دینی ہو گی تاکہ وہ خود لینے ہاتھوں سے حمیس گولی مارین آدم خان نے کہا اور مز کر^{لل} ترتر قدم اٹھا تا کرے سے باہر جلا گیا تو موپر فیاض کا ذہن گوم گیا۔ اسے آدم خان کی بات کے آخری الفاظ سن کر زبروست ذمنی جھٹا لگا لگا تھا اور اے تقین ہو گیا تھا کہ یہ بڑے خان جو بھی ہے ببرحال اے گولی مار وے گااس لئے اے اس کے آنے سے وسلے ان رسیوں سے O نجات حاصل كر ليني چاہئے ليكن ظاہر ہے اس كے صرف سوچنے سے تو رسیاں مذکب سکتی تھیں اور مذکھل سکتی تھیں لیکن موت کے خوف نے آسے بہرحال جدوجہد کرنے پر مجور کر دیا تھا اس لئے اس نے ابنے جمم کو جھنکے دینے شروع کر دیے اور پھر تھوڑی می جدوجہد ک بعد اس کا ایک ہاتھ کسی نہ کسی طرح رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو گیا تو اس کو حوصلہ ہو گیا۔اس نے جدو پہد اور تیز کر دی اور پھر ^C تموری دیر بعد اس نے دوسرا ہاتھ بھی رسیوں کی گرفت سے آزاد کرا لیا۔ دراصل اے باندھا بھی عام ہے انداز میں گیا تھا۔ شاید آدم خان 🕑 نے اے کوئی عام آدمی سمجھا تھا۔ بہرحال دونوں ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس نے آسانی سے رسیوں کو تھینے کھینے کر اس کی گانھ کو آگ کی طرف کر لیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے گانٹھ کھولنے میں اے کوئی مشکل پیش نه آئی اور چند محوں بعد وہ رسیوں سے آزاد ہو جیا تھا۔ كرى سے الحصة بى اس نے سب سے وسط اين جيبوں كو مؤلا ليكن اس کی جیبیں خالی تھیں۔اسلحہ شاید پہلے ہی نکال بیا گیا تھا۔اس نے

اکیلے نہیں ہو سکتے لاز اُ تہارے ساتھی بھی ہوں گے لیکن تہارے ساتھی کہیں نظرے آرہے تھے اس لئے ہم نے حمہیں ٹریپ کرنے کے لے عقبی دروازہ کھول دیا۔ بھر تم اندر داخل ہوئے تو حمس ب ہوش کر دیا گیا لیکن مجر باوجود کافی انتظار کے تمہارا کوئی ساتھی سلصة ند آيا تو بم مجھ كئے كه تم اكملي بور چناني فمبس مهال لايا كيا اور اب تم بناؤ کہ تم کون ہو اور کیوں تم عباں آئے ہو -آوم خان نے عزاتے ہوئے کھا۔ " تہارا سردار خان سے کیا تعلق ہے " موپر فیاض نے پوچھا تو آدم خان بے اختیار انچل بڑا۔ متم تم حمارا تعلق انثلي جنس عتو نہيں ہے" آدم خان نے اے مورے دیکھتے ہوئے کہا۔ " ہاں۔ میں سر نلندن ہوں اور اب تم س لو کہ تم نے مرکاری آدی پر ہاتھ اٹھا کر انتہائی بھیانک جرم کیا ہے۔اب بھی وقت ہے کہ مجھے کھول دو اور اپنے آپ کو گر فقاری کے لئے پیش کر وو - سوپر فیاض نے کہا تو آدم خان با اختیار ہنس بڑا۔ · واقعی بڑا خان کی کہنا ہے کہ حکومت نے سرکاری عبدوں پر احمق بنھا رکھے ہیں لیکن حمہارے ساتھی تو جیپ میں ہلاک ہو گئے تھے۔ تم زندہ کیے فی گئے ہو سیسہ آدم خان نے بنستے ہوئے کہا۔ میں جیپ سے نکل کر ایک گڑھے میں کر گیا تھا۔ پر رات کو مجے ہوش آیا مسسس سوپر فیاض نے جواب دیا۔

Ш

Ш

S

سردهیاں چرمسا ہوا اور بہنیا ہی تھا کہ اچانک ایک کرے کا وروازہ کھلاً اور اس کے ساتھ بی ایک آومی تیزی سے باہر نکالہ اس کے کا ندھے پر مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ سوپر فیاض اس وقت دروازے ك بالكل سلمن تھا۔ پراس سے پہلے كه وہ آدى سنجليا سور فياض بحلی ک س تری سے اے وصلیا ہوا والی اندر لے گیا۔ گو یہ آدی قدوقامت اور جسامت کے لحاظ سے سوپر فیاض سے تقریباً وو گنا تھا لیکن مور فیاض نے جس طرح اجانک اسے دھکیلاتھا اس سے وہ سنجل نه سکا تھا لین اندر پہنچتے ہی اس نے بحلی کی می تیزی ہے حر كت كى اور سوير فياض پر مائق چھوڑ ديا اور سوير فياض اس كا زور دار تھیچ کھا کر تقریباً اڑتا ہوا نیچ قالین پر جا گرا تو اس آدمی نے اس پر چملانگ مگا دی لین دوسرے بی لمح سور فیاض نے بحیب حرکت ک-اس کے ہاتھ اور گھٹنے بیک وقت حرکت میں آئے۔اس کے ہاتھوں میں موجو درسی اپنے اوپر چھائے ہوئے اس اُدمی کی گردن کے كرد ليث كى اور اس كے ساتھ بى اس كى كھننے اوپر كو اشھے تو وہ آدى چختا ہوا اچھل کر پلٹ کر اس کے سرکی طرف دوسری طرف موجود بیڈ پر جا کرالیکن چونکہ اس کی گردن میں رہی تھی اس لئے اس کے اس انداز میں کرتے ہی رس بل کھا گئ اور اس آدمی کے علق ہے خرخراہٹ ی نکلی اور اس کا جسم بری طرح بھر کنے نگا۔ موپر فیاض بحلی کی می تیزی سے سیدھا ہوا اور اس نے پوری قوت سے رہی کو مزید بل دے دیئے ۔دوسرے کمح اس بھاری جسم کے طاقتور آدمی کی

اوھر اوھر ویکھالین کرے میں کمی قسم کا کوئی اسلحہ نہ تھا حق کہ اس کی جیب سے زیرہ فائیو فرانسمیز بھی نگال بیا گیا تھا۔ سوپر فیاض تیزی سے کرے کے بند وروازے کی طرف بڑھا اور پھر ابھی وہ دروازے کے قریب بہنچ ہی تھا کہ اچانک اسے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ بھی کی می تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں دیوارے لگ کر کھوا ہو گیا۔ دوسرے کمچے دروازے کی سائیڈ میں دیوارے لگ کھلے اور ایک پد دیوارے اس طرح آ لگا کہ سوپر فیائس اس بٹ کے کھل طور پر تھی گیا۔

ارے مید کیا۔ یہ کہاں گیا۔ اوه اوه "..... ایک چیخی ہوئی آواز سنائی وی اور دوسرے کمح آنے والا بری طرح چیخاً ہوا کرے سے باہر دوڑ گیا۔ ظاہر ہے سوپر فیاض بٹ کے پیچے چھیا ہوا تھا اور آنے والے کو ہو کھلاہٹ میں اس کا خیال تک نہ آیا اور نہ ہی بٹ کے پیچھے سے اے موپر فیاض کے جھائکتے ہوئے بوٹ نظر آئے تھے۔ وہ یہی مجھا تھا کہ سوپر فیانس کسی پراسرار انداز میں غائب ہو گیا ہے۔اس کے دوڑنے کی آوازیں جیے ہی مدھم ہوئیں سوپر فیاض جلدی سے وروازے کے بت کے بیچے سے نکلا۔ اس نے کری کے نیچ کری ہوئی رسی کا ایک نگر ااٹھایا ادر پھر دوڑ تا ہوا وہ کمرے سے نگل کر باہر رابداری میں آگیا۔ یہ رابداری دونوں طرف کھلی ہوئی تھی۔ سوپر فیاض اس طرف کو دوڑا تھا جس کی مخالف سمت میں آنے والا گیا تھا۔ راہداری آگ جاکر سرھیوں پر ختم ہوئی تو سوپرفیاض تری سے

انْصے میں رکاوٹ بن کمی ۔ " الله كر كمزے ہو جاؤ ورنہ اجمی گولیوں كا يورا برسٹ نبينے میں

Ш

Ш

Ш

S

0

ا تار دوں گا * آنے والے نے اس کے قریب رک کر انتہائی سخت لیج میں کہا۔اس کے ہاتھ میں مشین بسٹل موجود تھا اور سوپر فیاض

كراميا بواائ كمزا بوابه

"كاش برے خان نے تمهيں زندہ بكرنے كاحكم مد ديا ہو يا تو اب

تک تم لاش میں تبدیل ہو کچے ہوتے۔ تم نے ہمارا ایک فیمی آدمی مارویا ہے " آنے والے نے کمالیکن اس سے مملے کہ اس کا فقرہ

ختم ہو تا سوپر فیاض نے اچانک اس پر چھلانگ مگادی۔ دوسرے لمح

مشین پیل کی ترتزاہت ہے کرہ گونج اٹھا لیکن گولیاں سوپر فیاض

کے سینے کے قریب سے نکل کر عقبی دیوار سے جا ٹکرائیں ادر وہ آدمی

سویر فیاض کے ہاتھ کی زوروار ضرب سے اچھل کر ایک طرف دیوار سے نکرایا ی تھا کہ مور فیاض نے بحلی کی می تیزی سے مشین گن

کاندھے سے اباری اور دوسرے کمح کمرہ مشین کن ک ریث ریث

سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اتھل کر سیدھا ہونے والا وہ آدمی

چختا ہوا والیں فرش پر کرا اور پہند کھے تئے ہے بعد ساکت ہو گیا تو

سوپر فیاض مشین گن اٹھائے تیزی سے دروازے کی طرف برصا علا

گیا۔ پھر جیسے بی وہ وروازے ہے باہر نظا اچانک سائیڈیر سے کوئی

آدمی اس پر جھیٹ بڑا اور دوسرے کمجے سوپر فیاض کے منہ ہے جے نگلی ادر اس کے ذہن پر سیاہ چاور چھیلتی جلی گئ البتہ آخری احساس جو

آنکھیں باہر کو نکل آئیں اور اس کی آنکھیں تیزی سے ب نور ہوتی علی کئیں۔ اس کا سانس رک جکا تھا۔ مور فیاض تنزی سے سیدھا

ہوا۔اس نے اس کی گرون کے گر دموجو درسی کے بل کھولے اور پھر اس کے کاندھے سے نکل کر بیڈ پر کرنے والی مشین کن اٹھا لی۔ پر

وہ تیزی سے بیرونی وروازے کی طرف برحا لیکن ووسرے کمح اسے

كسى ك دور كر سوصيال چراها كى آواز سنائى دى تو سوير فياض ف مشن گن کاند مے سے انکائی اور ایک بار پھر رسی دونوں ہاتھوں میں

بكر بى ـ دراصل اے شروع سے بى رسى كى مدد سے كسى كا كلا كھونتنے

کی بے حد مشق تھی۔ یہ اس کا پددیدہ شغل تھا اور انٹیلی جنس ک

شمیننگ کے دوران بھی اس جربے میں وہ ہمیشہ ادل آنا تھا۔ چتانچہ اب بھی وہ زیادہ ای حرب پر انحصار کر رہا تھا۔ دوسرے کمح کھلے

وروازے سے ایک آدی تری سے اندر واضل ہو رہاتھا کہ سوپر فیاض

نے بچلی کی می تیزی ہے اس کی گردن میں رسی ڈالی اور اسے تصوص

انداز میں گھما دیالیکن دوسرے کمجے وہ خود بھی چیختا ہواا چھل کر ایک کونے میں جا گرا۔ آنے والے نے اس کی بین میں انتہائی زوردار گھونسہ مار دیا تھا اس لئے نہ صرف رسی سوپر فیاض کے ہاتھوں سے

چھوٹ گئ تھی بلکہ وہ اچھل کر ایک کونے میں جاگر اتھا۔آنے والے

نے ایک کے کے ہزارویں جھے میں ری ای گردن سے تکالی اور تری سے آگے برصے ما جب سور فیاض نے نیچ کر کر افسے ک

كوشش كى ليكن كاندھے سے لئى ہوئى مشين كن اس كے فورى

ہاتھوں کی درمیان جگہ کو اس چو کھٹ کے انجرے ہوئے تیز کنارے پر رکھ کر اس نے ممکن حد تک ہاتھوں کو اوپر نیچ کر نا شروع کر دیا۔ پہلے پہل تو اس کی کو شش کامیاب نہ ہوئی لیکن تھوڑی زیر بعد ایک جھنکے ہے اس کے ہاتھ آزاد ہو گئے تو اس کے چربے پر انتہائی مسرت ے تاثرات ابر آئے۔اس نے جلدی سے جھک کر اپنے پروں میں موجود رس کھولی اور پھر دروازے کی طرف متوجہ ہو گیا لیکن دروازہ ووسری طرف سے بند تھا اور در دازہ تھا بھی لو ہے کا اس لئے وہ اے نہ ہی توڑ سکتا تھا اور نہ کھول سکتا تھا۔ ویسے بھی اس کے پاس کسی قسم کا اسلحہ نہ تھا۔ اس نے دروازے کی طرف سے مایوس ہو کر کرے کا جائزہ لینا شروع کر ویا اور پھراس کی نظریں دروازے کے اوپر بنے ہوئے ایک روشدان پر جم گئیں جس میں لوہے کی سلافیں موجو دینہ تھی صرف شبیشہ نگا ہوا تھا جبے آسانی ہے تو ڑا جا سکیا تھا لیکن مسئلہ یہ تھاکہ یہ روشدان کافی بلندی پرتھا اور کمرے میں کوئی ایسی چر نہیں تھی جس کی مدو ہے وہ اس روشن دان تک پہنچ سکتا۔وہ کافی ررتک موجدًا رہا بھر اچانک اس کے ذمن میں ایک ترکیب آگئ اور اس نے خود بی اپنے بازو پر اس طرح تھیکی دی جسے اپنے آپ کو خراج محسین پیش کر رہا ہو۔وروازے پرایسی جگہیں بنی ہوئی تھیں حن میں بیر معنسا کروہ اوپر جڑھ سکتا تھا۔ جنانچہ جہلے تو اس نے کنڈی مے بک میں انگلی پھنسا کر اپنے جسم کو سنبھالا اور دروازے پر اندر کی طرف لکے ہوئے بڑے سے کنڈے پر پیر جماکر وہ ایک جھٹکے سے اور

اس کے ذہن پر مرتسم ہوا تھا اس کے مطابق اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا نیچ گر رہا تھا پھر جب اس کے ذہن پر روشنی پھیلی اور اس ک آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو فرش پر بڑے ہوئے پایا۔اس ے دونوں ہاتھ عقب میں کر سے باندھ دینے گئے تھے اور اس کے دونوں پیروں میں بھی رہی بندھی ہوئی تھی۔ کرے کا اکلو تا دردازہ بند تھا۔ کرے میں کسی قسم کا کوئی فرینچر نہ تھا۔ سوپر فیاض ہوش میں آتے ہی ایک جھنگے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور تمرت سے اوحر اوحر و یکھنے لگا۔ اے یقین ندآرہاتھا کہ وہ ابھی تک زندہ ہے۔اے یادتھا کہ اس نے کمرے میں دوافراد کو ہلاک کر دیا تھا اور بچر وہ کمرے ہے باہر نکلنے می لگا تھا کہ اچانک کوئی آدمی سائیڈ سے اس پر جھپٹا تھا اور اس کے ذہن پر سیاہ چاور سی چھیلتی چلی گئی تھی۔اس کا تو خیال تھا کہ اب اس کی آنکھیں قیامت کے روز ہی کھلیں گی لیکن یہ دیکھ کر خود بھی حران ہو رہا تھا کہ وہ صحح سلامت اس کمرے میں موجود ہے۔ اس نے اوھر اوھر نظریں دوڑائیں اور مچرا چھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کے دونوں میرچونکہ ری کی مدد سے بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ عل ند سكتا تها نين اس في ينذك كي طرح الجمل الجمل كر آگے برصا شروع کر ویا اور چند محول بعد وہ وروازے کے قریب پہنچ گیا۔ دروازے کی چو کھٹ لوہے کی تھی اور اس کا ایک کنارہ کافی تیز تھا۔ سور فیاض نے اس کنارے سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں سوحا تھا۔ اس نے این پشت دروازے کی طرف کی اور مچر اپنے دونوں

Ш Ш

Ш

بھی موجود تھے جن کے کاندھوں سے مشین گئیں لنگی ہوئی تھیں۔ سوپر فیاف کو اب افسوس ہو رہاتھا کہ اس کے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ ورنہ دہ عباں سے آسانی سے انہیں زمیم کر سکتاتھا۔

باس آپ اس آوی کی لاش بھی تو بڑے نمان کے سامنے صلح کو پیش کر مکتے ہیں اچانک ایک آدمی کی آواز موپر فیاض کو سائل دی۔۔

سنائی وی سه " نہیں ۔ بڑے خان کا حکم ب که وہ سرکاری آدمی ہے اس لئے اے پہلے اس کے سامنے پیش کیا جائے تھر اے کولی ماری جائے اور برے خان کو کیا ہمیں بھی یہ معلوم نہ تھا کہ اس طرح رات کو یہ آدمی اچانک آ جائے گا اور بڑے نمان کو سرکاری آدمی کے بارے میں اطلاع دین ضروری تھی۔ مرا خیال تھا کہ وہ اہمی سوئے نہیں ہوں گے لیکن ان کے کرے سے باہر سرخ بلب جل رہا تھا۔اس کا مطلب تھا کہ وہ نیند والی گو لیاں کھا کر سو حکے ہیں اور اب جب تک وہ خو د ر جاکس نه ان سے رابطہ ہو سکتا ہے اور ند انہیں جگایا جا سکتا نے اس لئے میں نے شرخان کو بھیجا تھا کہ وہ اے بے ہوش کر کے لیے آئے ماک صح تک اے باندہ کرر کھاجائے سین وہ آدمی حرت انگز طور پر رہا ہو کر اوپر پہنچ گیا اور وہاں اس نے جعفر اور اکر م دونوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ تو میں اوپر گیا اور اے بے ہوش کر کے اٹھا لایا ور نہ نجانے یہ تخص صح تک کتنا نقصان کر دیاً " آدم خان نے خود

کو اٹھا اور دوسرنے کمچے اس کا ایک ہاتھ روشن دان کی چو کھٹ پر جم گیا۔اس نے چو کھٹ کو معنوطی سے پکڑااور پھر دوسرا ہاتھ کنڈی ک بك سے تكال كر اس فے دوسرے باتھ سے روشدان كو كھول ديا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ہے اختیار خوش ہو گیا کہ روشدان کا شبیثہ فسکڈ ن تھا بلكه اكي سائير پر الماري كے بد كى طرح قبضے لكے ہوئے تھے جن کی وجد سے شیشے برہائق بڑتے ہی شیشہ فریم سمیت ایک سائیڈیر ہٹ گیا۔ اب روشدان کھلا ہوا تھا اور اس میں ببرحال اتنی جگہ موجود تھی کہ سوپر فیاض گھسٹ گھسٹ کر دوسری طرف جا سکتا تھا۔ سوپر فیاض نے ایک ہاتھ روشدان کی بیرونی چو کھٹ پر ر کھا اور بچر دوسرا ہائتے بھی اور اپنے یورے جسم کا پوہیر بازوؤں پر ڈال کر اس نے پوری قوت ہے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ گو اے چو نکہ پریکش نہ ری تھی اس لئے اے استانی مشکل پیش آرہی تھی لیکن ببرعال اس نے ہمت ند ہاری اور مچر آہستہ آہستہ وہ روشدان کراس کر کے ووسری طرف ایک کمیری نما بند رابداری مین از گیار اس رابداری مین کروں کے روشدان تھے جو فرش کی سطح سے تعوڑے اونچ تھے جن میں سے صرف ایک روشن تھا۔ مو پر فیاض نے اس روشن روشدان میں سے دوسری طرف جھانگاتو وہ بے اختیار چونک براسید ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں بخیب و غریب ساخت کی مشینیں نصب تھیں اور ان میں سے وو مشینیں عل ری تھیں جبکہ باتی بند تھیں ۔ کرے ک درمیان وی آدم خان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔اس کے ساتھ دواور آدمی

ی تقصیل بتاتے ہوئے کہا۔

Ш

Ш

Ш

a

الك بين كا دُهكن بداياس كي آنكھوں ميں جمك آگئ ساس بين ميں صرف مشین پیٹلز کے میگزین بی بجرے ہوئے تھے۔ سوپر فیاض نے الی میگزین اٹھا کر ہاتھ میں بکڑے ہوئے مشین بیٹل میں ڈالا اور امک اٹھا کر این جیب میں ڈال سیاساس کے بعد وہ اس طرح رینگا ہوا والیں اس روشدان کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ حتی الوسع کو شش کر رہا تھا کہ آواز پیدا نہ ہو۔ پھروہ روشدان تک پہنچ گیا۔اس نے ذرا سر اٹھاکر بھانگا تو آوم خان اور اس کے دونوں ساتھی ویسے ی موجو د تھے البتہ اب تینوں نے ہاتھ میں شراب کے گلاس بکڑے ہوئے تھے اور سلمنے موجو د میزیر غیر ملکی اور انتہائی قیمتی شراب کی دو ہو تلیں موجو د تھیں۔ سوپر فیاض نے آہتہ ہے روشدان کو ذرا سا کھولا اور پیر مشین پیٹل کی نال کارخ اس نے آدم خان اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دیا۔ وہ تینوں بڑے مطمئن انداز میں بیٹھے شراب نوشی میں معروف تھے۔ انہیں شایدیہ تصور بھی مدتھا کہ سوپر فیاض اس انداز میں کوئی کارروائی بھی کر سکتا ہے۔ سویر فیاض نے ہونٹ تھینچ اور پر ٹریگر وبا دیا۔ دوسرے کمح تروراست کی آوازوں کے ساتھ ہی آدم خان اور اس کے دونوں ساتھی چیختے ہوئے الٹ کر کرسوں سمیت نیچے گرے لیکن موہر فیاض نے ٹریگر دبائے رکھا ادر نیچے گر کر ایک بار بچرانصے کی کوشش کرتے ہوئے تینوں مسلسل کوریاں لگنے کی وجد سے اعد ندسکے اور پعد محوں بعد ساکت ہوگئے سور فیاض ساتھ سابق مشین کیفل کو حرکت بھی دے رہاتھا تاکہ مسلسل تینوں پر سلین باس الیها نه ہو کہ وہ ہوش میں آگر کمی طرح اس کرے

قل جائے "...... ایک آدمی نے کہا۔

" نہیں۔ الیها کسیے ممکن ہے۔ دروازہ باہر سے بند ہے اور وہ

رسیوں سے بندھا ہوا ہے "...... آدم خان نے جواب دیا۔

" لیکن پہلے بھی تو وہ رسیوں سے بندھا ہوا تھا باس "...... ای

آدمی نے کہا۔

" بہلے شاید کا نشی ذھیلی رہ گی تھی لیکن اس بار میں نے خود اپنے

ہاتھوں سے گانٹی لگائی ہے "...... آدم خان نے کہا۔

" تو مجر مع تک بہرھال افتظار کرنا پڑے گا" دوسرے آدمی

نے کہا۔

" ظاہر ہے "...... آدم خان نے جواب دیا اور وہ سب خاموش ہو گئے۔ سوپر فیاض آہمت ہے ریشا ہوا آگے بڑھا چا اگیا۔ راہداری آگے جا کر مڑگی تھی اور کچر اس کا اختتام ایک چھوٹے ہے کہے میں ہوا اور سوپر فیاض جیے ہی اس کمرے میں واخل ہواوہ بے اختیار چونک بڑا۔ کمرے میں ہوا خواہ کے بیٹیاں سوپر فیاف ان کی ساخت دیکھ کر ہی بہچان گیا تھا کہ یہ اسلح ہے بجری نویل بیٹیاں ہیں۔ اس نے ایک بیٹی کھولی۔ اندر مشمین بیٹلز بجرے ہوئی بیٹیا میں مارے ایک بیٹی کھولی۔ اندر مشمین بیٹلز بجرے کہا بیٹل میں میگزین موجود نہ تھا۔ اس نے آہستہ آبستہ اجر کوئی آواز پیٹل میں میگزین موجود نہ تھا۔ اس نے آہستہ آبستہ اجر کوئی آواز کیا دوسری بیٹوں کا جائزہ لینا شروع کو دیا اور پجر جے بی اس نے

Ш Ш W

جن کی مدوسے اس کی بے بوش کر دینے والی گیس کے کیپول بے اثر ہو گئےتھے۔اس نے مشین پیل کارخ ان مشینوں کی طرف کیا اور ٹریگر و با ویا۔ توتواہٹ کی آوازوں کے ساتھ بی کمرہ دھماکوں سے گونج اٹھا۔ دونوں مشینیں مکمل طور پر تباہ ہو گئ تھیں۔ دہاں سے نکل کر سویر فیاض نے بوری عمارت محوم ڈالی سین دہاں اب کوئی زندہ آدمی موجود نہ تھا۔البتہ ایک کرے کے دروازے کے باہراہے سرخ بلب جلباً ہوا نظراً یا تھا وہ سمجھ گیا کہ اس کرے میں بڑا خان نیند کی گولیاں کھائے مو رہا ہے۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ وروازے کے لاک کو گولیوں سے اڑا کر اندر موجود بڑے خان کو بھی گولی مار دے لیکن مجر وہ رک گیا۔ اسے معلوم تھا کہ سر عبدالر حمن انتہائی اصولوں اور ضابطوں کے آدمی ہیں اس لئے وہ ہر بات کی تحقیقات کرائیں گے اور اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ سویر فیاض نے جان ہوجھ کر کسی سوئے ہوئے آدمی کو گولی ماری ہے تو مچرلامحالہ اس کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرایا جائے گا۔جو آدمی اب تک مرے تھے ان کے بادے میں بھی موپر فیاض کو ببرطال كوئى نه كوئى كمانى بنانى يزير گى- بجر عمارت ميں گھومتے ہوئے وہ ا کی کرے میں داخل ہوا تو بے اختیار چونک بڑا۔ یہ کرہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں میز پر فون، انٹرکام کے ساتھ ساتھ لانگ ریخ کا ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ مزیر ایک فائل بھی پڑی ہوئی تمی۔ سویر فیاض نے اگے برے کر وہ فائل کھولی تو وہ یہ دیکھ کر

فائر کیا جاہے۔ جب اے بقین ہو گیا کہ یہ تینوں ہلاک ہو گئے ہیں تو اس نے مشین پیشل پیچیے کھینچالیکن دوسرے کمجے وہ ٹھٹک کررک گیا کیونکہ فائرنگ کی آواز سن کر کوئی بھی اندر آسکا تھا۔اس نے ا کی بار بچر مشین پشل کی نال روشدان میں رکھ دی اور چند محوں بعد واقعی اے کمرے کے بند دروازے کی دوسری طرف سے دواتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور ٹیمر دروازہ ایک دھماکے ہے کھلا اور وو مشین گن بردار تہی ہے اندر داخل ہوئے بی تھے کہ مورر فیاض نے ان کے سنجلنے سے وہلے بی ٹریگر دبا دیا اور ایک بار تھر حرحراہٹ کی تمز آوازوں کے ساتھ یہ دونوں بھی کولیاں کھا کر ا چھل کرنیج گرے اور چند کھے تڑپ کر ساکت ہوگئے۔ سوپر فیاض نے ٹریگر سے انگلی بنا لی لیکن مشین پٹل د بنایالیکن جب کافی در تک کوئی انور نه آیا تو وہ تیزی ہے بچھے ہٹا اور پھرووڑ تا ہوا ووبارہ اس كرے ميں پہنچا جهاں پيٹياں موجود تھيں۔اس ميں ايك دروازه وه بہلے بی دیکھ حکا تھا۔اس نے دروازہ کھولاتو وہ کھل گیا۔ وہاں سے سرحیاں نیچ بھی جاری تھیں اور اوپر بھی۔ سوپر فیاض ملے اوپر گیا كيونكه اسے خطره تھاكد اوپر كوئى موجود يد بوليكن اوپر صرف سيات چھت تھی۔ چنانچہ وہ نیم نیج اترا اور بیرونی برآمدے میں پہنچ گیا۔ یہاں کوئی موجود نہ تھا۔ تھوزی ربر بعد وہ اس کمرے میں پینج گیا جہاں آدم خان اور اس کے مسلح ساتھیوں کی لاشیں بڑی ہوئی تھیں۔ پونکہ مشینیں امجی تک عل رہی تھیں وہ تمجھ گیا کہ یہ وی مشینیں ہیں

عباں کو تھیاں ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر تھیں اس لئے کسی نے اندر ہونے والی فائرنگ کی آوازیں مدسی تھیں - سور فیاض کے یاس کار کی چابیاں موجود نہیں تھیں کیونکہ اس کی جیسی سلے ی خالی کر دی گئی تھیں لیکن جب اس نے کار کے عقبی دروازے چمک کئے تو ایک دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ شاید جلدی میں اے لاک کرنا مِمول گیا تھا۔ بہر حال اس وقت اس کی یہی جمول اس کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئی۔اس نے عقبی دروازہ کھولا اور پر عقبی سیٹ اٹھا کر اس نے اس کے نیچ کرنسی والا تھیلا رکھ کر سیٹ کو ووبارہ ایڈ جسٹ کر دیا۔ جب تک سیٹ کو اٹھایا نہ جاتا کرنسی والا تھ میلا چیک نه ہو سکتا تھا۔ سوپر فیاض نے کار کا دروازہ بند کیا اور ایک بار پر تیزی سے کو تھی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد وہ اس آفس میں پی گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تری سے سر ڈائل کرنے شروع کر دینے ۔ دوسری طرف کافی دیر تک تھنٹی بحق ری مجر رسیور اٹھا لیا گیا۔ " کون ہے" نیند میں ڈولی ہوئی آواز سنائی دی اور سویر

Ш

W

فیاض آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہ سر عبدالر حمن کی کو تمی کا ملازم ہے۔ " میں سرپنٹنڈ نٹ فیاض بول رہا ہو۔ بڑے صاحب سے مری بات کراؤ ایمی اور اس وقت انتہائی ضروری مسئلہ ہے "...... عوبر فیاض نے تر لیج میں کہا۔ چونک بڑا کہ فائل میں مشیری کے چوری شدہ پرزے کی کارمن کی کسی یارٹی کو فروخت کرنے کے بارے میں تفصیل موجو د تھی۔ سوپر فیاض نے فائل بند کی اور پھراس آفس کی ملاشی لینی شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک خفیہ سیف برآمد کر کے اسے کھول لینے میں كامياب مو كيا- اس مين فائلين اور كرنسي موجود تفي متام كرنسي غر ملکی تھی۔ سوپر فیاض نے فائلیں چکی کرنا شروع کر ویں اور پھر وہ یہ دیکھ کر اچمل بڑا کہ ان فائلوں میں سروار خان کے بورے گروپ کی تفصیلات، اس سے ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات اور اس کے اسلح کے بزنس کی مکمل تفصیلات موجود تھیں۔ یہ ایسا ثبوت تھاجو اس بڑے خان اور اس کے یورے گروپ کو بھانسی کے تختے تک پہنچا سكنا تحاسسو پر فياض نے سيف سے تمام فائليں اٹھائيں اور انہيں مز پر رکھ دیا اور بچر سیف میں موجود ایک تھیلا اٹھا کر اس نے سف میں موجود نتام غیر ملکی کرنسی اس تھیلے میں ڈالی اور پھر سیف بند کر دیا۔ اس کرنسی کی بالیت اس کے خیال کے مطابق کروڑوں میں تھی۔ کرنسی والا تھیلا اٹھا کر وہ تیزی سے کرے سے نکل کر بیرونی حكيث كى طرف برحماً جلا كيارات معلوم تحاكد حفاظتى مشيزى تباه ہو چکی ہے اس لئے اب اے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے چھوٹا گیٹ کھولا اور باہر آ کر اس نے گیٹ کو باہر سے بند کیا اور پھر تصللا انھائے وہ تر تر قدم انھا تا اس طرف کو بڑھنا جلا گیا جدھر اس کی کار موجو و تھی۔ کالونی میں اس طرح ویرانی چھائی ہوئی تھی سپونکہ

بعد اس بورے گروپ کا خاتمہ کیا جاسکے۔ سریہ وہی گروپ ہے جس نے گراس ڈیم کی مشیزی کا پرزہ چوری کروایا اور اس کے گیٹ تباہ كرائے تھے مور فياض نے بغير سانس لئے بورى دفقار سے نان سناب بوستے ہوئے کہا۔ م تم اس وقت کہاں ہے فون کر رہے ہو "...... سر عبدالر حمن نے یو جھا۔ * جناب اس سرغنے کی رہائش گاہ ذبیشان کالونی کو تھی نسرِ اٹھارہ سوالک سے بتاب ".... موپر فیاض نے جواب دیا۔ " نم كياب فون كا" مرعبدالرحمن نے يو چها تو سوپر فياض نے فون پر موجو د چٹ پر لکھا ہوا تنسرِ دوہرا دیا۔ " مصك ب تم ديس ركوس ملرى ك انجارج كو اس ك دسة سمیت مہارے پاس مجواتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی مزید ہدایات دوں گا۔ بوری طرح محاط رہنا میں تم جیسے مہادر، دلر اور حوصلہ مند سیر نشنانت کو ضائع نہیں کرنا چاہتا سر عبدالر حمن نے کہا تو سوپر فیاض کا سینہ عج اختیار مزید چھیل گیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آگئ تھی۔ دوسری طرف سے چونکد رابط ختم ہو گیا تھا اس لئے سویر فیاض نے بھی رسیور رکھ دیا تھا ادر پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو سوپر فیاض نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" يس " مور فياض ف احتياطًا إينا نام سے بغر كما كيونك

فون سردار خان کے کسی آدمی کا بھی ہو سکتا تھا۔

" مگر صاحب اس وقت تو بڑے صاحب گہری نیند سو رہے ہیں [،]۔ ملازم نے پریشان سے میچ میں کہا۔ " اده- میں کہد رہا ہوں ان سے بات کراؤ انتمائی اہم مستد ب اور فوری نوعیت کا ہے " سو پر فیاض نے تر لیج میں کہا۔ "اچماصاحب ہولڈ کریں "..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ " بسيلو " پحند لمحول بعد سرعبدالر حمن كى تيز آواز سنائي دى -" سرسي سرنتندن فياض بول رہا ہوں كاشان سے مرك ساتھی انسکٹر راشد اور اس کے سکشن کے چاروں آومیوں کو مجرموں نے بلاک کر دیا ہے لیکن میں نے مجرموں کے سرغنہ سروار خان کی کو تھی میں اکیلیے داخل ہو کر اپنی جان پر کھیل کر اور انتہائی جدوجہد کے بعد ان کے آدمیوں کو ہلاک کر ویا ہے۔ سرغنہ جو برا خان کہلاتا ہے اس وقت اپنے مخصوص کمرے میں نیند کی گولیاں کھا کر سویا ہوا ہے۔اس کے کمرے میں انتہائی سخت سائنسی حفاظتی اقدامات ہیں۔ میں نے اس یورے گروپ کے خلاف تنام شبوت کی فائلیں بھی حاصل کر لی ہیں لیکن اس سرغنہ کو صبح ہونے سے پہلے گرفتار کرنا ضروری ہے ورنہ وہ اندر کرے سے ہی لینے کروپ کو کال کر کے نہ صرف نكل جائے كا بلك مجع بھى بلاك كردے كا-سي نے اس كے آپ کو اس وقت کال کی ہے کہ میں اکیلا ہونے کی وجہ سے اس وقت بری مشکل میں ہوں۔آپ مہاں ملڑی کے انچارج کو کہد کر اے مہاں جھجوا دیں تاکہ اس سرغنے کو گرفتار کیا جاسکے اور اس کے

كرتا ہوں "...... كرنل نے انتهائي مرعوب ليج ميں كها اور آگے بڑھ Ш کراس نے بڑے پرجوش انداز میں موپر فیاض سے مصافحہ کیا۔ Ш " ان ریمار کس کابے حد شکریہ کرنل لیکن آپ کا نام "...... سوپر Ш " اوہ ہاں تعارف تو ہو نا چاہے ۔ مرا نام کر نل آفریدی ہے مجھے ڈائریکٹر جنرل صاحب نے فون پر ساری تقصیل بتائی ہے ۔ کرنل آفریدی نے کہا۔ " او کے آئیے لیکن خیال رکھیں ہم نے ان مجرموں کے ہمیڈ کوارٹر یر بھی قبضہ کرنا ہے اس لئے یہاں ایس مرکری ظاہر نہیں ہونی S چلہے کہ جس سے وہ فرار ہو جائیں "..... سوپر فیاض نے باقاعدہ آفسیرانه انداز میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ " يس سرديس سرداييايي مو كاسر " كرنل آفريدي ف جواب دیا اور پھر سوپر فیاض نے اسے اور اس کے سیامیوں کو اندر لے جاکر سب کرے و کھائے اور لاشیں بھی و کھائیں اور ساتھ ہی این جدوجهد اور مقابلے کی ایسی کہانی سنائی کہ کرنل آفریدی اس طرح سوپر فیاض کو دیکھنے نگا جسے کسی مافوق الفطرت آدمی کو دیکھا " اوہ اوہ جناب آپ نے تو ملڑی انٹیلی جنس کو بھی مات کر ویا۔ میں خود ملڑی انٹیلی جنس میں رہاہوں لیکن آپ نے اکیلے جس انداز میں ان مجرموں کے خلاف جدوجہد کی ہے وہ تو انتہائی حریت انگر

" عبدالرحمٰن ہول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر عبدالر حمن کی آواز سنائی دی۔ " بین سر۔ میں فیاض بول رہاہوں "..... سوپر فیاض نے انتہالی مؤدبانه لجح میں کہا۔ · سوپر فیاض کاشان میں موجود ملٹری دستوں کا انجارج کرنل آفریدی اپنے سیابیوں سمیت فہمارے پاس پہنچ رہا ہے۔وہ کو تھی کا انتظام سنجال لے گا۔ میں خود ملڑی ہیلی کا پٹریر دہاں پہنچ رہا ہوں۔ باتى متام آپريش س اي نكراني س كراؤل گا سرعبدالرحمن " میں سر" سو پر فیاض نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ محتم ہونے پراس نے رسیور رکھا اور تیزی سے آفس سے نکل کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔اس نے پھاٹک کھولا اور اندر اس انداز میں كرا ہو گياكہ وہ تو باہرے آنے والوں كو ديكھ سكے جبكہ باہرے آنے والے اے ند دیکھ سکیں اور عجر تھوڑی دیر بعد ایک فوجی جیب خاموشی سے گیٹ کے باہر آ کر رکی تو سوپر فیاض تری سے پھاٹک ہے باہرآ گیا۔ای کمح جیب سے ایک کرنل باہر نظا۔ " میں سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈ نٹ فیاض ہوں "۔ سوپر فیاض نے خود ہی آگے بڑھ کر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ " ادہ۔ ادہ تو آپ ہیں وہ جنہوں نے اکسلے ہی خو فناک مجرموں کے اس اؤے پر قبضد کیا ہے۔ دری گد۔ میں آپ کی عظمت کو سلام

Ш Ш Ш عمران اپنے بیڈ روم میں گہری نیند سو رہاتھا کہ باہر وروازے پر تیز دستک کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار ہزبرا کر جاگ برا۔ اس نے تیزی سے سائیڈ کیپ جلایا۔ " برے صاحب کا فون ہے صاحب "...... لائٹ آن ہوتے ہی دروازے کے باہر سے سلیمان کی تیز آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچمل کر بستر سے نیچ اتر آیا۔ رات کے دو بج تھے اس وقت سر عبدالر حمن کے فون کا مطلب تھا کہ اماں بی کے سابقہ کچے ہو گیا ہے۔ یہ خیال آتے ہی عمران کے ذہن میں بے اختیار دهماکے سے

ہونے لگ گئے۔اس کا ول رک ساگیا۔اس نے بعلی کی ہی تہری ہے

سائیڈ پریڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا کیونکہ اے معلوم تھا کہ

" ہمیلو میں عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے تیز اور انتہائی

سلیمان نے فون کنکشن آن کر دیا ہو گا۔

ب-آب واقعی اجهائی شاندار صلاحیتوں کے مالک ہیں "...... كرنل آفریدی نے کمااور پھراس نے اپنے سیامیوں کو ہدایات دی شروع کر دیں اور انہوں نے تیزی سے پوری کو تھی میں پوزیشن سنجمال لی۔ " ڈائریکٹر جنرل صاحب کے آنے میں کچھ ور لگے گی اور میں ان کے آنے سے پہلے عسل کر کے باس تبدیل کر لینا چاہتا ہوں اس لیے آب عہاں ڈیوٹی سنجالیں میں جاکر عسل کرے لباس حبدیل کرے ا بھی پندرہ منٹ میں آجاؤں گا"..... مو پر فیاض نے کہا۔ "آپ کمال جائيں گے " كرنل آفريدى في چونك كر يو جهار " اكب كالونى مين، مين في اكب خفيد ربائش كاه في بوئى ب-مرى كار باہر موجود ہے ميں بندرہ بيس منت ميں آجاؤں كا كيونكه ڈائریکٹر جزل صاحب کی آمدے بعد کام انتہائی تیزرفقاری سے ہونا ب اس لئے پر سر کھانے کا بھی وقت نہیں طے گا "..... سوپر فیاض " مصك ب آب ب قكر بوكر جائين بم عبان موجود بين "-

مصیک ہے آپ بے طر ہو کر جائیں ہم مہاں موجود ہیں۔
کر نل آفریدی نے کہا تو سور فیاض تیز تیز قدم اٹھاٹا پرونی وروازے
کی طرف بوصا چلا گیا۔اس کے ذہن میں کروؤوں روپ کے غیر ملکی
کر طرف نوف رقص کر رہےتھ۔ وہ چاہا تھا کہ سر عبدالر حمن کے
آنے سے پہلے انہیں محفوظ کر دے۔اس کے ذہن کے مطابق یہ اس
کی جدوجہد کا انعام تھا جو قدرت نے اے دیا تھا۔

"اده مچرتو کوئی سرکاری کام ہو گا۔ میں تو گھرا گیا تھا ۔ سلیمان نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور واپس مز گیا۔ عمران W نے جلدی سے عسل کیا، لباس تبدیل کیا اور چند کموں بعد اس کی کار W تری سے ملڑی سپیشل ایر بورٹ کی طرف اڑی چلی جاری تھی لیکن وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ اخرایس کیا بات ہو گئی ہے کہ سر عبدالرحمن في اس وقت وہاں بلایات حالانکہ آج سے س a کھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ چو نکہ سڑ کوں پر ٹریفک یہ ہونے کے برابر

تھی اس لئے حمران خاصی تیز رفتاری سے کار جلاتا ہوا آخر کار سپیشل ملٹری ایئر کورٹ پہنچ گیا۔ پار کنگ میں سر عبدالر حمن کی ذاتی کار موجو د تھی۔ اس نے کار روکی اور پھرنیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھا تا ہوا آگے بڑھتا جلا گیا۔

" سرآپ عمران صاحب ہیں " ایک فوجی کیپٹن نے آگے بڑھ کر عمران سے یو تھا۔

"رات کے اس وقت تو میں صاحب نہیں ہوں صرف عمران ہوں ۔عمران نے کہا تو کیپٹن مسکرادیا۔ " ذائر مکر جزل صاحب میلی کاپٹر میں آپ کے شدت سے منتظر ہیں۔آئیے " کیپٹن نے کہاتو عمران چونک بڑا۔ ببرطال وہ سلی

پیڈ پر پہنچا تو وہاں ایک چھوٹا تیز رفتار ملٹری ہیلی کاپٹر موجو دتھا۔ اندر سر عبدالر حمن موجود تھے۔عمران نے اندر داخل ہو کر سلام کیااور پچر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی پائک نے ہیلی کاپڑ

m

بریشان سے کہے میں کہا۔ * عمران فوري طور پر تيار ہو كر سپيشل ملٹري ايئر يورث پہنچ جاؤ البهى اور اى وقت مي وبان حمارا انتظار كرربا موس فوراً بهنجو -

دوسری طرف سے سرعبدالرحمن کی آواز سنائی دی۔ منری ایر بورٹ یا ملزی ہسپتال وہ ۔ وہ میرا مطلب ہے اماں بی

تو تھك ہيں ناں عمران نے برى طرح گھرائے ہوئے ليج وہ ٹھیک ہے۔ نائسنس میں ملڑی ایر بورث کہ رہا ہوں

جلدی پہنچ فوراً میں دوسری طرف سے سرعبدالرحمن کی عصیلی اواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا تو عمران نے ب اختیار ایک طویل سانس لیا۔اے المان بی کے تھکی ہونے کاسن کر ایسے اطمینان ہو گیا تھاجیسے کوئی سخت دھوپ میں طویل مسافت لے کرنے والا ایمانک کسی گھنے باغ کی ٹھنڈی چھاؤں میں بہن گیا

"صاحب جي كيا بات ہے۔ خريت ہے "...... دروازے كے باہر ے سلیمان کی پیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے ای کر دروازہ

" ہاں خریت ہے۔ ڈیڈی نے سوتے سوتے کوئی خواب دیکھ لیا ہے کہ اس وقت رات کے دو بج ملڑی ایئربورٹ مینچنے کا حکم سادر كرويات " عمران نے مند بناتے ہوئے كما-

ہوئے کہا کیونکہ اے بھی اب احساس ہو گیا تھا کہ اے اپن باپ W کے سامنے اس قسم کے الفاظ نہیں ہوٹنے چاہشیں تھے۔ یہ تو ڈیڈی تھے

جو پچر بھی صرف غصے ہوتے تھے اگر یہی الفاظ اس نے المال نی ک سلمنے کہہ دیے ہوتے تو اب اس کی کھویزی جو تیوں سے پلیلی ہو حکی م ہوند نانسنس ہو منہ میں آیا ہے بک دیتے ہو۔ خاموش رہو "۔ سرعبدالرحمن نے اس طرح عصیلے کیج میں بربراتے ہوئے کہا۔ بس عمران کی معذرت سے اتنا فرق بڑا تھا کہ اب ان کی آواز آہستہ ہو گئ تھی اور عمران ہونٹ بھینج کر خاموش ہو گیا لیکن اب اتن بات ببرعال وہ سمجھ گیا تھا کہ مور فیاض نے کاشان میں مجرموں کے خلاف کوئی ایسا کارنامہ سرانجام دے دیا ہے کہ جس پر سر عبدالر حمن رات کے اس بہر ملڑی ہیلی کاپٹر پر وہاں جا رہے ہیں اور انہوں نے خلاف معمول عمران کو بھی ساتھ لے لیا ہے۔ اب اے اس کارنامے کے بارے میں واقعی اشتیاق محسوس ہو رہاتھا لیکن ظاہر ہے اب اس کے بولنے کی گنجائش باقی ندری تھی اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا ورند اے معلوم تھا کہ اب اگر اس نے کوئی بات کی تو سر عبدالر حمن گو اے اٹھا کر ہیلی کا پٹر سے نیچے نہ چھینک سکے تو عقبے کی انتہا پر وہ خود نیچے کو د جانے ہے بھی دریغ نہیں کریں گ۔

شارث کیا اور چند کموں بعد ہیلی کا پئر فضامیں بلند ہو گیا۔ کیا چملی رات ہیلی کا پڑک سرے صحت اتھی ہوتی ہے ڈیڈی -عمران نے بڑے معصوم سے کیجے میں یو چھا۔ وشف اب مجواس كي ضرورت نهي مي حميس اس الح سابق لے جا رہا ہوں تاکہ تم نودای انکھوں سے دیکھ سکو کہ سرنٹنڈنٹ فیاض نے کیاکارنامہ سرانجام دیا ہے اور تم وسے تکمفو کے تکمفوی رہے ہو۔ کاش تم میں بھی کام کرنے کی سلاطیتیں ہوتیں تو میں آئ اس پر زیادہ فر کر تا جس قدر سے ننڈ سے فیاض کے اس بے مثال کارنامے بر کر رہاہوں ۔ سرعبدالر حمن نے بڑے مسرت بھرے لیج میں کہااور عمران کی انگھیں سوپر فیاض کے بے مثال کارنا ہے کا سن كر اس طرح ب اختيار حلقوں ميں گھومنے لكيں جينے سرخ لانٹيں چاروں طرف مخصوص انداز میں کر دش کر تی ہیں۔ سوير فياض نے ب مثال كارنامه سرانجام ديا ب-كيا واقعى-

کیاس نے کمی بازار حسٰ پر چھاپہ مارا ہے عمران نے کہا۔ " اوه يو نالسنس - ناموش ربو - تمبين برے جموف كا لحاظ بى فتم ہو گیا ہے۔ جو من میں آتا ہے بک دیتے ہو نائسنس " سر عبدالرحمن شاید عمران کے منے سے بازار حسن کے الفاظ س کر برافروختہ ہو گئے تھے۔

و اده اوه سوري ويري ويد وه وه مي نے رات كى وجه سے كم ويا تھا۔ آئی ایم رئیلی سوری معران نے جلدی سے معذرت کرتے کا پٹر سے نیجے اترا تو عمران کو دیکھ کر سوپر فیاض بے اختیار انچل پڑا۔ W ويل ذن سرنتندن فياض ويل دن مجيم تم پر فزې مرللا عبدالر حمن نے کرنل آفریدی کے سلوٹ کا جواب دیتے ہوئے سوپر للا فیاض کی طرف برصتے ہوئے کہا جس کی نظریں عمران پر جی ہوئی تھیں اور بھراس نے بھی ہو کھلاہٹ میں سیلوٹ کر دیا۔ " میں اس احمق اور تکٹھو عمران کو اس لئے ساتھ لے آیا ہوں تأكدات تمهاد اكارنامه ديكه كرشايد شرم آجائے اور ساتھ بى اسے يہ بھی معلوم ہوجائے کہ اگر کسی کسی میں اس نے مہاری مدد کر بھی دی ہو گی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اس کے بغیر کوئی مشن بی مكمل نہيں كر يكتے "..... سرعبدالر تن نے كہا۔ " سريه سب کچه آپ جيسے قدر شاس آفسير کي د جه ہے ہي ممکن ہو سكتا ب سي رور فياض نے كماراب وہ ذي طور پر بورى طرح

سنجل گیا تھا۔
گذشو۔ ببرطال آؤادر تجم دکھاؤ کیا صورت طال ہے۔
عبدالر تمن نے کہا تو مویر فیانس نے سب کچہ دکھانے کے ساتھ
ساتھ اپی کہانی ذرا زیادہ تفصیل سے دوہرا دی جو اس سے پہلے وہ
کرنل آفریدی کو بتا چاتھ اور جسے جسے سرعبدالر تمن اس کی کہانی
سنتہ جا رہے تھے اور وہاں کے طالت دیکھتے جا رہے تھے ان کے
ہجرے پر مویر فیانس کے لئے تحسین کے ناثرات انجرتے طیا آرہ

مویر فیاض مسل کر کے اور لباس تبدیل کر کے اور اس غیر ملکی کرنسی کو کو تھی کے ایک خفیہ سیف میں محفوظ کر کے واپس سردار خان کی رہائش گاہ پر پکنے حکاتھا۔اس وقت رات کے تین بج تھے اور مویر فیاض کو اندازہ تھا کہ اب سر عبدالر حمن پہنچنے ہی والے ہوں گے اور بھر تھوڑی ریر بعد انہیں آسمان پر ایک فوحی ہیلی کاپٹر نظر آیا تو کرنل آفریدی نے بحلی کی سیزی ہے جیب سے ایک مخصوص انداز کی ٹارچ تکالی اور اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اے مخصوص انداز میں جلانا بچھاناشروع کر ویا تو ہمیلی کا پٹر گھوم کر اس کو تھی پر آ کر چند کموں کے لئے معلق ہوااور پھر آہستہ آہستہ نیجے آتا حلا گیا اور چند محوں بعد وسیع و عریض الان کے درمیان میں آ کر ٹک گیا۔ ہیلی کاپٹر رکتے می سر عبدالرحمن نیج اترے تو کرنل آفریدی کے ساتھ ساتھ سوپر فیاض بھی آگے بڑھا ہی تھا کہ سر عبدالر حمٰن کے پیچھے عمران ہیلی

ہوا ایک نوٹ اٹھایا اور سوپر فیاض کی طرف ویکھا تو سوپر فیاض جو Ш چور نظروں سے عمران کو دیکھ رہاتھا، نے نظریں چھر لیں اور عمران W نے مسکراتے ہوئے دونوں نوٹ اپنی جیب میں ڈال لئے۔سیف ک W خالی خانے کو ویکھ کر اور وہاں سے ایک نوٹ اٹھا کر وہ سمجھ گیا تھا كه أس خان مين نوث بجرے موئے تھے جو مور فياض في يہلے ي یار کر لئے ہیں لیکن قاہر ہے عمران سر عبدالرحمن کے سامنے کچھ نہ " ہونبہ۔ یہ واقعی ثبوت ہیں یہ لوگ قومی مجرم ہیں۔ علو اس سرفنے کو تو بہلے کرفتار کر لیا جائے چران کے سیڈ کوارٹر پر دیڈ ہو گان سرعبدالرحمن نے فائلیں ویکھ کر مسرت بھرے لیج میں کہا اور چروہ سب اس کرے کے سامنے پہنے گئے جس پر سرخ بلب جل رہا ا کرنل آفریدی کی آب مری ہدایات کے مطابق اس کرے کے سائنسی آلات کو زیرو کرنے والی مشیزی لے آئے ہیں یا نہیں "سسر عبدالر حمن نے کرنل آفریدی سے مخاطب ہو کر پو تھا۔ · یس سر · کرنل آفریدی نے مؤدبانہ لیج میں جواب ویا۔ " میں چاہتا ہوں کہ اس کرے کو اس طرح اوپن کیا جائے کہ اندر موجو و آدمی کو آخری کھے تک اس کا احساس نہ ہو سکے کیونکہ جو کچہ فائلوں میں موجو د ہے ان سب کو کور کرنے کے لئے اس آومی کا زندہ ہاتھ آنا ملک و قوم کے لئے انتہائی ضروری ہے سر

كد - ديكها عمران تم في أكيل سرنشذن فياض في مجرمون مے اس خوفناک اؤے میں داخل ہو کر کیا کارنامہ سرانجام دیا ے ۔ سرعبدالرحمن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو طن یا انداز میں مسکراتا ہوا ان کے پیچھے کچھے حل رہا تھا۔ ویسے یہاں کی صورت عال اور سو پر فیاض کی کہانی سننے کے بعد اس نے تعیم صورت حال کا اندازہ اسانی سے نگالیا تھا۔ واقعی ذیری سوپر فیاض میں تو بڑی صلاحیتیں ہیں۔ آپ نے انہیں کیوں صرف سر ننذ نت بنار کھا ہے۔مرا خیال ہے اسے تو ڈائریکٹر جنرل ہو نا چاہئے ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ * وہ مجمی ہو جائے گا۔ جب میں ریٹائر ہو جاؤں گا تو ایسا ہی ہو گا سرعبد الرحمن نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ " کہاں ہے اس سردار تھان کا کمرہ ".... سرعبدالر حمن نے کہا تو سوپر فیاض انہیں اس کرے کے دروازے پر لے گیا جس پر ابھی تک سرخ بلب جل رہاتھا۔ "اوروہ ثبوت کہاں ہیں " سرعبدالر حمن نے کہا۔ "اوهر آفس میں بحاب " سوپر فیاض نے کہا اور بھر وہ انہیں آفس میں لے آیا جہاں سف موجود تھا اور فائلیں میز پر پڑی تھیں۔ اس نے سر عبدالر حمن کو فائلیں اٹھا اٹھا کر د کھاناشروع کر دیں جبکہ عمران آگے بڑھا اور اس نے زمین پر پڑا ہوا ایک کرنسی نوٹ اٹھایا اور پھرآ گے بڑھ کر اس نے سیف کھول کر اس کے خالی کونے میں پڑا

کی جبکہ عباں کے حالات ویکھ کر لگتا ہے کہ اس نے عبال بے پناہ الل جدوجہد کی ہے "...... عمران نے کہا۔ " يس سرد وراصل برك صاحب ك أفي سر تنتون ال صاحب این رہائش گاہ پر جاکر عسل کر سے اور نباس تبدیل کر کے ائے ہیں۔ وہ خصوصی طور پر گئے تھے وہاں " کرنل نے جواب " کیا جاتے وقت وہ خالی ہائتر تھے یا کوئی تفافہ وغمرہ بھی ان کے ہاہتے میں تھا عمران نے پو تھا۔ وہ خالی ہا تھ تھے۔ ان کی کار سمال سے کچھ فاصلے پر موجود تھی۔ ان ئے جانے کے بعد کو تھی کے باہر موجود میرے سان نے تھے بتایا تھا کہ ان کے یاس کار کی چاتی نہیں تھی۔ انہوں نے اکنیشن کی تار تو ڈکر کار شارٹ کی تھی "..... کرنل نے جواب دیا۔ "كمال إن كي ربائش كاه" عمران نے يو چھا۔ " مجھے نہیں معلوم سرے نہ انہوں نے بتایا اور نہ میں نے پو چھا"۔ کرنل آفریدی نے جواب دیا۔ " ان کی واپی بھی اس گاڑی میں ہوئی تھی۔ کہاں ہے ان ک گاڑی - عمران نے یو تھا۔

" بی وہ پورچ میں کھڑی ہے نیلے رنگ کی سیڑان ہے "۔ کرنل

نیلے رنگ کی سیڑان موجو د تھی۔عمران نے ایک نظراندر ڈالی اور بچر

نے جواب دیا تو عمران سر ہلا آ ہوا پورچ کی طرف مر گیا۔ دہاں واقعی

" یس سرالیهای ہو گاسر" کرنل آفریدی نے جواب دیا۔ "اوکے اے اوین کریں "...... سرعبدالر حمٰن نے کہا۔ ا میں مشیزی اور اس کے آپریٹر کو لے آتا ہوں سرا کرنل آفریدی نے جواب دیا اور تیزی ہے واپس مر گیا۔ عمران خاموشی ہے " كرنل صاحب اليك منث" عمران في دوسرى رابدارى میں چھنے ہی کہا تو کرنل آفریدی بے اختیار تصفحک کر رک گیا۔ " یس سر"...... کرنل آفریدی نے جواب دیا۔ " یہ کس قسم کی مشیزی ہے جو آپ لے آئے ہیں "...... عمران " سراس کا سائنسی نام تو بے حد مشکل سا ہے اور فوجی این سہولت کے لئے اسے بلکی کراس کہتے ہیں۔اس سے ایسی ریز نکلتی ہیں جو مخصوص رہنے میں ہر قسم کی مشیزی کو جام کر دیتی ہیں "۔ کرنل آفریدی نے جواب دیا۔ " مُعكِ إِن لَ آئي مجم بهي كه مذكه اس كا تجرب ب-میں بھی دیکھ لوں گا" عمران نے کما اور کرنل آفریدی نے اشبات میں سرملا دیا اور بھروہ دونوں ہی آگے بڑھنے لگے ۔ " كرنل صاحب سرنتنون فياض كي جمم يرجو باس باس

ے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کسی قسم کی کوئی جدو جہد نہیں

میں کاریں کرائے پر دینے والی کمپنی ہے ہی معلوم ہو سکتا تھا کیونکہ لامحالہ کار ای رہائش گاہ پر ہی پہنچائی گئی ہو گی۔ چتانچہ رسیور رکھ کر وہ واپس پلٹا اور اس جگہ پڑچ گیا جہاں سر عبدالر حمن اور سوپر فیاض موجو دتھے۔ کرنل آفریدی کے سابقہ ود نوجوان اور ایک مشین مجمی مدحد، تھی حسر آب سرکر کرکان تلام کا اور انکیا مشین مجمی

Ш

W

W

a

موجود تھی جبے آپ یٹ کرنے کا انتظام کیا جارہا تھا۔ مشین دیکھ کر عمران نے اخبات میں سر ہلا دیا کیونکہ یہ واقعی جدید ترین مشین تھی اور اس سے واقعی کمرے کا سائنسی حفاظتی نظام زیروہو جاتا تھا اور مچر

وہی ہوا مشین آپریٹ ہوتے ہی دروازے کے باہر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب بجد گیا اور ایک فوجی نے جیب سے ماسٹر کی ڈال اور آگے بڑھ کر اس نے دروازے کے مخصوص لاک میں ماسٹر کی ڈال کر چند لمحوں میں دروازہ کھول دیا اور سرعبدالر تمن اندر واضل ہوئے۔

ان کے پیچے سر نٹنڈ نٹ فیاض ئیر کرنل آفریدی اور اس کے بعد عمران اور فوجی اندر واض ہوئے۔ یہ انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا بیڈروم تھا۔ بیڈ پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی سو رہا تھا۔ اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ کسی دوائے تحت گمری نینڈ سو رہا ہے۔

۔ پہلے اس کے ہاتھوں میں ہمخکڑی ڈالو اور پر اسے ہوش میں لے آؤ۔۔۔۔۔۔ سرعبدالرحمٰن نے کہا تو ایک فوجی نے ان کے عکم کی فوری تعمل کر دی۔۔

البتہ بیڈ کی سائیڈ پرایک بورڈموجو وتھاجس پر مختلف رنگوں کے بے

اس کے عقب میں اس کی نمبر پلیٹ دیکھی تو وہ چونک پڑا۔ نمبر پلیٹ کے نیچ اس کمپنی کا نام موجود تھا جس سے گاڑی کرائے پر لی گئی تھی۔ عمران تیزی سے مزا اور پھر وہ ایک قریبی خالی کمرے میں داخل ہوا۔ اس میں فون کی لائن موجود تھی۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبرڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ "اکلوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی آپریٹر کی آواز سنائی

* میں کاریں کرائے پر دینے والی کمپنی کا نام بیا تا ہوں اس کا فون شرچاہے " عمران نے کہا اور اس کے ساتھ بی اس نے تمر بلیث پر موجود ممنی کا نام بنا دیاتو دوسری طرف سے فون نسریا دیا كياتو عمران في شكريه اداكر كرسيور ركه دياراس وقت جونكه چھلی رات کا دقت تھا اس لئے قاہر ہے دفتر تو کھلا نہیں ہو سکتا تھا اس لیے عمران نے موچا کہ صبح کو اس سلسلے میں دہ انکوائری کرے گا کیونکہ خالی سیف اور اس کے کونے میں موجو دالک نوٹ ملنے پر اے سو فیصد بقین تھا کہ سوپر فیاض نے اسے خالی کیا ہے اور الباس تبدیل کرنے کے بہانے دہ تقیناً اس رقم کو اس رہائش گاہ پرر کھ آیا ہو گا۔اے معلوم تھا کہ اب جب تک سرعبدالر حمن واپس مذجائیں گے اس وقت تک سوپر فیاض کو ان کے ساتھ مصروف رہنا ہو گا اس ائے اس نے سوچا تھا کہ وہ اس دوران اس رقم پر قبضہ جما کر

m

" اوہ باں انسپکر راشد اور اس کے آدمیوں کی لاشیں کہاں ہیں "۔ سرعبدالرحمن نے چونک کر کہا۔ " وه شايد يوليس كى تحيل مين بون گى جناب مين تو عبان مفروف رہااس سے میں معلوم ند کر سکا سوپر فیاض نے کہا۔ اده انس فوري تحيل سي لينا ب- تحكي ب تم جابي عمران کو دے دوساب اس کاعباں کوئی کام نہیں ہے "سسر عبدالرحمن نے

" میں اے چھوڑ آتا ہوں جناب "..... سوپر فیاض نے جیب سے عالی نکالتے ہوئے مرے مرے لیج میں کہا۔

" نہيں يه بچه نہيں ہے كه اے تم چور آؤ گے۔ دو اے چالى يه خود حلا جائے گا" سرعبدالر حمن نے کہاتو سوپر فیاض نے انتہائی ڈھیلے ہاتھوں سے چانی عمران کے ہاتھ میں پکڑا دی اور ساتھ ہی کو تھی کا منسر اور کالونی کا نام بھی بتا دیا۔

" ڈیڈی سوپر فیاض نے جو کار نامہ سرانجام دیا ہے اسے سرکاری معلم پر ایوارد ملنا چاہتے "..... عمران نے جالی لے کر مسکراتے

" حمهاری سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے۔ یہ ہمارے محکمے کا کام ہے تم جا سکتے ہو "...... سر عبدالر حمن نے عصیلے کیج میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

" ویل ڈن سوپر فیانس۔ کو شش کرنا کہ نقد انعام بھی مل جائے

" ڈیڈی اب عباں مراتو کوئی کام نہیں ہے۔ کیا تھے اجازت ہے میں ہملی کا پٹر پروالیں حلاجاؤں میں۔ اچانک عمران نے کہا۔

" نہیں۔ تم غیر سرکاری آدمی ہواس سے سرکاری ہیلی کا پٹر حمیں چھوڑنے نہیں جا سکتا البتہ تم اگر بس وغرہ پر جانا چاہو تو جا سکتے ہو '۔ سر عبدالر حمن نے کہا۔

" اس وقت تو كوئى بس بهى نہيں ملے گا۔آب سوير فياس سے مجھے اس کی رہائش گاہ کی جانی دلوا دیں تاکہ میں باتی وقت وہاں ارام كر لوں كيرضم ميں بس سے واپس حلا جاؤں گانسس عمران نے سوپر فیاض کی طرف و مکھتے ہوئے کہا۔

" رمائش گاہ ".... سرعبدالر حمن نے چونک کر حرت بجرے انداز میں سوپر فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

و بال جال آپ ك استقبال كے الله مور فياض في باس عبدیل کیا ہے۔آپ نے تو اب ظاہر ہے اس کروپ کو کرفتار کرانا ہ اور ان کے ہیڈ کوارٹر دغرہ کو کور کراتا ہے اور سوپر فیاض کا كارنامه ميں نے ديكھ ليا ہے اس ليے اب تحج اجازت ديں " - عمران

" كيا حمهاري عليحده عبال كوئي ربائش كاه ب - سرعبدار حمن

یس سر۔ انسکٹر راشد اور اس کے اومیوں کے ساتھ ہم وہیں رہتے رہے ہیں "..... موپر فیاض نے جواب دیا۔ Ш Ш Ш

عمران فلیٹ میں موجود تھا۔ اس نے ناشتہ کر کے اخبارات اٹھائے ی تھے کہ بے اختیار اچھل بڑا۔ اخبار کی شہ سرخیاں کاشان مس اسلَّح سے بہت بڑے سمگر سردار خان اس کے گروب اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تھیں۔اخبار کا آدھ سے زیادہ صفحہ تفصیلات ہے بجرا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ایک بڑا خصوصی کالم سر نٹنڈ نٹ فیاض کے کارنامے اور اس کی تعریفوں سے پر تھا۔ سوپر فیاض کی مسکراتی ہوئی رنگین تصویر بھی لگی ہوئی تھی۔ " واہ اے کہتے ہیں کارنامہ "...... عمران نے مزے لینے کے انداز میں اونجی آواز میں کہا۔

کیا ہوا صاحب کیا ناشتہ زیادہ بیند آگیا ہے ۔۔

" ا كر حمبار ب اس سر ب بوئ ناشة كوكار نامه كما جا سكتا ب تو

سلیمان کی آواز سنائی دی ۔

چاہے فارن کرنسی میں کیوں نے۔ حلو دوستوں کے کام آ جائے گا۔ خدا حافظ عمران نے مسكراتے ہوئے كما اور ترى سے والي مر گیا لین مور فیاض کے بھنچ ہوئے ہوند اور قبر آلود نظریں مڑنے سے پہلے وہ دیکھ ہی جگا تھا۔اے معلوم تھا کہ اس وقت سوپر فیاض کی کیا حالت ہو رہی ہو گی لیکن سر عبدالر حمن کی وجہ سے وہ مجور تھا۔ عمران نے خاص طور پر فارن کرنسی اور دوستوں کے کام آنے کا اشارہ کر ویا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس وقت سوپر فیاض کا ذہن وهما کوں کی زومیں ہو گا۔ Barwar

ш Ш S

Ш

ارے ارے کال بیل جل جائے گی۔ جانے کسے کسے احمق عباں آجاتے ہیں سلیمان نے ٹرائی چھوڈ کر تیزی سے دروازے کی طرف برجھتے ہوئے کہا تو کال بیل بختی بند ہو گئ۔

" کون ہے" سلیمان نے دروازے کے قریب جاکر بگڑے

ہوئے لیج میں کہا۔

" وروازہ کھولو"..... دوسری طرف سے سوپر فیائس کی اس سے میں اونچی آواز سنائی وی۔

اوہ بھاب سے بنٹنڈن فیاض ساحب مسلیمان نے اس بار مسکراتے ہوئے لیج میں کہا تو عمر ان اس کے اس بدلے ہوئے لیج کو من کر سے افتیار مسکرا دیا کو کد سلیمان کا قوری خور پر تبدیل ہو جانے والا نہیں بتا رہا تھا کہ وہ اب موپر فیاض سے اس کے کارنامے کی تعریفی کر کے کچھ اینٹھ لینے کا موچ رہا ہے۔

مبارک ہو جناب مبارک ہو۔ آن تو اخبارات آپ ک کارناموں سے بجرے بڑے بیں معاجب بھی اخباری بڑھ بڑھ کر خوش سے چھلانگیں مگارہ بین مسلمان کی آواز سائی دی۔

" شکریہ '''''' سور فیاض کی بھی مسکراتی ہوئی اواز سنائی دی اور چند کمچوں بعد سور فیاض کمرے میں واضل ہوا تو عمران بے انستیار اینے کھوا ہوا۔

ا کھر گھڑا ہوا۔ " ہمرو اعظم جتاب سوپر فیاض کی خدمت میں بندہ ناچیز و حق_م سلام و مبار کباد بیش کرتا ہے '…… عمران نے کمرے ہو کر مچرید واقعی کارنامہ ہے میں تو سوپر فیاض کے کارنامے کی بات کر رہا ہوں میں عمران نے اونجی اواز میں کہا۔ سعور فیاض تو مجمم کارنامہ ہیں ان کے بارے میں کسوں آب

مور فیاض تو مجمم کارنامہ ہیں ان کے بارے میں کیوں آپ اپی تو انائی ضائع کر رہے ہیں "..... سلیمان نے خالی ٹرالی کرے میں لے آتے ہوئے کہا آگہ ناشتے کے برتن واپس لے جاسکے۔ میں اس محلوم میں کم افراد کو اس میں معلوم میں ک

"ارے یہ دیکھواخبار نجرے پڑے ہیں اور حجسیں معلوم ہے کہ ڈیڈی نے کچھے پچھلی رات کیوں بلایا تھا۔ یہی سوپر فیاض کا کارنامہ و کھانے کے گئے "عمران نے اخبار سلیمان کی طرف بڑھاتے سے زک

آپ نے بتایا تو تھالیکن آن کا اخبار پڑھ کر میں تو سکھا تھا کہ شاہد بڑے صاحب نے آپ کو اس لئے بلایا ہو گا کہ آپ کے صحافی دوست ہیں اس لئے خبریں ذرا فلیش لگوا دیں گے سے سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو کیا یہ کام دن کو نہ ہو سکتا تھا جو اس طرح رات کو وہ بلاتے '۔عمران نے آنکھیں ڈکانے ہوئے کہا۔

اخبارات چھی رات کو ہی چھیتے ہیں بتناب مسلمان نے مند بناتے ہو اگر گیا۔ عمران کو مند بناتے ہو اگر گیا۔ عمران کو والی و المسلمان مند بناتے ہو اگر گیا۔ عمران کو والی آئے آج دوسرا روز تھا۔ ابھی سلیمان راہداری میں بہناہو گا کہ کال بیل کال بیل مسلمان بحنے لگی۔ مسلمان بحنے لگی۔

نے اس بار سلے سے قدرے دھیلے لیج میں کیا۔ و اوک اگر تم بند ہو تو بحر ذیری کو جواب حمیس رینا ہو گا۔ محجر عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار انچل پڑا۔ وهدوه سنور کیا مطلب مهارے دیدی کا اس سے کیا تعلق ے ۔۔۔ سوپرفیاس نے بری طرح تھرائے ہوئے کا-کیوں تعلق نہیں ہے۔ یہ رقم مجرم کی تحویل میں تھی اور تم نے اپنے افسر کے پہنچنے سے پہلے ہی رقم نکال کرائی رہائش گاہ پر چھیا لی۔ بولویہ جرم نہیں ہے۔ باؤ کیا تم نے ڈیڈی کو اس کی تقصیل بتائی ب۔ بولو جواب دو ".... .. عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ م تم ، تم الكيلي يه رقم مضم نهي كر سكة - تحسك ب من الجي جا کر بڑے صاحب کو بتا ویتا ہوں کہ میں نے یہ رقم سرکاری مال خانے مس جمع کرانے کے لئے رکھی تھی لیکن تم لے اڑے ہو بھر دیکھنا اپنا حشر مسس سوير فياض نے پينترا بدلتے ہوئے كها-" ٹھیک ہے جا کر بتا دو۔ ابھی تو میں نے انہیں یہ نہیں بتایا کہ یہ رقم کماں سے برآمد ہوئی ہے۔اب بتا دوں گا"... ... عمران نے منہ بناتے ہوئے کیا۔ کا ۔ کیا مطلب کیا تم نے رقم انہیں دے دی ہے۔ اوہ اوہ كياواقعي موير فياش في الجيلة بوئ كها-" تم كهنا كياجله عنه مو كهل كربات كرو" عمران نے كها-

" تو سنو۔ سنو۔ مری بات سنو۔ حکومت کو اس رقم سے کچھ فائدہ

جمانڈوں کے سے انداز میں کہا۔ وه رقم نكالوجوتم كاشان سے لے السي ہو موبر فياض نے اس کی بات کا نوٹس لیننے کی بجائے غصیلے لیج میں کہا۔ رقم کون ی رقم من عمران نے حرت بجرے لیج میں کہا۔ · وه کروژوں کی غمر ملکی کرنسی ۔ سنو عمران حمہیں یہ ہر صورت میں دی ہوگ مجھے اساس ورفیان نے عصیلے لیج میں کا۔ کماں تھی یہ رقم عمران نے بھی کیج کو سخیدہ بناتے " كاشان مين مرى ربائش كاه پر سوپر فياض في بونك چہاتے ہوئے کہا۔ " كمال سے آئى تھى يەرقم " عمران نے باقاعده فلى مكال یوننے کے انداز میں کہا۔ ع بكواس مت كروتم من فكالورقم مسس موير فياض في بهط ب زياده عصيلي ليج مين كها_ " سنوسوپر فیاض یے رقم وہاں موجود ہونے کی وجد سے سرکاری ین میل تھی اور تم نے خاموثی ہے یہ رقم یار کر کے ایسا جرم کیا ہے کہ جس کے نیچے میں جہاری باقی عمر جیل میں گزر سکتی ہے محجے مران نے یکخت انتمانی تنجیدہ لیج میں کہا۔ " كيار كيا مطلب يدتم كياكم رب بوريد سركاري رقم نبس تھی۔ بس تم رقم نکالو۔ میں کچھ نہیں سننا چاہتا میں سوپر فیاض w w

р О k

0

e t

.

نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔ ' جی ہاں بہنچا دیا تھا'' سلیمان نے مختفر ساجواب دیا۔ ' کئے دیا تھا'' عمران نے پو تچا۔

ہے دیا سا ہیں۔۔۔۔۔ حرف سے ہو ہا۔ ' بڑے صاحب کو ۔ آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ جا کر کو تھی بڑے صاحب کو دے آؤں ''۔۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔

" بچر کیا کہا تھا انہوں نے " عمران نے یو چھا۔ " دنسہ نے اٹھوں کے تحصیر عمران نے تفصیل

انہوں نے کہا تھیک ہے تھے عمران نے تفصیل بنا دی ہے۔ سلیمان نے جواب دیا اور چاہئے اور سنیکس کی پلیٹیس مزیر رکھ کر وو

واپس طلا گیا۔ مور فیائس کا رنگ بلدی کی طرح زر دیز گیا تھا۔ "اوو تم نے یہ کیا کر دیا۔ میں تو خود انہیں دینا چاہتا تھا۔ میں نے موجا تھا کہ کہیں کوئی فوج ساجی اے ند کے اڑے اس کئے میں

نے اے علیحدہ رکھ دیا تھا۔ گر۔ مگر تم نے کیا کہا تھا'۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے رودینے والے لیج میں کہا۔

اس نے رودینے والے بیج میں نہا۔ و یکھو سوپر فیاض میں تمہارے ساتھ کسی گناہ میں شریک نہیں

ہو سکتا اس لئے میں نے کل شام کو وہ تھیلا ڈیڈی کو بھجا دیا تھا اور میں نے ڈیڈی کو فون کر کے بتا دیا تھا کہ یہ تھیلا حہاری رہائش گاہ کے ایک خضیہ سیف میں یوا ہوا لما ہے۔ ظاہر ہے میں اب باپ کے

ہے ہیں تھیے سیک یں پہارات بات کا ایک ہے ہیں ہے ؟ پات سے اسٹ جوران نے مسکراتے ہوئے سامنے جموعہ تو نہیں بول سما تھا اللہ مسئراتے ہوئے کہا تو سو پر فیاض کی حالت انتہائی دگر گوں ہو گئی۔

" اوہ۔اوہ ویری بیڈ۔یہ تم نے کیا کر دیا۔وہ تو واقعی تھیے کو کی مار

نہیں ہو گا۔ تم ایسا کر و چلو ایک دو نوٹ رکھ نو باقی تھے دے دو"۔ سوپر فیاض نے آخر کار ہتھیار ڈالنے ہوئے کہا۔

ہونہ۔ حہارا مطلب ہے حہارے سابق میں بھی جمیل میں باقی عُر گزار دوں۔ موری مور فیاض دوستی اپنی عگہ لیکن میں جمیل میں نہیں سڑنا چاہیا ۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جب میں کہہ رہا ہوں کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو گا تو '۔ سوپر ض نرکیا۔

کیوں نہیں معلوم ہو گا۔انہ تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے '۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اوه دو تو نصیک ہے میں تو دنیا کی بات کر رہا تھا تو طوا دھی رکھ لو پلزئے فیاض اب منتوں پر اترا یا تھا۔

دیکھو فیائس دو ٹوک جواب دواگر تم چاہو تو میں یہ ساری رقم تمہیں دے سکتا ہو لیکن اس کا حساب بھی ڈیڈی کو تمہیں دینا ہو گا اور اس کا خمیازہ بھی تمہیں جھکتنا ہو گا۔ دوسری صورت میں اس رقم کو خاموشی سے کسی خراتی ہسپتال کو پہنچا دیاجائے ۔ عمران نے

م ب ایمان ہو۔ کینے ہو۔ تم خود ساری رقم منہم کر جاؤ گے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ملک مور فیاض نے لیکٹ عصر سے چیلئے بوئے کہا۔ای کمح سلیمان فرائی دھکیاتہ ہوا اندر داخل ہوا۔

سلیمان وہ رقم کا تھیلا تم نے پہنچا دیا تھا یا نہیں ۔۔۔۔۔ عمران

کارنامہ سرانجام ویا ہے"...... عمران نے کہا لیکن سوپر فیاض نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کا پھرہ بھا ہوا تھا۔ قاہر ہے کروڑوں کی رقم اس کے ہاتھ سے ٹکل گئی تھی۔ وندی نے تم سے یو جھا نہیں کہ کراس ویم کی مشیری کاوہ پرزہ كناں ہے بحس كى اصل اہميت ہے بحس كے بغر كراس و يم نہيں بن سکے گا ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ سمیں نے وہ فائل انہیں دے دی تھی جس میں تفصیل ورج ب کہ انہوں نے یہ برزہ فروخت کر دیا ہے اور سردار خان نے بھی بتا دیا ب كه اس نے اے فروخت كر ديا ہے "...... موپر فياض نے وسيلے " اگر وہ پرزہ میں حمیس دے دوں حب ".... عمران نے کہا تو سوپر فیاض ب اختیار اچل براءاس کے جرے پر شدید ترین حمت عے باثرات ابجرائے تھے۔ " كيا - كيا كه رب ہو - كيا واقعي"...... سوپر فياض نے اليے ليج س کماجسے اے عمران کی بات پر تقین نہ آرہا ہو۔ م ہاں فورسٹارز نے یہ کام کیا ہے۔ کار من کا معروف سیکرٹ الجنث كوسنان يه برزه لين عمال اياتما وه بكرا جاني لكاتو اس في ایئر بورٹ پر فورسٹارز پر فائر کھول دیا جس سے دو سٹار شدید زخمی ہو کئے لیکن کوشان اور اس کے ساتھی مارے گئے "...... عمران نے کما لیکن عمران کی بات سن کر فیاض کا چرہ بھے گیا۔

امین فی پریشان کیج میں کہا۔
"گھرانے کی خرورت نہیں۔ میں نے کہا تھا کہ شاید اس خفیہ
سیف میں اس کو مفی کو کرائے پرلیند والے کسی مجرم کروپ نے
رکھا ہو گا بچر وہ اے نکال نہ کئے ہوں گے اس نئے اے سرکاری
خوانے میں جمع کرا دیا جائے " عران نے کہا تو سوپر فیائس نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے جرے کا رنگ تیزی ہے
بیال ہونے لگ گیا تھا۔
" خاصی بری رقم تھی لیکن ٹھیک ہے تم نے بہرطال جو کچو کیا

دیں گے۔ اوه۔ اوه۔ يہ كيا تم نے۔ اوه اوه"..... مورد فياض نے

ہوئے ہا۔ کہوتو ذیذی کو اصل بات بہا دوں ' عمران نے کہا۔ '' اوہ اوہ نہیں پلزیہ تم مرے دوست ہو، مرے بھائی ہو، مرے ہمدر دہو۔ پلز ' سور فیاض نے بد افتتار منت مجرے لیج میں کہا کیونکہ سرعبدالرحمن ان معاملات میں کسی بھی دعایت کے قطعاً قائل بی دیتھے۔

بہتر کیا اور اب کیا کیا جا سکتا ہے مور فیاض نے منہ بناتے

علو تورچائے ميو اور جمول جاذ اس رقم كو مسد عمران نے مسكرات بوئے كما اور سور فيانس نے اشات ميں سربلاتے ہوئے چائے كي بيالى اٹھالى-

" خہیں مٹھائی حمیت آنا چاہئے تھا۔ تم نے ببرحال بہت بڑا

" وه تو ببرعال سرکاری رقم تھی۔ تم این بات کرو اور باں یا نہ الل میں جواب دو ورنہ وہ پرزہ حکومت کو پہنچا دیا جائے گا عمران الل نے سووے بازی کے انداز میں کہا۔ " ليكن مرے ياس تو رقم نہيں ہے۔ تم يقين كرو بالكل نہيں ہے۔ میں نے سب خرات کر دی ہے "..... مو پر فیاض نے کہا۔ " انٹرنیشنل بینک میں دو ماہ پہلے تم نے سپیشل اکاؤنٹ کھلوا ما ب خفیه کمپیوٹرائزڈ اکاؤنٹ اور گذشتہ ہفتے تک اس اکاؤنٹ میں بڑی بھاری رقم موجو د تھی اور اگر تم کہوتو ڈیڈی کو اس کا کو ڈنسر جمجوا دوں " عمران نے کہا تو مویر فیاض بے اختیار ایک جھکے ہے " كيا- كيا مطلب- تمهيل كي معلوم بو گيا- يه آخر تمهيل كي یہ سب کھ معلوم ہو جاتا ہے "..... سوپر فیاض نے حرب کی شدت ے آنگھیں بھاڑتے ہوئے کہا۔ ^{۔ سل}یمان کا اکاؤنٹ بھی وہیں ہے اور کھیے خفیہ طور پر اے چسک کرنا پڑتا ہے پیر اس چیکنگ میں تہمارا اکاؤنٹ بھی سامنے آگیا ۔

عمران نے سرگوشیان اور رازداراند انداز میں آگے کی طرف جھتے ہوئے کہا۔ "سلیمان کا اکاؤنٹ اور وہاں۔ کیوں مذاق کر رہے ہو۔ وہاں تو پچاس لاکھ سے کم رقم کا اکاؤنٹ ہی نہیں کھل سکتا "...... موپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اوہ پھر تو یہ بات میرے کریڈٹ میں نہیں جا سکتی۔ اس کا علم تو سرکاری سطح پر ہو گیا ہو گا ۔۔۔۔۔۔۔ فیان نے ڈھیلے لیج میں کبا۔ ایکن پرزہ پھر بھی نہیں طا ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سوپر فیانس ایک بار پھرا چھل پڑا۔۔ ایکن تم تو کہ رہے ہو کہ بل گیا ہے ۔۔۔۔۔۔ سوپر فیانس نے

حرت بحرے لیج میں کہا۔
" ہاں لیکن فور سارز نے برے پیچیدہ انداز میں انکوائری کر کے
ہہاں کے ایک بینک لاکر ہے وہ پرزہ برآمد کر لیا ہے اور اصل چیز و
وہی پرزہ ہے جس کے بغیر گراس ڈیم نہیں بن سکنا تھا اور گراس ڈیم
نہ بنا تو وسط والا بڑا ڈیم فحتم ہو جائے گا اور اس سے پاکشیا کا وسیع
علاقہ پانی نہ طنے سے بخر ہوجائے گا۔اصل کارنامہ تو اس پرزے کی
برآمد گی ہے "...... عمران نے کہا۔

اوو۔ اوہ۔ کہاں ہے وہ پرزہ۔ تھے دو۔ پدر عمر ان یہ واقعی بہت براکارنامہ ہے "..... مو پر فیاض نے قوراً بی چکتے ہوئے کہا۔
اس پر فور طارز نے بے حد اخراجات کئے ہیں اس لئے یہ پرزہ مفت نہیں مل سکتا اور جہاں تک میرا خیال ہے جو رقم تم نے سف سے حاصل کی تھی دہ اس پرزے کے عوض بی حاصل کی گئی تھی "۔ عاصل کی گئی تھی "۔ عراض نے کہا۔

" وہ تو تم نے بڑے صاحب کو دے دی۔ ورنہ وہ میں تہمیں دے دیںا"..... موپر فیاص نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

پرزہ حکومت تک دپنی جائے عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض نے ایک مجلئے سے بنوا تکالا اور اس میں سے آیک جمک بک نکالی الک جمک علیحدہ کیا اور اے پر کر کے اور اس پر وستظ کر کے اس نے عمران کے سلصنے چھینک ویا۔ " يد لو يى لو مراخون - تكالو كمان ب يرزه "..... موير فياض في غزاتے ہوئے کہا۔ " سلیمان - بعناب آغا سلیمان یاشا صاحب "..... عمران نے چیک اٹھاکر اے عورے دیکھتے ہوئے کہا۔ " جي صاحب ' کسي جن کي طرح پلک جيڪي سي سليمان وروازے پر تمودار ہو گیا تھا۔ * يه لو حاد لا كه روي كاجميك - مور فياض في لي كارناك ك خوشی میں مٹھائی کھانے کے لئے دیا ہے عمران نے چمک سلیمان کی طرف برهاتے ہوئے کہا۔ " اچھا۔ اوہ یہ تو واقعی فیاض ہیں۔ ویری گڈ۔ شکریہ "۔ سلیمان نے چمک لے کر کمااور تیزی سے واپس مر گیا۔ " برزه كمال ب- وه ثالو" - سوير فياض في غراق بوع كمار سوری سوپر فیاض ۔ دہ پرزہ تو سرسلطان کی مدد سے حاصل کیا گیا تھا اس لئے وہ تو پہلے ہی حکومت کے پاس پہنچ چکا ہے۔ تم نے چونکہ منھائی نہیں کھلانی تھی اس لئے تم سے مٹھائی کے پیے لینے ک 0 النے محجے یہ سب کچھ کرنا پڑا ہے " عمران نے جواب دیا تو سویر

وتو تم في سليمان كو غريب مجهد ركما بديت به وه المال في اور ڈیڈی دونوں کا لاڈلا ہے اور دونوں کے نقطہ نظرے وہ انتہائی شریف، باکروار اور کام کرنے والا ب اس سے وونوں نے اے اپنا بیٹا بنار کھا ہے"..... عمران نے جواب ویا۔ " اوہ تو یہ بات ہے لیکن پر تم کیوں چیکنگ کرتے ہو"۔ سوپر · س نے بھی تو برطال گزارا کرنا ہوتا ہے عران نے مسكراتے ہوئے كمااور سور فياض نے اعبات ميں سرملا ديا۔ "اب بولو کیا خیال ہے" عمران نے کھا۔ " وهدوه اكاؤنث مين تم يقين كرو جماري رقم نهيس بس يهي لا كه ڈیڑھ لاکھ روپے ہوں گے ۔ موپر فیاض نے چونک کر کہا۔ - طالانکہ ابھی تم نے خور کہا ہے کہ پچاس لاکھ سے کم میں اکاؤنٹ بی نہیں کھلیا۔ ببرحال حمہاری مرضی میں ڈیڈی کو کوڈ بھجوا دوں گا بحرخو دی جو کچھ ہو گا سامنے آجائے گا" عمران نے کہا۔ " تم ي تم بلك مير بو ي بلك مير - تحجه فعك ب س چار لا کھ روپے دوں گا اور یس اس سے زیادہ نہ مانگنا" سور " اوكے نكالو چار لاكھ " عمران نے كہا-"اس وقت تو مرے پاس مہیں ہیں" مور فیاض نے کہا و تو چر جب مهارے پاس موں آجانا۔ بشرطیکد اس وقت تک

* او کے پھر تو حمہیں وہ آدمی بھی نہ چاہئے ہو گا جس نے پرزے

Ш

Ш

k

کے سودے میں مین کردار اوا کیا تھا اور جو دارالحکومت میں سردار

خان اور اس کے گروپ کا انجارج ہے۔ مہاں بھی ان کا پورا کروپ کام کر رہا ہے۔ ٹھیک ہے میں کسی انسپکڑسے بات کر اوں گا۔ یہ سوچ او کہ دارالکومت میں ان کے اڈے اور ان کا گروپ کاشان ے بھی زیادہ وسیع ہے۔ تہمارے کارنامے کو اخبار میں آدھا صفحہ ملا ہے تو اس انسکٹر کے کارنامے کے لئے یورا صفحہ مخصوص ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل بڑا۔ " کیا۔ کیا کہد رہے ہو۔ کیا واقعی " ... سوپر فیاض نے آنگھیں یھاڑتے ہوئے کما۔ ' ہاں اس وقت یہ سب کچھ فورسٹارز کی تحویل میں ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے انہیں روک رکھا ہے کہ سوپر فیاض کو کریڈٹ جانا چاہئے لیکن تم تو بہرحال میرے دوست نہیں ہو "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کما۔ " اوہ۔ اوہ نہیں۔ نہیں۔ تم واقعی مرے دومت ہو۔ مخلص دوست، بهت الحجے دوست، اصل دوست سيدي سور فياض في كما منہیں۔ تم نے تو دوستی پر لعنت بھیج دی ہے پھر میں کمینے ہوں، بدمعاش ہوں، بلکی سلم ہوں، للرا ہوں، ڈاکو ہوں "۔ عمران نے مزے لیتے ہوئے کہا۔ * وه- وه تو میں اپنے آپ کو کہہ رہا تھا۔ تہیں تو نہیں کہہ رہا

فیاض کا پیرہ غصے کی شدت سے کیے ہوئے نماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔ " چار لا کھ کی مشحائی۔ کیا حمارا وماغ خراب ہے۔ واپس کرو مرا چیک سے سورفیاض نے چیخ ہوئے کما۔ " سلیمان ہے لے سکتے ہو تو لے لو میں تو حمہیں پہلے ہی بنا حکا ہوں کہ اماں بی اور ڈیڈی دونوں نے اے اپنا بیٹا بنار کھا ہے اس انے جب وہ روتا ہوا گیا اور اس نے ڈیڈی کو بتایا کہ تم نے مضافی كے چار لاكھ روك ديئے تھے كھر والس لے لئے تو كھر تم جانو اور ڈیڈی۔ ببرطال اتن بات تو ڈیڈی بھی مجھ سکتے ہیں کہ جو آدمی چار لاکھ روپے مٹھائی کے لئے وے سكتا ہے اس كے ياس كتنى رقم بو گی ۔ عمران نے کہا۔ ^م میں بینیک والوں کو کہہ دوں گا کہ وہ چمکی کمیش ہی نہ کریں مر سور فیاض نے اجانک ایک خیال کے تحت کہا۔ " پھر چیک ڈیڈی کے یاس پہنچ گا" عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر پکڑلیا۔ م تم كيينے ہو، بدمعاش ہو، بلك ميلر ہو، تم السرے ہو، واكو ہو ۔ سور فیاض کے منہ سے مسلسل الفاظ نکلنے لگے ۔

" جو کچر بھی ہوں بہرحال حمہارا دوست ہون "...... عمران نے

· من لعنت مجیجها بون تمهاری دوستی پر- تم دوست تهین بو

وشمن ہو ۔ کمینے دشمن ﴿ سور فیاض نے جھلائے ہوئے لیج میں کہا۔

Ш

Ш

a

مرا بھی حق ہے کہ تم جیے دوست کے کارنامے پر تمہیں تحفد دوں۔ وہاں جو حالات میں نے دیکھے ہیں اس سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ تم میں واقعی صلاحیتیں بھی ہیں اور حوصلہ بھی اس لئے یہ گروب اور آدمی مری طرف سے تحفے میں قبول کروالبند دعوت ضرور کھاؤں گا كيونكه وه ببرحال جمهارا وعده بي عمران نے كما تو سوير فياض چند کھے تو اس طرح آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھتا رہا جیے اے عمران کی بات پریقین نه آرما ہو بھروہ بعلی کی سی تنزی سے اٹھا اور اس طرح عمران کے گئے ہے حمث گیا جسے صدیوں کا چھڑا ہوا اپنے عزیز ترین دوست سے ملتا ہے۔ " ارے ارے مجھے زندہ تو رہنے دو۔ جلو میں وعوت نہیں کھاتا لیکن میری فیلیاں "..... عمران نے رو دینے والے کیج میں کہا تو سویر فیاض بے اختیار قبقیہ ماز کر پچھے ہٹ گیا۔اس کا پجرہ مسرت کی شدت سے تمتارہاتھا۔ " تم واقعی مرے دوست ہو۔ بس آج مجھے یقین آگیا ہے '۔ سوپر فیاض نے کہا اور عمران اس کے اس انداز پربے اختیار تھلکھلا کر BETWEE

تھا ۔ ور فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس برا۔ " او کے بیر بولو کیا وے رہے ہو" عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک یزا۔ · کیا۔ کیا مطلب۔ بھر وی بلکی میلنگ ابھی جو چار لا کھ روپ ائے ہیں وہ " مور فیاض نے انتہائی عصیلے لیج میں کہا۔ " وه وه تو منحائي ك تمح " عمران في مسكرات موف " اب مرے یاس ایک ہید بھی نہیں ہے جہیں دینے کے لئے مجھے "..... سو بر فیاض نے انتہائی عصیلے کہج میں کہا۔ " تم نے وعدہ کیا تھا کہ جب تم یہ مشن مکمل کر لو گے تو مجھے دعوت کھلاؤ گے۔وعدہ یاد ہے ناں '۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ " بان سر كميا تها محمي ياد ب ليكن "..... موير فياض في بونث چیاتے ہوئے کیا۔

" لیکن کیا" عمران نے چو نک کر کہا۔ " لیکن وہ گروپ۔دوہ آدمی "...... سوپر فیاض نے رک رک کر کہا تو عمران ہے افتقار ہنس پڑا۔

گھراؤنہیں۔ جھتی خوشی تھے جہاداکارنامد پڑھ کر ہوئی ہے اتن شاید ڈیڈی کو بھی نہیں ہوئی ہوگی حالانکہ شاید زندگی میں بہلی باروہ جہارے کارنامے پراس قدر خوش ہوئے ہیں کہ تھجے رات کو اٹھا کر وہ ساتھ لے گئے تھے صرف جہاراکارنامد و کھانے کے لئے اس کئے

ادر کارکرد گی میں عمران سے میں دو قدم آگے تھا یا در عمران کو ا ذلقه کے گھنے جنگلات من تمل ہونے والا دلحیہ اور شکام خزالیونچر مبی آے سرلحاظ ہے برترتسیم کرایا اسے _____عمران سيرزمس ايك باوگاراضا فه _____ وه الحنث الياتها _ يا ___ ؟ بليك ملیک فیس ب جس کے بٹرکوار میں داخلہ اس حدیک ما ممکن تعالما كرعمان كومبى ناكامي كا أعلان كرنا يرا ___ كيون مصنف _ مظرکلیم ایم اے **جوزف ____ا ذرنقسے گھنے اورخوفیاک جنگلات میں جوزن** کی O جرت انگیز صلاحیتی اور کارکردگی ملیک فیس - بردول کی خفیه بن الاقوای تنظیم ب جس نے وه لمحه ___ جب عمران ادر اس كے سامقى حنگل ميں اندهى موت كا ح ئىرامىرار ھورىر ياكيتيامىي زم شن مكل كرنا جايا ا _ يكن _ ؟ شکار سرکئے ۔۔۔ کا عمران ادر ان کے ساتھیوں کا 🔾 بلیک فیس __ جس کا سٹرکوارٹرا ذلقیہ کے انتہائی گینے اور مدفن ازلقه کاجنگل نبائے یا ۔۔۔؟ خزناك مبكلول من تها ___ جهال وحشى قبائل اور **بلیک فلیس** ۔۔۔ انتقانی اور عمران کے درمیان مولے والے مطاط نونخوار درندول کی کمثرت مقی . بلیک فیس ۔۔ جس کے خلاف کار روائی کے نے عران ادر آل کے مِن آخری نتے کسے مالل ہمائی --- ؟ — انتهائی دلحیب منفردادراند کھے داقعات — سائتيون كو خونخوارا در وشق قبالبيون مصامقا بله كرنا يرا. بلكفس __ جس ميركوارارك تيج دياك إنهائي وناك ہے بھرادر ۔۔۔ تیزاور خونناک بھٹن کے سائقسائق ب نياه اورجان ليوسنيس کاسمک میزانوں کی لیبارٹری تقی میں میکن عمران نے میڈکوارٹراورلیمارٹری کی تیا سے لئے کام کرنے ہے لۇسەك براز*رد - ياڭ يەخىل*ان، الحاركروما ____يول ___ ؟ ستقونی ___ بیک نیس کا کسالیا این ___ جرزات

عمران ادد كرنل فريدي سيرزيس أيك دلحبيات باد كار مادل اسادی سکیور فی __ ایک تی تنظیم _ جس کا چیف کرال فریدی کو W بادیا گیا __ کیسے اور کیوں ___ ؟ الرط فالطاق الطافر المنطق • _ دو لمحد _ جب عمران - ماكيث سيكرث سروس ادر كرن فريدي ايك ال دوسے کےمقابل آگتے اور میرایک دوسرے پرگولیوں کی بارسس م يدس م المركم الم الم وہ لی بیب کرنل فریدی اور عمران کے درمیان حان لیوا فاتھے۔ نائط فائطرز -- ایمرمیای ایک ایسی کماندوسطیم -- جس نے شروع بوگئی ___ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا ___ ؟ ایک اسلامی ملک میں قائم پاکیشیا کے اہم سنٹر کی تباہی کی منصوب بندی ۰ ده لحد بجب کرن نسب یدی کوسب کے سامنے اپنے مشن کی S ناکامی اور عمران کے مشن کی کامیانی کا اقرار کرنا پڑا۔ کی ___ وه کیامنصوبہ بندی متی ___ ؟ وہ لحہ ۔۔ جب کرنل فریدی نے کا فرستان کے وزیرا مسلم کا حکم • - انتبائی خورنیاور اعصاب میں جد وجہد پیشتل ایک ایسی کہانی ۔ حب تسليم كرنے سے انكاركر دیا۔ کا بر لمحموت اور قیامت کے لمح میں تبدل ہوگا . · وو حکم کیا تھا ۔ جس کر سیم کرنے کی بجائے کول فریری نے • _ كيا نائث فائترز اين مثن من كامياب موكة اور عمران اور كرنل كا فرسان كو بميشك لتے چھوڈ دینے كافیصل كرليا ____ كيا فرمدی آپس میں ہی ارتے رہ گئے ۔۔۔ ؟ كنل فريدى نے واقعى الساكيا ؟ انتہائی دلچنپ اورمنفروا مکیشن سینس اور تیزیمیو پرمبنی ایک نائط فائطرز ___جس كفولان عمران ، ياكيثيا سيكرث سروسس ادر اليها ناول جويدتون ياو ركھا جلتے گا۔ کرن فریدی سب بیک وقت میدان میں کود بڑے۔ يوسف بوارَن إلى يطمان نائط فائتطرز _ بس کے پیچھے عمران اور کرنل سے بدی علیمہ علیمہ و كام كررب مت مليكن ناتث فأشرز مجرعي مشن كي كميل كك

ماور ایجنٹ سے جس کی اماد کے لئے عران اور پاکٹیا سکوٹ بروس عمران بيرنزمي انتهائي دلحيب ادرباد كارناول کی ملیحدہ میں میں گئی کئیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی باورا محرط ينيس زندگیان می یا در ایجنط کو بجانی طیس کیسے اورکسوں _ ؟ مارسیل ب جو کارا کاز تنظیم کے ایک اعلی عبدبدار کی بدی مقی . سکن اس نے یاور ایجنٹ کی قدم قدم پر رسمانی کی ___ كيول ادركيسے یاور ایجنب ___ جوابی کارردگی کے لحافات کارا کاز کیلئے کارا کاز __ ایک بین الاوامی محرم تنظیم حس نے پاکشیاسے ایک موت كا فرشته ثابت ببوا . سأ منسلان كوفادمو ليسميت اغواكرانا . یا در انجنبٹ ۔۔۔۔کون تھا ۔۔۔ ؟ کیا دہ اینے بے نیا ہ بخش کے يا دراليخنط _ پاكيشياسكرط مروس كاركن جيد اكيليسي سأخدان ا وجود اینے مشن میں کا میاب میں ہوسکا ۔۔ ا ا در فارمو ہے کو والیس لانے کاسسسن سونیا گیا۔ • -وه لمحد- جب يا ورائحن اور فارسلا دونول الك عديدترين یا در انجنٹ ۔۔۔ جو اکیلا ہونے کے بادجود کا داکاز میسینکٹروں بْرِلِي كَا يَشْرِيْنِ مَحْو يرداز تقے تيكن ا جاكات يل كم يشركا مل نظام جاكم ترببت اِنة انزاد كوردنة الروا آگے بڑھتا ميلا گيا۔ موکرره گیا اور مبیلی کاشرسیدها سمندر میں ماگرا به یا در انجینب جس نے اپنے نوزناک اور یا ورمل بکین ہے بیطرب ____ انتهائي دلجسب واقعات ____ لاشين ، ت لاشين بجمير دي . ____ بے بناہ تیزرفار آئیشن _ ___ مارسیلا - ایک نیا منفرد اور دلچیپ کردار حبس نے قدم قدم پر ___ اعماب فسكن سيش یادر ایجنگ کی مدو کی ____ نگین جب اس نے عقل ایک الیا ناول جو سرلحاظ سے ایک یا دگارا درمنفرد انداز کا فادل ہے۔ طور برساته رسنے كا اطہاركيا تو يا در اليجنت نے است مي بلا كرف كافيصل كراما ____ كيا مارسيلا يادر اليجنث کے اعقدل بلاک ہوگئی یا۔ ؟

Ш

Scanned By Wagar Azeem Pakistanipoint

• كويسات _ أيك الياكروار عبى في الب بالزك عصول کے لئے معصدم بچوں پر انتہائی بولناک تشدد کرنے سے بھی گرزند کا - W ٥- كوسطان - جواليفن كارس كانتبائي خوفناك المعنني روث كال چیف تقا اور س نے ٹرومین، عمران اور اس سے ساختیوں کے خلاف جب اینی انتهائی فطرناک ایجنبی کو حرکت دی تو شومین اور عمران اوران ك ما مقيون بريقيني موت ك ملت يمسلت على كمة -. الله بوائز رجي س كي مي مقداد كري بنيان ك لي فرومین ، عران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ ؟ . ثاب بوائز - آفر ارس عصين آيا ___ ؟ كيا واقع اب رائزاس كم مع حقدار كوملا _ يا --- ؟ جب ٹائیگر کوٹاپ پرائز دینے کا اعلان کردیا گیا ۔۔۔ مگر عمران كوال يراعتراض تقا _ كيون _ و __ انتهاك حرت الكيزسيوكنت مد بین الاقوامی العام کے لیس منظر میں بونے والی الیبی خوف ناک مازشوں کی کہانی __ جس سے دنیا ہمیشرلاعلم رہتی ہے۔ يەنياه مەد وجېد- انتهائى تىزىر دىآراكىش اوراھسائ ئىسىپنس يۇتىملى ایک ایسا ماول جو لیفیناً آپ کوم اسوسی اُدب کی نتی جمتوں سے دوشنا س کوائے گا۔ لِوُسَفُ بِرَادَرِدُ بِأَكْرِيثُ مِلْأَنُ

عمران ميريز مين اكيب دلجسب ادرمنفرد انداز كاناول اے بوائز۔ دنیا کاسب ہے بڑا انعام جوسائن لب اورادب كى القلا بى رئيرت برويا جامًا تقا . و عاب بدائز - ایک ایا بین الاقوای العام حرکا حصول ناصر کسی اندان بلكه ال ك ملك كما لغ من انتهائي قابل فخر سمحا جاتا ہے۔ • - ثاب براتز -بب اكتياك ايك سائندان كودا ملف لكا تواس كے فلاف بين الاقواى طور رساز شول كا آغاز ہوگا --- ؟ • - ٹاپ برائز - پاکیشائی سائسدان کوجب اس کے حق کے ماد جوداس انعم معفوم رکھنے کی سازش بونے لگی توعمان کو عجدواً میدان عمل میں كودنا برا اور بعراكي منفرد اور تير خرجه وجهد كاآفاز موكا -• د مروماین - جاس نوفاک سازشس کے فلاف عمران کے سامتی کی حِثْيت بِعاصعَ } اوربعراب مفوص الدازمين است فعب کام سروع کیا تو۔۔۔۔ ۹ • ـ كوميتات - وليطرن كادمن كي كيورالي الجينسي كاجيف جوياكيشايي سأنسدان كربجائے اپنے مك كے لئے فاپ پرا زحاصل كرناما بت القا كا دوس من كامياب موكيا يا ___ ؟

عمران سيريز عن ايك دلحياني منكلم خيز اليونجر فالرروجكيث — بحس كے فاقعہ كے فائن گائيگر سميت عليادہ ا بين ذاتى خرج برآرك لميسنط بريني كيا ـ فلاسطر روحك ط (والنجري) م ار بسام الرب جس نے باکسٹا سیرٹ مروس اور عران کو رو کے کے لئے اور أرك ليندين جرع مراس معال محادث. جمارکے میں نے ایجٹو (بیک زیرہ) کو پیلے ہی قدم برگرفار کرکے ہے احتہ موت کے گھاٹ آلددیا اور سس کی لاش غلیظ مطروس بہادی وفلاطر يرويكيف بواك ليندمين عن كيا جار إصار وي آرك ليند ادم بیک - جسنے پاکیٹیا سیرٹ سردس کے ممران کو قدم قدم پر عنى كيرف مروس كاسريداه جم مادكر تقا-عبرت ناک فلست سے دوجار کر دیا ۔ مد فاشر رويك _ فانس كفلاف دنيا بورك مودلول او كومت عران احرائ كرجب آرك ليند بينع توجم مادكر اور مادم بليك يأكيشا اسلىل كالك تعنيد عرابتهاتى خوفناك بروجيك و سيرث موس بريمل طور رفتح ماس كريك مت سيركا بوا ... ؟ ه- جم مادكر _ آرك لينذيكر ف سروس كاچيف، جو اسراتيل يكرف سروس م مادام بلیک بیش فی عمران ادر ان کے سامقیوں کو زخمی اور بہوش کرے كوترست معدايقا -ان كے خالت<u>ى كە ك</u>ىكىيۇرائىز ۋە ئانگىك ئىنىي جىيىج دىي دو بىم خانگىگە شىنول نے م نلار برديك ب جيس تدخفيدركاكيا تفاكر مهاركرسيكرف ان پرواقعی قیاست تورنی شروع کردی ۔ سروس كابييف بوغ كم باوجوداس سے واقع نداقا۔ ◄ كياعمران عائيكر، بليك زيروادر باكشياسكريث سرون جم ادكراور ادم بليك كا م فلاطر بروجكيف _ جس كى حفاظت كى زمدوارى مادم بليك" اروب كى دمدوارى مقى - ؟ - كياعران اوس كي التي فلاط يرومكيك كاف تركر سك _ يا خودموت م ادام بيك _ ايك اليي فورت جواس برومكيف كي مدو _ بيرى كاشكار موكية _ به لمحربلى برصف والكسيس موت كرقه قهوا من دوما دبا پر کومت کرنے کی نواہشمندسی . موانوفاک اکیٹن۔ زندگی اوموت کے دمیان مونموالی نوفاک شکش رمینی ایک ایسا م فلا شررومكيث - جس كاللش او فات كسائي ايث اليرف شابكار بوجاسوى ادب كا ناقابل فراموش الدوني كبلاف كالميح حقدار ب-مروى كى تيم راه راست الحيانو د بليك زيرو) كى سريايى مين محق . لِوَسَفُ بِرادَرْدِ. اِ*كھِ گِيطُ ا*لاَن م فارشر پروجميد مش بعض عران كوشا مل بوف عددك إلكاليو

حد شکرید آپ کی شکایت سرآنکھوں پر میں کوشش کروں گا کہ اسرائیل پر جلد از جلد نادل پیش کر سکوں کیونکہ اب قار نین کا امرار واقعی مبر کی حدود سے باہر نکلیاً نظر آ رہا ہے۔امید ہے آپ آئندہ بھی

کوئی رئے آزاد کھمرے چوہدری محمد امین سادہ تھتے ہیں۔ آپ

ے نادل بے حد بہند ہیں اور آپ نے واقعی ہر موضوع پر انتہائی
اچھوتے اور شاندار نادل کھے ہیں لیکن دؤیو اور آؤیو کسیش کے
ذریع جو فحاش معاشرے میں چھیلائی جا رہی ہے اور جس طرح
نوجوان نسل کو گراہ کیاجا رہا ہے اس پر آپ نے ابھی تک قلم نہیں
اٹھایا۔ میری ورخواست ہے کہ آپ اس موضوع پر ضرور قلم اٹھائیں
کیونکہ آپ کے نادل اس قدر ٹراٹر ہوتے ہیں کہ بے شمار لوگ نادل

پڑھ کر ہی برائیوں سے نے جاتے ہیں"۔ محترم چوہدری تحد امین سادہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پند کرنے کا بے حد شکر ہے۔آپ نے معاشرے میں پھیلی ہوئی جس برائی کا ذکر کیا ہے وہ واقعی انتہائی تشویشتاک ہے۔ میں کو شش کروں گا کہ آپ کی فرہائش جلد اذجار پوری کر سکوں۔امید ہے آپ آئیدہ بھی

> اب اجازت ویکئے والسلام

خط لکھتے رہیں گے۔

ہ سنا آپ کا مخلس مظہر کھیے ایم لیے

155

موپر فیان ڈریننگ روم ہے باہر آیا تو اس کے جم پر ڈارک کر کا انتہائی قیمتی کردے کا سوٹ تھا اور سوٹ میں سے خوشبو کی اس قدر تیر لیٹیں نکل رہی تھیں جسے سوٹ کا کردا کہاں کے دیشے کی بجائے خوشبو کے ریشے سے بنایا گیا ہو۔ یو دا کرہ ممک ساگیا تھا۔ سوپر

فیاض تیز تیز قدم افعاتا برونی دروازے کی طرف برصنا حلا گیا۔ راستے میں اسے ملازم مل گیا۔ معراری بی بی امجی بچوں کو سکول جپوژ کر نہیں آئی سوپر

فیاض نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔ * بی کافی دیر دہیلے آگئ ہیں اور اب آپ کی کار میں بیٹی ہوئی ہیں ' ملازم نے جو اب ویا تو سور فیاض ہے افتیار چونک جاا۔

° میری کارس کیوں * موپر فیاض نے انتہائی حربت بحرے ۔ کچے میں یو چھا۔

· میں نے مجی آج آپ کے ساتھ آفس جانا ہے '..... سلمیٰ نے جواب دیا تو سو پر فیاض بے اختیار انچل پڑا۔ " مرے ساتھ آفس۔ کیا مطلب۔ کیوں "..... مور فیاض نے W ا تہائی حرب بجرے لیج میں کہا۔ · میں نے انگل سرعبدالرحمن سے ملنا ہے"..... سلمیٰ نے بڑے 🖯 سادہ سے کیجے میں جواب دیا۔ و کیا مطلب کیا جمهارا دماغ تون صکی ہے۔ بڑے صاحب وفتر میں جہیں کیے ملیں گے۔ دہ تو پرائیویٹ ملاقات آفس میں نہیں ح کرتے اگر تم نے ان سے ملنا ہے تو ان کی کو نمی پر شام کو چلی جانا۔ لین تم نے ملنا کیوں ہے۔ آخریہ تہمیں ہو کیا گیا ہے "...... سوپر فیاض نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ حربت کی شدت کی وجہ سے اسے مجھ ہی ندآرہی تمی کہ وہ کیا کمے اور کیا شکے۔ " میں نے ان سے آفس میں ہی بات کرنی ہے آپ چلیں میں خود یات کر لوں گی مسی سلمیٰ نے جواب دیا۔ · نہیں۔ تم نہیں جا سکتیں۔ علو نیچ انرو۔ میں کہنا ہوں نیچ ارو سی مور فیاش نے لکت عصے سے چھٹے ہوئے کہا۔ آبسته بوليئے - میں كوئي مجرم نہيں ہوں-آپ كى بيوى ہوں-ملازم اور ہمسائے سنیں گے تو کیا کہیں گے۔ میں نے الیبی کون می بات کر دی ہے جس پر آپ کو اس قدر خصد آ رہا ہے۔ کیا میں آپ

و معلوم نہیں ہے ملازم نے جواب دیا تو سور فیاض ہون مینچ تر تر قدم انحاما پورچ کی طرف برھ گیا۔ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں جن میں سے ایک کار سرکاری تھی جبکہ دوسري برائيويك ووسرى كارسوبر فياض كى ذاتى كار محى ليكن يه كار زیادہ ترسوپر فیاض کی بیوی سلیٰ کے استعمال میں رہی تھی۔ ڈرائیور مجى ركها بواتهاليكن دُرايُور چَهِل اكب مِفت سے جَهِي برتما اس ك سلمیٰ کار خود ڈرائیو کرتی تھی۔ موپر فیاض سرکاری کار ہی استعمال كريّا تھاليكن كو تھى ہے آفسِ تك دہ كار خود ہى ڈرائيور كريّا تھا۔ پھر آفس کے بعد اگر اس نے کہیں جانا ہو ا تو دہ زیادہ تر جیب ہی استعمال كرياتها البشة شام كو دالبي ك وقت چونكه بقول اس ك وه خاصاته کا ہوا ہو یا تھا اس لئے ڈرائیور اے کو تھی پر چھوڑ جایا کر یا تھا۔ سوير فياض جب يورچ مين بهنيا تو واقعي سلي سركاري كارك فرنث سيت پر بيشي ہوئي تمي۔ " كيا بوا .. تم سركاري كار مي كيون بيني بوئي بو " سوير فیاض نے قدرے عصلے لیج میں کہا۔

ں نے قدرے عصلیے کیج میں کہا۔ آپ آفس جا رہے ہیں ناں سلمیٰ نے مسکراتے ہوئے

۔ کیونکہ وہ تو روزانہ آفس جایا کر ٹاتھااس نے بیات پو چھنے پر اے حریت ہو رہی تھی۔ حریت ہو رہی تھی۔

ے فی میں نہیں یا سکتی یا میں انگل سے نہیں مل سکتی۔ اخر عملیا Scanned By Wagar Azeem Pakistanipoint آب نے یو نیفارم کی بجائے نیاسوٹ پہنا ہے اور محراس سوٹ

برآب نے کم از کم چار یا کج برفیوم کی شیشیاں انڈیلی ہیں۔ دربینگ روم میں آپ نے دو تھنے گزارے ہیں۔آپ کا کیا خیال ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکتا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں اور میں آپ کے ساتھ جاؤں گی اور اگر آپ نے اٹکار کیا تو بھر میں بٹی اماں کو کوئمی فون کر مے ساری بات با ووں گی "..... سلی نے کماتو سور فیاض نے ب الفتيار ايك طويل سانس ليا--اده- تويد بات ب اس الئ تم ضد كر ري بو- سنوس واقلى أفس جاربا موں آج كھ فارززنے طاقات كے لئے آتا ب اور برے صاحب کی ہدایت ہے کہ جب کوئی فار فرز آئیں تو ہم سب کو اچھے الباس مين بونا چاہئے اور حميس معلوم ہے كديونيفارم برمال اچما نہیں ہوتا اس لئے آج میں نے سوٹ مہن لیا ہے اور جہاں تک پرفیوم فگنے کا تعلق ب تو حمیں تو معلوم ب کہ یہ میری عاوت ب: مور فياض في اس باد مسكرات بوك بدے زم لي " تصلی ہے۔ آپ محمے عمران بھائی کے فلیٹ پر ڈراپ کر ویں۔ اس برتو آب کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا سلیٰ نے کہا تو سوپر فيانس ايك بار بحرجو نك يزا-• عران کے فلیٹ پر کیوں اسس سوپر فیاض نے چونک کر

انو کی بات ہو گئی ہے جس پرآپ اس قدر پر بیشان ہو رہے ہیں "سلیٰ نے منہ بناتے ہوئے کہا" نہیں۔ تم نہیں جا سکتیں ۔ رہلے بناؤ کہ تم وہاں کیوں جا رہی
ہو اور بڑے صاحب سے کیوں ملنا چاہتی ہو "..... موبر فیاض نے
ہو دے تعیینے ہوئے کہا۔ اس بار اس کی آواز تو آہستہ تھی لیکن خصہ

آواز میں دیسے ہی موجو و تھا۔ " ' آپ بیٹھیں تو ہی۔ بیاتی ہوں'...... سلمیٰ نے کہا تو سوپر فیاض نے دوسری طرف آکر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا ادر سیٹ پر بیٹھے گیا۔

سے بریط کیا ۔ "ہاں اب بناق مور فیاض نے ای طرح عصیلے لیج میں کہا ۔ "کیا آپ واقعی آفس جا رہے ہیں مسلس نے کہا تو سور فیاض چونک پڑا۔

م کیوں تم یہ بات کیوں پو چہ رہی ہو۔ میں آفس جاؤں یا جہتم میں جاؤں حہارا مطلب "..... مویر فیاض نے کہا۔

آپ بے شک ان دونوں جگہوں میں سے جہاں چاہیں جائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں آپ کو اکملے جنت میں نہیں جانے دوں گی۔ میں آپ کی بیوی ہوں اس لئے میں ساتھ جاؤں گی ۔ سلی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میا مطلب یہ جنت کہاں سے مکس آئی درمیان میں "سور فیاض نے بری طرح میناتے ہوئے کہا۔ سلسلے میں آج شہرے باہر جا رہا ہے۔اس کا پروگرام آج شہر کے مضافات مي واقع ايك في بولل جان كاتما-اس بولل كاافتاح ا ہوئے اہمی ایک ماہ ہوا تھا اور اس ہوٹل کی مینجریوری اڑی تھی۔ سوپر فیاض جب اس سے ملاتو سوپر فیاض نے اپن عادت کے مطابق اس سے باتیں شروع کر دیں۔ لاکی جس کا نام جیولات تھا چونکہ یورپی تھی اور ابھی حال ہی میں یورپ سے یہاں آئی تھی اس لئے ظاہر ہے اس میں وہ بیبا کی موجو د تھی جو پورٹی عورتوں کی خاصیت ہوتی ہے۔ سویر فیاض جیسے آفیر کو جب اس نے لینے میں ولیسی لیتے ویکھا تو اس نے مور فیاف کو بائس پر چراعانا شروع کر دیا اور آج سوپر فیاض جیوات کی خصوصی وعوت پر ہوٹل جا رہا تھا۔ جیوا نے کہا تھا کہ آج وہ آفس سے چھٹی کر کے سارا دن اس کے سابھ گزارے گی اس لئے سویر فیاض خصوصی تیاری کر کے کو تھی سے روانہ ہو رہا تھا نیکن اس کی اس خصوصی تیاری نے اس کی بیوی سلمیٰ کو چونکا دیا تھا ا اور نتیجہ بید کد اب وہ افس میں بیٹھا بار بار مشیاں بھینے رہا تھا۔ اسے معلوم تما که جیونت وہاں ہوٹل میں اس کا انتظار کر رہی ہوگی لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ سلمیٰ عباں لازماً فون کرے گی اس لئے وہ یہ عاباً تما کہ سلمی کا فون آنے کے بعد وہ عباں سے جائے تاکہ وہ مطمئن ہو جائے۔ والیے تو شاید وہ سلمیٰ کی اتنی پرواہ مذکر تالیکن سلمیٰ نے بڑے صاحب اور عمران سے ملاقات کا کمہ کر اسے پریشان کر دیا تحارات معلوم تحاکد اگر بڑے صاحب کو معلوم ہو گیا تب بھی

· ٹاکہ میں انہیں کموں کہ وہ ان فارنرز کے بارے میں تھے معلوم کرے بتائیں جن سے ملاقات کے لئے آپ آج خصوصی تیاری كرك جارب بين - وليے يه بھي ميں آپ كى عرت بجانے كے ليے كر ری ہوں ورشد میں انگل سے فون پر بھی بات کر سکتی ہوں "-سلی نے کہا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ . مُعيك ب أكر تهي كوئي شك ب توسي آج آفس س تجني كرلينا بون مورفياش في كما اور گائي سے اتر كر كو تھى ك اندر جانے لگا۔اس کے بیچے سلیٰ بھی گاڑی سے اتر آئی تھی۔ -آب چھی مت کریں مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔آب جائیں -سلمیٰ نے کہااور تو تو تو ما اٹھاتی اپنے کرے کی طرف بڑھ گئ-سوبر فیاض چند کمے خاموش کردارہا پر دہ تیزی سے مزاادر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کارس بیٹھ کر اس نے کار اسٹارٹ کی اور پہند لموں بعد وہ کو تھی سے باہر آگیا۔اس کے ہونت بھنچ ہوئے تھے اور چرے پر مخی کے بازات عایاں تھے۔اے معلوم تھا کہ سلیٰ وفتر ضرور فون کرے گی سچتانچہ وہ سیدھا دفتر آگیا۔اے عباں آکر جب معلوم ہوا کہ سرعبدالرحمن کسی ضروری میٹنگ میں شرکت کے لئے چیف سیرٹری کے آفس گئے ہیں اور ان کی والی کا کچے بت نہیں تو اس کے چرب پر بے اختیار روئق ہی آگئ۔وہ سید حالیے آفس میں آ كر بنير كيا وي يه حقيقت تهى كه اس كابروكرام اج آفس ان كا

نہیں تھا۔اس نے آفس فون کر کے کہ وہاتھا کہ ووالیب کسی کے canned By Wagar Azeem Pakistanipoint

معاملہ خراب ہو جائے گا اور عمران تو تھا ہی پورا شیطان ۔اس نے تو نجانے کماں کے ڈانڈے کمال جا ملانے تھے اس لئے وہ اس وقت آفس میں بیٹھا سکیٰ کے فون کا انتظار کر رہاتھا۔ چند کموں بعد اچانک اے خیال آیا کہ وہ جیولٹ کو فون کر کے اسے کمہ دے کہ وہ کچھ در بعد آئے گالیکن مچراس نے ارادہ ملتوی کر دیا کیونک مبال ایکس جیخ میں تمام کالیں باقاعدہ میب ہوتی تھیں اور اگر جیوان سے گفتگو ہیں ہو کر بڑے صاحب کے سلمنے پہنچ کئی تو اسے جان تھڑا نا مشکل ہو جائے گا اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کمحے دروازہ کھلا اور چیزای اندر داخل ہوا۔اس نے سلام کر کے ہاتھ میں بکڑا ہوا ایک كارد فياض كے سلمنے ركھ ويا فياض في الك نظر كار در والى -* میں اس وقت معروف ہوں اے کوکہ انسکٹر ریاض سے ال المد جاد " سور فياض في عصيلي ليج مين كما تو چراي سر بلاتا ہوا خاموثی سے واپس حلا گیا۔ تحوزی دیر بعد نون کی تھنٹی بج اتھی تو سویر فیاض نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ مجھ گیا تھا کہ سلیٰ کا

' ہیلو '…… موپر فیاض نے تھکمانہ کیج میں کہا۔ '' بڑے صاحب کی کال ہے جناب '…… دوسری طرف سے آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو فیاض محادر ٹانہیں بلکہ حقیقٹا انجمل پڑا۔ '' ہیلو'…… دوسرے کیجے سر عبدالر حمٰن کی باوقار آواز سنائی

یس سرم میں فیافی بول رہاہوں موپر فیافی نے انتہائی مؤدبانہ لیج میں کہا۔

" تم آن آفس درے کیوں آئے ہو سر عبدالر حمن کے لیج اللہ ضعہ تھا۔

" سرم میں نے ایک کمیں کی انگوائری کے سلسط میں جانا تھااس لیے میں وہاں چا گیا تھااب وہاں ہے آفس آیاہوں فیافس نے انتہائی انکسارانہ لیج میں کہا۔

" کم کمیں کی تفتیش کے نے تم آفس آنے ہے جہلے مع محم گئے کے ایس سر عبدالر حمن کے لیج میں حمرت تھی۔ قاہر ہے انہوں نے حمران تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تخص مع مع تفتیش کے خوان تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تخص مع مع تفتیش کے خوان تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تخص مع مع تفتیش کے خوان تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تخص مع مع تفتیش کے خوان تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تخص مع مع تفتیش کے خوان تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تخص مع تفتیش کے خوان تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تخص مع مع تفتیش کے خوان تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تخص مع تفتیش کے خوان تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تخص مع مع تفتیش کے خوان تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تخص مع تفتیش کے خوان تو ہونا تھا کہ موپر فیاض جمیہا تھی میں کہا۔

بگراس ڈیم والے کمیں میں سر" سوپر فیاض نے جواب ویا۔

ڈیم کا ذکر کرتے دہتے ہیں اور وہ مع صح علی جاتے ہیں اور بھر رات

گے والی آتے ہیں۔ بزنس مین ہیں اس لئے میں گھرے سدھا دہاں

گیا لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ صاحب رات کو کمرہ چھوڑ گئے

ہیں - سروائز چونکہ رات کو ڈیوٹی پرنہ تھا اس لئے اسے معلوم نہ ہو

سر عبدالر حمن کو زبانی بتائی تھی۔اے معلوم تھا کہ اگریہ رپورٹ نہ

ہوئی تو سر عبدالر حمن کے لئے یہ کو تاہی ناقابل برداشت ہو گ۔ اہمی

وہ ربورٹ لکھنے میں مصروف تھا کہ کرے کا دروازہ کھلا اور چیزاس اندر داخل ہوالیکن اس کے چرے پر شدید حمیت کے تاثرات ابجر " کیا بات ہے ".... سوپر فیاض نے اے آنکھیں بھاڑ بھار کر خود کو دیکھتے ہوئے دیکھ کر تفسیلے کیج میں کہا۔ وه وه اب كالباس وه "..... جراس في حيت بجرا مي " نالسنس - حہیں اس سے مطلب - جاؤ وقع ہو جاؤ ... فیاض نے عصے کی شدت سے دھاڑتے ہوئے لیج میں کہا۔ " وه - وه برے صاحب آ گئے ہیں - میں یہ بتانے آیا تھا م جمزاسی نے سمے ہوئے لیج میں کہا۔ مور فیاض نے یہ کام بھی چرای ک ڈیوٹی میں شامل کر رکھا تھا کہ بڑے ساحب کی آرورفت سے دہ اے ساتھ ساتھ آگاہ کر تارہ اس سے چیزای بنانے آیا تھا۔ آ گئے ہیں۔ اتن جلای کیا مطلب۔ کیا ہیلی کاپٹر پر آنے ہیں "..... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔ م كار ميں آئے ہيں "...... چيزاس نے جواب ديا۔ " ہونے۔ تھکی ہے جاؤ"... سوپر فیانس نے کہا اور پھر تینی سے رپورٹ کو فائنل رکے دینے شروع کر دیئے سجند کموں بعد اس نے

سکا اور میں والی آگیا"..... سوپر فیاض نے کل شام کی انکوائری کو آج مح کے کھاتے میں ڈالتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا۔ تم نے اس کے بارے میں تفصیلات تو معلوم کر لی ہوں گ-برحال میں نے تمہیں فون پراس کیں کے سلسلے میں بتانا تھا۔ تم اس کی فائل لے کر میرے آفس پہنچ میں آرہا ہوں۔اس سلسلے میں چیف سیکرٹری صاحب نے انتہائی سخت احکامات دیے ہیں "...... سر عبدالر حمن نے کہا اور اس کے ساتھ می رابطہ محتم ہو گیا تو سوپر فیاض نے رسبور تو رکھ دیالیکن پریشانی کی دجہ سے اس کی چرہ بکڑ سا گیا تھا کیونکہ وہ اس وقت جس لباس میں تھا اور جس قدر خوشبواس نے نگائی ہوئی تھی اگر وہ اس حالت میں سر عبدالر حمن کے سلصنے پہنچ جاتا توسر عبدالر حمن اسے تقیناً گولی مار دیتے سجنانچہ وہ تیزی سے افھا اور اپنے ریٹائرنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔اس نے دہاں باقاعدہ چھوٹا سا ڈریسنگ روم بنایا ہوا تھا اور ائیرجنسی کے لئے وہاں الک یو سفارم بھی رکھی ہوئی تھی۔ اے اس یو سفارم کا خیال آگیا تھا۔ چنانچہ وہ تمزی سے ڈرلینگ روم کی طرف بڑھا۔اس نے سوٹ امار كريو سفارم ببني ليكن ظاہر ب ب بناه خوشبو تو سوث ك ساتھ فتم ند ہو سکتی تھی اور اس کا اس کے یاس کوئی علاج ند تھا۔ اس لئے مجوراً اس نے یو نیفارم بہن اور پر اپنے آفس میں آکر اس نے الماری کھولی۔اس میں سے گراس ڈیم کی فائل اٹھائی اور اسے میزیر رکھ کر اس نے تیزی سے اس پروبی رپورٹ لکھنا شروع کر دی جو اس نے

عبدالر حمن نے حیرت بجرے کیج میں کہا۔ " ہیلی کا پڑے نہیں سر- کیا مطلب سر ".... سور فیاض بے اختیار بو کھلا گیااور اس بو کھلاہٹ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ " دیکھوریہ کیا لکھا ہوا ہے کہ ہیلی کاپٹر پر نہیں آئے کار پر آئے ہیں۔ کیا مطلب ہوا۔ کون آئے ہیں السب مرعبدالر حمن نے فائل اٹھا کر سوپر فیاض کے سلمنے پختے ہوئے کہا اور اس کمح سوپر فیاض کے ذمن میں جھماکہ ساہوا۔اے یاد آگیا تھاکہ رپورٹ لکھتے وقت 🔘 چیزای نے اندر آکر بڑے صاحب کے آنے کی اطلاع دی تھی اور اس نے حیت بھرے لیج میں یو جھاتھا کہ اتنی جلدی کیے آگئے۔ کیا سیل کاپٹر پر آئے ہیں اور چیواسی نے بتایا تھا کہ کار پر آئے ہیں اور چو نک سوپر فیاض کو رپورٹ لکھنے کی جلدی تھی اس اے اس نے بے خیالی میں بیہ فقرہ لکھہ دیا۔

" وو وہ صاحب وہ اس سروائزر نے بتایا تھا کہ وہ آدمی ہیلی کا پڑ آرائے جانے کی بات کر تا رہتا تھا"..... سوپر فیاض نے جلدی کا پڑ پڑ آنے جانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ سے بات بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ سے بات بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ سے دو آدمی سازی باتس کرتے رہتا

یہ سردائز رکون ہے جس سے دہ آدی ساری باتیں کر تا رہتا تھا۔ ادر ہاں یہ تم نے اس قدر خوشبو کیوں نگار تھی ہے جبکہ میں نے تہمیں منع کیا ہوا ہے کہ آفس میں اس قدر تیز خوشبو نگا کر متِ آیا کروت سد سرعبدالر حمن نے امتائی غصیلے لیج میں کما۔

* وه- وه جناب غلطی ہے پر فیوم کی شنیشی الٹ منمی تھی۔ وہ۔ وہ

رپورٹ مکمل کر کے فائل بند کی اور اے اٹھا کر تیز تیز قدم اٹھاٹا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تموزی دیر بعد وہ سرعبدالرحمن کے آفس میں داخل ہوا تو ہے افتیار اس کے ہجرے پر اطمینان کے ہاڑات ابجر آئے کیونکہ سر عبدالرحمن آفس کی بجائے ریٹائرنگ روم میں تھے۔ موپر فیانس خاموتی ہے میز کی سائیڈ پرموجود کری پر بیٹھ گیا اور اس نے فائل اپنے سلمن رکھ دی۔ چعد مجوں بعد ریٹائرنگ روم گا دروازہ کھلا اور سر عبدالرحمن اندر داخل ہوئے۔ وہ شامیر باتھ روم گئے تھے۔ موپر فیاض اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" میں نے حمیس کہا تھا کہ حمیس میرے آنے سے ویط عبان موجود ہونا چاہئے کپر "..... سر عبدالر حمٰن نے اپنی کرسی پر بیٹھنے ہوئے ششک کیج میں کہا۔

سر رپورٹ چیک کر رہا تھااس نئے جند کمجے دیر ہو گئی ۔ سوپر فیاض نے مؤ دبانہ لیجے میں کھااور دوبارہ کری پر بیٹیر گیا۔

سیاں سے و دہات ہے ہیں ہا دو دوبارہ کرتی ہا ہیں۔

ہونہ در دکھا دفائل کر بڑے مود باند انداز میں سر عبدالرحمن کے
سلمنے رکھ دی۔ سر عبدالرحمن نے سر کے اشارے سے اسے بیٹھنے
کے لئے کہا اور سوپر فیاض کر ہی پر بیٹھ گیا۔ سر عبدالرحمن نے فائل
کھولی اور اے دیکھنے میں معروف ہوگے۔ آخری رپورٹ پڑھتے پڑھتے
دہ بے افتیارچونک بڑے۔

" يه كيا ب- يه ربودث مين بيلى كايثر كبان سي آگيا ب" - سر

* نہیں۔ یہ دہشت کردی کی کارروائی نہیں ہے۔ دہشت کرد W مشیزی کو بم بلاسٹ سے تباہ تو کر سکتے ہیں لیکن اس کا پرزہ نہیں جرا اللا سکتے سرعبدالر حمن نے ہونٹ جینچتے ہوئے کہا۔ مجے۔ جناب آپ کا خیال درست ہے۔ بھرید تقیناً کسی غمر ملکی سطیم اور اس کے مجنٹوں کا کام ہے اس لئے جتاب بھریہ کیس سکرٹ سروس کا بنتا ہے ۔۔۔ سوپر فیاض نے جواب دیا۔ " جہارا مطلب ہے کہ یہ نیس سیرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا جائے ۔ سر عبدالر حمن نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔ و يس مرسيان كابي كيس بنتا ب سر ... سور فياض ف مہونیہ ۔تو اب انٹیلی جنس اس قدر نکمی ہو چکی ہے کہ وہ اپنا کام خود کرنے کی بجائے کام سے جان چھڑاتی ہے۔ نائسنس - کیا سکرٹ سروس جنول بموتول پر مشتل ب، کیا وہ مافوق الفطرت قوتوں کے مالک ہیں کہ وہ تو مشن مکمل کر سکتے ہیں لیکن تم نہیں کر سکتے۔ کیوں "۔ سرعبدالرحمن نے غصے کی شدت سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ " كك _ كك _ كر سكة بيس بحناب كر يحة بين _ وه تو مين في اس لئے " سور فیاش نے بری طرح ہو کھلائے ہوئے لیج س · سنور میں حمہیں ایک ہفتہ دے رہا ہوں۔ صرف ایک ہفتہ ·

سمجے۔ اگر تم نے ایک بفتے کے اندریہ مض بکمل مذکیا اور مجرموں m

غلطی ہو گئی تھی ۔ ۔ ۔ موپر فیاض نے ہو کھلائے ہوئے لیج میں کہا۔ " ہونہد - بیٹمو آئندہ احتیاط کرنا ورند اس عبدالرحمن نے شاید جان بوجه کر فقره ادهورا تیموز دیا تھا۔ 'ج سنج سنج بالكل خيال و كلون كان سوپر فياض نے كرى پر " تہیں معلوم ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب نے اس گراس ڈیم ے سلسلے میں خصوصی میٹنگ کال کی تھی اور وہ اس لئے ہمارے فیار شنٹ پر نارانس ہو دے تھے کہ ہم نے اہمی تک نے ہی مجرموں کو کرفتار کیا ہے اور ندی یہ ٹریس کیا ہے کہ مجرم کون تھے اور انہوں نے کیوں کراس ڈیم کی اس قدر قیمتی مشیزی کا اہم اپریٹنگ پرزہ چرایا ہے اور وہ پرزہ بھی ابھی تک برآمد نہیں ہو سکا اور انہوں نے حکم دیا ہے کہ یہ کام ایک عفتے کے اندر ہو جانا چاہئے کیونک یہ دیم پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم ہے اور اگر مجرم ٹریس نہ کئے گئے اور پکڑے نہ گئے اور آبریٹنگ برزہ برامدیہ ہو سکاتو ڈیم کا کام آگے نہ بڑھ سے گا اور یا کیشیا کو ب بناہ نقصان ہو گا۔ تم بناؤ تم نے اب تک کیا کیا ہے۔ اس فائل میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ بولو ۔ سر عبدالر حمن نے عصلیے لیجے میں کہا۔ " سراب تک جو تفتیش ہوئی ہے اس کے مطابق تو یہ وہشت گر دی کی کارروائی لگتی ہے سوپر فیاض نے جان تیم^وانے کے لئے اس کارروائی کو دہشت گر دی کے کھاتے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

الناهمان بول رہا ہوں "..... عمران نے سر کے بل کوے مونے کی وجہ سے تھنچے تھنچے کیجے میں کہا۔

حمران سرینیچ اور ٹانگیں اوپر کئے این مخصوص ورزش میں

معروف تھا بچو نکہ ان دنوں سردی اپنے یو رے عروج پر تھی اس نے

حمران ورزش اپنے فلیٹ میں ہی کر لیا کر تا تھا اوڑ جب تک سلیمان ناشته نه تیار کرلیهآتمااس وقت تک عمران این اس مخصوص ورزش

• میں معروف رہا تھا۔ چونکہ ص صح کوئی فلیٹ پر یہ آیا تھا اس لئے

عمران اطمینان سے اپنی ورزش میں مصروف رہتا تھا لیکن آج اہمی

اسے النا کھوے ہوئے تھوڑی می در ہوئی تھی کہ مزیر بڑے ہوئے

فون کی گھنٹی نج اتھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا یا اور اسی

مسلمی فیاض بول رہی ہوں عمران جمالی میں ورسری طرف

طرح اسے کانوں سے نگالیا۔

کو ٹریب کر کے نہ بگڑا تو حہاری باقی ساری عمر جیل میں پڑے کزر جائے گا۔ یہ قطعی آخری فیصلہ ہے اور حمبیں معلوم ہے کہ میں جو كمتا بهون وه كروا سكتا بهون- جاؤ دفع بو جاؤ اور الك بضي ك اندر کس مکمل کرے مجرموں سمیت آنا۔ جاؤ سر عبدالر حمن نے تھے کی شدت سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

" لیں سر۔ بیں سر"۔ ... سوہر فیانس نے پہلے سے زیادہ ہو تھلائے ہوئے نیج میں کہا اور بچر فائل اٹھا کر تیزی سے برونی وروازے کی

" سنو"... مرعبدالرحمن نے كها تو سوپر فيانس اس طرح رك كيا جيسے يورى رفتار سے دورتى موئى كار كو اچانك فل بريك لكا ديے

" بین سرایس سر" ... اس نے مزکر سمے ہوئے لیج میں کیا۔ "اس احمق عمران کی مد د مت نے لینا سمجھے اور یہ کام تم نے خو د كرنا ب اكر محم اطلاع مل كي تو حمهارا حشر عبر تناك مو كا جاد مر عبدالرحمن نے اس طرح عصیلے ہجے میں کہا۔

الیں سرسیں سر سوپر فیاض نے کہااور ایک بار بھرتندی ہے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سیں میں ابطہ قائم ہوتے ہی سلیٰ کی بدلی ہوئی ہی آواز سنائی W * عمران بول رہا ہوں سلمیٰ بھابھی۔ آپ خواہ مخواہ ناراض ہو کئیں۔ میں نے تو پہلے ہی آپ کو بتا یا تھا کہ النا عمران بول رہا ہوں۔ دراصل میں سرنیچ اور ٹانگیں اوپر کئے درزش کرنے میں مصروف تھا اور آپ جانتی ہیں کہ اس حالت میں ذہن پر اس قدر دباؤ ہو تا ہے کہ النے نظ منہ سے نکل جاتے ہیں۔ آئی ایم سوری آپ کو تکلیف ہوئی۔ مجم بنائیں کیا ہوا ہے۔ کیے ہوا ہے۔ ویے آپ کو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر سوپر فیاض سنرل انسلی 5 جس کا سرِنٹنڈن ہے اس نے لامحالہ وہ مجرموں کا چھیا کرتے ہوئے دور نکل گیا ہو گا عمران نے کہا۔ " نہیں۔ابیہا بھی ہو تا تب بھی وہ مجھے فون ضرور کر دیتے۔ مجھے تو اور کوبر محسوس ہو رہی ہے " سلی نے کما تو عمران چو تک پڑا۔ " کسی گزیر میں عمران نے حرت بحرے کیج میں کہا تو سلمیٰ [©] نے گذشتہ روز فیاض کے موٹ بہن کر اور تیار ہو کر گھرسے جانے ا اور پرائی اور فیاض کے درمیان ہونے والی تنام گفتگو دوہرا وی۔ " اوه- تو آپ كا مطلب ب كه وه آپ سے ناراض بو كر كسي روپوش ہو گیا ہے۔ ارے نہیں جمامجی وہ تو آپ کی یو جا کر تا ہے۔ آپ کے اجر تو اس کی حالت پانی سے نکلنے والی تھلی کی طرر ہو آ ہے حمران نے مسکراتے ہوئے کیا۔

نے فیاض کی بیوی سلمیٰ کی پر بیشان می آواز سنائی دی تو عمران بے افتیار ہو نک چاا۔

ارے بھابھی آپ۔ خریت اتنی صبح کسے فون کیا ہے۔ کیا سوپر فیاض نے آپ کے ہاتھ کا بنا ہوا اناشتہ کر۔ نیے انکار کر دیا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو تجھے شرور بتائیں۔ تجھے آپ کے ہاتھ کا بنایا ہوا ناشتہ سلیمان کے بنائے ہوئے ناشتہ سے زیادہ پند ہے ۔ حمران کی زبان دواں ہوگئے۔

زبان رواں ہو گی۔

' عمران بھائی فیاض کل سے فائب ہے۔ ساری رات گزرگی
ہے۔ وہ ابھی تک نہیں آئے۔ میں فیافس فون کیا ہے لیکن وہاں
بھی کمی کو معلوم نہیں ہے۔ میں بے عدر بطینان ہوں اس اے آپ
کو فون کیا ہے ۔ ۔۔۔۔۔۔ سلم کی انتہائی تثویش تجری آواز سائی دی۔

" فائب ہے۔ کیا مطلب کیا اس نے کہیں سے سلیمانی فولی
طاصل کر کی ہے ۔۔۔۔۔ عمران سے مذہد نے نہائے کی اوجود فقرہ

سوری میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا دوسری طرف سے فصیلے نیج میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا تو عمران علی کی می تدری سے سیدھا ہو گیا اور پھراس نے دایں گالین پر بیٹھے بیٹھ کریڈل ویا کر ہاتھ ہٹایا اور ٹون آنے پراس نے تیزی سے نمبر ذائل کرنے شروع کر دیے اے اسے احساس ہو رہا تھا کہ سلی واقعی ہے میں دراس کے فاتی کا برامنا گئی ہے۔

گا عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو سلام عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسکا دیا۔
" بے چاری بیویاں "..... عمران نے بزبراتے ہوئے کہا۔ اس سلام سلیمان فرائی دھکیلیا ہوا ، در داخل ہوا۔

کے پہن وقار کیا ہوا ساجہ کس کا فون تھا ۔۔۔۔۔ سلیمان نے یو تھا تو عمران نے اسے تفصیل بنا دی۔

اوہ ۔ یہ تو واقع پریشانی کی بات ہے۔ فیانس صاحب ساری رات گرے جان بوجھ کر غائب نہیں رہ سکتے ۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے سخیدہ کچھ میں کہا اور عمران نے بھی اخبات میں سربطا دیا اور بھر اعظ کر وہ باتھ سرکر اور بعد وہ غسل کر کے اور کبران خربی رابعہ کر دوم کی طرف بڑھ گیا۔ تموزی ور بعد وہ غسل کر کے اور بابل آیا اور اس نے ناشتہ کر نا شروع کر دیا۔ ناشتہ سباس مہین کر والی آیا اور اس نے ناشتہ کر نا شروع کر دیا۔ ناشتہ

دیئے۔ " ٹائیگر بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ عمران کو معلوم تھا کہ ٹائیگر کافی دن چڑھے اپنے کرے

كرنے كے بعد اس نے رسيور اٹھايا اور نسر ذائل كرنے شروع كر

سے نکلآ ہے اس لئے اسے نیمین تھا کہ وہ اس وقت اپنے ہوئل کے کمرے میں ہی ہو گا اس لئے اس نے فون کیا تھا ورنہ وہ ٹرانسمیڑ استعمال کرتا۔

" عمران بول رہا ہوں "عمران نے سنجید و لیج میں کہا۔ " یس باس " نائیگر کا چید مؤدیانہ ہو تکیا تھا۔ " عمران پلیرسیں بے حد پریشان ہوں اس کے مذاق مت کرو۔ میرا خیال ہے کد وہ کسی عورت سے ملنے گئے ہوں گے اور وہاں کوئی حکر جل پڑاہو گا ملی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ نے آفس فون کیا تھا کل ۔۔۔۔۔۔۔۔ عران نے ہو تھا۔

"سی نے موجا تو تھا کہ فون کروں لین پر میں نے بیان پر بھ کر
الیما نہیں کیا کیونکہ وہ ناراض ہو کرگئے تھے اور میں نہیں جائی تھی

کہ وہ میرے فون کرنے پر مزید ناراض ہو جائیں۔ البت اج س نے
فون کر کے ہو تھا ہے تو آفس والوں نے بتایا ہے کہ فیاض کل آفس
آئے تھے پر وہ جہارے ڈیڈی کے آفس میں بھی رہے پر جیپ میں
بیٹھ کر اکمیلے جلگے۔ اس کے بعد ان کی والی نہیں ہوئی اور انہوں
بیٹھ کر اکمیلے جلگے۔ اس کے بعد ان کی والی نہیں ہوئی اور انہوں
نے بتایا ہے کہ فیاض نے آفس جا کر موث انار کر یو نیفار م بہن لی
سی سی میں رکھی ہوئی ہو گی ۔۔
سی نی قادم بہن الے ہوگی ہوئی ہو گی۔۔
سی نے تقصیل باتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ وہ ببرحال سرکاری کام سے ہی گیا ہے۔ تھیک ہے آپ یے فکر رہیں میں معلوم کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

" پلیز عمران جس قدر جلد ممکن ہو سکے معلوم کر سے تھیے ان کی خبریت کی خبر دو۔ میرا دل بے حد تھمرا رہا ہے سلمی نے اسپائی یو کا کے کیے میں کمامہ .

م مدر میشار رایس بھا بھی مس جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں

" سو پر فیاض کل این سرکاری جیب میں آفس سے گیا ہے اور اہمی تک اس کی والیی نہیں ہوئی۔آفس والوں کو بھی اس کے بادے میں معلوم نہیں ہے۔اس کی بیوی بے حد پریشان ہے۔اس نے تجم فون کیا ہے۔ تم نے اس کی سرکاری جیب تو دیکھی ہوئی ہے۔ معلوم کرو که وه کمال گیا ہے اور کس یو زیشن میں ہے : عمران م باس ۔ سوپر فیاض کی سرکاری جیب میں نے کل ہوٹل کرانڈ ک یار کنگ میں ویلیمی تھی۔ میں ایک آومی سے ملنے وہاں گیا تھا لیکن فیاف صاحب تھے نظر نہیں آئے تھے۔ میں نے خیال ہمی نہیں کیا كيونكه فياض صاحب تو بوللوں ميں آتے جاتے رہتے ہيں '۔ نائيكر ا اگر اس کی جیب یار کنگ میں کموی تھی تو اس کا مطلب ب کہ وہ سرکاری کام سے وہاں نہیں گیا ہو گا ورنہ وہ جیب ہونل ک من گیٹ کے سامنے رو کتاب تم وہاں سے معلوم کرو کہ کیا ہے جیب اب بھی دہاں موجود ہے یا تہیں اور سوپر فیاض کی وہاں کس سے ملاقات ہوئی ہے ۔۔۔۔۔ حمران نے کہا۔ · میں ابھی فون پر ہی معلوم کر لیباً ہوں۔ میرا ایک خاص آدمی وباں موجو دے"..... ٹائیکر نے جواب دیا۔ م معلوم کر کے مجھے فلیسٹ پر فون کر کے دیورٹ وہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ ویا۔

" باس ہونل کرانڈ کے باہرے محجے معلوم ہوا کہ سوپر فیاض کی جیب ہوئل سے نکل کر اس علاقے کی طرف جاتے دیکھی گئ ہے۔ چتانچہ میں ادھر گیا اور نچر تھے جیب کے نشانات کھنڈرات کو جانے والی کی سرک براترتے نظر آگے سجنانج میں ان نشانات براگے برسا حلاً گیا۔ تھر جیب بھی مل ممئی اور فیاض صاحب بھی۔ وہاں ایک کار ك بهيوں كے نشانات مجى موجود بي - كار وہاں پہنے كر جيب ك سائق رکی رہی ہے اور پھر واپس علی کئ ہے " نائیگر نے جواب تتم کہاں سے فون کر رہے ہو ' . . . عمران نے یو تجا۔ " ان کھنڈرات کی دوسری طرف باقاعدہ محکمہ آثار قدیمہ کا آفس ہے۔وہاں سے باس "... ، ٹائیکرنے جواب دیتے ہوئے کمار ' سوپر فیاض کی حالت کسی ہے۔ کیا اس پر تشد د کیا گیا ہے '۔

مران کے پوچا۔ " جی ہاں۔ ان کے جرے اور جسم پر زخموں کے نشانات ہیں۔ لگتا ہے انہیں کوڑے سے پیٹا گیا ہے لیکن بہرحال وہ زیادہ زخمی نہیں ہیں '' سس ناگر نے جواب دیا۔ پیش '' سمان کی جیسے وہ سے سندوان فراض کی این کا مصر مذالہ کی

تم اس کی جیب و میں رہنے دو اور فیاض کو اپن کار میں ڈال کر رانا ہاؤس چہنچا دو تسبیہ عمران نے کہا۔ سیس باس مسبیہ نائیگر نے جو اب دیا اور عمران نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی۔ گھنٹے بعد فون کی تھنٹی نج انھی تو عمران نے رسیور اٹھالیا۔ " علی عمران۔ ایم ایس ہی۔ ذی ایس ہی (آکس) "۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کھا۔

" نائیگر بول رہاہوں ہاس میں نے موپر فیاض صاحب کو ٹرلیں کر ایا ہے۔ وہ دارا محکومت کے شمالی علاقے میں واقع راسنونہ کھنڈ رات میں بندھے ہوئے ہے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ان کی جیپ مجی وہاں موجود تھی ۔۔۔۔ ٹائیگر نے کما تو عمران کے اختیار چو نک

" کھنڈرات میں بندھاہوا ہے ہوش۔وہ وہاں کیے پیخ گیا اور تم نے اسے کیے ٹریس کیا" ۔۔۔ عمران نے حمیت بجرے لیج میں

پو خھا۔

شروع کردیئے۔

"راناہاؤس" رابطہ قائم ہوتے ی جوزف کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں جوزف نا سکر سور فیاض کو لے کر رانا

ہائس آئے گا وہ زخی ہے اس کی بینڈیج کر دینا کیر تحجے اطلاع سے

دینا سیس عمران نے کہا۔

" میں باس " جوزف نے جواب ویا تو عمران نے رسیور رکھ و

دیا۔اب ظاہر ہے فیاض ہے بات ہونے کے بعد بی معلوم ہو سکے گا و

کہ کس نے اس پر تخدد کیا ہے اور کیوں کیا ہے اور دہ کیوں

" على عمران - إيم ايس سى - ذى ايس سى (أكسن) يول رہا ہوں "...... عمران نے كہا -" سلى بول رہى ہوں عمران جمائى - فياض كا كچے پتہ حيلا - دوسرى

طرف سے ملمیٰ کی آواز سنائی دی۔ " ہاں۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ فیاض ایک سرکاری کام سے

"باں۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ فیاض ایک سرکاری کام کے سلط میں دارا کھومت ہے دور ایک گاؤں میں موجود ہے۔ چونکہ وہاں فون نہیں کر سکا۔ البتہ مری اس نے زائمیٹر پر بات ہوئی ہے۔ اس نے بنایا ہے کہ دو انتہائی ضوری کام میں معروف ہے۔ آج شام تک والی آ جائے گا۔ ابھی میری اس سے بات ہوئی ہے وہ بالکل بخریرت ہے مران نے جراب دیے ہوئے کہا۔

اوہ خدایا تیراشگر ہے۔ عمران بھائی آپ کی ہے حد مہربانی لیکن انہیں چاہئے تھا کہ دہ اپنے آفس تو بات کر لیتے ۔۔۔۔۔ سلمیٰ نے انتہائی تشکرانہ آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں نے اے کہا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ آفس میں ایسے لوگ موجو د ہوتے ہیں جو درپردہ مجرموں سے لیے ہوتے ہیں اس سے اس نے بان بوجھ کر وہاں کال نہیں کی "..... عمران نے جواب دیا۔ " اوکے بہرطال میری تسلی ہو گئی ہے۔ بے حد شکریہ ".... سلیٰ نے اس بار مطمئن لیجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبا دیا اور نجر نمبر ڈائل کرنے

^ ہمارے والا کیس انٹیلی جنس بیورو کے سرنٹنڈ نٹ فیاض کے یاس ہے۔ سرنٹنڈنٹ فیاض نے بتایا ہے کہ اس نے اپنے چیف ہے کیس ڈسٹس کرتے ہوئے اسے دہشت گردی قرار دینے کی کو نشش کی لیکن ڈائریکٹر جنرل نے کہا کہ دہشت گرد مشیزی کے پرزے چوری نہیں کرتے بلکہ وہ مشیزی تباہ کر دیتے ہیں اس لئے ہے کسی شقیم کاکام ہے ۔۔۔۔۔۔ اسلم نے جواب دیا۔ " سرنٹنڈنٹ فیاض سے یہ بات کسیے معلوم کی گئ ہے "۔ شہاب نے ہونٹ ھینچتے ہوئے کہا۔ * جناب سرِنٹنڈ نٹ فیاض کی ان دنوں ہوٹل گرانڈ کی یورنی مینجر جیوات سے بری گری دوستی ہے۔ جتائیہ جیوات کو بھاری رقم وے کرید فاسک دیا گیا کہ وہ سرنٹنڈ نٹ فیاض سے اس سلسلے میں حتى معلومات حاصل كرے مجيونت جو نكه اليے كاموں ميں ماہر ب اور اس نے باقاعدہ معمال جرائم کا ایک چھوٹا سا انتہائی مؤثر اور فعال سنڈ یکیٹ بنایا ہوا ہے اس لئے جمورے نے بری مہارت سے کام لیا۔ ملے اس نے سر نٹنڈنٹ فیاض کو دوستی کا حکر دے کر علیحدہ کرے ا میں بلوایا۔اس کا خیال تھا کہ سرنٹنڈ نٹ فیاض عیاش آدمی ہے اس لئے عیاثی کے حیکر میں وہ سب کچھ بنا دے گا لیکن علیحدہ ملاقات میں اے معلوم ہوا کہ سرنٹنڈنٹ فیاض صرف ذمی تفریح کا قائل ہے۔ وہ خوبصورت اور نوجوان لڑ کیوں سے ساتھ گھنٹوں گزار تو سکتا ہے،

ملی فون کی تھنٹی بچتے ہی کری پر بیٹے ہوئے ادھر عمر آدمی نے · بائذ بزها كررسيورا ثحالبابه " يس شهاب بول ربابون "..... اوصر عمر كالجبر تحكمان تحار "اسلم بول رہا ہوں باس " ووسرى طرف سے الي مؤوباند آواز سنائی وی ۔ " يس كياريورك إنتيلى جنس ك بارك مين مسسد شهاب " باس انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل اے دہشت کردی کی کارروائی نہیں مجھتے۔وہ اے کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کا کارنامہ تجھ رہے ہیں '..... اسلم نے مؤدبانہ لیج میں جواب دیتے ہوئے " كيا مطلب يوري تغصيل بناؤ" شهاب في چونك كر

دونوں اے بے ہوش چھوڑ کر والی آگئے کیونکہ وہ سرکاری آدمی تھا الل

اس لئے انہوں نے اسے ہلاک نہیں کیا ورنہ انٹیلی جنس ان کے چھے س

لگ سکتی تھی۔ جیوان کو جب رپورٹ ملی تو اس نے مجھے رپورٹ وی اور میں آپ کو وے رہا ہوں اسلام نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ " بونبد لين جيوك كو حمارك متعلق بقيناً معلوم بو كا اور اگر انٹیلی جنس کو جیواے کے بارے میں شک گزرا تو وہ اس کے ذريع تم تك بعي مي كي كية بين مسسد شهاب في قدر عصل المج الم " نو باس به جیون کو مرف سپیشل فون نمبر دیا گیا تھا اور بغیر نام کے کیں بک کرایا گیا تھا " اسلم نے جواب دیا۔ " ہونہد ۔ ٹھیک ہے لیکن یہ ربورٹ واقعی ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ اگر کمیں سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا گیا تو مارے لئے بہت سے مسائل پیدا ہو جائیں گے شہاب نے " سر مبرے ذہن میں ایک تجویز ہے"...... اسلم نے کہا۔ و کون سی تجویز۔ کھل کر مات کرو"...... شہاب نے کہا۔ " باس کیوں نه گراس د میم پر کوننی وہشت گر دانه کارروانی کرا دی 🕤 جائے۔مثلاً اس کے جزیر گیٹ تعمر ہو رہے ہیں۔انہیں بموں سے اوا ویا جائے اس طرح وائر یکر جزل اور دوسرے اعلیٰ حکام کنفرم ہوں

كىيى مارسكا بى لىكن دە اخلاقى حدود كراس كرنے كا عادى نبس ب اور مدی وہ شراب بیتا ہے اس لئے جمیوں کو اس ملاقات میں ناکامی ہوئی تو اس نے فوری طور پر دوسرا منصوبہ تیار کر لیا۔ اس نے باتوں باتوں میں سرنٹنڈنٹ فیاض کو بتایا کہ وہ گذشتہ روز راسٹوند کھنڈرات دیکھنے گئ تو اس نے وہاں ایک کھنڈر میں سے دو الي آدميوں كو نظية بوئے ديكھا جو يورب ميں خاصے معروف مجرم اور پیشتہ ور قاتل ہیں۔ جوال نے سر نٹنڈنٹ فیاض کو یہ بات اس انداز میں بتائی کہ اے یقین آگیا کہ ان مجرموں نے ان کھنڈرات میں اپنا خفیہ اڈا بنایا ہوا ہے ورنہ ظاہر ہے الیے لوگ آثار قديمه ويكھنے ميں تو كوئى ولچيى نہيں ركھتے۔اس پر سرِ نلنڈ ند فياض نے اس سے اس کھنڈر کی تفصیل ہو تھی اور بھروہ ہو ٹل سے ہی اپن سرکاری جیپ میں کھنڈرات کی طرف روانہ ہو گیا۔ کھنڈرات کا فاصلہ چونکہ ہوٹل سے کافی ہے اس لئے جیوات نے اپنے سنڈیکیٹ کے وو آومیوں کو کال کر کے انہیں سارا منصوبہ مجھایا اور وہ دونوں ایک تر رفتار کار میں سوار ہو کر وہاں بہنے گئے ۔ سر تلند نے فیاض کی جيب انبيس راسة مي ملى تھى۔ يد دونوں وہاں كھنڈرات ميں جيب گئے ۔ سر نشا ند فیاف جب دہاں پہنچا تو اے بکو لیا گیا اور اے باندھ کر اس سے ہو چھ کھ کی گئی لیکن اس نے کھ بتانے سے الکار کر دیا تو ان دونوں نے اس پر تشدد کیا اور پر تشدد کے سامنے سر تلند نث فیاض فے زبان کھول دی اور اس فے یہ بات بتائی ۔ وہ

"شہاب بول رہاہوں عالی جاہ"..... شہاب نے کہا۔

آواز سنائی دی۔

" اوہ ہاں۔ کیا رپورٹ ہے کراس ڈیم مشن کے بارے میں" عالی جاہ نے چو نک کر یو چھا۔ " وہ پرزہ جو وہاں سے حاصل کیا گیا تھا وہ تو آپ تک بہنجا دیا گیا تھالیکن ہمیں یہ تشویش تھی کہ اس برزے کی چوری کا کیس یا کیشیا سکرٹ سروس کو ٹرانسفر نہ کر دیا جائے۔ ہم چاہتے تھے کہ یہ گیس اتنیلی جنس کے پاس بی رہے کیونکہ اگر کسیں یا کیشیا سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو گیا تو پھر ہمیں طویل عرصہ کے لئے ملک چھوڑنا بڑے گا"..... شہاب نے کہا۔ " کیا عباں کی سیکرٹ سروس خطرناک ہے"...... عالی جاہ نے حیرت بجرے کیجے میں کہا۔ · جی ہاں۔ یہ سروس پوری دعیا میں انتہائی خطرناک منحی جاتی ہے'..... شہاب نے جواب دیا۔ " تو بھرتم نے اس بارے میں کیا کیا ہے" عالی جاہ نے کہا تو شہاب نے گیٹ بھوں سے اڑانے کی کارروائی کی تفصیل با دی۔ " گذریه اتھی تحویز ہے" عالی جاہ نے کہا۔ "آپ کو مزید رقم دینی ہو گی اور اگر ہمیں ملک چھوڑ نا بڑا تو اس ی در ایس ای کو کرنی بڑے گی اسس شہاب نے کہا۔ " نھيك ہے۔ تم بے فكر رہو۔ البتد دہشت كردى كى اس

جائیں گے کہ یہ ساری کارروائی وہشت گردوں کی ہے اس طرح کیں سکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہونے کا خدشہ ختم ہو جائے گا۔۔ " ہاں۔ احمی تجویز ہے۔ گڈ۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو"..... شہاب " لیں باس سنہاں ایک ایسا گروپ موجود ہے جو بھاری رقم کے عوض یہ کارروالی کر سکتا ہے " اسلم نے کما۔ " تم تک تو بات نہیں اپنچ گی" شہاب نے کہا۔ " نہیں باس سوہی جیواے والا سلسلہ دوہرایا جائے گا"...... اسلم " اوے تھیک ہے۔ وقم کی فکر مت کرولین یہ کام آج رات ہی ہو جانا چلہے '..... شہاب نے کہا۔ " يس باس سب فكر ربيس آج بي اليها مو جائے گا" دوسري طرف سے کما گیا تو شہاب نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور بحر نون آنے پراس نے منر پریس کرنے شروع کر دیے۔ " عالى جاه باوس " رابط قائم بوتے بى ايك نواني آواز

"شہاب یول رہا ہوں عالی جاہ صاحب سے بات کراؤ"۔ شہاب نے ای طرح سرد اور مخت سلیج میں کہا۔ سن بھیلز عالی جاہ اول رہا ہوں چند کموں بعد ایک بھاری ہی۔

عمران رانا ہاؤس پہنچا تو ٹائنگر دہاں موجو د تھا۔ " كيا بوزيش ب مور فياض كى "..... عران في نائير س " جوزف نے ان کی بیناتج کر دی ہے لیکن مرے کہتے پر انہیں

سکیں * ٹائیگر نے جواب دیا۔ " آؤ مرے ساتھ مسیلے تھے تقصیل بتاؤ".... عمران نے کہا اور بھر ٹائیگر کو ساتھ لئے وہ سٹنگ روم س آگیا۔ " ہاں اب بتاؤ کہ اس کار کے نشانات وغیرہ سے کچے مزید بتہ حلا

ب ہوش بی رکھا گیا ہے تاکہ آپ انہیں جس طرح چاہیں نریت کر

که تشده کرنے والے کون لوگ تھے اور جیون کا اس میں کتنا محروار ہے "..... عمران نے کہا۔

م کار کے ٹائروں کے نشاتات تو عام سے تھے باس۔ ماتی مزید

کارروائی کی ربورٹ تھے دے دینا" عالی جاہ نے کیا۔ " ولیے تو مج اخبارات سے ہی آپ کو علم ہو جائے گا بجر بھی میں ربورث دے دوں گا۔آپ وہمنٹ کب کریں گے "..... شہاب نے "كارروائي مكمل ہونے كے فورى بعد تم مرے پاس آكر ويمنث لے جانا جسیے بہلے وصول کی تھی "...... عالی جاہ نے کہا۔ " او کے گڈ یائی " شہاب نے مطمئن کیج میں کہا اور رسیور ر کھ دیا۔اس کے پجرے پراب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو نے اشبات میں سرملا دیا اور پجر وہ جو زف کے سابقہ جلتا ہوا تھوڑی ویر بھد ایک کرے میں داخل ہوا جہاں میڈ پر سوپر فیاض ہے ہوشی کے عالم میں لیشا ہوا تھا۔ عمران نے اس کے زخموں کی فوعیت دیکھی تو اس کے جرے پراطمینان کے ناثرات انجر آئے۔

* اے دبیلے طاقت کا انجکشن لگا دو اور بھر اے ہوش میں لے

آتی عمران نے ایک کری پر بیٹے ہوئے کہا تو جوزف نے المحیات میں سربطایا اور ایک ویوار میں نصب المادی کی طرف بڑھ المحیات میں میں المحیات کی طرف بڑھ المحیات کی بدایات پر عمل کر چکا تھا۔ تموزی ویر المحیات میں میں میں کے المحیات کی بدایات کی میں کھول دیں۔ پہلے چند کموں

بھٹ تو اس کی آنکھوں میں و صندی جھائی رہی گچروہ بے اختیار انجل انگر بیٹیر گیا اور حمرت ہے اومر اومر دیکھنے نگا اور پھر جسیے ہی اس کی تظریر سائیڈ کی کری پر بیٹے ہوئے عمران پر بزیں اور اس کے ساتھ

مران عین من من برید او سے ماھیا۔ انگوٹ ہوئے جوزف کو دیکھا تو بے اختیار اس طرح اچھل پڑا جسے بیڈیس لاکوں وولیج کاالیکڑک کرنٹ آگیا ہو۔

" یہ یہ عران بوزف تم بید میں کماں ہوں۔ یہ یہ کیا ہے :.... سوپر فیاض نے استانی حرت برے لیج میں کہا۔ "اگر تم جل سکتے ہو تو چر نیچ اتروم کسی اور کرے میں بیٹھ کر

" اگر تم چل سکتے ہو تو چر نیچے اترور کمی اور کرب میں بیٹھ کر تقصیل سے بات ہوگی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ " ہاں سہاں اوو لیکن مید میرے زخموں پر بینیڈ تے سے کس نے کی ہے ".....موپر فتیاض نے بینی سے تیچے اتر تے ہوئے حریف بجرے ا کلوائری اس لئے نہیں ہو سکی کہ سوپر فیاض کو فوری طور پر عباں پہنچانا تھا '۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔

"اوک بھر تم جاؤا دراس بارے میں معلومات حاصل کرو۔ سوپر فیاض پر عام مجرم ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ بقیناً یہ کوئی خاص معاملہ ہو سکتا ہے "...... عمران نے کہاتو ٹائنگر نے اهبات میں سر ہلایا اور اعظ کھڑا ہوا۔ اس نے عمران کو سلام کیا اور تیز تیز قدم اٹھا تا کرے ہے باہر حلا گیا۔

بارہ ہے۔ "جونف" عمران نے جوزف کو آواز دی کیونکہ اے معلوم تھا کہ جب تک وہ رانا ہاؤس میں رہے گا جوزف اس کے قریب ہی موجو درہے گا۔

یس باس مسید جوزف نے اندر داخل ہو کر کہا۔

مکیا پوزیشن ہے سوپر فیاض ک۔ زیادہ زخمی تو نہیں ہے۔۔ عمران نے یو جھا۔

" نہیں باس زیادہ زخی نہیں ہے۔ کوڑوں کے چار پانچ زخم ہیں اور وہ بھی زیادہ گہرے نہیں ہیں۔ گنآ ہے کوڑے مارنے والوں نے جان بوجھ کر زیادہ قوت استعمال نہیں کی "...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ اور وہ جوانا کہاں ہے ' عمران نے کری ہے اٹھتے ہوئے کہا۔

موه الين كرب س ب الساجوزف في جواب وياتو عران

" اوہ اوہ پلیز عمران - انہیں اطلاع مت رینا"...... مور فیاضی نے بو محلائے ہوئے لیج میں کہا۔
" اوک اگر تم کہتے ہو تو نہیں دوں گا۔ آؤ میرے ساتھ "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چردہ اے لے کر سٹنگ روم میں آگیا۔
" جوزف مور فیاض کے لئے جوس کے آؤ"...... عمران نے جوزف مورد فواض کے لئے جوس کے آؤ"...... عمران نے جوزف میر بلا تا ہوا والی طلا گیا۔

" يدكيا ہوا۔ ميں عبال كيے آگيا"..... موبر فياض نے ہونك بجات بوك كيا۔

"جوزف اور جوانا کھنڈرات کی سر کرنے گئے تھے۔ دہاں ایک گھنڈر میں تم زخی حالت میں بے ہوئی پڑے ہوئے تھے۔ دہ جہیں لے آئے اور چو حکم اطلاع دی تو میں نے جہاری بینڈیج کرنے کا کہا اور خود مباں آگا۔ اب تم خود بناؤکہ تم دہاں کوئے بارے تھ اور کیا ہوا ہو اب دہاں۔ کس نے جہیں دہاں کوئے بارے تھ اور کیا گیوں "...... عمران نے الیے انداز میں کہا جیسے یہ سب کچے معمولی ی

 یج سی ہا۔

"جوزف نے کی ہے۔ اسے سی نے اس کی باقاعدہ نریننگ دے

رکمی ہے ۔۔۔۔۔ عمران نے اسٹی کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مم مم مم مگریہ سب کچے کیا ہے۔ یہ کون ہی جگہ ہے۔ میں تو

ادم کھنڈرات میں گیا تھا۔ چر ادہ۔ ادہ ۔۔۔۔ سوپر فیاض بولئے

بولئے اس طرح رک گیا جسے بحلی آف ہو جانے سے نیپ ریکار ڈر

اچانک ضاموش ہو جاتا ہے اور عمران بے اضیار مسکرا دیا۔ وہ بچھ

گیا تھا کہ موپر فیاض کیوں اچانک ضاموش ہو گیا ہے کیونکہ دہ

سرکاری فرائض کے بارے میں عمران کو کچے بتانانہ چاہتا ہوگا البتد وہ

بیڈ سے نیچ در آیا تھا۔ اس کی سرکاری یو نیفارم کافی چھٹ گی تھی

ادر مسلی ہوئی تھی۔

جوزف موپر فیاض کے ناپ کے مطابق الماری سے کوئی اچھا سا موٹ لے آؤورنہ اس حالت میں اگریہ ڈیڈی کے سلسے پھٹے گیا تو پھر اچھ بھلے ڈاکٹر بھی اس کی مرہم پی نہ کر سکیں گے ۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کیا۔

کیار کیا مطلب برے صاحب کیلمهاں موجود ہیں "...... سوپر فیاض کا پیرہ کی فخت دھواں دھواں ساہو گیا۔ میر رانا ہاؤس ہے۔ مہاں ڈیڈی موجود تو نہیں ہیں لیکن جب

سيد رانا ہاؤس ہے۔ عبال ڈیڈی موجود تو جیس ہیں عین جب میں انہیں خمبارے بارے میں اطلاع دوں گاتو ظاہر ہے جہیں قوری ان کے سامنے جانا پڑے گان۔.... عمران شے مسکر استے ہوئے کہا۔ جاموی کراتے دمنے ہو '..... مور فیاض نے ہونے جباتے ہوئے W " مجم كيا ضرورت ب كسى سركاري آدمى كى جاسوى كرانے كى۔ میں تو اڑتی چڑیا کے برگن رہاہوں۔دوسرے پر پر لکھاہوا ہے کہ تم وہاں سے جیب میں سیدھے کھنڈرات میں گئے اور تبیرے پر، پر لکھا ہوا ہے کہ حماری وہاں جیب کے ساتھ ایک کار کے نشانات بھی موجود ہیں اور چوتھے پر، پر لکھا ہوا ہے کہ تم گھر سے سوٹ بہن کر نکے لین آفس میں پہنے کر تم نے یو نیفارم بہن لی کافی بے یا مزید پروں پر موجو د تحریر بھی پڑھ دوں عمران نے جوس کے گھونٹ لے لے کر بڑے مزے سے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ " ہونہہ ۔ تو تم واقعی مری جاموی کراتے رہتے ہو۔ حمیس اس ك لئ بمكتنا برب كالسيب سور فياض في انتهائي عصيلي ليج س

" او کے پھر میں ڈیڈی کو بنا دوں یہ سب ناکہ اس سے بہلے کہ میں بھگتوں آئم بھی کچھ بھگت کو ہست عمران نے آنکھیں لکالئے ہوئے آئمائی سجیدہ لیج میں کہا۔
" پلیز عمران سیلیز۔ تم میرے دوست ہو۔ پلیز میں داقعی درست کہد مہا ہوں۔ میں محولت نہیں کہد مہا ہوں۔ میں محولت نہیں بول رہا درنہ تھے کیا ضرورت تھی ان دیران کھنڈرات میں جانے ہول رہا درنہ تھے کیا ضرورت تھی ان دیران کھنڈرات میں جانے کی سیس سیر فیافی نے اس بارا تہائی منت بجرے لیج میں کہا۔

شروع کر دیئے تو جواب درست بھی آسکا ہے لیکن مجرید تقصیل ڈیڈی تک بھی پہنے سکتی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ " میں درست کر رہا ہوں "..... سوپر فیاض نے کہا۔ ای کھے جوزف اندر داخل ہوا۔اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس سی جوس ے ووبرے گلاس موجودتھے۔ابک گلاس اس نے سوپر فیاض کو اور ا کیب عمران کو دے دیا اور پھر خاموشی ہے واپس حلا گیا۔ * تو بچر میں پر گننا شروع کر ووں۔ پولو "...... عمران نے جوس کا گھونٹ <u>لیتے</u> ہوئے کما۔ سید کیا بکواس کر رہے ہوسیہ تھیک ہے کہ حمارے آدمی مجھے دہاں سے اٹھا لائے اور تم نے مرہم یٹ بھی کر دی اور اب جون بھی بلارے ہولین اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں تمہیں سرکاری کیس كى تفصيل بتانى شروع كردون " سوير فياض في جملائ بوك ليج ميں كها۔اس كاجواب بمار باتھاكه اب وہ ذمني طور بريوري طرح

ا چہا تھیک ہے۔ چڑیا کے دسطی پر پر ہو ٹل گرانڈ کی خوبصورت اور یورپی لڑکی میٹر جمولت کا نام لکھا ہوا ہے جس کے ساتھ ایک علیوہ کرے میں تم نے کئ گھنٹے گزارے ہیں۔ کیوں ٹھیک ہے۔ عمران نے کہا تو موپر فیاض ہے اختیار اچل پڑا۔ اس کے جرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ ضعے کے ناثرات مخودار ہوگئے تھے۔ حمرت کے ساتھ ساتھ ضعے کے ناثرات مخودار ہوگئے تھے۔ حمیس کے جہیں۔ حمیس یہ سب کچھ کسے معلوم ہوگیا۔ کیا تم مین حیت جرے لیج س کہا۔
" پتہ نہیں سبرحال انہوں نے خصوصی طور پر منع کیا تھا۔ شاید
وہ چلہتے ہیں کہ میں خو داس مٹن کو مکمل کروں " سوپر فیانس
نے کہا۔
تھمیں ہے بہاؤ اور بے فکر رہو۔ بات باہر نہیں جائے گی ۔
مران نے کہا۔
گراس ؤیم کے بارے میں جائے ہو کچھ ۔ سوپر فیانس نے
کہا۔
کہا۔
" باں۔ ہوانی ذیم کے ساتھ ایک چونا سامصنوی ڈیم بنایا جا رہا

ہا۔
ہاں۔ سوائی ذیم کے ساتھ ایک چوناسامصنوی ڈیم بنایا جارہا
ہ آک اس کی کمپینی کو بڑھایا جائے ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
اس گراس ڈیم کے لئے عکومت نے عالی معاہدے کے تحت
کارمن سے انتہائی قیمتی مشیزی امپورٹ کی ہے۔ یہ مشیزی گراس ڈیم کے علاقے میں ایک بنداحاطے میں رکھی گئ چونکہ یہ انتہائی

کئے گئے لین مچر اچانک انٹیل جنس کو رپورٹ ملی کہ اس کی سب علی کہ اس کی سب عقی کی کہ اس کی اندرے میں برزہ فکالا گیا ہے۔ اس برزے کو آبرینٹنگ سورکج کہتے ہیں۔ اس برزے کو آبرینٹنگ سورکج کہتے ہیں۔ اس برزے کے بیار

حیمتی مشیزی ہاس کے اس کی حفاظت کے بھی خصوصی انتظامات

ہو جاتی ہے اور یہ برزومہاں کسی صورت تیار ہی نہیں کیا جا سکتا اور ند ہی حکومت کار من اس کی تفصیلات مہا کرتی ہے۔ اس کے سے م محمد معلوم ب تم کھنڈرات میں بغیر کسی سرکاری کام سے نہیں با سکتے لیکن کیا جوال سے ملاقات بھی اس سرکاری کام کی وجد سے تمی :...... عران نے کہا۔

سنس وہ تو بس ولیے ہی اس سے دوستی ہے۔اس سے گپ شپ کے لئے گیا تھا۔.... ور فیاض نے دھیا سے لیج س جواب

ادراس گپ شپ عے دوران تہمیں شاید الہام ہوگیا کہ تہمادا سرکاری کام کھنڈرات میں پہنٹے چاہے۔ کیوں۔ سنو فیاض سب کچھ تفصیل سے بتا دو کیونکہ یہ لڑی جیوائ یو رپی ہے اور کسی یورپی لڑک کا اس طرح تم میں دلچیسی لینا خاصا پراسرار مسئد ہے۔ اگر تم نے سب کچے نہ بتایا تو تجر تھے سکرٹ سروس کے چیف کو رپورٹ دی پڑے گی اور اس کے بعد تم جائے ہو کہ کیا ہوگا۔ ساری بات ڈیٹری بک چی چی جائے گی ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

ایک شرط پر یا دیتابوں کہ تم لیے ذیزی کو نہیں بناؤگ کے وکہ کہ میں اس کیں کیونکہ انہوں نے کچے خصوصی طور پر منع کیا ہے کہ میں اس کیں کے سلط میں جہاری مدد حاصل نہ کروں۔انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ تم نے میری مدد کی ہے تو وہ تھے گوئی مارنے سے بھی دریا نہیں کریں گے است موپر فیاض نے آخرکار بھیار ذاتے ہوئے کہا تو کمیں عمران کے جرے پر حقیق حرت کے تاثرات انجرائے۔

" کیا مطلب۔ ڈیڈی نے منع کیا ہے۔ کیوں "...... عمران نے

بہننی بڑی۔ بڑے صاحب نے ناور شاہی حکم وے دیا کہ امک بفت W کے اندر ہر صورت میں مجرم پکڑے جائیں اور پرزہ برآمد کیا جائے ورد مری باتی عمر جیل میں سرتے گررجائے گی اور ساتھ ی یہ حکم الل بھی وے دیا کہ میں تم سے کوئی مدو حاصل نہ کروں میں بے حد پریشان ہوا۔ چنانچہ میں نے اپنے ذمن کو بلکا پھلکا کرنے کے لئے جواك سے ملاقات كرنے كا موجاء جيواك سے باتيں ہوتى رہيں۔ اجانك جيون نے بتاياكه وه آثار قديمه ميں بے حد دلي ر الحق ہے۔ وہ کل راسٹوند کے کھنڈرات میں گئ تو اس نے دباں وو معروف يورني مجرموں اور پيشه ور قاتلوں كو ديكھا تو وہ بے حد حران ہوئي۔ چونکہ الیے مجرموں کو آثار قدمہ سے کوئی دلچی نہیں بو سکتی اس لئے اس کا خیال تھا کہ ان لو گوں نے وہاں کوئی اڈا بنا یا ہوا ہو گا۔ اس نے مجھے یہ بات اس لئے بتائی تاکہ میں اگر انہیں گرفتار کر لوں تو اس طرح سرے محکے میں کاد کردگی بڑھ جائے گی سیتانچہ میں ہوٹل ہے نکل کر ان کھنڈرات کا جائزہ لینے حلا گیا تا کہ وہاں کا جائزہ لینے کے بعد لین محکمے کے آدمیوں کو وہاں بلاکر انہیں تعینات کر سکوں لیکن جسے بی میں ایک کھنڈر میں داخل ہوا بھے پر جملہ کیا گیا اور میں ب ہوش ہو گیا۔ پر جب مجھے ہوش آیا تو میں بندھاہوا تھا اور دو غنڈہ بنا مقّامی آدمی دہاں موجود تھے جن میں سے ایک کے باتھ س کوڑا تھا۔ انہوں نے جھ سے گراس ڈیم کے بارے میں یوچھ کھ کی۔ وہ یہ معلوم کر ما چلہتے تھے کہ یہ کیس سیکرٹ سروس کو تو ٹرانسفر نہیں

ودسری مشیری منگوانی پڑے گی لیکن یہ اس قدر قیمتی ہے کہ پاکیشیا
اس کا محمل ہی نہیں ہو سکتا۔ بحتانچہ اس پرزے کو مکاش کرنے کا
مشن انشلی جنس کو سونپ دیا گیا۔ ایک انسپکرنے وہاں انکوائری کی
لیکن کچھ پتہ نہ جااس مرف اتنا معلوم ہوا کہ دہاں مسلح چو کمیداروں کو
کی گئیں ہے ہے ہوش کر دیا گیا اور پھر ہم جرب انہیں ہوش آیا تو
دو پرزہ غائب تھا۔ ولیے مشیری درست حالت میں تھی۔ اے تباہ
نہیں کیا گیا تھا۔ ۔۔۔۔ سوپر فیانس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
ہمر سیس محمران نے ہونے جباتے ہوئے کہا۔

* چر کیا۔ ہم نے بڑی مغزماری کی لیکن مجرموں کا کچھ پتد نہ حیالہ میں نے جہارے ڈیڈی سے کہاہے کہ یہ کسی بین الاقوامی عظیم کا کام ہے اس لئے یہ کیس سیرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا جائے لیکن انبوں نے انگار کر دیا۔ انبوں نے شاید اسے لینے محکمے کی اناکا مسئلہ بنا لیا ہے۔ بتنانی کل چیف سیرٹری نے اس سلسلے میں معوصی مینگ کال کی تحیارچونکہ بڑے صاحب نے اس میٹنگ کے سلسط میں معروف رہنا تھا۔ اوم ہونل گرانڈ کی مینج جیوان نے مجھے الماقات كى آفرك تفي اس لئ مين نے سوچا كه ميں وفتر جانے كى بجائے ہوٹل گرانڈ طلا جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے یو سفارم پہننے کی بجائے سوٹ بہن لیا۔اس پر حہاری جمایمی بگردگی اس لئے مجوراً مج آفس جانا پڑا۔ وہاں بڑے صاحب کا فون آگیا کہ وہ والی آ رہے ہیں جتانی تھے آفس میں موجود ایر جنسی کے لئے رکی ہوئی یو نیفارم

" اب ظاہر ہے کچے د کچے تو کرنا پڑے گا"..... موپر فیاض نے کما

"اوه اوه ديکيموعمران کيا ايسا ٻو سکتا ٻ که تم سيکرٺ سروس

نبیں۔ابابیامکن نہیں ہے کیونکہ اب اگر ابیا ہواتو ڈیڈی

ا اوو۔ اوه واقعی۔ تم تصکی کر رہے ہو۔ بچر بناؤ س کیا

کام کرواور کیا کرنائے۔اتنا برا فیپار تمنٹ ہے اور تم اس کے

سر نشنز نب ہو۔ کام کرواور مجرموں کو پکر کر ڈیڈی کے سلمنے بیش

ہے۔ سوئر فیاض نہیں ہے ۔ . . عمران نے مسکراتے ہوئے m

جبکہ تم خود بتارہے ہو کہ یہ پرزہ انتہائی اہمیت کاحامل ہے "-عمران اور پر اس سے پہلے کہ عمران مزید کی کتا مور فیاض اس حرح چونک پڑا جیسے اس کے ذہن میں اچانک کوئی خیال آیا ہو۔ ے جیف کو کہ کریے لیس سیرٹ سروس کو ٹرانسفر کرا دواس طرح مری جان چھوٹ جائے گی۔ پلیو عمران۔ تم میے دوست ہو مے بھائی ہو۔ بلہ یہ کام کرا دو اللہ سور فیاض نے انتہائی منت تجرے مجو جائيں گ ك تم نے تحج كركر ياكام كرايا ت- نيج ياك حباري كم بختي سرحال أبلك كى اور مين تهين چاہنا كه مرا دوست زندگی ہے ہائتہ وحو ہیٹے ۔۔۔۔۔عمران نے جواب دیا۔ كروں سور فيان نے انتائي مايوسانہ ليج ميں كما۔

كروو باكد ويذى كو بعى معلوم موسكے كدسو برفياض واقعي سوپر فياض

كيا جا رباد جمل توس فى كي بنافى سانكار كرويا ليكن انبول فى بھے پر تشدد شروع کر دیاتو میں نے سوچا کہ یہ بات بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے مجنانچ میں نے انہیں مہارے دیدی سے بونے والی میسہ کے بادے میں بتا دیا جس پر انہوں نے میرے سر پر جوٹ مار كر مجھے بے ہوش كر ديا اور اس ك بعد مجھے ہوش مبال آيا ہے "۔ سویر فیاض نے پوری تفصیل بناتے ہوئے کہا۔اس کے بہتے ہے ہی عمران مجھ گیا کہ وہ درست کر رہا ہے۔ کیا تم ان غنڈوں کو جانتے ہو '' عمران نے پو تھا۔ " نہیں "... سوپر فیاض نے جواب دیا۔ " جب تم وہاں پہنچے تو تم نے وہاں کوئی کار دیکھی تمی " مران نہیں۔ میں نے تو کوئی کار نہیں ویکھی تھی وہاں "..... سوپر فیاض نے جواب دیا۔ "ان غندوں كا حليه كيا تما " عمران في وجماتو سوپر فيانس نے صلیہ بتا دیا۔ " اس برزے کی کیا تفصیلات ہیں "...... عمران نے یو تھا۔ " نہیں میں نہیں باوں گا ورد تم نے اس پر کام کرنا ہے اور تهارے ذیذی کو معلوم ہو گیا تو وہ واقعی مجھے کولی مار دین گئے '۔ مو پر فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ " کیا تم ان مجرموں کو ٹریس کر لو گے اور یہ پرزہ برآمد کر لو گے

• شكريه مين نيكسى برجلا جاؤب كا اورجيب ميرا ممله لے آئے اللہ گا و پر فیاض نے اس طرح عصلے لیج میں کہا اور دروازے ک " جوزف" عمران نے كها تو دوسرے لمح جوزف اندر واخل ہواتو سویر فیاض اس کی وجہ سے رک گیا۔ مور فیاض کا سوٹ تیار ہے "...... عمران نے کہا۔ . " لیں باس "..... جوزف نے کما۔ ، نہیں مجھے کوئی سوٹ نہیں جاہتے میں ایسے ی ٹھیک ہوں ۔ سویر فیاض نے کہا وہ واقعی ناراض ہو گیا تھا۔ * تہاری مرضی ۔ ولیے یہ بتا دوں کہ بچر حمیس لینے زخموں کے بارے میں تفصیلات ڈیڈی کو بتانی پریں گا۔ یہ سوچ او - عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ " ہونبد۔ ایک تو جہارے ڈیڈی مجی میرے کے عذاب کا فرشتہ ین عکے ہیں۔ ہونہد کہاں ہے سوٹ "..... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لیجے میں کہا۔ ، تو ڈیڈی مہارے کے عذاب کا فرشتہ ہیں اور ان کے اکلوتے لڑکے سے تم موٹ لے رہے ہو۔ ٹھیک ہے الیے بی جاؤادر بھکتو۔ نتکی کا زمانہ ہی نہیں رہا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ " جوزف کماں ہے سوٹ - جاو مرے ساتھ "..... سور فیاض نے جملائے ہوئے لیج میں جوزف سے کہا۔

" ہونہہ - تھکی ہے لین سنو کیا تم میری شفیہ طور پر مدد ، پر كروك بلز مور فياض في كما-" نہیں سوری ۔ یہ مشن واقعی حمسی مکمل کرنا ہو گا۔ ڈیڈی کا فیصلہ درست ہے اگر میں نے ہر بار حہاری مدد کی تو تم واقعی تکے ہو جاؤ گے۔ نہیں میں ممہیں تکها بنا کر نوکری سے نہیں نکوانا عابات۔ عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض ایک جھنکے سے ا من کھوا ہوا۔ اس کے جرے پر یکھت غصے کے تاثرات ابجر آئے۔ و تو تم مجھ طعنے دے رہے ہو مجھے۔ سرنٹنڈنٹ فیاض کو ۔ تو حہارا خیال ہے کہ میں نکما ہوں۔ میں تمہارے بغر کچ نہیں کر سكا اب سي تهيس باون كاكه كام كيے بوتا بي سي مور فياض نے انتہائی عصیلے لیج میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ * سنوا کیب منٹ۔ سلیٰ مجامجی کا فون آیا تھا۔ میں نے انہیں بتآ دیا ہے کہ تم سرکاری کام میں معروف ہو اس لئے رابطہ نہیں کر سکتے۔ میں نے جان بوجھ کر حمہارے زخی ہونے کا انہیں نہیں بنایا اس اے باقی کمانی تم خود بنالینا۔ واسے حماری سرکاری جیب واس کھنڈرات میں موجود ہے۔ اگر تم چاہو تو میں جوزف کو حمارے ساتھ بھجوا دیا ہوں وہ حمیس کھنڈرات میں پہنیا دے گا تاکہ تم ای سرکاری جیب میں واپس آ بھی کی۔۔۔۔۔ عمران نے بھی کری سے اٹھتے

کیس ٹرانسفر ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ملک سے ہی فراد ہو جائیں۔ کیس انٹیلی جنس کے پاس رہے گاتو وہ مطمئن رہیں گے ۔۔ عمران نے جو اب دیتے ہوئے کہا۔ · آب کو کسیے ان ساری تفصیلات کا علم ہوا ہے مسس بلک زیرو نے حمرت بھرے لیج میں یو چھا تو عمران نے فیاض کی بیوی کے فون آنے ہے لے کر ابرانا ہاؤس میں فیاض ہے ہونے والی بات چیت کے بارے میں اسے تفصیل بتا دی۔ " وليے عمران صاحب يہ كيس لكنا ہے سور فياض كے بس كا روگ نہیں ہے۔اے سیکرٹ سروس کو ہی مکمل کرنا پڑے گا"۔ و نہیں اے کام کرنے دوراصل مسئلہ اس پرزے کی برامدگی کا ہے۔اس پر میں ٹائیگر کے ساتھ کام کروں گا اور اگر ضرورت پڑی تو پر سیرت سروس کو بھی حرکت میں لایا جا سکتا ہے عمران نے " تھ کی ہے۔ جیسے آپ کہیں " بلک زیرو نے جواب دیا۔ ت تم صفدر کی ڈیوٹی نگا دو کہ وہ گرانڈ ہوٹل کی مینجر جیونٹ کے بارے میں تفصیلات النھی کرے سفاص طور پریورپ میں اس کی کارکروگی وغیرہ "..... عمران نے کہا۔ " تو آپ کا خیال ہے کہ جیوات نے خاص طور پر فیاض کو محندرات میں مجوایا اور محروبان سے اس سے معلومات حاصل

* سوری جب تک باس نہیں کہیں گے آپ کو سوٹ نہیں مل سكنا السر جوزف في مؤدباء ليج من جواب دينة موك كما توسور فیاض پر پختا ہوا در دازے سے باہر نکل گیا۔ " اے سوٹ پہنا دو ورنہ نیکسی والے نے اے سیدھا ہسپتال کے جانا ہے۔ جاؤ" عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا کمرے ے باہر نکل گیا۔ عمران نے سابقہ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تنزی سے منسر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ "ايكستو" رابطه قائم بوتے يى مخصوص آواز سنائي دي-" عمران بول رہا ہوں بلک زیرہ رانا ہاؤس سے۔ گراس ڈیم کی انتہائی قیمتی مشیزی کا اہم ترین پرزہ چوری ہو گیا ہے اور چیف سکرٹری نے یہ کمیں سکرٹ سروس کی بجائے انٹیلی جنس کو دے ویا ہے ۔۔۔۔ عمران نے کما۔ ۔ کیا یہ پرزہ اس قدر اہمیت رکھتا ہے کہ کیس سیکرٹ سروس کے یاس آنا چاہئے "...... بلک زیرہ نے حیرت بجرے کیج میں کہا تو عمران نے ایسے تقصیل بتا دی۔ " اوه۔ پھر تو واقعی یہ کسی سکرٹ سروی کا ہے۔ کیا میں مرسلطان سے بات کروں اسس بلکی زیرونے کما۔ * نہیں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ کیس انتیلی جنس کے پاس ى ربهنا جلبية البنته مين ليهذ طور يركام كرون كاكيونك مجرم اس بات کی ٹوہ میں ہیں کہ گئیں سیکرٹ سروس کو تو ٹرانسفر نہیں ہو رہا۔اگر

سویر فیاف لینے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سلمنے گراس ڈیم کی فائل موجو و تھی کہ یاس پڑے ہوئے فون کی تھٹٹی بج اتمی تو مویر فیاف نے بات برحاکر رسیور اٹھالیا۔

میں "..... مورفیاض نے تحکماند نیج میں کما۔ * انسیکر رضا بول رہا ہوں سر السلام دوسری طرف سے ایک قدرے چبکتی ہوئی آواز سنائی دی۔انسپکڑ رضاحیہ ماہ قبل سنرل انٹیلی

جنس میں شامل ہوا تھا۔ وہ نہ صرف اعلیٰ تعلیم بافتہ تھا بلکہ انتہائی فان ، تر اور فعال تضيت كا مالك تعاد انتيلي جنس مي آنے ہے قبل اس نے گریٹ لینڈس باقاعدہ عملی تربیت بھی حاصل کی تھی

ادر انتیلی جنس میں شامل ہوئے گو اسے بہت کم عرصہ ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے خاصے اہم کارنامے مرانجام دینے تھے۔ سویر

فیاض الیے آدمیوں کے ہمیشہ خلاف رہا تھا کیونکہ اس طرح وہ مجھا

كس "..... بلك زيرون كها-" ہو سکتا ہے کہ ایسا ہوا ہواوریہ بھی ہو سکتا ہے کہ الیمان ہو۔

یہ سب کھ تو تقصیلات معلوم ہونے کے بعد ی سلمنے آئے گا۔ میں سرسلطان سے بات کر مے اس پرزے کے بارے میں تفصیلات منگوالوں گا "...... عمران نے کہااور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور ر کھ دیا اور بچرا تھ کھڑا ہوا۔اس نے سوچا تھا کہ وہلے ٹائیگر کی ربورث آ جائے میروہ سرسلطان سے بات کرے گا اس لئے فی الحال اس نے

وابس فلیٹ برجانے کا فیصلہ کیا تھا۔

سوچتا رہتا ہوں احمق آدمی۔ بہرحال بولو کیوں فون کیا ہے "۔ سویر

فیاض نے مذ بناتے ہوئے کہا۔ گو اس کا ابجہ بیط ہے زم تھا لیکن بہرمال اس میں جملابت کا عندمراب بحی موجود تھا۔

میں نے گراس ڈیم کے مجرموں کا کلیو طاش کر ایا ہے ۔۔
دوسری طرف سے انسکٹر رضائے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل
بڑا۔

ادہ۔ادہ وری گذے تم دافعی الجھے ادبی ہو۔جلدی بناؤ کہاں ہیں
مجرم۔جلدی بناؤ کہاں ہیں نے اجہائی بے جین سے لیج میں

ہا۔
"سر مجرم جس کار میں گراس ڈیم گئے تھے میں نے بڑی زبرد ست
جدو جہد کے بعد اس کا سراغ لگا لیا ہے۔ یہ کار چیف کلب کے نام
رجسٹرڈ ہے۔ چیف کلب کے مینج مارٹی سے میں ملا تو اس نے بتایا کہ
یہ کار گزشتہ وہ ہفتوں سے ور کشاپ میں ہے۔ اس نے کچھے اس
ملسلے میں کافذات بھی دکھائے۔ میں دہاں سے ور کشاپ گیا تو کار
وہاں موجود تھی اور وہاں سب نے یہی جواب دیا کہ کار واقعی دو

ہفتوں سے سہاں موجو وہ اور ان دو ہفتوں کے دوران وہ ور کشاپ سے باہر نہیں گئ لیکن میں نے ور کشاپ کے رات کے جو کیدار کو ومعونڈ ٹکالا۔جب میں نے اسے جیل میں ڈلوانے کی و همکی دی تو اس نے زبان کھول دی۔اس نے بتایا کہ ایک شام ور کشاب بند ہونے

کے زبان تھول دی۔اس نے بنایا کہ ایک شام ور کشاپ بند ہوئے کے بعد ور کشاپ کا آدمی یو نس آیا اور کار لے کر حلا گیا اور نچر یہ کار . تھا کہ ڈائریکر جزل کے سامنے اس کی حیثیت کم ہو سکتی ہے لیکن ولچپ بات یہ تھی کہ انسیکر رضا ہے سور فیاض بھی ہے حد خوش تھا کیونکہ انسیکر رضا سور فیاض کی کروریاں بھی اتھا اس کے دو اس ک باقاعدہ خوشامد کیا کرتا تھا اور اپنے آپ کو بڑے فخریہ لیج میں سورہ فیاض کا شاگر و کہا کرتا تھا۔ بھی وجہ تھی کہ سور فیاض بھی دو سرے سینئر انسیکڑز کی نسبت اہم کاموں کے سلسلے میں اے بی ترقیع دیا کرتا تھا۔

سوری سر میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔ آپ بقیناً کوئی اہم بات سوج رہے ہوں گئے '۔۔۔۔۔ انسیکٹر رضاکا کوجہ یکفت خوشاھانہ ہو گیا۔ " تو اور کیا۔ تم یہ تحجیج ہو کہ میں وفتر میں بیٹھ کر غیراہم باتیں

کسی وجہ کے چڑھ دوڑا تھا۔

رسیور رکھا اور سلمنے موجو دفائل بند کر کے اس نے میر کی دراز میں ر کمی اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا البتہ اٹھ کر اس نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے سٹینڈ پر موجو دائن کیپ اٹھا کر سریر رکھ لی تھی۔ تعوری دیر بعد اس کی جیب انتمائی تر دفتاری سے لا تانی ٹاؤن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لا ٹانی ٹاؤن پہنچ کر اس نے جلد می راجو کاہوٹل تلاش کر لیا۔ یہ ایک کافی بڑالیکن عام ساہوٹل تھا۔ شیٹوں والے دروازے تھے اور اندر تیزروشنیوں میں بیٹے ہوئے لوگ باہرے بخوبی نظر آ رہے تھے لیکن اندر موجود افراد کو ایک نظر و ملصة بى معلوم بو جاتا تحاكه ان كا تعلق زير زمين ونيا سے ب البته زر زمین دنیا کے بھی انہائی تھرڈ کلاس طبقے سے ان کا تعلق نظر آتا تما۔ جسے بی سوپر فیافس کی سرکاری جیب ہوٹل کے باہر رک سوپر فیاض نیج اترا ہی تھا کہ ایک طرف سے درمیانے قد لیکن ورزشی جمم کا نوجوان جس کے جمم پرعام ساسوث تھا تیزی سے سوپر فیاش کی طرف بڑھا۔ یہ انسیکڑ رضا تھا۔ " تم يونيفارم مين نهين ہو انسكر رضا"..... سوپر فياس نے اے دیکھتے ہی بگڑے ہوئے لیج میں کہا۔ " مربو سفارم کی وجد سے اوگ ڈرتے ہیں اور کھل کر بات نہیں كرتے اس ليے ميں فيلڈ ميں كام كرتے وقت يو نيفارم استعمال نہيں **گر تا"...... انسپکژر ضانے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔** " ہونہہ ۔ آؤ"..... سوپر فیاض ۔ 🕹 کما اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھا تا وہ

رات کے چھلے ہر واپس آئی۔اس یونس نے جو کیدار کو بھاری رقم دی تھی کہ وہ اپنی زبان بند رکھے گا۔ اس کے بعد یونس غائب ہو گیا۔اس نے ورکشاپ سے طویل رخصت لے لی۔ میں نے یونس کی ربائش گاہ معلوم کر لی اور میں جب وہاں گیا تو دہاں گالا تھا۔ ہمایوں نے بتایا کہ یونس عباں اکیلارہا تھا اور گزشتہ ایک ہفتے ے وہ رہائش گاہ پر نہیں آیا۔ وہاں محلے داروں سے البتہ تھے یہ معلوم ہو گیا کہ یونس کا بھائی عالم مشہور بدمعاش ہے۔وہ لاٹانی ٹاؤن کے مشہور غندے راجو کا وست راست ہے۔ اس راجو کا اس بورے علاقے میں ہولڈ ہے۔اس کا ایک ہوٹل اس علاقے میں موجود ہے جہاں کھلے عام منشیات فروخت ہوتی ہے اور جوا مجی ہوتا ہے۔ اب میں وہاں جا رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں "-انسيكژرضانے تغصيل بتاتے ہوئے كہا۔ " تم اس وقت كمال سے كال كررہے ہو" سور فياض ف " اس علاقے کے پبلک فون بو وقد سے جہاں یونس کی رہائش گاہ ب "..... انسپکررضائے جواب دیا۔ " تصك ب تم وہاں سے لاٹانی ٹاؤن كے اس راجو ہو مل ير جہنچ س خود می وہاں آ رہا ہوں اور سنو تم نے اب مری بدایات کے مطابق کام کرنا ہے " سور فیاض نے تیز لیج میں کہا۔ · یس باس "..... ووسری طرف سے کہا گیا تو سوپر فیاض نے

" وہ بھی استاد کے ساتھ گیا ہوا ہے" پہلوان منا خنٹرے نے اللہ و کے دیادہ بگڑے ہوئے کچے میں کہا تو سوپر فیاض نے یکفت اپنا مرکاری ریوالور ایک جھنکے سے نکالا اور دوسرے کمح دھماک ک ساتھ ہی اس غندے کی چیخ ہے ہال کوئے اٹھا۔اس کے ساتھ بی ہال میں موجود سب افراد بے اختیار اٹھ کھوے ہوئے البتہ انسکر رضا نے بھی بحلی کئی تیزی ہے ریو الور نکال لیا تھا۔ " حرام زادے بھے ے مند نمر حاکر کے بات کر رہے ہو۔ جانے ہو میں کون ہوں۔ سنرل انٹیلی جنس کا سرنٹنڈنٹ ہوں مجمجے۔ یو لو کہاں ہے وہ منہارا راجو اور عالم سربولو وربة اس بار کولی دل میں مار دوں گا "..... سوپر فیاض نے طلق کے بل چینتے ہوئے کما اور وہ خندہ جو اپنے کان پرہائق رکھے ہوئے تھا اس کا ہاتھ خون سے بجر گیا تماراس كے جرے يرتكليف كے ساتھ ساتھ خوف كے باثرات ابجر " وه وه اپنے وفتر میں ہے۔اساد اپنے دفتر میں ہے "...... اس بار اس غنڈے کا لہجہ فدویانہ تھا۔ " جاؤ انسپکر رضا بلا لاؤات عبال- جاؤ"..... موپر فياض نے انسیکر دضا سے مخاطب ہو کر کہالیکن اس سے پہلے کہ انسیکر دضا وہاں سے آگے بڑھتا سائیڈ کی دیوار میں موجود دردازہ کھلا اور ایک بہلوان عاآدمی اندر داخل ہوا۔اس کی بڑی بڑی تھی مو پھیں تھیں۔ کانوں عل اس نے ہمروں کے ٹالیں چسنے ہوئے تھے۔اس کی ناک پر زخم کا

ہو ال سے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ پھروہ جیسے ی ہال میں واحل ہوا اس نے بے اختیار نصنے بھیلائے کیونکہ اندر منشیات کی انتمائی سکروہ بو موجود تھی۔اس نے ایک نظر مال میں موجود افراد پر ڈالی۔ سب چھٹے ہوئے غناے اور بدمعاش نظر آ رہے تھے لیکن اس وقت ان میں سے کوئی بھی منشیات استعمال ند کر رہا تھا۔ شاید سرکاری جيب اور موير فياض كي يو نيفارم ويكهر كربنگامي حالت مين سب كيد روک دیا گیا تھا۔ سوپر فیاض تنزی سے مزا اور ایک طرف ہے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس کے پیچھے ایک لمبے لمبے بالوں والا پہلوان منا آدمی کھڑا تھا جس کے جسم پر تیز سرخ رنگ کی ہاف استین کی شرت اور جیزگی تنگ پتلون تھی۔شرٹ پر سلمنے کی طرف ایک نیم عریاں لڑکی کی تصویر بن ہوئی تھی۔اس پہلوان مناآدمی کے لمب بال اس کے کاندھوں پر بر رہے تھے۔اس کے جرے پر زخموں کے کئ مندمل نشانات تھے جس کی وجہ ہے اس کا چرہ کافی وحشت ناک نظر * راجو كمال ب " سوير فياض في كاؤنثر ك قريب يسخية ي انتبائي عصلي ليج ميں كها-"اسادموجود نہیں ہے" اس پہلوان مناآدی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ " اس كا دست راست عالم كبال ب" مور فياض في بعى

بگڑے ہوئے لیج میں کہا۔

تصويريں لکی ہوئی تھیں۔

Ш

k

راجو بول رہا ہوں۔ عالم جہاں بھی ہو اسے ملاش کر کے مری اس سے الجمی اور فوراً بات کراؤ "..... راجو نے بڑے تھکمانہ اور چیچنے ہے چوئے کیج میں کہا اور کچر دوسری طرف سے بات من کر اس نے نشان تھا۔ وہ اپنے ہمرے مہرے سے ہی کوئی جیٹنا ہوا مندہ و کھائی وے رہاتھا۔ مرانام راہو ہے جناب سید مراہوٹل ہے جناب اگر آپ اپنے

مرانام راجو ہے جناب سید مراہوٹل ہے جناب اگر آپ اپنے آنے کی اطلاع وسلے بھجا دیتے تو میں آپ کا باہر استقبال کر آپ آئیے جناب میرے وفتر میں جناب اس غنڈے نے وائت لکالتے ہوئے انتہائی فدویانہ کیج میں کہا۔

وہ ممبارا ومت راست کمان ہے۔ اسے پیش کرو "...... موپر فیاض نے خراتے ہوئے کما۔

وہ تو جناب ایک مضتے سے غائب ہے۔آب ب شک میرے سب آدمیوں سے تو چو لیں جناب میں تو آپ کا خادم ہوں آپ سرکاری آدمی ہیں۔آپ کے ساتھ تعاون تو میرا فرض ہے ۔۔۔۔۔ راجو نے ایک بار مجردانت کالمنے ہوئے کہا۔

آپ جناب یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔آپ بہت بڑے افسر ہیں۔ ہم تو آپ کے سلصنے کوٹ کوڑوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے نے کہا اور میز کی سب ہے نجلی وراز کھول کر اس نے اس میں بجرے للہ ہوئے کافی سارے اخبارات باہر نکالے اور نچر انہیں دیکھ دیکھ کر اوھر ادھر کرنے نگا۔

۔ یہ ویکھیں۔ یہ ہے اخبار ۔ . . . ایک اخبار اٹھاکر اس نے میز پر سوپر فیاض کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ سوپر فیاض نے اس سے اخبار لیا اور اے دیکھنے لگا۔ اس میں واقعی یونس کے قتل کے بارے میں

یں۔ تفصیلات موجود تھیں اور اس کی لاش کا فوٹو بھی چیپا ہوا تھا۔ " یہ داقعی یونس ہے جتاب۔ میں نے اس کا صلیہ معلوم کیا تھا ۔

انسیکڑ دنسانے کیا۔

اوہ پر اس عالم سے طنے کا کیا فائدہ۔ آڈ جلس کھے سماں وحشت ہور ہی ہے سور فیانس نے ایک جھٹلے سے اٹھتے ہوے کہا۔ اِس کے ساتھ ہی انسپکر رضا اور راجو بھی کھڑا ہو گیا۔ اس لحے فون کی

تھنٹی نئج اٹھی تو راہونے رسیور اٹھالیا۔ * * ٹھیک ہے اے بھیج دو مرے پاس "...... راجو نے کہا اور سیون کمہ دا۔

یونس کا مجائی عالم مہاں پھن گیا ہے اگر آپ اس سے ملنا پیند کریں تو وہ آرہا ہے"...... راجو نے انتہائی خوشارانہ لیج میں کہا تو مورد ڈیاش ہونٹ جہاتا ہوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے

می انسپکٹر رضا اور راجو بھی کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ پہتلہ کمجوں بعد دروازہ محلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ مجی لباس ادر پیرے مہرے " جناب ابھی اس کا پتہ چل جائے گا لیکن جناب اس نے کیا کیا ہے کہ آپ جیئے بڑے افسر کو اس کی مگاش کے لئے آنا پڑا ہے "۔ راجو نے خوشامدانہ لیج میں کہا۔

اس نے کچے جس کمیا۔ میں نے اس سے ایک سرکاری معالمے میں کچ معلومات عاصل کرنی ہیں اسساس ور فیاض کے بولنے سے میلے انسکٹر رضابول بڑا۔

تم خاموش رہو کیا تہیں اتنا نہیں معلوم کہ جب افسر موجود ہو تو ماتحت نہیں بولا کر تا۔ نائسنس ۔ سنو راجو اس عالم کا بھائی یونس ہے اور ایک کئیں کے سلسلے میں وہ ہمیں مطلوب ہے تحجے اور وہ غائب ہے "..... سوپر فیاض نے انسکٹر رضا کو ٹو کئے کے بعد راجو سے مخاطب ہو کر کہا اور انہیٹر رضا نے بے اختیار ہونٹ جھنے دا

اس کا بھائی یونس وہ تو ہلاک ہو چکا ہے بیتاب '''''' راجو نے چونک کر کہا تو سوپر فیاض امر انسپگر رضا دونوں چونک پڑے۔ بر الک مدر کا بر سے کسید سے بیٹر فیاف انتہار کر جہ میں۔

" ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ کیسے "..... سوپر فیاض نے انتہائی حمیت بجرے لیج میں کہا۔

" بتناب دو روز ہملے اسے کسی نے ہوٹل ماشوری کے برآمدے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اس کی تفصیلات اخبارات میں آئی تھیں۔ اس کا فوٹو بھی چھپا تھا۔ ایک منٹ میں دکھانا ہوں"۔ راجو

" جناب راسرْ علاقے کا کینگسٹر ہے۔اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں جتاب عالم نے جواب دیا۔ "كمان باس كااذا" مورفياش في الصح بوك يوجما * بحتاب راسٹر کالونی میں اس کا کلب ہے، طوفان کلب جتاب۔ بہت مشہور کلب ہے جناب المسسام کے جواب دیا۔ · ٹھیک ہے۔ مرے ساتھ حلو ہم اس طوفان سے ملتے ہیں۔ و کیصاً ہوں کہ اس طوفان کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں اور سنوراجو اگر تم نے اس طوفان کو فون کرایا اور ہمارے آنے کی اطلاع وے دی تو چرند يد جمارا مولل رے گاورند تم مجع سورفياض نے كا-م جناب میں آپ کا خادم ہوں۔ ویسے بھی یہ طوفان تو مرا مخالف ہے جناب۔ میں تو جناب چاہماً ہوں آپ اے کو لی مار دیں "۔ راجو نے وانت نکلنے ہوئے کہا۔ " أوَ السيكرُ اور اس عالم كو ساتف لے أوْ"..... مور فياض في وروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ " بعناب وه " عالم نے کچھ کہنا جاہا۔ " شث اپ تم انسلی جنس کے ساتھ جا رہے ہو۔وہ جہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکآ سوپر فیاض نے انتہائی عصلے لیج میں کہا اور عالم اخبات میں سرملا کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد سوپر فیاض کی جیپ راسٹر کالونی کی طرف اڑی چلی جاری تھی۔عالم اس کی جیپ کی عقبی سنیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ انسپکٹر رضا دوسری جیپ میں تھا۔

سے بدمعاش اور غندہ ی نظر آ رہا تھا البتہ اس کے چرے پر حمرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات منایاں تھے۔ شاید اے باہر بنا ویا گیا تھا کہ دفتر میں انٹیلی جنس کے آفسیر موجو دہیں۔ " حمارا نام عالم باور تم يونس كے بھائي مو" سوير فياض نے بھاڑ کھانے والے کیجے میں کہا۔ " مي صاحب "..... عالم نے انتہائي مؤد بانہ ليج ميں كما-و نس کماں ہے سوپر فیاض نے ہونے جباتے ہوئے اے ہلاک کر دیا گیا ہے جناب اور میں اس کے قاتل کی ملاش یں ہوں اس سے میں آجکل میاں نہیں آرہا تھا مسس عالم نے جواب کن بنیادوں پر اے تلاش کر رہے ہو ۔ ۔ ، سوپر فیاض نے م جناب مجمعے اتنا معلوم ہوا ہے کہ یونس چند روز پہلے بہاں کے ا کیب مقامی بد معاش اور کینگسٹر طوفان کی ملازمت کریا رہاتھا اور اے ہلاک بھی اس طوفان نے کرایا ہے۔ طوفان بہت ہزا آدمی ہے اس نے میں تو اے کچے نہیں کہ سکتا البتہ میں اس آدمی کو تلاش کر رہا ہوں جس نے مرے بھائی کو گولی ماری تھی۔اس کے شیخے میں تو میں گولی آبار سکتا ہوں ۔ . . عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔ " طوفان کون ہے ".... سو پر فیاض نے چو نک کر یو چھا۔

W

W

W

اس نے عمران اس کی آواز دبھی خاتھا۔

علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ ۔ عمران

ف جان بوجھ کر تفت اور تحکمانہ لیج میں کہا تاکہ طازم انگار دکرے

فی جان بوجھ کر تفت افسران کی عادت ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں سے

فون پر بات نہیں کرتے اس لئے طازم فون کرنے والوں کو خود ہی
مال دیا کرتے ہیں۔

"ا چھا صاحب" دوسری طرف سے مؤدباند کیج میں کہا گیا۔ " بہلو سلطان بول رہا ہوں" چند کمحوں بعد سرسلطان کی آواز شائی دی۔۔

آپ نے ناشتہ کر لیا ہے یا ابھی کرنا ہے ' عمران نے میں تا ہیں ہیں

مسکراتے ہوئے ہو جہا۔ " اوہ کیوں۔ کیا سلیمان نے ناشتہ دینے سے انکار کر دیا ہے"۔

سرسلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

سلیمان کا ناشتہ تو سلیمانی ہی ہو سکتا ہے اور آپ جائے ہیں کہ ملک سلیمانی کی ایک چھی کے فرکر نے کو ملک سلیمانی کی ایک چھی کے دل چلائے گئا ہے جبکہ آپ سلطان ہیں تو ظاہر ہے ناشتہ بھی سلطانی کرتے ہوں گے اور تاریخ کی کتابوں میں سلطانوں کے ناشتے کی جو تفصیلات لکھی ہوئی ہیں وہ یوھ کر تو ہی جاہتا ہے کہ نائم مشمین ادنجاو

کر کے شہنشفاہوں کے دور میں مکتئ جایا جائے لیکن جب تک نائم ۔ مقین ارجاد ہو آپ سے بھی تو ناشتہ کیا جا سکتاہے۔ چلیں آپ مران نے ناشتے کے بعد ایک اخبار اٹھایا ہی تھاکہ اس کی نظریں ایک دو کالی خبر پر پڑ گئیں اور دہ بے اختیار چونک پڑا۔ یہ خبر گراس ڈیم کے بارے میں تھی۔ عران کی نظریں تیری سے اخبار پر دوڑتی گئیں۔ تفصیل کے مطابق گرائر، ڈیم کے لئے جو گیٹ بنائے گئے تھے انہیں رات کو دہشت گردوں نے ہم بلاسٹ کر کے تباہ کر ویا ہے۔ دہشت گرد کیا ہے۔ دہشت گرد کیا ہے۔ مران گیشوں کے تباہ ہونے سے کروڈوں کا نقصان ہو گیا ہے۔ مران نے اخبار میزر رکھا اور رسیور اٹھا کر تیری سے غیر ڈائل کرنے شردی کے دینے۔

" بی صاحب " رابط قائم ہوتے ہی ایک مؤدباند می آواز سنائی دی۔ عمران نے سرسلطان کی کو نعی فون کیا تھا کیونکہ اسے سرسلطان کے آفس جانے کا وقت معلوم تھا اور اس کھاظ سے اس وقت انہیں رہائش گاہ پر ہو ناچلہے تھا۔ بوسطے والا کوئی نیا ملازم تھا

طرف سے سرسلطان بے اختیار کھلکھلاکر ہنس بڑے۔ * حمادے بتائے بغیری میں مجھ گیا ہوں اس سے خدا حافظ کیونکہ ابھی میں نے تیار ہو نا ہے۔ دفتر میں انتہائی ضروری کام ہے اور محمے صدر صاحب کے یاس بھی جانا ہے" سرسلطان نے و همکی دینے والے انداز میں کہا۔ " تیار ہو نا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا کی رہ گئ آپ میں جو تیاری کر ے آپ نے یوری کرنی ہے "...... عمران نے کہا۔ " بس اب مزيد فضول بات نبين طبي گ- بولو كيون فون كيا ہے ورند رسیور رکھ دوں گا" سرسلطان نے کہا۔ " چلیئے میں آنٹی سے یو جھ لوں گاسان سے زیادہ آپ میں موجو د کی سے اور کون واقف ہو سکتا ہے۔ دیے ایک کی تو میں مجھ گیا ہوں۔آپ نے سرسلطان کی بجائے صرف سلطان کہا ہے اس لئے سر والی کمی تو ببرحال سلمنے ہی ہے "..... عمران بھلا اتنی جلد کہاں باز آنے والا تھالیکن دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔ سی بات ہمیشہ کووی می ملتی ہے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کریڈل وباکر اس نے ایک بار پھر منسر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ "حي صاحب" ملازم كي آواز دو باره سنائي دي-" سرسلطان سے بات کراؤ میں علی عمران یول رہا ہوں"۔ عمران

شہنشاه بنا مہی سلطان تو بہرحال ہیں " عمران کی زبان پوری ر فتار ہے رواں ہو گئ تھی۔ ۔ میں تو ناشتہ کر چکا ہوں اگر تم کہو تو میں ملازم کے ہاتھ جمجوا دوں '۔ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کما۔ * کتنے ٹرکوں میں بحر کر آئے گا ناشتہ '..... عمران نے برے اشتیاق برے لیج میں یو جھا۔ * ٹرکوں کا کیا مطلب۔ ملازم لے آئے گاٹرے میں دو توس ایک انڈہ اور ایک پیالی چائے۔ اور کیا ہوتا ہے ناشتہ اس سرسلطان نے جان ہوجھ کر کیا۔ * لاحول ولا توة - يه سلطانی ناشته ہے اس سے تو انجھا سليمانی ناشتہ ہے۔ چار پراٹھے قیمہ بجرے، چار انڈوں کا آملیٹ اور "۔ عمران ، بس بس تحج معلوم ب سليمان تهيي جو ناشته دياً ببرطال بولواس وقت كيوس فون كياب-سين فورجاناب -- سرسلطان نے عمران کی بات در میان سے بی کافتے ہوئے کہا۔ و وفتر تو آپ روز جاتے ہیں آج مجنی کر لیں باک میں آپ کو سلیمانی ناشنے کی تفصیل بنا سکوں کھے امید ب وزر کے وقت تک یہ تفصل مکمل ہو جائے گی۔اس کے بعد میں پنج سلیمانی کی تفصیل شروع کروں گااور اگر الندنے آپ کو اور مجھے عمرِ خصر عطا کر دی تو پھر ور کی تفصل کا بھی وقت آ جائے گائے ۔ عمران نے کہا تو دوسری

عباں فریادی کری پر بیٹھا ہے اور سلطان کھڑا ہے۔ یہ محلا کہاں کا انصاف ہے اس لئے یا تو آپ بھی بیٹیر جائیں یا تچر تجم بھی کمڑا ہونا ساتھا ہے۔ اس کے یا تو آپ بھی بیٹیر جائیں یا تچر تجم بھی کمڑا ہونا پڑے گا عمران نے کہا۔ * تم بیٹے بی رہو کیونکہ حہارے پاس سوائے باتیں کرنے کے اور کوئی کام نہیں ہے جبکہ مجھے کام کرنا ہے "سرسلطان نے کما ا او کے آپ کو واقعی دیر ہو رہی ہو گی۔اسل میں آپ سے بات كر كے ميں ناشنے كى كى يورى كرلية موں - مسئدي ب كدياكيشيا میں کوئی گراس ڈیم بن رہا ہے۔اس کے لئے انتمالی قیمتی مشیزی ا امپورٹ کی گئی ہے جس کا کوئی اہم ترین آپریٹنگ پرزہ چوری ہو گیا ے اور آج کے اخبار میں فر موجود ہے کہ اس کے گیت بم دهماکوں سے تباہ کر دیئے گئے ہیں اور کیس شاید انٹیلی جنس کے پاس ہے "...... عمران نے کہا۔ م باں میں نے خبر برحی ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کو میں نے کئ بار کہا ہے کہ یہ کیس سکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیں لیکن وہ کتے ہیں کہ یہ انٹیلی جنس کا کسی ہے۔ آج میں صدر صاحب سے بات کروں گا"..... سرسلطان نے کہا۔ "آپ بات نه کریں کیس انٹیلی جنس کے پاس ہی رہنے دیں كيونكه الك بارني باقاعيره اس سلسله مين تشويش مين مبتلا ب- اكر اے اطلاع مل گی کہ کمیں سیرٹ سروس کو ٹرانسز کر دیا گیا ہے تو وہ ملک سے فرار ہو جائیں گے اس لئے کمیں سوپر فیاض ہی طل

جی صاحب ملازم نے کہا۔ " بان يولو كيامسئله بي "..... مرسلطان في كما-" ارے ارے تغیر القابات سے سلطان نے فریادی کو فریاد کرنے کا کہہ دیا ہے۔انصاف ای جگہ القابات ای جگہ '۔عمران نے کہا ۔ " تم باز نہیں آؤ گے۔آخر عکر کیا ہے۔ کیااب پرسٹان کرنے کے نئے میں بی رہ گیا ہوں "..... سرسلطان نے اس بار قدرے عصیلے " اوه سوری سرسلطان۔ آئی ایم رئیلی سوری۔ معافی چاہتا ہوں '۔ عمران کا لچہ یکفت سیاٹ ہو گیا۔ میں اس اداکاری بند کرو میں مہاری رگ رگ سے واقف ہوں متھیے۔ بولو کیا بات ہے ورنہ میں رسیور رکھ دوں گا اور پھر سیرها حمهارے فلیت پر کی جاؤں گا۔ حمهاری امال بی اور ڈیڈی کو ساتھ لے کر "..... مرسلطان نے کہا۔ "ارے اربے یہی انصاف ہے آپ جیے سلطان کا کہ ایک نہیں ود جلاد ساتھ کے کر آئیں گے عمران نے انتہائی خوفردہ سا اچہ بناتے ہوئے کہا تو سرسلطان اس بار واقعی ہے بسی کے سے انداز میں " او کے اب میں مزید کیا کہوں ٹھیک ہے میں رسیور لے کر بیٹھ جاتا ہوں "..... سرسلطان نے کہا۔ و بعنی اہمی تک آپ رسیور لے کر کموے ہیں۔ لاحول والقوق-

گاالبتہ میں پرائیویٹ طور پراس پر کام کر ناچاہتا ہوں۔ میں نے آپ
کو فون اس لئے کیا ہے کہ اس گراس ڈیم کی تفصیلی فائل تھے چاہئے

تاکہ میں اندازہ کر سکوں کہ مجرم یہ سب کچر کر کے کیا مقاصد حاصل
کر ناچاہتے ہیں کیونکہ پرزے کی چوری ہے زیادہ سے زیادہ ہیں ہو سکتا
ہی دوبارہ بنائے جا سکتے ہیں اور حکومتوں کو اس سے زیادہ فرق
نہیں پڑتا۔ پجریہ لوگ کیوں یہ سب کچہ کر رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔ مران
خاس بار انتہائی سنجیدگی ہے کہا۔

"اس بارک سی صدر صاحب کے ساتھ ایک تفصیلی میننگ ہو چکی ہے اس لئے مختم طور پر میں بھی بنا سکتا ہوں۔اصل میں گراس وی ہا سکتا ہوں۔اصل فریم ہوائی ڈیم میں منی بحرجانے کی صورت میں کام دے گا۔ یہ ایک خاص سکنی قسم می بحرجانے کی صورت میں کام دے گا۔ یہ ایک خاص سکنی بہر طال اس کے لئے جو مشیری منگوائی گئی ہے وہ بے حد قیمتی ہے بہر طال اس کے لئے جو مشیری منگوائی گئی ہے وہ بے حد قیمتی ہے اور اس پر عالی ادارے سے بھاری قرضہ لیا گیا ہے اور کار من والے جو یہ مشیری میں اور چو تک اس پر میں ہمارے پوری مشیری دیتے ہیں اور چو تک اس پرزے کے بارے میں ہمارے پوری مشیری دیتے ہیں اور چو تک اس پرزے کے بارے میں ہمارے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں اس لئے ہم اے خود بنا بھی نہیں پس

" ٹھکے ہے۔ میں مجھ گیا ہوں۔ آپ مجھے فائل عجوا دیں میں

فلیٹ پر ہی ہوں ' عمران نے کہا۔ * وفتر پمنچنے ہی میں اس کی فائل وزارت آبیاثی کے سٹور سے منگوا

" دفتر مجلیتے ہی میں اس کی قائل وزارت ابیای کے سٹور سے سٹوا کر خمہیں مجموا دوں گا۔ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے تک فائل کی جائے گی سرسلطان نے کہا۔

گی "...... سرسلطان نے کہا۔ "اوے شکریہ نے مواحافظ "... عمر ان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ا بھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھٹٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

، على عمران ايم ايس سيد ذي ايس سي (آكسن) مذبان خود ب

وزن بقلم خود یول رہا ہوں ۔ . . عمران نے کہا۔ " طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب آپ نے گراس ڈیم کے

بارے میں خبرتو رفص لی ہوگی ۔ دوسری طرف سے بلک زیرو کی آواد سائی دی۔

" ہاں۔ نہ صرف پڑھ لی ہے بلکہ سرسلطان کو کہ کر اس کی تفصیلی فائل بھی مجوانے کا کہ دیا ہے کیونکہ یہ معاملہ تھے کچہ زیادہ پی اہم نظر آرہا ہے "......عران نے سجیدہ لیج میں کہا۔ "مو آپ یہ کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسٹر کرارہے ہیں"۔ بلکیہ

زرد نے کہا۔ ' شبیں۔ کبیں تو انٹیل جنس ہی مکمل کرے گی کیونلہ موپر فیاض پر پراسرار انداز میں جو تشد و کر سے معلومات کی گئی ہیں ان

میں میں جو تا ہے کہ وہ اس بات سے خالف ہیں کہ سس

انتهائی شاندار انداز میں اور انتهائی قیمتی فرنیچر سے سج ہوئے

سٹنگ روم کی ایک کری پر ایک ادھی^{و ع}مر بھاری چرے اور لنج سر

والاآدمی بیٹھا ہوا تھا۔اس کے جسم پراتہائی قیمتی سلیپنگ گون تھا۔

وہ ایک قیمتی سگار ٹی رہا تھا اور ساتھ ہی اخبار کے مطایع میں

معردف تھا کہ یاس برے ہوئ ، رالسی فون کی متر نم کھنٹی ج

انمی تو اس آدمی نے سگار رکھ دیا اور فون بیس اٹھا کر اس کا بنن

سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر نہ ہو جائے اور میں یہ بات جانتا چاہتا ہوں

کہ وہ کیوں خانف ہیں اور ان کے کیا مقاصد ہیں "...... عمران نے

م ٹھیک ہے۔ فائل آپ پڑھ کر مجھے بھجوادیں ٹاکہ میں بھی اے

یرد اوں۔ مجھے بھی اس معاملے میں بے حد تشویش محوس ہو رہی

" اوکے بھجوا دوں گا"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف ہے خدا حافظ کر کر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ ٹائیگرنے اسے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق وہ ان لو گوں کو

كيپڻن شكيل كى ربورك كے مطابق جيون ايك بدمعاش كروپ كى مربراہ بے لیکن یہ بدمعاش گروپ عام بدمعافوں پر مشتل ہے اس

لے گالیکن آج گراس ذیم میں ہونے والی وہشت کردی کی خبرے

گا اس نے اس نے فائل منگوائی تھی تاکہ مجرموں کے مقاصد کی

ے "..... بلک زیرونے کہا۔

ٹریس ند کر سکا تھا جہوں نے سو پر فیاض پر تشدد کیا تھا جبکہ صفدر اور

لئے وہ خاموش ہو گیا تھا کہ سوپر فیاض خود ہی اس کیس پر کام کر

بعد اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ باقاعدہ اس کسی پر کام کرے

بریس کیا اور اے کان سے نگالیا۔ " لیں "..... اس اوصد عمر آدمی نے بھاری اور تحکماند لیج س ارست طور پر تفصیل معلوم کر سکے۔

" سردار خان صاحب کی کال ہے جتاب"...... دوسری طرف ہے

ا يك مؤديانه آواز سناني دي -

" کراؤ بات"..... اس آومی نے کہا۔

لوگ اس نتیج پر کیخ سکتے ہیں کہ یہ کسی غرمکی تنظیم کا کام ہے اور ا اس سلسلے میں کسیں سکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو سکتا تھا اور اگر ایسا ہو جاتا تو بھر لامحالہ ہمیں اس ملک سے طویل عرصے تک غائب ہونا برتا کیونکہ سیرٹ سروس بے حد تیزاور خطرناک تنظیم ہے اس لیے مرے ادمیوں نے یہ گیٹ ہم بلاسٹ کر کے تباہ کئے ہیں پاکہ اے وہشت گردی کا بی کسی محکاجائے عالی جاہ نے کما۔ "اوہ ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر ٹھسک ہے۔ تم نے اٹھا کیا۔ اس کے باوجود اگر سیکرٹ سروس کو یہ کئیں ٹرانسفر ہو جائے تو ہمیں یا حمارے آدمیوں کو گھرانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ کسی طرح بھی تم پر شک نہیں کر سکتے اور اگر کر بھی لیں تو ان کے پاس کوئی شوت ہی نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک اس برزے کا تعلق ہے اسے ضائع کر دیا گیا ہے اس سے وہ کسی صورت بھی برآمد نہیں ہو سكتا مسسه مردار فان في كمام ^{یہ ٹ}ھسکی ہے۔اس کے باوجو دہمیں سپرحال محاط رہنا ہو^گا کیونکہ سیرٹ سروس کے اختیارات بھی بے حد دسیع ہوتے ہیں اور ان کا کام بھی انتہائی تربو آہے عالی جاہ نے کہا۔ " اوے خدا حافظ " دوسری طرف سے کما گیا اور اس کے سائتے ی رابطہ ختم ہو گیا تو عالی جاہ نے فون آف کر کے اے مزیر ر کھا اور سگار اٹھا لیا۔ سگار اس ودران بھے چکا تھا۔ اس نے میزیر موجود سكار سلكانے والا مخصوص لائر اٹھايا اور سكار سلكاكر كش لين

بهلو سردار خان بول ربابون "...... چند لمحول بعد ایک محاری اور قدر ہے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ " عالى جاه بول ربابوں سردار خان - فرمائيے كسے كال كى ب " اس اوصد عمر آومی نے اس طرح باوقار لھے میں کہا۔ " يہ آج كا خبار ميں كراس ذيم كے كيوں كے بارے ميں كيا خرشائع ہوئی ہے۔الیماکس نے کیا ہے مردار خان نے کہا۔ مرے آدمیوں نے مسسطالی جاہ نے جواب دیا۔ " اوہ کیوں۔ میں نے حمہیں صرف وہ پرزہ حاصل کرنے کا کہا تھا بجراس کارروائی کا کیا مقصد "..... دوسری طرف سے حرت بجرے ۔ برزے کی چوری کا کمیں سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہونے ہے روك ي ك يه اقدام كيا كياب مسي عالى جاه ف خمر بوف کیا مطلب۔ ایک پرزے کی چوری کا کیس سیرت سروس کو کیے ٹرانسفر ہو سکتا ہے۔ سکرٹ سروس تو یہ چھوٹے کام نہیں كرتى السي مردار خان في حرت بجرے ليج ميں كها-"آب نے صرف پرزہ چوری کرنے کا کہا تھا۔ ہم سے غلطی ہو گئ کہ ہم نے بھی الیہا ہی کیا اگر ہم مشیزی تباہ کر دیتے تب تو اے وبهشت گردی کا بی کسی سیحما جا تا اور انشیلی جنس اور پونسیں اس پر کام کرتی لیکن مشیری کو تباہ کے بخر برزہ جوری ہو جانے سے وہ

" يس ماسر يول ربا بون" رابطه قائم بوت بي الك مرداینه آواز سنائی دی۔ " اسٹر شہاب اپ ساتھی اسلم کے ساتھ رقم لینے آرہا ہے ان کا استقبال گیٹ پر کرواور بھرانہیں سپیشل روم میں لے جانا اور وہاں ان دونوں کو گوریوں سے اڑا کر ان دونوں کی لاشیں برقی بھنی میں ڈلوا ویناسان کی کار بھی مبال سے دور کسی ویران جگه پر کھڑی کر وینا اور محر محجے ربورٹ وینا۔ بھے گئے ہو " عالی جاہ نے سرد کیج میں " يس سر آب ے حكم كى تعميل ہو كى سراسيد دوسرى طرف ے کہا گیا اور عالی جاہ نے رسیور رکھ کر اخبار اٹھا لیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرکام کی تھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا ' يس ^معالى جاه نے كما – " ماسٹر بول رہا ہوں سر۔آپ کے حکم کی تعمیل ہو چل ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ " كوئي برا بلم "..... عالى جاه نے كما-" نو سرر سب کام مکمل طور پراوکے ہو گیا ہے "...... ماسٹرنے كاركبال بمنجائى إان كى السيد عالى جاه في يو جماسر بكار كرافين كالوني كى اكب وران جكه بريم في كر اس مين طافتور

لكا بعد لمول بعد فون كي تهنئ الك بار بحرنج المحي تواس بارعالي جاه نے دوسرے ہاتھ سے مزیر بڑے ہوئے فون کا بٹن آن کیا اور اسے اٹھاکر کان سے نگالیا جبکہ سگار کے وہ مسلسل کش لے رہاتھا۔ "يس" عالى جاه نے منه سے سگار نكالتے ہوئے كيا-" شہاب کی کال ہے جناب "...... دوسری طرف ہے اس کے برسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ " بات کراؤ"..... عالی جاہ نے کہا۔ " شهاب بول ربا بون "...... چند محون بعد اليك محاري سي آواز " يس عالى جاه بول ربابون " عالى جاه ف كما كم كمل بو كيا ب-آب في اخبار مين بره ايا بوكا -شهاب "بال-سين في رحد ليا ب- تم آكراي رقم ل جاد " عالى " اوے میں اور مرا ساتھی اسلم آ رہے ہیں۔آب گیٹ پر کہلوا دیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ " او کے آجاؤ"..... عالی جاہ نے کہا اور اس کے ساتھ می اس نے فون آف کر کے مزیر رکھا اور بھر سگار کے بیکے بعد ویگرے کئ کش

لگا کر اس نے اے محصوص ایش ٹرے میں رکھ دیا۔اس کے ساتھ

ی اس نے میز پر موجو دانٹر کام کار سپور اٹھایا اور مسر پر لیں کر دیہے ۔

سوپر فیاض کی جیب راسر کالونی میں واقع طوفان کے اڈے کے سلصنے رک ۔ اس اڈے کی نشاندی اس کی جیب کی عقبی سیت پر بیٹے ہوئے عالم نے کی تھی۔اس کے پیچے انسکٹر رضاکی جیب مجی " حلو اترو نیج " سو پر فیاض نے ڈرائیونگ سیٹ سے نیج ازتے ہوئے عالم سے کہا تو عالم خاموشی سے نیچے اتر آیا۔ عقبی جیب سے انسبکڑ دنیا ہی نیج اترآیا تھا۔ "آؤ"..... سورفياص نے كمااور آگے برصے نگا۔ " سر" اجانك عالم في كما تو سوير فياض اور انسكر رضا وونوں تھ خک کررک گئے۔ "كيابات ب سويرفياض في بكرت بوك ليج من كما "سرطوفان اور اس سے آدمی بے حد خطرناک لوگ ہیں وہ کسی کا

مجی لحاظ نہیں کرتے اس لیے مہرہ کہ آپ فورس منگوالیں سام

نائم بم فٹ کرا دیا ہے اب تک وہ دھمائے سے مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہوگی ۔۔۔۔۔۔ ماسٹرنے جواب دیا۔ "ویری گڈریہ تم نے اچھا کیا۔او کے ۔۔۔۔۔ عالی جاہ نے تحسین آمرِ لیج میں کما اور رسیور کھ دیا۔ " اب تنام راستے ختم ہوگئے اب چاہے سیکرٹ سروس کو کیوں نہ کسیں ٹرانسز ہو جائے ہم تک کوئی نہ گئے تھے گا ۔۔۔۔۔ عالی جاہ نے بزبزاتے ہوئے کہا اور نیا سگار سلگانے میں معروف ہو گیا۔اس کے ہجرے پر گہرے اطمینان کے آثرات نمایاں ہوگئے تھے۔

" کیا ہو رہا ہے۔ اوہ آپ سرنٹنڈنٹ صاحب "...... اجانک سائیڈ پر سے دروازہ کھلتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو مسلح افراد ملکت نصفک کررک گئے۔آنے دالے کے جسم برسوت تھالیکن پہرے مبرے سے وہ بھی بدمعاش می دکھائی دے رہاتھا۔ * تم كون بو " مو برفياض في اسى طرح بكرك بوف ليج مرا نام راج ہے جناب۔ میں آپ کو جانتا ہوں۔ میں دہلے ہوٹل ذیشان کا چیف سروائزر رہا ہوں جناب "...... آنے والے نے مؤديانه لج من كهاب

" یہ حمہارے آدمی ہیں۔ انہوں نے ہمیں روکنے کی جرأت ک ب - سور فياض في دهارت بوف ليج س كما-" اوه - بيه ان پڑھ جاہل آو مي ہيں جناب- انہيں آپ کي حيثيت کا اندازہ نہیں ہے۔ انہیں معاف کردیں " راج نے کہا۔ اس کے

سائق بی اس نے ان مسلح افراد کو معافی ملگنے کا اشارہ کیا تو دہ جاروں بی سوپر فیاض کے سامنے جھک گئے۔ " ہمیں معاف کر دیکھئے جناب ہم آپ کو جانتے نہیں تھے جناب "۔

چاروں نے بی ایک آواز ہو کر انتہائی منت بجرے کیج میں کہا۔ " ہونہد - میں نے حمیل گول مارنے کا فیصلہ کر ایا تھا لیکن

برطال ٹھیک ہے۔ سنو راج یہ طوفان کون ہے اور کہاں ہے۔۔

۔ یو نانسنس۔ اس کی جرات ہے کہ سرکاری آدمیوں پر ہاتھ والدر ناسسس أوسي سور فياض ف اتبائى عصيل لج مين كما اور چر تبزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی ور بعد وہ ایک برامدے میں بہنچ تو وہاں جار مسلح افراد موجو دتھے۔

" آب کون ہیں اور کیوں اندر آ رہے ہیں "...... ان میں سے ا لک نے قدرے سیخ لیج میں کہا تو سوپر فیاض بے اختیار انجمل برا۔ اس کے چربے پریکھت شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ " اندھے ہو تم۔ دیکھ نہیں رہے تم کہ ہم انٹیلی جنس کے آفسیر ہیں۔ نائسنس۔ تہمیں جرأت كيے ہوئى ہمیں روكنے كى"..... سوپر فیاض نے عصے کی شدت سے دحازتے ہوئے کہا۔

" ليكن بديرا يُويث كونمي ب-آب اندر نهيں جا سكتے" اى آدی نے وہلے سے بھی زیادہ تلح لیج میں کمالیکن دوسرے کمح وہ لکھت چیختا ہوا دو قدم لڑ کھڑا کر دور جا کھڑا ہوا۔ برآمدہ تھیڑی بجرپور آوازے

* تم یدے۔ تہاری یہ جرأت که تم انٹیلی جنس کے سرنٹنڈ نٹ کو رو کو۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا"..... سوپر فیاض نے تھٹر مارتے ی سرکاری ریوالور مینج ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی انسپکر رضا نے بھی ریوالور ثال لیا جبکہ تھو کھانے والے کے ساتھیوں نے بھی بھی ک سی تیزی سے کا دعوں برلکی ہوئی مشین گئیں الآثر کان ل W

اس دیلے پتلے نوجوان کا باہی تعارف کراتے ہوئے کہا۔ " بیٹھیں "...... اس نوجوان نے انتہائی سرداور قدرے ہتک آمیر لجے میں کہا۔ وہ ند ہی استقبال کے لئے اٹھا تھا اور ند ہی اس نے مصافحه ك لئے ہائق بڑھایا تھا۔ " تم محباری یه جرأت مچر كه تم سر تلنزنك فياض كواس انداز میں ٹریٹ کرو "...... سوپر فیاض نے دحاڑتے ہوئے لیج میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بھلی کی تی تیزی نے بڑھا اور ووسرب مجے وہ وبلا پہلا نوجوان اچھل کر کری ہے تھسٹتا ہوا سائیڈ پر جا گرا۔ مور فیاض نے اے اچانک کرون سے بکڑ کر ایک جھنکے سے سائیڈ بر ا مجال دیا تھا۔ طوفان نیچ کرتے ہی جملی کی سی تیزی سے امجملا اور بھر اس سے پہلے کہ سوپر فیاض اور انسکٹر رضا سنجھنے یکفت دو وهماک ہوئے اور اس کے ساتھ ہی سوپر فیاض کو ایک لجے کے لئے محسوس ہوا کہ کوئی دیکیا ہوا انگارہ اس کے جسم میں جبراً گھستا جلا جا رہا ہو لیکن ید احساس صرف ایک لحے کے ہزاروں جھے کے لئے ہوا تھا اس کے بعد اس کے نتام احساسات یکلت اند صرے میں ڈوبتے علے گئے ۔ تجر جس طرح محب اند حرے میں روشنی کا جھماکا ساہو تا ہے اس طرح اس کے دس میں بھی اچانک جھماکا ساہوا اور اس کے ساتھ بی اس کے تاریک ذہن میں روشن کیھیلی جلی محکی لیکن ذہن میں روشن محصلت می اسے اپنے جسم میں دود کی تنزیری می دور تی مونی محبوس ہوئیں سائن کی آنکھیں ایک رفظے سے تعلیق تو اس فقال

سوپر فیاض نے اس بار قدرے نرم کیج میں کہا۔ " طوفان آپ کا خادم ہے جناب۔ اپنے آفس میں ہے جناب۔ کیا میں اسے مہاں بلا لاؤں جناب۔ وہ تو سر کے بل دوڑتا ہوا آئے گا جتاب "...... راجر نے انتہائی خوشامدانہ کیج میں کہا۔ " اوو نہیں۔ ہم اے اس کے دفتر میں ہی مل لیتے ہیں۔ حلو -مور فیاض نے کہا۔ "آئيے جناب"..... راجرنے کہا تو سوپر فیاض بڑے فاخرانہ انداز س آگے بڑھ گیا جبکہ انسکررضااس کے بیچے تھا البتہ عالم وہیں کوا رہا اور اس بار ان دونوں نے اے اپنے ساتھ آنے کے لئے نہیں کما تھا۔ راج کی رہمائی میں وہ ایک طویل رابداری سے گزر کر ایک بڑے کرے میں داخل ہوئے۔ یہ کرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا لین فرنیجر اس راجو کے وفتر سے زیادہ قیمتی اور اجھی حالت میں تھا۔ الک بڑی می مز کے پیچے آلک دبلا پہلا کیے قد کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا لین اس نوجوان کے بجرے پر سفاک اور بربیت جیے نقاب ک طرح جرهی ہوئی نظر آرہی تھی۔اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں سانپ ک آنکھوں کی طرح چمک رہی تھیں۔ وہ چونک کر اور حمرت مجرے انداز میں انہیں اندرآتا دیکھ رہاتھا۔ ا باس یہ سنرل انٹیلی جنس کے سرنٹنڈنٹ جناب فیاض

صاحب ہیں اور یہ ان کے ساتھی ہیں۔ بنتاب سرنٹنڈنٹ صاحب یہ

باس میں طوفان راج تے اندر داخل ہوتے بی سوپر فیاض اور

ڈاکٹراعظم ہے اس کی خاصی دوستی تھی۔ "آب کو ہوش آگیا۔ خداکا شکر ہے ورنہ ہم بے حد تشویش میں سِمْل مو كَمْ تِع نسس ذَاكرُ اعظم نے قریب آتے ہوئے مسكراكر كما اور بحراس نے موپر فیاض کامعائنہ شروع کر دیا۔ " مبال مجم كون بهنا كياب " موير فياض في يوجمار " الْسيكر رضا آب كو لے آيا تھا۔ آپ كى حالت ب حد تثويش ناک تھی۔ آپ کے بہلو میں گولی لگی تھی۔ چار گھنٹے تک آپ کا آیریشن ہوا تب جاکر گولی تکالی گی۔اس کے بادجود آپ کو ہوش ندآ رہا تھا۔اب اٹھارہ کھنٹوں بعد آپ کو ہوش آیا ہے۔اب آپ خطرے ے باہر ہیں "...... ڈاکٹر اعظم نے معائنہ ختم کرتے ہوئے کیا اور ساتھ ہی اس نے نرس کو مزید ہدایات دین شروع کر دیں۔ "مراجم حركت كيون نهي كررما" مو يرفياض في كمار "آپ کے آپریشن کی وجہ ہے آپ کے جسم کو بیڈ ہے کلب کر دیا

ڈاکٹراعظم نے کہا۔ *انسکٹررف کو بلاؤس اس سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں "۔ موپر فیاض نے کہا۔

مگیا ہے۔ ابھی آپ کو مزید ایک ہفتہ اس حالت میں گزار نا ہو گا"۔

" مرے آف میں آپ کی بیگم اور ڈائریکٹر جنرل صاحب کی بیگم وونوں موجو دہیں۔ پہلے آپ ان سے مل لیں ٹاکہ ان کی تسلی ہو جائے کچر انسپکٹر رضا کو بھی کال کر لیا جائے گا اور ڈائریکٹر جنرل ا تھنے کی کو حشق کی لیکن جب اس کے جمم نے حرکت نہ کی تو اس نے بے افتیار ادھر ادھر دیکھا۔ اس کے ذہن میں دہ لحجہ کی فلم کے سین کی طرح گزر دہا تھا جب اچانک اس نے فرش پر گرے ہوئے طوفان کو توپ کر اٹھنے ہوئے دیکھا اور پھر اس کے جم میں دہکتا ہوا انگارہ اثرتا چلا گیا تھا۔ دو سرے لحے اس کے بجرے پر حمیت کے انگارہ اثرتا نے کوئک اس نے دیکھا کہ وہ ہسپتال کے کئی کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جم پر سرخ رنگ کا کمبل تھا جبکہ سائیڈ پر گھوکوز اور خون کی او تلوں کے سینڈ بھی موجود تھے لیکن سائیڈ پر گھوکوز اور خون کی او تلوں کے سینڈ بھی موجود تھے لیکن بوتلیں موپر فیاض کے جم سے مشملک نہ تھیں۔

یں بہت کے اس اس اس کیے کئی گیا ۔.... مور فیاض نے بربرات بوت کہا اور عراس سے بہلے کہ وہ مزید کھ کھیا اجانک دروازہ کھا اور ایک نرس اندرواض ہوئی۔

اوه اده ویری گذرآب کو ہوش آگیا۔ س داکمر کو اطلاع دی اوس "...... نرس نے اندر داخل ہوتے ہی جب سوپر فیاض کو دیکھا تو حرت بحرے انداز میں ہے نہا کہ سوپر فیاض کو دیکھا اور بحراس سے جبط کہ سوپر فیاض اے کچہ کہنا وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی کرے سے باہر چل گئ۔ بحد کموں بعد وروازہ ایک بار پر کھلا اور اس بار ایک اوصر جم ذاکر اندر داخل ہوا اور سوپر فیاض اے دیکھتے ہی بہان گیا۔ یہ سیشل سروسز ہستال کا انہارج ذاکر احظم تھا اور چو تکہ فیاض اور دوسرے سرکاری افروں کا طلاح اور معاتنہ وخرہ ای ہسپتال میں ہو تا تھا اس سے

صاحب بھی دو بار آپ کو ہو چھنے مہاں آ بھے ہیں اور ہر کھنٹے بعد ان کا فون بھی آرہا ہے" ڈا کٹر اعظم نے کہا اور تنزی سے واپس مر گئے تو سوير فياض نے ب اختيار ايك طويل سائس ليا- اے نجانے کیوں یہ سن کر انتہائی مسرت محسوس ہو رہی تھی کہ سر عبدالرحمن دو بار اے یو چھنے ہسپتال آئے تھے اور ہر کھنٹے بعد فون کر کے بوچھ رہے ہیں اور عمران کی اماں بی حب سوپر فیاض بھی اماں بی كہتا تما اس کے لیے عبال موجود تھی اس کا دل مسرت سے بجر گیا تھا۔ وہ جانیا تھا کہ وہ کس قدر محبت کرنے والی خاتون ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو عمران کی اماں تی اور ان کے پیچے اس کی بیوی سلی

و خدایا ترا لا که لا که شکر ب تو نے میری عاجرانه دعائیں قبول کر لس اور مرے بیٹے کو شفا وے وی "..... عمران کی امال بی نے قریب آگر انتہائی تشکر بحرے لیج میں کہا۔

اب آب کی طبیعت کسی ہے۔ امان بی تو مسلسل مصلے پر بینمی وعائیں مانگتی رہی ہیں " سلمی نے قریب آکر مسرت بجرے لیج س کہا۔ سلی اماں بی کو اماں جی کہی تھیں اور وہ مجی ان سے ا بی بینی تریا کی طرح ہی محبت کرتی تھیں۔

" اماں نی آپ کا بے حد شکریہ آپ جسی ماں کی دعائیں تو قسمت والوں کو ملتی ہیں "۔ سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ - الله كاشكر اداكروالله نے كرم كر ديا ہے - ميں گر جاكر ابجى

صدقہ دیت ہوں۔اللہ نے اپنا فضل کر دیا ہے۔سلیٰ نے تو رو رو کر ا بنا برا حال كر ليا تما حالاتك مين في اح كما بهى تحاكد الله ابنا فقل كرے كاليكن اس كى آنكھوں سے تو آنوى بندركتے تھےامال بى نے کہا تو سوپر فیاض بے احتیار مسکرا دیا۔اے اب احساس ہو رہا ^{لل} تھاکہ اس کی بیوی اس سے کس قدر عبت کرتی ہے۔ " جہادا بھی شکریہ سلیٰ۔ یچ کیے ہیں "..... مور فیاض نے 🔾

مسکراتے ہوئے کیا۔ ا انہیں میں نے بتایا ہی نہیں ورنہ وہ تو رد رو کر نڈھال ہو ہ جاتے۔ اب تم آدام کرو۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تمہیں آدام چاہئے آئے

اماں جی "...... سلمیٰ نے کہا تو اماں بی نے اشبات میں سر ہلایا اور بھر منہ بی منہ میں کچھ بڑھ کر انہوں نے سوپر فیاض پر چونک ماری۔

" الله تعالى حميس اين حفظ و امان ميں ركھے - گھرانا نہيں الله فضل کرے گا"..... اماں بی نے کہا اور تھروہ دونوں واپس حلی گئیں تو سوپر فیاف نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد اے 🕑

دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھونس اور نیر وہ 🕇 چونک باکونکه دروازے سے انسپکررضا اندر داخل ہو رہاتھا۔

" مبارک ہو سر۔ اللہ تعالی نے آپ کو نئی زندگی دی ہے "۔ انسیکڑ دضانے قریب آکر کھا۔

" ہاں۔الند کا شکر ہے۔ بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ وہاں کیا ہوا ہے اور

میں کسے عبال پہنچا"..... مور فیاض نے کہا تو انسکر رضا بیڈے

وہلے اس ہیڈ کوارٹر پر فل ریڈ کیا گیا۔ دہاں سے اٹھارہ افراد کر فنارکر لئے گئے البتہ وہ اسلم نہ مل سکا اور نہ کسی کو اس کے بارے میں علم تھا۔ اس کے بعد اس شہاب کے جوئے خانے پر دیڈ کیا گیا۔ دہاں بھی کر فقاریاں ہوئیں لیکن شہاب دہاں بھی نہ مل سکا وہ بھی غائب تھا اور اس کے بارے میں بھی کسی کو معلوم نہ تھا۔ بس سے کاردوائی ہوئی ہے اب بک ۔ انسیکر رضانے پوری تفصیل بناتے ہوئے کہا۔

" لین اس سے کیا فائدہ ہوا۔ اصل مجرم تو ٹریں ہی نہ ہو سکے "..... سور فیاض نے منہ بناتے ہوئے کما۔

" یں سر۔ ڈائریکٹر جنرل صاحب کی بھی یہی رائے ہے۔ ان لوگوں سے انتہائی مختی ہے پوچھ گچھ کی گئی ہے لیکن وہ اس سارے معاملے سے واقعی ہے خربیں۔شاید یہ کام اسلم اور شہاب نے مل کر کسی اور گروپ سے کرائے ہیں۔ اب انٹیلی جنس ان وونوں کو نگاش کر رہی ہے لیکن ابھی بجک ان کا کوئی سراغ نہیں طا'۔ انسپکٹر

رضائے جواب دیا۔
" ہو نہد۔ فصیک ہے۔ یہ کام میں ہی کر سکتا ہوں تم لوگوں کے
بس کا کام نہیں ہے۔ میں ہسپتال سے فارغ ہو جاؤں پھر میں خود ہی
انہیں ٹرلیں کروں گا۔ تم جا سکتے ہو " موپر فیاض نے منہ
بنائے ہوئے کہا اور انسیکر رضا اٹھا اور اس نے مؤویانہ انداز میں
سلام کیا اور وروازے کی طرف مڑگیا جبکہ موپر فیاض نے دوبارہ
تکھیں بند کر لیں۔

ساتھ بیری ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ "سراس طوفان نے واقعی طوفانی انداز میں کام د کھاتے ہوئے جیب سے بیٹل نکال کر آپ کو گولی مار وی تھی لیکن اس کمجے میں نے بھی اے کولی مار دی جو اس کے ول میں لکی اور وہ وہیں ہلاک ہو گیا۔ بجرس راج کی مدد سے آپ کو اٹھا کر باہر لے آیا اور جیب کی بجائے راج کی کار میں ڈال کر آپ کو عباں ہسپتال پہنچایا۔ بھر میں راجر سمیت واپس گیا تو اس طوفان کی لاش غائب کر دی گئی تھی۔ برحال میں نے ڈائریکڑ جزل صاحب کوریورٹ وی تو ڈائریکٹر جزل صاحب خود وہاں بہنچے اور بھراس طوفان کی لاش ایک تہد خانے سے برآمد کر لی گئی اور وہاں موجو و نتام افراد کو جھی گرفتار کر لیا گیا۔ راجر نے چونکہ تعاون کیا تھا اس لئے راجر کو گرفتار کرنے کی بجائے ہم اے میڈ کوارٹر کے آئے اور پھر ہم نے راج سے تقصیلی ہو چھ کھ کی تو اس نے بتایا کہ عالم کے بھائی یونس کو گولی طوفان کے آومیوں نے نہیں ماری تھی بلکہ ایک اور گروپ اسلم کے آدمی نے ماری تھی۔ اس اسلم کے بارے میں معلوم ہوا کہ یہ انتہائی خطرناک مجرموں کا گروہ ہے جو بہت اونچ کاموں میں ہاتھ ڈالیا ہے اور اس کروہ کا اصل انجارج ایک آدی شہاب نای ہے جو غر ملک سے یہاں آیا ہے۔ شہاب ایک خفیہ جوا خانے کا مالک ہے اور وہیں رہتا ہے جبکہ اسلم علیمدہ کو تھی میں رہتا ہے ادر اس نے اپنے گروپ کا ہیڈ کوارٹر اس کو تھی میں بنایا ہوا ہے جس کے بعد ڈائریکٹر جنرل صاحب کے حکم پر

w.

k

لی تھی اور ید کار ہوٹل گرانڈ کے نام سے بی رجسٹرڈ تھی اس کئے حمران جیونٹ سے ملنے آیا تھا۔جوزف اور جوانا کو وہ اس لئے ساتھ لے آیا تھا کہ ٹائیگرنے اسے بتایا تھا کہ جیولٹ کے ادو گروا تہائی خطرناک آومی رہتے ہیں اور جو کسی مجی وقت حملہ کر سکتے ہیں اور جیوات کے بارے میں بھی بتایا گیا تھا کہ وہ انتہائی مشتعل مزاج مورت ہے۔ کس مجی لمح کچے بھی کر سکتی نے اس لئے دہ جوزف اور جوانا کو ساتھ لے آیا تھا تاکہ وہ نگر نی کریں گے اور عمران اس جیون سے اطمینان سے یو چھ کھے کرے گا۔ ہوٹل خاصا بڑا اور شاندار تھا۔ ہوٹل کے بال میں موجو دافراد کا تعلق بھی اعلیٰ خاندانوں سے تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر بناہوا تھا جس کے پیچیے دو نوجوان کھڑے تمے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاؤنٹر کی طرف بڑھنا حلا گیا۔ * يس سر مسيد ايك نوجوان في انتائي مؤدباء ليج مي كما-اس کے بجرے پر عمران اور اس کے ساتھیوں خاص طور پرجوزف ورجوانا کو دیکھ کر انتہائی مرعوبیت کے تاثرات ابجرآئے تھے۔ مجیون سے کو کہ انٹیلی جنس کے سرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست على عمران اس سے ملنا چاہتا ہے عمران نے انتہائی سخیدہ کھے " لیل سر" نوجوان نے کہا اور سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھاکر اس نے تنزی سے ود عمر پریس کر دیے۔

" كاؤنٹر سے جون بول رہا ہوں مادام۔ انٹیلی جنس کے سرِنٹنڈنٹ

عمران نے کار ہوٹل گرا:ڑ کی یار کنگ میں رو کی اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔اس کے ساتھ جوزن، جوانااور ٹائیگر تھے۔وہ بھی کارے نیج اتر آئے تھے۔ عمران نے سرسلطان کی طرف سے جمجوائی گئی فائل کا تفصیل سے مطابعہ کر لیا تھا اور اس مطالعے کے بعد وہ اس تیج بر بہنوا تھا کہ کوئی پرامرار گروپ اس ڈیم کو مکمل ہونے سے روکنا جا ہتا ہے۔ لین کیوں یہ بات اس کی جھے میں نہ آئی تھی لیکن سرحال اس نے ان مجرموں کو ٹریس کرنے کا فیصلہ کر لبا تھا کیونکہ اب یہ ان مج موں سے بی معلوم ہو سکتا تھا کہ ان کے پیچے کون ہے اور اس کا ڈیم کو رکوانے سے اصل مقصد کیا ہے اور اس نے کام کے آغاز کے نے جیوات کو استعمال کیا تھا کیونکہ ٹائیگر نے بہت بھاگ دوڑ کے بعد برحال يد معلوم كرلياتماكه سوير فياض يرتشدد كرف وال جیول کے گروب سے تعلق رکھتے تھے۔اس نے وہ کار بھی ٹریس کر قریب آنے پر قدرے کئے لیج میں کہا۔ "جوزف اور جوانا تم دونوں سہیں خمبرد گے اور جب تک میں اور نائیگر اس جمولا سے بات جیت مکمل نہ کر لیں کسی کو اندر نہ آنے دینا "...... عمران نے اس چو کمیدار کی طرف توجہ دینے کی بجائے جوزف اور جوانا سے کہااور کیرورواڑے کی طرف بڑھ گیا۔

میں کہر رہا ہوں اس چو کیدار نے ایک بار پر اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی لین دو سرے کمح دہ چھنا ہوا انجمل کر

راہداری کی سامنے والی دیوار ہے ایک وحمائے سے جا نگرایا ۔جوانا نے اس کی گرون کچو کر اے ایک جھٹکے سے دیوار کی طرف اچھال دیا تھا۔عمران نے دروازے پر لات ماری ادر بچراندر واضل ہو گیا۔

ویا علامہ مران سے دروور سے پر فات کا بی کار بر حدر سال کیا تھا۔ ایک یہ ایک کانی جوا کرہ تھا جو انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک

بڑی سی میزے بیچے ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان یورپی لڑی ہاچھ میں رسیور کیڑے بیٹی ہوئی تھی۔اس کے جسم پر پھولدار لیکن انتہائی شوخ رنگوں پر مشتمل اسکرٹ تھا۔ عمران اور ٹائیگر کو اندر

دافس ہوتے دیکھ کر اس نے تیزی سے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر ایک چھٹے سے ایٹے کھڑی ہوئی۔

· میں مصروف ہوں۔ آپ '.....اس نے قدرے تلخ کیج میں کہنا

چہا۔ نماموثی سے بیٹیر جاؤ جواب من مرف تم سے چند باتیں کرنے آئے ہیں ورنہ تمہارا یہ خوبصورت جم گڑ میں تیریا نظرائے گا ۔ فیاض کے دوست علی عمران صاحب اپنے تین ساتھیوں سمیت یہاں کاؤنٹر پر موجود ہیں اور وہ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں"۔ نوجوان نے کیا.

. یس مادام دوسری طرف سے بات سفنے کے بعد اس نے کہا اور کی طرف بوحا دیا۔

" مادام سے بات کر لیں جناب "..... نوجوان نے کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے رسیور لے کر ایک جیکئے سے اسے واپس کربڈل پررکھ دیا۔

' میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں باتوں میں وقت ضائع کر تا رہوں۔کہاں ہے اس کا آفس ''…… عمران نے انتہائی کرخت لیج مس کما۔

"ادھر داہداری میں ہے باس" نائیگر نے ایک طرف داہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سربالاً ہوا اس داہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سربالاً ہوا اس کی طرف بڑھ گئے ہا کا دائر میں دوبارہ رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے میں مصروف ہو گئے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس کی پرداہ نہ کی۔ داہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک مسلم چو کمیدار موجود تھا اور دروازے کے باہر دیوار پر مینجر کی پلیٹ بھی موجود تھا۔

" مادام معروف ہیں جناب" اس مسلح چو کیدار نے ان کے

کیا "..... جیواٹ نے اس بار قدرے خوفزدہ سے لیج میں کبا۔ * تم نے سویر فیاض کو عبال بلایا۔ اس سے علیحدہ کرے میں ملاقات کی بچر سویر فیاض بہاں سے نکل کر سیدھا راسٹون کے کھنڈرات میں گیا۔ وہاں تہارے دوآدمی پہلے سے موجو دتھے۔ انہوں نے سویر فعاض کو بے ہوش کر کے باندھااور بھراس پر تشد د کیا اور اس سے یو جھا کہ گراس ڈیم کا کیس سیکرٹ سروس کو تو ٹرانسفر نہیں کیا گیا۔ یوچے گھ کے بعد وہ سوپر فیاض کو بے ہوثی کے عالم میں وہیں تھوڑ کر واپس گرانڈ ہوٹل آئے۔ہم نے وہ کار بھی ٹریس کر لی ہے جس پر وہ دونوں گئے تھے اور ان دونوں کو بھی ٹریس کر لیا گیا ہے۔ان دونوں کا تعلق حمہارے خفیہ کروپ سے ہے۔ ہم جاہتے تو ان دونوں کی لاشیں چہلے حمہارے سلمنے لا کر ڈالتے بھر تم سے يوجھ کچے کرتے لیکن تم لوگ انتہائی گھٹیا درجے کے مجرم ہو اس سے ہم براہ راست ممہارے پاس آئے ہیں۔ تم صرف اتنا با دو کہ تم نے یہ سب کچے کس کے کہنے پر کیا ہے " عمران نے سرد لیج میں کہا۔ " اوہ۔ اوہ تو کیا حمہارا تعلق سکرٹ سروس سے ہے ہے جیوان نے چونک کر ہو تھا۔ " نہیں۔ ہمارا تعلق بھی انتیلی جنس سے ہے لیکن ہمارا سیکشن عليحده ہے " عمران نے جواب دیا۔

میں سیسب غلط ہے۔ صرف اتنا گئے ہے کہ موہر فیاض مرے پاس آیا تھا اور ہم علیحدہ کرے میں رہے تھے اور بس سیسی جیوات نے عران نے سرد لیج میں کہا۔

یمار کیا مطلب۔ یہ آپ تھے میرے آفس میں ہی دھمکیاں دے

رے ہیں۔ تھے: جمولات نے انتہائی سرد کیج میں چھنے ہوئے کہا

ادر اس کے ساتھ ہی عمران کا بازہ گھویا اور دوسرے کیے جمولات چھنی ہوئی اچھل کر میر کی سائیڈ پر فرش پر فکھے ہوئے قالین پر جا گری۔
عمران نے اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر میز کر جانے والار سیورا تھا کر

والی کریڈل پر دکھ دیا۔ جمولات نیچ کر کر تیزی ہے اتھی ہی تھی کہ

نائیگر نے جیب ہے رہوالو، نکال کر اس کی نال اس کی گردن سے نگا

۔ خردار ورنہ گولی مار دوں گا ۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے عزاتے ہوئے کہا تو جیول بے انعتبار ساکت ہو گئے۔ اس کے پجرے پر خوف کے تاثرات ابحرآئے تھے۔۔

آواد حربینموس تم پرجان بوجه کربات نہیں اٹھارہا کہ تم سوپر فیاض کی دوست ہو اور سوپر فیاض میرا دوست ہے ورند اب تک حہارے جم کی آدمی سے زیادہ ہذیاں ٹوٹ چک ہوتیں اور حہاری باتی عمر سزکوں پر محسنت ہوئے گزرتی ۔۔۔۔۔۔ عمران نے اسے بازو سے پکو کر ایک طرف صوفے پر بھاتے ہوئے انتہائی سرد نیج میں کہا تو جولائے جم پر کیکیابٹ می ہیدا ہوئی۔۔

متم ۔ تم کون ہو۔ میں تو عبال مینج ہوں۔ میں نے تو کچھ نہیں

عرف باتیں کرنے تک محدود رہا۔ میں نے اس سے سرسری طور پر یو چھا لیکن اس نے سرکاری معاملات میں بات کرنے سے بی صاف انکار کر دیا جس پر بحبوراً محصے بد دوسرا منصوبہ بنانا بڑا اور میں نے اسے بنایا کہ میں نے دو بین الاقوامی مجرموں کو کھنڈرات میں دیکھا ہے۔ سور فیاض مرے اندازے کے مطابق قرأ ہی کھندرات کی طرف روانہ ہو گیا۔ میں نے اپنے دوآدمیوں کو دہاں بھجوا دیا۔وہ تمز رفتار کار میں اس سے بہلے وہاں بہنے گئے اور مچر مور فیاض سے معلومات حاصل کر کے اسے بے ہوش کر کے چھوڑ دیا گیا کیونکہ ببرحال وہ سرکاری آدمی تھا اور ہم نہیں چلہتے تھے کہ کسی سرکاری آدمی کو ہلاک كريں۔ ميں نے ريورث اسلم كو دے دى اور يس ﴿ جيول نے جواب دیتے ہوئے کہا اور غمران نے محسوس کر نیاتھا کہ وہ چ بول ميد اسلم كون ب- كهال ربهاب بورى تفسيل بنادً" - عمران " وہ ایک بہت خطرناک کروپ کا انچارج ہے جو ہر قسم کے غلط کام کرتا ہے۔ کھیے اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو علم نہیں ہے ا البتداس كافون مسرِ معلوم ب-مرى اس سے بات فون پر بي موتى تھی " جيول نے جواب ديا اور اس كے ساتھ ہى اس نے فون منر بھی بنا دیا۔ عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا اور خود تیزی سے میزکی طرف مز گیا۔اس نے میز پر رکھے ہوئے نون کا رسیور اٹھایا اور نیچ

ہا۔
اوے ۔۔۔۔۔ عمران نے کہااور اس کے ساتھ ہی اس نے بحلی کی
سیزی سے ہاتھ بڑھا کر جولت کی گردن پکڑی اور دوسرے کھے
جولت کا جسم اس طرح بحرائے لگا جسیے اس کا سانس رک گیا ہو اور
وہ سانس لینے کے لئے جی رہی ہو۔

ووسا کی ہے ہے ہے رہی ہوا۔
" بولو ورنہ" عمران نے اس کی شہ رگ پر دکھے ہوئے
انگو ٹھے کا دباؤ کم کرتے ہوئے کہا تو جیوٹ نے بے افتیار لمبے لمبے
سانس لین شروع کر دیئے ۔اس کا بری طرح بگرا ہوا جرہ ناد مل
سونرنگ گا تھا۔

" بولویہ مہارے لئے آخری موقعہ ہے"...... عمران نے عزاتے ہوئے کہا۔ " ممہ مم سیمجھے مجمود دو میں بنا ویتی ہوں۔ میں تم سے کچھے نہیں چھپا سکتی۔ تم۔ تم بہت خطرناک ہو"...... جیولٹ نے انتہائی خوفردہ سے انداز میں رک رک کر کہا۔

میں نے اسلم کے کہنے پریہ سب کچھ کیا ہے۔ اسلم نے تھے کہا تھا کہ میں سر نشنز نٹ فیاض سے جس سے میری دوستی ہو چگ تھی معلوم کر کے اسے باؤں، میں نے سر نشنز نٹ فیاض کو علیحدہ کرے میں بلایا لیکن سر نشنز نٹ فیاض عملی طور پر ہزدل آدی ہے اور وہ

" او کے اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ تم نے زبان بند ر کھنی ہے "...... عمران کا کچیہ سرو ہو گیا تھا۔ " میں مجھتی ہوں سر دوسری طرف سے سمے ہوئے کھ میں کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبا دیا اور ٹون آھے پر وی سر پریس كرف شروع كروية ليكن كافي ويرتك المنتى يجن ك باوجود كسي ف فون اٹنڈ نہ کیا تو عمران نے رسپور رکھ دیا۔ وہاں تو کوئی فون افتد نہیں کر رہا۔ کیا کو تھی خالی ہو عکی ہے عمران نے رسیور رکھ کر جیولٹ کی طرف مڑتے ہوئے " ہو سكتا ہے كد انبوں نے سيرث سروس كے خوف سے اسے خابی کر دیا ہو۔اگر تم کہو تو میں فون پراپنے آوی کو کہوں کہ وہ وہاں چنک کرے۔ وہیں قریب ہی ایک ہوٹل ہے وہ بھی مری ہی ملیت ہے "..... جیولٹ نے کہا۔ " کرو بات "..... عمران نے کہا تو جیولٹ نے اکٹ کر فون کا رسیور اٹھایا۔ ڈائریکٹ کرنے والا بٹن ابھی تک پرلیسڈ تھا اس نے اے ویے بی بربیمڈ رہنے دیا اور تیزی سے مسر پریس کرنے شروع کر دیئے البتہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر • یا۔ " سرريستوران كهكشال كالوني رابطه قائم موت ي الك مردانهٔ آواز سنالی دی۔ " جيولك يول ربي ہوں"...... جيولك نے انتہائي شحكمانه ليج

موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر ے اے ڈائریکٹ کیا اور پھر تنزی ہے ہمریریں کرنے شروع کر دیئے۔ " اکوائری پلیز" دابط قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ا يك نسواني آواز سنائي دي ... * اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنزل انٹیلی جنس بول رہا ہوں۔ ایک نسر نوٹ کرو اور مجھے بناؤ کہ یہ نسر کہاں نصب ہے۔ اتھی طرح احتیاط ے جلک کر کے بنانا۔ یہ انتمائی اہم ہے عمران نے سرد کچے " يس سر" دوسرى طرف سے انتائى مؤدبان ليج س كما كيا اور عمران نے جیواٹ کا بتایا ہوا نسر دوہرا دیا۔ " ہولا کریں سرے میں کمیوٹر پر چکے کر کے بناتی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ م بسلو سر میسی تعوزی دیر کی خاموش کے بعد آپریٹر کی آواز سنائی - سرید شراسلم حیات کے نام پر کوتھی شر اٹھارہ بی بلاک كهكشان كالوني مين نصب بي "...... آپريٹرنے تفصيل بآتے ہوئے "اقمی طرح چنگ کیاہے"..... عمران نے پو چھا۔ " بیں سر" دوسری طرف نے جواب دیا گیا۔

کو تھی کو سیلڈ کر دیا گیا ہے " دوسری طرف سے کہا گیا تو جیوان چونک بڑی لیکن عمران نے اس کے ساتھ سے رسیور جھیٹ لیا۔ " بسلو احس مين مادام جيوات كا ساتمي بول ربا بون- حمس كي معلوم بواكه وبال انتيلي جنس نے ريد كيا بي عمران نے " جناب سائقہ والی کو تھی کے چو کیدار نے بتایا ہے۔ وہاں انٹیلی جنس کی گاڑیاں آئیں، فائرنگ ہوئی۔انٹیلی جنس سے بڑے آفسیر بھی وہاں آئے "...... احسٰ نے جواب دیا۔ " اوك " عمران نے كها اور كريڈل دياكر اس نے ثون آنے پر تیزی سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ " سنرل انٹیلی جنس بیورو"..... رابطه قائم ہوتے ہی ووسری طرف سے نیلی فون آپریٹر کی آواز سنائی دی۔ " سي على عمران بول رہا ہوں۔ سر نشند شك فياض سے بات کراؤ'۔عمران نے کہا۔ اوه جناب سرنلندنت فياض صاحب تو شديدٌ زمّي بهو كر سپیشل سرومز بسینال میں ہیں۔ انہیں ابھی تک ہوش نہیں آیا جناب "۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل بڑا۔ " ادو- کب کی بات ہے۔ کیے یہ سب ہوا" عمران نے حقیقی حرت بحرے لیجے میں کہا۔ " سروہ انسیکر رضا کے ساتھ مجرموں کے کسی اڈے جے طوفان کا

" اوہ مادام آپ سیس مادام حکم" دوسری طرف سے بولنے والے کا اچھ انتہائی مؤد بانہ ہو گیا۔ مكيانام ب تمهارا مسلمي بحيوث في وجهام على مرا نام احس ب مادام مين اسستنت ميني : ر مادام -دوسری طرف سے کہا گیا۔ · سنو فوراً ربینتوران سے نکلو اور کہکشاں کالونی کی کو تھی تمبر انهاره في بلاک كو چيك كرو-وبال فون كال ائن نبيس كى جاري لیمن خیال رکھنا کوئی غلط کام نہ کرنا وہ خطرناک لو گوں کا ہیڈ کو ارثر ہے۔ تھے رپورٹ چاہتے کہ وہاں فون کال کیوں ائٹڈ نہیں ہو ر ہی "..... مادام نے تیزاور تحکمانہ کیج میں کما۔ . يس مادام ـ وه اسلم صاحب كى كوشى بـ مي جانباً بون انہیں۔ میں ابھی معلوم کر سے آپ کو کال کرتا : دں۔ آپ گرانڈ ہوٹل سے بول رہی ہیں تاں مادام "..... احسن نے کہا۔ " باں ۔ جلدی کرواور ململ رئے رث لے کر آؤ" جیوان نے كها اور رسيور ركه ديا- تقريباً أدهي تهينط بعد فون كي تصني نج المحي تو جیورٹ نے صوفے سے ایٹ کر دوبارہ رسیور اٹھالیا۔ · میں جنورے بول رہیٰ ہوں '..... جیورے نے کہا۔ " مادام میں احسن بول رہا ہوں۔ اس کو تھی پر دو تھنٹے پہلے انشلی جنس نے ریڈ کیا ہے۔ وہاں سے انمارہ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔

سنائی وی۔ " علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر اعظم سے بات کراؤ"۔ عمران " ذا کر صاحب تو راؤنڈ پر ہیں۔ آپ ذا کر اجمل سے بات کر لیں "..... دوسری طرف سے کما گیا۔ " کراؤ بات "...... عمران نے کہا کیونکہ وہ ڈاکٹر اجمل سے بھی الحمي طرح واقف تعابه " بسله ذا كثر اجمل بول ربا بون "...... چند محول بعد اكب محاري اور منجيده آواز سنائي دي س " ذا كثر الجمل ميں على عمران يول رہا ہوں - تجيمے ابھي ابھي معلوم ہوا ہے کہ موپر فیاض زخی ہو کر ہسپتال بہنیا ہے۔ کیا یوزیش بے اس کی "..... عمران نے پریشان سے لیج میں کہا۔ " اس كا آبريش موا ب ليكن ابحى اس موش نبيس آ رباء اس سینے میں کولی لگی تھی۔بہرحال اس کی حالت تو اب خطرے ہے باہر ب لين ذا كمر المعم اور مين بم دونوں اس كے ہوش ميں مدآنے كى وجد سے پریشان ہیں۔اللہ کرم کرے گا "..... دوسری طرف سے کما کس کرے میں ہے "..... عمران نے یو مجار " سپیشل دارڈ کے روم نمر فائیو میں۔ ویے آپ کی دالدہ صاحبہ اور فیاض صاحب کی بیوی بھی ڈا کڑاعظم کے آفس میں موجو دہیں۔

" سرِ تلنڈن فیاض زقی ہے"..... جیون نے ہونت جاتے ہوئے کہا تو عمران نے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ بی دہ ضریریس کر تا دہا۔

" سپیشل سروسز بسپنال "...... رابطه قائم ہوتے ہی ایک آواز

کیا ہے اور اس ممارت کو سیل کر دیا گیا ہے۔ سمباں مجمی کر فقاریاں ہوئی ہیں تو عمران سجھی کر فقاریاں ہوئی ہیں تو وہ تقیناً میں ملک انٹیلی جنس انسکیٹر نے اسے بتایا تھا کہ اس کے ذیڈی اب دوسری جگہ ریڈ کرنے گئے ہیں تو وہ تقیناً میں جگہ انٹیلی جنس واقعی کام کر رہی تھی اور عمران نے کار کار ٹے واپس رانا ہاؤس کی طرف موثو دیا۔ اس نے موجا تھا کہ وہ اس انسکیٹر رضا ہے مل کر تفصیلات معلوم کرے گا مچر کوئی مزید کار روائی کرے گا۔

ڈائریکٹر جزل صاحب بھی ایک یار حکر نگاگئے ہیں "...... ڈاکٹر ایکمل نے کہا تو محران چونک پڑا۔ " اماں بی کیا کہتی ہیں سوپر فیاض کے بارے میں "...... ممران

" ذَاكْرُ اعظم بِنَّا رَبِ تَعْ كَد وہ مسلسل مصلے پر بیٹی ہیں اور انہوں نے كہا ہے كہ اللہ تعالیٰ فضل كرے گا"...... دوسری طرف سے ذاكر اجمل نے كہا۔

ے ور کی واقعی اللہ فضل کرے گا۔ شکریہ میں عمران نے الیے مطمئن لیج میں کہا جسیے اے امال بی کی بات پر سو فیصد یقین ہواور محران نے رسیور رکھ دیا۔

" اوکے جیواب بے ہم جا رہے ہیں۔ اسلم اور اس کے ساتھی تو پکڑے جاچکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اسلم كا باس ايك آدمى شهاب بـ وه اصل آدمى بـ وه عليمده ايك جواخانه طلاتاب "...... جيوك نے كها تو محران نے اس بے اس جوئے نوانے كا پته معلوم كيا اور مجروه نائيگر سميت جيوك كم آفس بے باہر آلئے۔ باہر جوزف اور جوانا موجود تے جبكہ وہ

چو کیدار غائب تھاشاید انہوں نے اسے بھگا دیا تھا۔ "آؤ"...... عمران نے ان سے کہا اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس جوئے نمانے کی طرف بڑھ رہی تھی جس کا پتہ جوائ نے بتایا تھا لیکن وہاں جاکر عمران کو معلوم ہوا کسمہاں بھی اشیلی جنس نے ریڈ اور ٹوپی سینڈ سے اٹھا کر اس نے سرپر رکھی اور دروازے کی طرف W

تر حرکت نه ہو سکتی تھی اس کے وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا سر عبدالر حمن کے آفس کی طرف برستا جلا گیا۔ چونکہ دفتر کا سارا عملہ اے کو تھی پر آکر ہو چھ بھی جہا تھا اور اے صحت یابی کی مبار کباد بھی دے جاتماس لئے آج سب اپنے اپنے کاموں میں معروف تھے۔ موپر فیاض پردہ ہٹا کر جب آفس میں داخل ہوا تو وہاں انسیکر رضاوہ ہے ہے ی موجود تھا۔ وہ سوپر فیاض کے داخل ہوتے ہی احترامًا ای کرا ہوا۔ سوپر فیاض نے سر عبدالر حمن کو سلام کیا۔ " بینخو"..... سر عبدالر حمن نے نرم لیجے میں کہا اور سوپر فیاض خاموش سے سائیڈ پرموجو و کری پر بیٹھ گیا۔ انسپکٹر رضامیز کی دوسری. طرف کری پر ہیٹھ گیا۔ اب کسی طبیعت ہے حہاری "..... سر عبدالر حمن نے زم " الله كا شكر ہے سر۔ اب تو ميں بے حد بہتر محسوس كر رہا ہوں "..... موپر فیاض نے جواب دیا۔ مراس ذیم کے سلسلے میں نتام کارروائی جام ہو حکی ہے۔ وہ اسلم اور شہاب دونوں غائب ہیں۔انسپکر رضانے انہیں ڈھونڈھنے ک بے صد کو سشش کی ہے اس کے علاوہ پوری انٹیلی جنس انہیں للاش كرتى رہى ہے ليكن وہ دونوں اس طرح غائب ہو گئے ہيں جسيے

وپر فیاض کو ہسپتال سے ڈسچارج ہوکر آئے ہوئے آن دوسرا روز تھا۔ سر عبدالر عمن کے خصوصی احکامات کے نتحت انہمائی خصوصی ادویات کا استعمال کرایا گیا تھا ناکہ سوپر فیاض جلد از جلد ہسپتال سے فارغ ہو سکے میہی دجہ تھی کہ بجائے پندرہ روز کے اس چار روز میں ہی ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ ایک روز اپنی کو تھی میں آرام کرنے کے بعد وہ آج آفس آیا تھا۔ ابھی وہ آفس میں آکر بیٹھا ہی تھاکہ فون کی گھٹی نج اٹھی اور سوپر فیاض نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

میں سے کہا۔

مرے آفس آ جاؤ دوسری طرف سے سر عبدالر حمن ک آواز سنائی دی ایکن لچبر خلاف معمول نرم تھا۔

" میں سر" سوپر فیاض نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا

سي سردويي اس في محج جو كي بايات اس سے بته چلتا ب کہ دو خود بھی اس کیس پر کام کر رہا ہے سوپر فیاض نے جو اب دیا تو سر عبدالر حمن بے اختیار چونک پڑے۔ کیا مطلب وہ کیوں کام کر رہا ہے۔ یہ کیس سکرٹ سروس کے پاس تو نہیں ہے اور وہ تو سیکٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے "...... سرعبدالرحمٰن کے کیج میں غصہ تھا۔ · میں نے اس سے یو جھا تھا سر۔ اس نے بتآیا تھا کہ وہ اس لئے 🔾 اپنے طور پر کوشش کر ہا ہے کہ شاید سیرٹ سروس کا چیف اس سلسلے میں اے کوئی جمونا موٹا چمکی دینے پر رضامند ہو جائے اور ح اس طرح اس كا كي اوهار اتر جائے موبر فياض نے جواب ويا تو سر عبدالر حمن كاجره فصے كى شدت سے سرخ بر كيا-" س نے اے ہزار بار منع کیا ہے کہ وہ کسی سے اوحار مالیا كرے اور كوئى دُستگ كاكام كرے ليكن وہ اليما ناضلف ہے كم باپ کی عرت کو بھی واؤپر نگانے ہے نہیں چو کتا۔اب وہ کہاں ہو گا'۔سر عبدالرحمن نے اتہائی عصلے لیج میں کہا۔ " اس کا کچے بت نہیں ہوتا سربوسکتا ہے کہ فلیت پر موجود ہول اور ہو سکتا ہے کہ ند ہو مسسد مور فیاض نے کما تو سرعبدالر حمن نے ہاتھ برحا کر رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچ نگاہوا تھوس بٹن پرلیں كر ك انبول نے اے دائر يك كيا اور محر تيزى سے سريريس كرنے

ان کا سرے سے کہیں وجود ہی نہ ہو- حمادے دمن میں کوئی آئیڈیا ہے ان کو تلاش کرنے کا اسسا سر عبدالر حمن نے سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔ " ہو سکتا ہے سروہ ملک سے باہر فرار ہو گئے ہوں " سے سوپر فیاض نے جواب دیا۔ " نہیں۔ اس کی بھی چیکنگ کر لی گئی ہے اور اگر ایسا ہوتا تو برطال ان کے کسی شر کسی آدی کو اس کا علم ہوتا۔ میں نے ہر طرف سے معلومات حاصل کی ہیں لیکن کوئی اس بارے میں معمولی ی بات بھی نہیں جانتا"...... سر عبدالر حمن نے جواب دیتے ہوئے سراب کیا کہا جاسکتا ہے۔ بہرحال انہیں تلاش تو کرنا ہی پاے گاجب تک دہ دونوں یا ان میں سے ایک ہاتھ نہیں آئے گا ہم اصل مجرموں تک نہیں پہنچ سکتے میں سوپر فیاض نے جواب دیا۔ كيا عمران مسلمال يا حمهاري ربائش گاه پر حمهين يو چيخ آيا تھا -سر عبد الرحمن في اچانك يو جهاتو سو پر فياض بي اختيار چونك برا-بيس سره ده دو بار بسيتال بمي آيا تها ادر كل ربائش گاه پر بهي ده دو کھنے مرے باس بیٹمارہا ہے " سیب سوپر فیاض نے جواب دیا۔ " تم نے تقیناً اے بتایا ہو گاکہ تہیں کس نے زخی کیا ہے اور کیوں اور تم کس کیس پر کام کر رہےتھے "...... سر عبدالر حمن نے

"ليكن - كيا- كيا مطلب ب- يد حبس جرأت كسي بوئي مرى بات كاجواب ديينے كے بعد ليكن كينے كى اللہ سر عبدالرحمن كا يارہ اور جزی گیا تھا۔ * بب بب بب بزے صاحب میں یہ لفظ بننے کی معافی جاہمآ ہوں۔ درانس چھوٹے صاحب کر رب تھے کہ ایک الا کھ روپیہ اوحار چرمیم گیا نے اور ادھار والے سنگ کر رہے میں اور شاید بڑی بیکم -صاحب نے بھی انہیں رقم نہیں می اس لئے وہ کہد رہے تھے کہ وہ سویر فیانس والے کہیں پر کام کریں گے اس طرح شاید ان کا چیف انہیں ایک لاکھ روپے دے دے اسلمان نے انتہائی پرایشان ہے تیج میں کہا۔ " ہونہد کیا اس کے چف کے پاس حرام کی دولت ہے یا وہ سرکاری خرانے کو اپنے باپ کا مال سجھا ہے کہ وہ اس ناہنجار کو ان معمولی سے کاموں کے ایک لاکھ روپے دے رہتا ہے۔ میں سرسلطان ہے بات کروں گا۔ بہرحال تم شام کو مرے پاس کو تھی پر آ جا نا اور مجے ہے ایک لاکھ کا چیک کے جانا تھے۔ لین اے بنا دینا کہ اگر اس نے اس کسی برکام کیا یا آنندہ ادھار لیا تو بھروہ اس کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔ نانسنس * ﴿ مَرْعَبُوالرَّحْمَن نِے انتِبَا کَی عَصِیلے کچے میں کیا اور اس کے ساتھ ی انہوں نے رسیور کریڈل پریخ دیا۔ " آب بولو سویر فیاض مشن کھیے مکمل ہو گا۔ کیا ہم ساری عمر اسلم اور شہاب جیسے تمرؤ کلاس بد معاشوں کو ی ملاش کرتے رہ

" سليمان بول ربابون" رابطه قائم بوتے بي دوسري طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔ " عبدالر حمن بول رہا ہوں۔ کہاں ہے یہ عمران سر عبدالرحمن نے بھاڑ کھانے والے لیجے میں کہا۔ * بب، بب، بڑے صاحب آپ، چھوٹے صاحب ابھی اکٹ کر کہیں گئے ہیں۔ بتا کر نہیں گئے "..... سلیمان نے انتہائی ہو کھلائے ہوئے کیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ " يد بناؤ كه جب يه كمانا نبس ب تو يريد ادهار كي انارنا ب اور كيوں لياً رہا ہے ادھار"..... سرعبدالر حمن نے عصيلے ليج س " بڑے صاحب تھے تو چھونے صاحب یہ بتاتے ہیں کہ وہ بڑی بلّم صاحبہ سے بیسے لے کر آتے ہیں اسس سلیمان نے سم ہوئے " ہونبہ ۔ ای کے لاؤ پیار نے تو اسے بگاڑ رکھا ہے۔ نائسس ۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے باوجو داس طرح در بدر دھکے کھا تا بھر رہا ہے۔ ہونہد ۔ سنوروہ جب آئے تو اے مری طرف سے کمد دینا کہ اگر اس نے گراس ڈیم والے کسی میں ٹانگ اڑائی تو میں اسے گولی مار ودں گا۔ مجھے '..... سرعبدالر تمن نے کہا۔ "بب-بب-بہتر بڑے صاحب-لیکن "..... سلیمان نے ڈرتے

ذرتے اور انتہائی سمے ہوئے لیج میں کہا۔

W

. W

W

a

انسكررضان اس بات كاجواب دين كى بجائے بحب سادھ لى-مسنوسي اس طرح كي اوث پنانگ اور طوطا بيناكى كهانيال سفخ کا عادی نہیں ہوں۔ مجھے ۔ تحجے کام چلہئے اور اس کا نتیجہ چلہئے ۔ سوپر فیاض تم نے اب یوری قوت سے کام کرنا ہے۔ پہلے بھی جہاری وجہ نے کافی وقت ضائع ہوا ہے اور ہاں جس طرح اکی عام سے بدمعاش کے ہاتھوں تم زخی ہوئے ہواس سے تھے احساس ہوا ہے ك تم لوگ وفترون مين بينم بينم بيار بو ع بو- قهين مى باقاعدگ سے بالکل اس انداز میں تربیت ملی چاہے جس طرح ملری كماندوز ك تربيت سائق سائق ك جاتى باس لي سي في فيصله كيا ب که اس کسی کے بعد سوپر فیاض سمیت نتام انسکارز اور سب انسپکڑز کے دو کروپ بنائے جائیں گے جن میں سے ایک کروپ باقاعدہ کشن تربیت حاصل کرے گا اور جب وہ تربیت حاصل کر کے آئے گا تو بھر ووسرا گروپ جائے گا اس طرح تربیت کا یہ کورس مسلسل جاری رہے گا" سرعبدالرحمن نے کہا۔ " ٹھیک ہے سرسیہ ضروری مجھی ہے سر اسس سوپر فیاض نے جلدی ہے سرعبدالرجمن کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانیا تھا کہ سرعبدالرحمٰ کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کا بہی طریقہ ہے۔ ج برحال یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔ فوری مسئلہ اس کیس کا

بے۔ سنو میں حمیس لائن آف ایکشن ویتا ہوں۔ اسلم اور شہاب

وونوں عام سے خندے ہیں اس اللے وہ اپنے طور پرید کارروائی سن

جائیں گے۔ کیا ہمارے یاس ان کے علاوہ اس کیس کا اور کوئی کلیو نہیں ہے : سرعبدار حمن نے ای طرح عصیلے انداز میں کہا۔ عران کی وجہ سے جب انہیں غصہ آیا تھا تو ظاہر ب اب وہ اتنی أساني سے كماں اترف والا تحار * سر میری رائے کے مطابق ان دونوں کے پیچے وقت ضائع كرنے كى بجائے ہمیں سے داستے گلاش كرنے چاہئیں "..... انسيكڑ رضانے ایانک کہا۔ وار بے مہاری رائے ہے تو تم نے اب تک کون سے راستے ملاش کے ہیں۔ بولو۔ یا راستے ملاش کرنے کے لیے اخبارات میں اشتبار وینا ہو گا"..... سرعبدالرحمٰ انسیکررضا پر برس پڑے۔ " مم مه مم مرا مطلب تما سر كه جمين كوشش كرني جاهي "-انسكر رضابس اجانك برنے والى افتاو يربرى طرح محسرا كيا تها۔ وه وراصل ابھی سر عبدالرحمن کی طبیعت سے بوری طرح داقف ، تھا اس اے اس کے شاید ذہن میں بھی نہ تھا کہ سرعبدالر حمن اس طرح ممی اس پر بگر مکتے ہیں جب سوپر فیاض بے اختیار مسکرا دیا۔اے معلوم تھا کہ اب انسپکر رضا جتنا بولیا جائے گا سر عبدالرحمن کا پارہ ا تنا ی چرمتا حلا جائے گا۔ · کوشش میں نے کرنی ہے یا تم لو کوں نے کرنی ہے۔ بولو '۔ سرعبدالر حمن في بهل سے زيادہ عصيلے ليج ميں كماتوسور فياض في آنکھ کے اشادے سے انسکٹر رضا کو خاموش دسنے کے لئے کہا اس لئے

برونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" نالسنس "..... مرعبدالرحن نے عصے سے کانیتے ہوئے لیج م كما انهي واقعي خوشامد سے نفرت تھي إور وه معمولي ي خوشامد المرنے یا سننے کے بھی قائل مدتھے لین انسیکر رضاشاید مور فیانس کی فوشامد کر کے اسے زم کر لینے اور مقام حاصل کر لینے کا عادی تھا اس ائے اس نے یہی نمخہ سر عبدالر حمن پر بھی استعمال کر دیا تھا لیکن سر مراار حمن کی طبیعت مویر فیاض سے یکسر مختلف تھی اس لئے النا اتس اس کے گئے بر گئ تھیں۔ مور فیاض سر جھکائے فاموش بیٹھا

" بولوس نے جو کچھ کہا ہے اس کے بارے میں جہارا کیا خیال بے "..... سرعبدالر حمن نے سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کمار

" سرآب كى بات ورست بي ليكن يه جموف فند بين اس ك و کی ملاقاتیں ہمی تو چھوٹے خندوں سے بی رہتی ہوں گا۔ بزے اگ اگر ایے مجرموں کو بک کرتے ہیں تو دہ یہ کام فون پر کرتے ل مس سوير فياض نے كها تو سرعبدالر حمن كا جره ب اختيار كهل ا مالائک سور فیاض نے سرعبدالر جمن کی رائے کی مخالفت کی فی لیکن اس کی بات میں چونکہ وزن تھا اس لئے سر عبدالرحمن کا

أزو كحل انهما تحابه وری گار تم نے واقعی انتہائی ذباعت سے اس بات کا یہ کیا ۔۔ گذشو۔ لیکن یہ لوگ فون کالوں کی ٹیسیں تو نہیں

كريكتے لقيناً انهيں اس كارروائي كے لئے بك كيا كيا ہو گااوريه بكنگ برحال ان کے غائب ہونے سے وسطے ہوئی ہو گی۔ چونکہ وہ دونوں ی سربراہ تھے اس لئے انہوں نے چھوٹے غندوں کو اس بارے میں کھے نہیں بتایا ہو گالیکن اگر تم مشینوں کی چوری ہونے والے روز ہے ایک ہفتہ بہلے اور بھران کے غائب ہونے تک ان کے ملنے جلنے والوں کو ٹریس کرویا جن لو گوں سے وہ ملتے رہتے ہیں انہیں ٹریس کرو تو تھیے بقین ہے کہ اصل آدمیوں کے بارے میں معلومات مل جائیں گی "..... سرعبدالرحمن نے کہا۔

" اده - اده سرآب في واقعي التمالي ذبانت آمر تجزيد كيا ب جناب آب کا ذین واقعی بے مثال ہے انسکٹر رضا نے انتہائی خوشامدانه ليج من كهابه

" سنيند آب " سر عبدالرحن نے يكف عصے عدارت ہوئے کما تو انسکٹر رضا ایک جھٹلے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے بجرے یر بیک وقت حرت اور ہو کھلاہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اے مجھ نہیں آری تھی کہ اس نے تو ان کی تعریف کی ہے جبکہ وہ خصے کا اظہار کر رہے ہیں۔

مجس انتمائي خوفناك مرض لاحق موكياب خوشاء كايد تجيد س اليے أدميون كو يُولى مار دياكريا بون في مجهد وفع بو جاؤ اور ا تندہ مجھے ای شکل مد و کھانا۔ گٹ آؤٹ میں سر عبدالرحمن نے غصے سے وحازتے ہوئے کما اور انسیکر رضانے سلام کیا اور تنزی ہے

" فياض بول ربا بون سرنتندن آف سنرل انتيلي جنس بیورو" ۔ سوپر فیاض نے عادت کے مطابق عہدے اور ادارے سمیت تعارف کرا دیا۔ " بڑی طویل مینتگ رہی ہے تہاری ڈیڈی سے "..... دوسری طرف سے عمران کی جہکتی ہوئی آداز سنائی دی۔ مشكر كروتم فليك يرنبي تح وريد آج برے صاحب تهاري الیی ورگ بناتے کہ یاد رکھتے سوپر فیاس نے بنستے ہوئے · میں فلیٹ سے ہی بول رہا ہوں۔ تھے سلیمان نے بتا دیا ہے کہ اس كا ڈيڈي سے اكيك لاكھ روب وصول كرنے كا بلان كامياب رہا ب لین کیا تم نے انہیں بایا تھا کہ میں نے ادھار لیا ہے"۔ عمران " ہاں۔ انہوں نے مجھ سے یو چھا کہ کیا عمران مری عیادت کے الے آیا تھا میں نے ہاں کر دی تو انہوں نے یو جھا کہ بچر تو اس کیس کے بارے میں بات بھی ہوئی ہوگی۔میں ان کے سامنے جموث کسیے یول سکیا تھااس لئے میں نے انہیں سب کھ بتا دیا۔اس پروہ بگر گئے کہ جب کیس سیکرٹ سروس کے پاس نہیں ہے تو بھر عمران اس پر كيوں كام كر رہا ہے اس پر س فے بتايا كه اس كا خيال ہے كه شايد اچیف سے اے چکی مل جائے اور وہ اپنا ادحار الار لے۔ بس اس بر

a.

رکھتے ہوں گئے بچر کسیے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ انہیں کن او گوں ف بک کیاہے " سرعبدالرحمن نے کہا۔ مرمرا شیال ہے کہ اسلم اور شہاب دونوں کے غائب ہونے س می انہیں بک کرنے والوں کا ہات ہے اس طرح انہوں نے ہمارا راستہ بند کر ویا ہے اس اے ان کے غائب ہوئے والے ون کے بارے میں آگر ان کی سر آر میوں کو ٹریس کیا جائے تو بقیناً کوئی يدكوئى كليويل جائے گا" سوير فياض في كما تو سر عبدالرحمن كے جرے برب اختيار حرت كے ماثرات الجرآئے۔ متم توآج انتبائي ذبانت كى باتين كررب بوركيا بسيتال مي عميس ذبانت كاكوئي انجكش تونبس لكاديا كيا مسسسر عبدالرحن نے شرت عرب لیج میں کہا۔ "سرسي آپ كابي ماتحت بون "..... مور فياض فيجواب ديا-اس نے مزید بات نہ کی تھی تاکہ اس کا فقرہ خوشامد کے زمرے س . كذر في الي بي فين ماتحت جائس اوك يه أنيذيا ورسة ہے۔ اس آئینیے پر کام کرو۔ تھے جلد از جلد کامیابی کی رپورٹ چلیت - سرعبدالرحن نے کہاتو موپر فیاض اٹھا اس نے سلام کیا ہ م برونی دروازے کی طرف مر گیا۔ تھوڑی در بعد دہ اپنے آفس م بیٹھا یہ بات سوچ رہا تھا کہ اس فے آئیڈیا تو وے ویالیکن اب الله

عمل کیے کرے کہ اجانک ساتھ بڑے ہوئے فون کی تھنی اُ

" تم كوئى وصنك كاكام كيون نهيل كرلية "..... مورفياض في منثورہ ویتے ہوئے کہا۔ * تم بناؤ کیا کروں۔ کفن چوری کر کے فروخت کیا کروں یا "۔ فعمران نے جواب دیا۔ " لاحول ولا توة - كيا گھڻيا باتيں كرتے ہو۔ نائسنس - ٹھيك ہے جو مرضی آئے کرتے بجرہ محجے کیا :..... سوپر فیاض نے معمیلے لیج " سوچ لو-انسيكررضا برافرما نردار نوجوان بي "..... عمران في کماتو سوپر فیاض بے اختیار چونک برا۔ و كيا مطلب تم نے يہ بات كيوں كى ہے " سور فياض نے محصیلے کیج میں کہا۔ " ظاہر ب مہارا جواب تو یہی ہے کہ تھے کیا۔ لیکن مہارے اس جواب سے میرے مسائل تو حل نہیں ہو سکتے اس لئے یہی ہو سکتا ے کہ میں دوہرا فتانسر ملاش کر لوں پھر جب اس کے اخبارات میں

ا نٹرویو شائع ہوں گے، کار ناموں کی تفصیلات آئیں گی، فوٹو جمپیں گے۔ اعلیٰ حکام اس کی کار کردگی کی تعریفوں ہے ٹیر سر میقیت جاری

كريس كَ تو كِي مَد كِي تو تَحْج بحى مل جائ كا-سناب خاص كهات

م ہو نبد ۔ تو حمبارے یہ ارادے ہیں۔ حمبیں اور انسیکر رضا

یینے گھرانے کافرد ہے '۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

بنے صاحب بگڑ گئے اور انہوں نے فلیٹ پر فون کیا لیکن الیب بات ب یہ مہارا سلیمان تم ہے بھی بڑا شیطان ہے۔اس نے جھاڑیں تو کھالیں لیکن متہارے لئے اکیب لاکھ روپیہ وصول کرنے کا بندوبست بھی اس نے کر لیا * موپر فیاض نے بنسے ہوئے کہا۔ " مرے لئے نہیں اپنے لئے کیونکہ اوحار وی لیتا ہے اور وی ادا كريّا ہے۔ميرے باتھ تو كچه محى نہيں آئے گا كيونكه ميراادهار تو ويے ی قائم رہے گا'...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض بے اختیار " كيا مطلب-اس كاادهار عليحده ب اور حمهادا عليحده"...... موير فیاض نے انتہائی حمرت بھرے کیجے میں کہا۔ " ہاں ۔ وہ اپنے لئے خصوصی خوراک تیار کرتا 'ب مریرہ جات اور مقوی یاوواشت معجونیں وغرہ۔ میں اس کے لئے رقم نہیں وے سكتا اس لئے وہ اپنے لئے عليحدہ ادھار ليتا رہتا ہے اور بحر اس طرح المان في اور ڈيڈي كو حكر دے كر رقوم حاصل كرتا رہتا ہے "-عمران " اور تم خاموش رہے ہو۔ کیوں "..... سوپر فیاض نے انتہائی " اور میں کیا کر سکتا ہوں۔ اگر میں زبان کھولوں تو بھر اس ک تخواہیں، الاؤنس وغرہ کا بل کہاں سے دوں اس لئے بجوراً خون ک کھونٹ پینے پڑتے ہیں '۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

نے جواب دیا۔ دونوں کو گولی مار دوں گا۔ مجم سوپر فیانس نے ضعے سے جیجتے

ہاتھوں میں ہمتھڑیاں پہنانی ہیں اور بس "...... عمران نے کہا۔ " اوه- اوه ویری گذ- جلدی بناؤ کون بین مجرم- جلدی بناؤ"۔ موپر فیاض نے انتہائی مسرت بجرے کیج میں کہا۔ " سوري سوپر فياض سيد نهيں بو سكتا كه ميں جموكا بجرتا ربوں اور تم مجرم پکڑ کر این کارکردگی کا سکہ حکومت پر بٹھاتے رہو۔ اب تو كرشل دور ب اس ك سودك بازى كرنا بو گ بولو دس لاكه روپے دیتے ہو۔ دیسے یہ سن لو کہ اگر میں نے یہ بجرم انسپکر رضا یا جہارے محکے کے کسی دوسرے انسکڑے حوالے کر دیتے تو آسانی سے پندرہ بیس لا کھ مل سکتے ہیں لیکن چونکہ تم دوست ہو اس لئے مہارے ساتھ میں رعایت کر رہا ہوں۔ ہاں یا نہ میں جواب دو ا۔ عمران نے کہا۔ وس لا کھ ۔ تو مہارا خیال ہے میں نے مہاں کر تسی نوٹ چھاپنے کی مشین لگا رکھی ہے نائسنس۔ علو دوستی کے ناطے میں حماري بجوريوں كو ديكھتے ہوئے حمبيں ايك لاكھ روبے دے دوں گا ليكن اس وقت جب تم مجرم معد نبوت كے مرے حوالے كر دو مے اس سے پہلے نہیں "..... مور فیاض نے کہا۔ " ادکے ابند حمہارا حامی و ناصر ہو۔ خدا حافظ "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ " ارے ارے سنو تو ہی "..... سوپر فیاض نے بے اختیار لریڈل کو بار بار دباتے ہوئے کمالیکن ظاہر ب ووسری طرف سے

S

" تو بجر محجے بتاؤ میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں بتاؤ"...... عمران نے تم مری مانو تو خود کشی کر لو "..... مور فیاص فے جملائے ہوئے لیجے س کیا۔ * خادِ اگر تم اس بات پر رامنی ہو تو ٹھیک ہے۔آخر تم دوست ہو حمہاری بات نہ مانوں گا تو کس کی مانوں گا۔ میں وہیں حمہارے یاس می آ رہا ہوں تاکہ حمہارے دفتر میں جب خود کشی کروں گا تو کم از كم يه تو بنة عل جائے كاكه دوست نے دوست كے كين يرخودكشي کرلی ہے * عمران نے کہا۔ " بكواس مت كرو محجه اور سنوتم في عبال نبي آنا ورند تہارے ڈیڈی مجھے خود کشی پر بجور کر دیں گے۔ وہ نجانے کیوں نہیں طبعة كه اس كيس مين تم مرى مددكرو سور فياض في " انہیں تو معلوم ہی یہ ہوسکے گا۔ یہ مرا وعدہ "...... عمران نے کماتو سویرفیاض باختیار چونک برا۔ و کیا مطلب کیا تم نے کوئی کلیو حاصل کر لیا ہے '..... سوپر فیاض نے چونک کر یو جمار " تم كليوكى بات كررب بوسيس في مجرمون كو بعي ثريس كر لیاہ۔ فبوت بھی مرے پاس موجود ہے اب تو صرف ان کے

anned By Waqar Azeem Pakistanipoint

w w

a k

i <u>- 1</u>

* نائيگر بول رہا ہوں باس میں نے اسلم اور شہاب سے بارے t

C

m ,

عمران لینے فلیٹ میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی نج انمی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کررسیور اٹھالیا۔ "علی عمران ایم ایس سی - ڈی ایس می (آکس) بول رہا ہوں "۔ عمران نے رسیور اٹھا کر ائی عادت کے مطابق کمل تعارف کراتے

دی۔ کسیاکلیود عمران نے بونک کر پو تھا۔ "باس یہ دونوں آخری بارمہاں کے ایک بہت بڑے تاہم عالی باہ کی دہائش گاہ پراس سے ملنے گئے تھے اس کے بعد دونوں غائب ہو گئے البتہ ان کی کار ایک کالونی کے وران جصے میں بم دھماک ہے رسیور رکھ دیا گیا تھا۔ سوپر فیاض نے جلدی سے کریڈل دیا کر ہاتھ ہنایا اور ٹون آنے پرتیزی سے نمبرڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ "سلیمان بول رہا ہوں "...... دابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی

آواز سنائی دی۔ " عران سے بات کراؤ میں فیاض بول رہا ہوں"...... موہر

فیاض نے کہا۔ فیاض نے کہا۔ : : هذی رہے اگر میں فرانس کا کا رہو تو

ا انہوں نے منع کر دیا ہے کہ اگر سوپر فیاض کی کال ہو تو بات مت کرانا۔ کیا ہوا جتاب۔ کیا آپ دونوں میں کوئی نارافظی ہو گئ ہے :..... سلیمان نے بڑے ہمدردانہ کچے میں کہا۔

" میں خود آرہا ہوں۔ مجرس اس کی ناراضگی دور کرتا ہوں۔ میں اس کی ناراضگی دور کرتا ہوں۔ میں اے گوئی دار کرتا ہوں۔ اے گوئی مار کر می مجمولان گا"...... مویر فیاض نے احبائی عصبے لیج میں کہا ادر رسیور کریڈل پر رکھ کروہ اٹھا ادر سٹینڈ پر موجو د ٹوئی اٹھا کر اس نے سریرر کھی ادر تیزی ہے آفس کے بیرونی دروازے کی

مرف بزه گیا-

Scanned By Waqar Azeem Pakistanipoin

وہ لینے باس شہاب کے ساتھ ایک بڑی وصولی کے سے عالی جاہ کی رہائش گاہ پر جا رہا ہے۔ وہاں سے واپس آنے پر وہ اسے فون کرے گا اور پھر ملاقات کا وقت طے کرے گالیکن اس کے بعد نہ ہی اسلم کا فون آیا اور نہ ی اس کے بارے میں کچھ پتہ حلا۔ نیر اسلم کے میڈ کوارٹر پر انٹیلی جنس نے ریڈ کیا اور اس کے تنام آدی کرفتار ہو گئے لیکن اسلم کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہ ہو سکااس نئے یہ بات طے ہے کہ اسلم اور شہاب دونوں اس عالی جاہ کے پاس کوئی بری رقم لینے گئے اور پر غائب ہوگئے۔جاں تک کار کا تعلق ہے تو اس بارے میں بھی محجے ارشد نے بتایا کہ بم دھماکے سے تباہ ہونے والی کار کا جلا ہوا ڈھانچہ اس نے دہاں سے گزرتے ہوئے ویکھا تھا۔ کو یہے ڈھانچہ کسی طرح بھی قابل شاخت نہ رہاتھا لیکن اس کا ایک حصہ پوری طرح جلنے ہے کسی طرح کے گیا تھااور اس پر اس نے داضح طور ا ير بليك كراس كانشان ديكها تماجو اسلم كالسنديده نشان تماادراس نے یہ نشان نہ صرف این کار کے رموں پر بنار کھے تھے بلکہ کار کے چاروں ٹائروں پر مجمی اس نے یہ نشان ہوار کھا تھا۔ اس کے خیال آ کے مطابق یہ نشان اس کے لیے خوش قسمتی کا باعث تھا۔اس اطلاع 🎝 کے بعد میں نے اس یولئیں تھانے سے رابطہ کیا جس کے علاقے میں یہ واردات ہوئی تھی۔ڈھانچہ وہاں ایک سائیڈ پر موجو د تھا۔اس کے الک رم پر واقعی یه نشان موجود تماراس کے علاوہ تمانے سے بیا معلوم ہواکہ کار کی جلی ہوئی سیٹوں کے درمیان ایک فائر پروف تباہ ہو گئ تھی اے چونکہ آگ لگ گئ تھی اس لئے اس کے بارے میں علم نہ ہو سکا تھا کہ یہ کس کی کار ہے لیکن میں نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ کار مہاب کی تھی "..... ٹائیگر نے کہا۔ " عالی جاہ تاجر۔ کہاں رہتا ہے یہ "...... عمران نے حمرت بجرے

کھیج میں کہا۔

" باس س نے اس سے بارے میں بھی تفصیلات اکھی کر لی ہیں۔ بظاہرید امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتا ہے نیکن دراصل سے ا نتمائی قیمتی اور حساس اسلح کی سمگنگ میں ملوث ہے اور سنا ہے کہ اس کے تعلقات بہت دور تک ہیں ولیے یہ مجھی زیر زمین دنیا میں كى ك سلم ننس آيا-اتهائى خفيه اندازس كام كرا ب- تج مجی بڑی تگ و دو کے بعد اس کے بارے میں معلوبات حاصل ہوئی ہیں اس کی رہائش گاہ گولڈن ٹاؤن کی کو معی منر دس اے بلاک میں ب- محل مناكوشى ب " المائير في تفصيل دينة بوع كمار " تحہیں کیبے معلوم ہوا کہ اسلم اور شہاب دونوں اس سے ملنے گئے تھے اور غائب ہوگئے۔ یوری تفصیل بٹاؤ "...... عمران نے کہا۔ " باس میں نے بڑی تگ و دو کے بعد ایک آدمی کو ٹریس کیا جو اسلم کا دست راست تھا لیکن کسی اختلاف کی وجدیے اس سے کٹ گیا تھا۔اس کا نام ارشد ہے۔ یہ خود ممی خاصا بڑا کینگسٹر ہے۔ان دنوں اسلم سے اس کی صفح کی بات جیت عل رہی تھی۔اس نے تھے بنایا کہ اسلم کی اس سے ملاقات طے تھی لیکن بچراسلم کا فون آیا کہ

ملاقات نہیں کرتا جب تک اس کے آوی آنے والے کی مکمل ملائی
سائنسی آلات سے نہ لے لیں اور اس سلسلے میں وہ بڑے سے بڑے
آوی کا مجی لحاظ نہیں کرتا ۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" تو پھر تم اسے کسے افواکر و گے ۔۔۔۔۔۔ عمران نے پو تھا۔
" میں نے اس کے ذاتی کرے سے طحۃ کو نعی تک ایک خفیہ
راسے کا پتہ جالا یا ہے۔ اس طحۃ کو نعی میں مرف چار مسلح افراورہے
بیں۔ انہیں ہے ہوش کیا جا سکتا ہے اور اس خفیہ داسے سے اس کے
نمامی کمرے میں اچانک واضل ہو کر اسے اخوا کیا جا سکتا ہے ۔۔
نمامی کمرے میں اچانک واضل ہو کر اسے اخوا کیا جا سکتا ہے ۔۔
نامی کمرے میں اچانک واضل ہو کر اسے اخوا کیا جا سکتا ہے۔۔
نامی کمرے میں اچانک واضل ہو کر اسے اخوا کیا جا سکتا ہے۔۔

گذشور تم دافعی کام کر رہے ہو گذشور تھے تہاری کار کردگی بیند آئی ہے۔ تصکیب ہے وہاں بھیج وہا بیند آئی ہے۔ تصکیب ہو وہاں بھیج وہا ہوں ہے تارہ کرانے تو ہوں ہی کہا ہے۔ تو اس کے آدمیوں کو بلاک بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایسا آدمی لاممالہ ملک و قوم سے خلاف بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایسا آدمی لاممالہ ملک و قوم سے خلاف بھینی طور پر سازش میں شامل رہتا ہو گا۔ ممران نے کہا۔

حران نے ہا۔
" تعریف کا بے حد شکریہ باس آب جوانا کو بھیج دیں۔اے کہد
دیں کد وہ گولڈن ٹاؤن کے آغاز میں گولڈن ریستوران کے سامنے
تھی مل نے " نائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوے کہد کر
کریشل دبایا اور نھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے غیر ڈائل کرنے
جمروع کر دیے ۔

بلاسنک کار ڈ ملا ہے جس پر بلکی کراس کا نشان بنا ہوا ہے اور اس کے نیچ اسلم کا نظامی لکھا ہوا ہے۔ شاید یہ کار ڈ اسلم نے خوش قسمتی کے حکر میں بنوا کر کار میں رکھا ہو گا۔ بہرحال اس طرح یہ بات نابٹے ہو گئ ہے کہ یہ کار اس کی تھی "۔ ٹائیگر نے کہا۔ "گذہ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ تم اس وقت کہاں ہے بول رہے ہو"...... عمران نے کہا۔ " میں چیف کلب کے سلمنے پبلک فون بو تھ ہے بول رہا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔ تم گولان ٹاؤن چیخ جاؤمیں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ اب اس عالی

جاہ ہے ملاقات خروری ہے "...... عمران نے کہا۔
" باس مرا خیال ہے یہ عالی جاہ سیدھے ہاتھوں قابو میں نہیں ۔
آئے گا اس نے اگر آپ حکم ویں تو میں اے اعزا کر کے رانا ہاؤس نے آؤں "..... نائیگر نے کہا۔ " تو خمہارا خیال ہے کہ یہ خاصا طاقتور آوی ہے "...... عمران نے

ہا۔
" بی ہاں۔ دہ سامنے جس آنا اور یہ بھی سنا ہوا ہے کہ اس نے
اپن رہائش گاہ پر بھی باقاعدہ لمے چوڑے حفاظی انتظامات کئے ہوئے
ہیں۔ وہاں باقاعدہ سائنسی حفاظتی اقدامات بھی ہیں اور اس کے
ساتھ ساتھ مسلح افراد کی بھی خاصی بڑی تعداد وہاں موجو درہتی ہے
اور ودسری بات یہ کہ وہ کسی صورت کسی سے اس وقت تک

· میں باس ،..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوے کمد کر رسیور رکھ دیا ہے چر چند محول بعد اس نے ایک بار بھر رسیور W انھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ " سنرل انتلى جنس بورو" إابط قائم بوت بي الك أواز الل على عمران بول رہا ہوں۔ سوپر فیاض آج آفس آیا ہو گااس سے بات کراؤ عمران نے کہا۔ ت سر تننڈ ن صاحب بڑے صاحب کے آفس میں کافی ور سے موجو دہیں۔ انسپکڑ رضا بھی ان کے ساتھ ہیں شاید کوئی میٹنگ ہو ربی ہے۔ اگر اپ کہیں تو بڑے صاحب کے آفس سے رابطہ کرا دوں میں ووسری طرف سے کہا گیا۔ " اوہ نہیں۔ میں نے فہارے سوپر فیاض سے بات کرنی ہے 🗅 تہارے بدے صاحب سے جھاڑ نہیں کھانی۔ میں بچر فون کر اول گا ۔ عمران نے سمے ہوئے کیج میں کیا۔ " جیسے آپ کی مرضی مچھوٹے صاحب"...... دوسری طرف سے 🕝

ی سرات میں میں جوٹے صاحب دوسری طرف سے مستح ہوئے کچے میں کہا گیا کیونکہ سنرل انٹیلی جنس بورو کے سب لوگ عمران سے انچی طرح واقف تھے اس کے فون آپریٹر عمران کی بات پر انس چا تھا۔ عمران نے اوکے کہد کر رسیور رکھ دیا۔ مجر تقریباً

ا کی تھنے بعد اسے جوزف کی طرف سے عالی جاہ کی رانا ہاؤس پہنچنے کی اطلاح ملی تو وہ فلیٹ سے فکل کر کارسی رانا ہاؤس روانہ ہو گیا۔ "رانا ہاؤی "....... رابطہ کا کم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔
" عمران بول رہا ہوں جوزف۔ جوانا کہاں ہے "...... عمران نے
سخیدہ لیچ میں کہا۔
" موجود ہے باس۔ بلاؤں اسے "...... دوسری طرف سے جوزف
" موجود ہے باس۔ بلاؤں اسے "...... دوسری طرف سے جوزف

ک مؤد بایہ آواز سنائی دی۔ " ہاں"...... عمران نے کہا تو رسیور پر تھوڑی دیر کے لئے خاموثی ماں ی معد گئی۔

کاری ہے۔ * بہلے ماسٹر میں جوانا بول رہا ہوں "...... چند کمحوں بعد جوانا کی آواز سنائی دی ۔

" جوانا کار لے کر گولڈن ٹاؤن کے آغاز میں واقع گولڈن رہیں ہوتو ہو گا تم نے اور رہیتوران کے سلطے آگئے جاؤ۔ وہاں ٹائیگر موجود ہو گا تم نے اور بائیگر نے ایک آوئی کے لائن ٹاؤن سے اعزا کر کے رانا ہاؤس کے آنا ہے۔ ٹائیگر تمہیں تفصیلات بنا دے گا"...... عمران نے کہا۔
" یس ماسڑ"..... دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔
" رسیور جوزف کو دو"..... عمران نے کہا۔

میں باس میں۔۔۔۔ دوسرے کیے جوزف کی آواز سائی دی۔ مجوزف۔ یا تیگر اور جوانا ایک آدمی کو اعوا کر کے لے آئیں گے اس آدمی کو بلکیک روم میں کری پر حکز دینا اور محجے فلیٹ پر فون کر کے اطلاع دے دینا میں خوو آگر اس سے پوچھ گئے کروں گا ۔۔ عمران

عے بھاں دے رہو یں مدد نے کہا۔

را نا باوس میں نائیگر بھی موجو د تھا۔

ω ω . ρ

S O C i e t

یں نے اساکیا۔ س نے تو ٹائیگرے کہاتھا کہ س باہر جاکر سب کا خاتمہ کر دیا ہوں لین اس نے منع کر دیا اور چو تکہ آپ نے اے لیڈر بنایا تھا اس لئے مجوزاً تھے اس کی بات ما تنا پڑی "...... جوانا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اور یہ بھی ٹائیگر نے کہا تھا کہ تم ہے ہوش افراد کی کردنیں فود۔ میں تصور بھی نہیں کر سکا تھا کہ جوانا کسی ہے ہوش پڑے اوئے آدمی پر طاقت آزمائے گا ۔۔۔۔۔۔ عمران نے عصیلے لیج میں کما تو اوانا کو شاید بہلی بار اوراک ہوا کہ عمران اصل میں کیا کہنا جاہتا

اوہ اسٹر آپ کا مطلب ہے کہ کیجے انہیں ہوش میں الا کر ان علیہ لا کر ان کا فاتمہ کرنا چاہتے تھا۔ یں نے تو ایسا ہوجا تھا لیکن الا گلگر نے کہا جلدی کر و اور جلدی میں تو یہی ہو سکتا ہے۔ ویے کیے اب خیال آ رہا ہے کہ کیجے سے واقعی محاقت ہو گئ ہے۔ آئی ایم اوری جوانا نے انتہائی افسوس جرے لیج میں کہا تو حمران نے انتہائی افسوس جرے لیج میں کہا تو حمران نے انتہائی افسوس جرے لیج میں کہا تو حمران نے انتہائی افسوس جرے کیج

جہاری اس معذرت نے آج جہیں بچا لیا ہے ورد میں بھی افزف کو حکم دے دیتا کہ جب تم سوئے ہوئے ہو تو جہاری گردن اپاوے کر دن اپنا وے۔ برحال آئدہ احتیاط کرنا۔ میں عباس رانا ہاؤس میں جوانا کو ایکھنا چاہتا ہوں برحائے کو نہیں۔ برحائے کے اولا ہاؤس علیحدہ بیٹے ہوئے ہیں عمران نے کہا۔

کیے اعوابوا ہے یہ ۔۔۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے پو تھا۔ '' زیادہ گزیز نہیں ہوئی البتہ اس طحۃ کو ٹمی کے چاروں افراد کو ہلاک کرنا چڑا۔ پھراس خفیہ رائے سے جب ہم اس کے کمرے میں گئے تو دہاں بھی چار مسطح افراد نوجو دقعے۔انہیں بم نے گئیں سے بے ہوش کر دیا لیکن جوانا نے ان چاروں بے ہوش افراد کی گردنیں بھی

توژ دیں سیس عالی جاہ کو اٹھا کر لے آیا اور پھر ہم دونوں خاموشی سے

عبال آگئے ۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے تغمیل باتے ہوئے کہا۔
" جوانا کو ای انگیوں کی فارش منانے کا موقع مل گیا لین "۔
حمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چراس سے پہلے کہ وہ فقرہ کمل
کر تاجوانانے قریب آکر سلام کیا۔ اس کے چرے پر ایسااطمینان تھا
جیسے بڑے طویل عرصے بعد اس کی کوئی دیر منے حسرت پوری ہوئی

مرا خیال ب حمدان نام اب جوانا کی بجائے برها پار که دیا بعائے مران نے استانی مخت اور سرد لیج میں کہا۔

" وہ کیوں اسٹر۔ جھ سے کیا غلطی ہوئی ہے "...... جوانا نے حریت بجرے لیج میں کہا۔

" بے ہوش افراد کی گرونیں توڑنے والا جوان کسے ہو سکتا ہے "..... مران کا لیجہ ای طرح سرد تھا۔
" وہ اسٹر چونکہ فائرنگ کے لئے نائیگر نے منٹ کر دیا تھا اس کے " وہ اسٹر چونکہ فائرنگ کے لئے نائیگر نے منٹ کر دیا تھا اس کے " وہ اسٹر چونکہ فائرنگ کے لئے نائیگر نے منٹ کر دیا تھا اس کے " وہ اسٹر چونکہ فائرنگ کے لئے نائیگر نے منٹ کر دیا تھا اس کے " وہ اسٹر چونکہ فائرنگ کے لئے نائیگر نے منٹ کر دیا تھا اس کے " وہ اسٹر چونکہ فائرنگ

امالی جاہ کے قریب پہنچ کر اس نے اس کا ڈھئن بٹایا اور بو تل کا دہانہ اس کی ناک سے لگا دیا۔ جند لحوں بعد اس نے بو تل بٹائی، اس کا ڈھئن بند کیا اور پھر اب اول کے وال اٹھا کر اس کے قریب کھڑے ہو جائے ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف نے اشجات میں سربلا دیا اور پھر دیوار سے لائکا ہوا اکیہ خار وار کوڑا اٹھا کر وہ عالی جاہ کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ اس لیح خار وار کوڑا اٹھا کر وہ عالی جاہ کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں عمل دیں ۔ جبطے چند کھی تک تو اس کی آنکھوں میں وھندی چھائی رہی لیکن کچر ہوری طرح شعور بیدارہوتے ہی اس نے نے افتدار اٹھنے کی گوشش کی گین ظاہر ہے راڈز میں حکرا ہونے کی اس کے دیے افتدار اٹھنے کی گوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں حکرا ہونے کی اس

S

" بیسید میں کہاں ہوں ۔ یہ کون می جگہ ہے۔ کون ہو تم " ۔ عالی بعال ہوا ہے انداز میں جبکے ادھر ادھر ادر کچر سامنے بعل اخران کے انداز میں جبکے ادھر ادھر اور کچر سامنے کر سیوں پر بیٹنے ہوئے عمران اور ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
" تمہارا نام عالی جاہ ہے اور اسلم اور شہاب تمہاری رہائش گاہ پر آئے تھے۔ یولو کیا گیا تم نے ان کا" عمران نے سرد لیج میں کہا۔
" کون اسلم اور کون شہاب میں تو کسی کو نہیں جا تا۔ تم کون ہو اور یہ میں کہاں ہوں " ہوں جو تحریت بھرے لیج

ں ہا۔ "جوزف"...... ممران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ " میں باس"...... جوزف نے چو کنا ہو کر جواب ویا۔ یں ماسر آئندہ آپ کو شکایت نہ ہوگی ۔۔۔۔۔۔ بوانا نے بمج مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ٹائیگر سمیت بلک روم کی طرف بزد مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ٹائیگر سمیت بلک روم کی طرف بزد گیا۔ بلک روم میں ایک ادھیز عمران کی بہوتی کے عالم میں کر ز کے رازڈ میں حکوا ہوا موجو دتھا۔ اس کا پہرہ محماری تھی اور وہ سرے گنجا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی باس تھا لیکن باس کی نوعیت بناری تھی کہ یہ لباس وہ گھر میں استعمال کر تا ہوگا۔

بدرہ من سیبیہ ہی منسریں "جب تم اس کے کمرے میں داخل ہوئے تو یہ کیا کر رہا تھا . عمران نے کری ہے بیٹھتے ہوئے ٹائیگرے پو چھا۔

"ان چاروں مسلح افراد کو ہدایات دے رہا تھا۔ شاید کسی کو اخر کرنا مقصود تھا نیکن نام سلمنے نہیں آیا تھاسچو نکہ تھے خطرہ تھا کہ ہم سکتا کہ اسے ہماری موجو دگی کا علم ہو جائے اور وہ کوئی سائنسی حربہ ہمارے خلاف استعمال کر دے اس لئے میں نے فوری طور پر ب ہوش کر دسینے والی گیس فائز کر دی تھی "...... فائیگر نے جواب وب اور عمران نے اشبات میں سربلا دیا۔ جوزف بلکی روم میں پہلے ے

م بوزف كو باويا ب تم في كدات كس كسي س ب بوثر كيا كيا ب "..... مران في كما

میں باس "...... ٹائیکرٹے جواب دیا۔

* جوزف اے ہوش میں لے آؤ ''...... عمران نے جوزف ہے کا تو جوزف نے الماری کھول کر ایک لمبی گردن والی بو مل اٹھائی او واپس عالی جاہ کے قریب آ کر اس نے یو تل کا دھکن ہٹایا اور یو تل W میں موجو د تقریباً آوھا پانی اس نے اس کے سراور چرے پر انڈیل W دیا۔ پانی بڑتے ہی عالی جاہ چیخا ہوا ہوش میں آیا تو جوزف نے اس کا W - سراکی ہاتھ سے پکڑااور دوسرے ہاتھ میں موجود ہو تل اس کے منہ ے لگا دی۔ عالی جاہ نے ختاعت پائی سنا شروع کر دیا۔ جب کانی پانی اس کے طلق سے نیچ اتر گیا تو جوزف نے بوتل ہٹائی اور بوتل میں موجود باقی پانی اس نے اس کے جسم پر موجود زخوں پر انڈیل دیا۔ خالی یوس ایک طرف ڈال کر اس نے فرش پر پڑا ہوا خون آلو۔ کوڑا ددبارہ اٹھا لیا۔عالی جاہ اب اس طرح لمبے لمبے سائس لے رہا تھا جسے کافی عرصے بعد اے سائس لینے کا موقع ملا ہو۔ اس کا چرو بری طرح بگرا ہوا تھا اور آنکھوں میں اب شدید خوف کے تاثرات منایاں ہو گئے تھے۔ وہ شاید فیلڈ کا آدمی نہیں تھا اور صرف حکم دینا جانتا تھا اس لئے تین چار ضربات نے ہی اسے ذمنی اور جسمانی دونوں لحاظ سے 🕝 ادصوكر ركه دياتماسه " ہاں۔ اب تمہاری یادواشت والی آئی نے یا بچر جوزف کو حکم وے دوں۔ یہ سوچ لو کہ اس بار تم سے کوئی رعایت نہیں ہو گی ۔۔ عمران نے سرد کچے میں کہا۔ مم مم مم من بها ديها بون لين تحجه تم بهاؤكه تم كون بوسه عالی جاہ نے رک کر کہا۔ · في الحال تم بمين خدائي فوجدار سجي سكت بو- بولو درنه بجر M

" عالی جاہ کی کم شدہ یادداشت واپس لے آؤ مسس عمران نے سرد کیج میں کہا۔ " یس باس مسس جوزف نے کہا اور کوڑا ہوا میں چھٹا ہوا آگے " رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ میں اس ملک کا معزز آدمی ہوں، میکس گزار ہوں، شریف آدمی ہوں۔ تم کون ہو ادر کیا كر رہے ہو اسس عالى جاء نے ديو سيكل جوزف كو انتمائى فضبناك انداز میں کو زاچٹھاتے اور اپنی طرف بزھنے دیکھ کر چھپٹے ہوئے کہا۔ " آخري بار كبه ربا موس كه جو مي يوچه ربا موس ي ي بنا دو وريد اس دیو کا باتھ نہیں دے گا "..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ میں کا کہد دہا ہوں۔ مراکس سے کوئی تعلق نہیں ہے "مال جاہ نے کہا تو ممران نے جوزف کو ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔ دوسرے کھے کمرہ شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی عالی جاہ کی انتہائی کر بناک پڑتم ے کو بج اٹھا۔ عمران جو تک خاموش بیٹھا رہا تھا اس لئے جو زف کا ہاتھ مسلسل جلنا رہالین تبیرے کوڑے پر بی عالی جاہ کا سر ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو جا تھا۔اس کا چرہ اور جمم خون سے سرخ ہو رہا تھا اور کرے ادھڑگئے تھے۔ " اے پانی پلاؤ"..... عمران نے کہا تو جو زف نے خون آلود لوڑا

واین فرش پر رکھا اور وائس الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

الماری سے ایک بڑی سی یانی سے تجری ہوئی یوش اٹھائی اور بجر

canned By Wagar Azeem Pakistanipoint

ہو گیا۔ * جوزف اس كى يادداشت كرغائب مو رى بي سيسه عمران الل نے جوزف ہے کہا۔ مم مم بناتا ہوں۔ اب کھ جھیانا بیکار ہے۔ میں بناتا ہوں۔ ہاں میں نے وہ پرزہ چوری کرایا تھا اور پر چوری کرنے والے سب افراد کو ہلاک کرا دیا تھا است عالی جاہ نے ایک طویل سانس لیت " کہاں ہے وہ پرزہ "..... عمران نے سرد کیج میں کہا۔ * مرے پاس تو نہیں ہے۔ میں نے تو صرف چوری کرایا تھا" عالی جاہ نے جواب دیا۔ " ويكھوعالى جاه مرے پاس اتنا وقت نہيں ہے كه ميں تم ہے بیٹھا انرویو کرتا رہوں اس لئے خود ہی سب کچھ تفصیل سے بتا دو کس نے تہیں پرزہ چوری کرنے کے لئے کہا اور تم نے پرزہ کماں مجوایا اور لی گیث بموں سے کیوں تباہ کروائے۔ کس کے کمنے پر کزائے۔ سب کچھ خود ہی تفصیل سے بتا دولیکن پیہ بتا دوں کہ جو کچھ تم بناؤ کے وہ باقاعدہ کنفرم کیا جائے گا اور دوسری بات یہ کہ تھے بولنے والے کے لیج سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا وہ سے بول رہا ب اور کیا جھوٹ اس لئے جسے ہی جہارے مند سے جھوٹ پر سن الفاظ نكلے جوزف كا بائة حركت ميں أجائے كا عمران نے تموته کیج میں کہا۔

تہاری رول سب کھے بتا دے گی لیکن حمارا جسم گڑے کمروں کی خوراک بن جائے گااور پہ بھی سن لو کہ خمہیں جس طرح اعوا کیا گیا ب كسى كو معلوم بى مذ موسك كاكه عالى جاه اپن كرے سے كمال غائب ہو گیا ہے اور اگر تم نے سب کھی کچ بتا دیا تو ہو سکتا ہے کہ حبس زندہ واپس حمارے کرے تک پہنچا دیا جائے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ تم محض ایک آلہ کار ہو "...... عمران نے کہا۔ * مم مه من بنا ربنا هو بلز محجه مت مارو اسلم اور شهاب دونوں کو می نے ہلاک کرا کر ان کی لاشیں برقی مجھٹی میں ڈلوا دی تھیں اور ان کی کار کو ایک ویران جگہ پر بم دھماکے سے تباہ کرا دیا تھا"...... آخر کار عالی جاہ نے زیان کھول دی س " كيون" عمران في يو حجار " وهسوه وراسل میں نہیں جاہا تھا کہ کوئی ان کے ذریعے بھ تک پہنچ سکے ۔وہ گھٹیا ورج کے بدمعاش تھے اس لئے وہ زبان کھول سکتے تھے ۔۔۔۔ عالی جاہ نے کہا۔ "كياكام لياتها تم نے ان ہے"..... عمران نے يو تھا۔

" وہشت کر دی کرائی تھی گراس ڈیم پر۔ گراس ڈیم کے گیٹ بموں سے اژوائے تھے" عالی جاہ نے جواب دیا۔ " اس سے پہلے مشیزی کا پرڑہ بھی تم نے ان کے ڈر سعے ہی چوری کرایا تھا" عمران نے کہا۔

" وه - وه ميں نے " عالى جاه نے چو نک كر كما اور بجر خاموش

بجائے کوئی اور تجویز اس بارے میں سوچ گی اس طرح اس کی W. زمینیں گراس ڈیم سے نچ جائیں گی۔ چنانچہ ہم نے کارمن رابط کیا للا جہاں سے یہ مشیزی آئی تھی۔ وہاں بمارا رابط ایک ایسے ایجنٹ ۔ ت ہوا جو اس مشیزی کو بہنچانے میں شامل تھا۔ اس کو انتہائی بھیرونی دوات دی گی تو اس نے اس پرزے کی نشاندی کر دی اور اس کی تفصیلات بھی مہیا کر دیں اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ حکومت کار من صرف یہ پرزہ یا گیشیا کو سلائی نہیں کرے گی اور نہ ہی یا کیشیا 🍳 کے انھینرز اپنے طور پر یہ برزہ شیار کر سکیں گے اور جس قدر بھاری رقم اس مشیزی کے لئے اوا کی گئی ہے اس قدر بھاری رقم دوبارہ 5 خرچ نہیں کی جا سکتی اس طرح ہم کنفرم ہو گئے کہ پرزہ چوری ہو جانے سے گراس ذمیم کا منصوبہ واقعی ترک کر دیا جائے گا۔ یہ تفصیلات جب سردار خان کو بتائی گئیں تو وہ بے حد خوش ہوا۔ چتانچہ ہم نے یہ پرزوہ چوری کرالیا اور پھرید پرزہ ہم سے سردار خان ك أدى أكر ل كي الين مردار فان في مس كماك بم يد معلوم کرتے رہیں کہ برزہ چوری ہونے کا کسیں کسی بری پیجنسی کو تو نہیں جارباس جناني بم في معلومات كي توجمين بنايا كياك كيس تو انشلي جنس کے پاس سے لیکن اسے دہشت کردی کی کارروائی نہیں سمجماجا رہا اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ کسی سیرٹ سروس کو متعل ہو جائے۔ چنانچ اے روکنے کے لئے ہم نے اسلم اور شہاب کے ذریعے گراس ڈیم کے دو گیٹ بموں سے ازوا دینے تاکہ یہ بات حتی طور پر

" نھي ہے۔ س بنا وبنا ہوں۔ جس علاقے س گراس ذيم بنایا جا رہا ہے اس علاقے کا ایک بہت بڑا آدمی ہے جس کا نام سردار خان ہے۔اس سردار خان کا وہاں بہت بڑا نیٹ ورک ہے۔ ہر قسم کے جرائم کا نیٹ ورک لیکن وہ لیمی سلمنے نہیں آیا اور اس کا بیٹ ورک بھی خفیہ رہا ہے۔ اس کراس ڈیم کے لئے جس علاقے کا انتخاب کمیا گیا ہے یہ سارا علاقہ اس سردار خان کی ملیت ہے اس لئے سردار خان نہیں چاہاً کہ وہاں گراس ڈیم بنایا جائے لیکن وہ خور سامنے بھی نہیں آنا چاہا تھا کیونکہ اے خدشہ تھا کہ اس کے آدمیوں میں سے کوئی حکومت کو مخری کر سکتا ہے کیونکہ گراس ڈیم وہاں کے لوگوں کے لئے بہت اہمیت کا حامل منصوبہ ہے۔ چنانچہ اس نے تھے کہا کہ میں اس ذیم کی تعمر اس انداز میں رکواؤں کہ حکومت کی خفیہ ایجنسیاں بھی حرکت میں ندآئیں اور کام بھی ہوجائے۔سی نے اے بہت ی تجاویز بیش کیں لیکن اس نے کسی تجویز پر اتفاق نہیں کیا۔ وہ وہاں کوئی الیس وار دات نہیں جاہماتھا جس پر سیکرٹ سروس یا ملری انٹیلی جنس کام کرنا شروع کر دے کیونکہ اس طرح اس کا نیٹ ورک بھی سامنے آ سکتا تھا۔ چنانچہ آخرکاریہ طے ہوا کہ وہاں موجود مشیزی کا کوئی ایسا پرزہ چوری کر لیا جائے جس کے بغیریہ مشیزی بیکار ہو جائے ہو لکہ یہ مشیزی بے حد قیمتی ہے اور حکومت نے عالمی ایداد لے کراہے منگوایا ہے اس لئے سردار خان کا خیال تھا که دویاره بھاری رقم حکومت خرچ نہیں کرسکے گی اور گراس ذیم کی

سكابو "..... عالى جاه نے جواب ديا۔

"كيا شرب " عمران نے كها تو عالى جاد نے شرباً ديا-* جوزف فون لے آؤ"...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کوڑا زمین پرر کھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھا تا بیرونی در دازے کی طرف بڑھ گیا۔ و اب تو بنا دو كه تم كون بو اور تهارا تعلق كس شقيم س ہے زے عالی جاہ نے کہا۔ " بنایا تو ہے کہ ہم خدائی فوجدار این اور بس "..... عمران نے سرو ليج مي كما تو عالى جاه بونك بهين كر خاموش بو گيا- تحواي دير بعد جوزف واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون بیس تھا۔ عمران نے اس سے فون پیس لے لیا۔ میں منر پریس کر رہا ہوں تم نے سردار خان سے بات کرنی ہے ماكدتم في جو كه بتايا ب ده كنفرم بوسك السلس عمران في فون پیس ہاتھ میں لے کر عالی جاہ ہے کہا۔ " میں اے کیا کہوں "..... عالی جاہ نے الحجے ہوئے لیج میں کما۔ "جو مرضی آئے کو کھے اس سے کوئی تعلق نہیں ہے میں مرف كنفر مين چاہما ہوں اور بس "..... عمران نے كما اور اس كے ساتھ ی اس نے نون آن کر کے نمبر پر میں کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور فون پیس ساتھ بیٹھے ہوئے 🕝 ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے ایٹ کر فون پیس عالی جاہ کے کان m

لے ہو جائے کہ پہلی اور دوسری کارروائی دہشت کردوں کی ہے اس طرح کیس انٹیلی جنس کے پاس ہی رہے گا۔چونکہ میرے دہن میں خار خدشہ تھا کہ ان وونوں کی وجہ ہے انٹیلی جنس بھی مجھ تک بکنے كتى ہے اس لئے ميں نے ان وونوں كو اين رہائش كاه پر بلواكر انہیں ہلاک کرا دیا ہے۔ عالی جاہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ " سردار خان کے بارے میں کیا تفصیل ہے" عمران نے * كوئى اس كے بارے ميں تفصيل نہيں جانتا۔ صرف اس كا نام استعمال ہوتا ہے یا سفید رومال بھس کے درمیان ایک سیاہ رنگ ے من زور کھوڑے کی تصویر ہوتی ہے۔ بس یہی نشانیاں ہوتی ہیں "۔عالی جاہ نے جواب دیا۔ "كيا حماراس عد رابط فون يرمومات يا فراسميرير"-عمران " فون پر اور يه فون اس علاقے ك ايك ہو الل كا فون ب-اس ہوٹل کا نام بالا بار ہوٹل ہے۔ وہاں کال کرو اور جو بولے اے کما جائے کہ سیاہ کھوڑے سے بات کراؤتو سردار خان سے رابطہ قائم ہو

جا آہے اور بات ہو جاتی ہے "..... عالی جاہ نے جو اب دیا۔

" اس کا مطلب ہے وہ ہوٹل والے اس کا نمبر جانتے ہیں "۔ عمران

* ہو سکتا ہے لیکن آج تک سنا تو نہیں ہے کہ کوئی اے ٹریس کر

جوزف نے آگے بڑھ کر عالی جاہ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے وی سرووبارہ پریس کر دیے سلاؤڈر کا بٹن سے سے بی پر بیٹ تھا۔ " مالا بار ہو تل "..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی سلے والی آواز دوباره سنانی دی۔ عالی جاہ بول رہا ہوں سیاہ کھوڑے سے بات کراؤ میں نے اس ے فوری طور پر انتہائی ضروری بات کرنی ہے ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ " ہولڈ ان کرو" دوسری طرف ہے کہا گیا۔ " سردار خان بول رہا ہوں۔ ایمی تو تم نے فون کیا تھا بھراتنی جلدی میں دوسری طرف سے حدیث بجرے لیج میں کہا گیا۔ " میں ایک بات بنانا بمول گیا تھا سردار خان کہ انٹیلی جنس کا سرنٹنڈنٹ فیاض بہت تیزی ہے اس کیس پر کام کر رہا ہے۔ ہو · سکتا ہے کہ وہ مجھ تک مین جائے۔ کو میں نے نیچے والے ادمیوں کو ختم کر دیا ہے لیکن مراخیال ہے کہ اس سر ننند نب کے بارے میں بھی کچھ کرنا چاہتے "..... عمران نے عالی جاہ کے کیج میں کہا۔ عالی جاہ کے چرے پر مخران کو اس طرح این آواز اور لیج میں بات کرتے ویکھ کر انتہائی حمرت کے تاثرات مفودار ہو گئے تھے لیکن جو نکہ اس کے منہ پر جو زف کا ہا تق تھا اس سے وہ اس حمرت کا انگہار زبان ہے " اس کی فکر مت کروانٹیلی جنس میں میرے کئی اومی موجو دہیں میں اس کا بندویست خود کر دوں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

سے دگا دیا۔ دوسری طرف کھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ إن مالا بار موثل "..... اجانك اكب سخت اور كمرورى مي آواز * دارالحکومت سے عالی جاہ بول رہا ہوں۔ سیاہ گھوڑے سے بات كراؤ"..... عالى جاه نے تحكمانہ لیجے میں كہا۔ " ہولڈ کریں " دوسری طرف سے کہا گیا۔ " بسلو سردار خان بول رہا ہوں "..... چند کموں بعد الک محاری اور بخت ہی آواز سنائی دی۔ " عالى جاه بول رہا ہوں سروار خان ۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے ك كيس انتلى جنس كياس بي إور حتى طور بريد طع مو حكا ب که کسی انٹیلی جنس کے پاس بی رہے گا۔ دونوں کارر دائیوں کو دہشت کردی کی کارروائیاں قراروے دیا گیا ہے "معالی جاہ نے کہا۔ مضيك باحق فرب اور كي " دوسرى طرف ع اى

طرح تخت کیج میں کہا گیا۔ " نہیں۔ بس یہی اطلاع دین تھی"...... عالی جاہ نے کہا۔ " اوک شکریہ "...... سردار نعان نے کہا اور اس کے ساتھ ی

رابط ختم کر دیا گیا تو ٹائیگر نے فون آف کر دیا۔ " مجھے دو بیہ فون ہیں۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے فون ہیں

عمران کی طرف بڑھا دیا۔ جو زف اس عالی جاہ کا منہ بند کر دو '...... عمران نے کہا تو

" معلی ہے۔ شکریہ " عمران نے کہا اور اس سے ساتھ ہی

مو پر فیاض نے جیب عمران کے فلیث کے باہرروکی اور مجرنجے اتر کر وہ سرحیاں چرمعتا ہوا اور کئے گیا۔اے خدشہ تھا کہ اس کے مہیجے تک حمران کہیں جلانہ جائے لیکن دروازے پر مالانہ دیکھ کر اسے خاصا سکون ساہوا تھا۔اس نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی اور پھر اس وقت تک اسے نہیں مثایا جب تک وروازہ الک جھنکے سے نہیں کھل گیا تھا۔ دروازے پر سلیمان انتہائی بگرا ہوا چرہ

" یہ کیا طریقہ ہے جناب کال بیل بجانے کا"...... سلیمان نے 🛚

" بنو سامنے ہے۔ تم کون بوتے بو بھے سے بو چھنے والے -سوپر

بگڑے ہوئے لیجے میں کہا۔

دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو حمران نے بھی فون آف کر دیا اور بحرائظ كمزابوا-"جوزف اے بے بوش کر دو" عمران نے کہا اور وروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نا تیگر بھی ضاموشی سے اس کے پیچے تھا۔ و نائيگر تم جا كر اس سروار نمان كو ملاش كرد اور بجر تحجه اطلاع كرنا"...... عمران نے باہرآكر ٹائلگرے كما-م ٹھک ہے۔ میں کر لوں گالیکن اس عالی جاہ کا آپ کیا کریں گے · ٹائیر نے کما۔ " يه اكيلانېس ب بلد اس كا پورا گروپ ب اس ك اے ميں سر ننٹزن فیاض کے حوالے کر دوں گا دہ خود ہی باتی ساری کارروائی کر لے گا مسه عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اعبات میں سربلا ریا اور سلام کر کے وہ پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی ویر بعد جوزف بھی واپس آ گیا۔ * میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے باس "...... جوزف نے کہا۔ مصك ب- ابھى اسے عبال برا رہنے دو ميں فليك پر جا رہا ہوں۔ میں اس بارے میں فون پر خمہیں مزید ہدایات ووں گا"۔ عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ " يس باس " جوزف في جواب ديا ادر عمران يوري مي موجو داین کار کی طرف بڑھ گیا۔

ہوئے کیا۔

عقلمند مجھاجاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ موپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

سلامت مقلمند ہی ہی۔ اب تو خوش ہو۔ بہر حال بات تو وہی ہے

کہ تم الو ہو احمق ند ہمی عقلمند ہمی ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے

" سنو بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ کہاں ہیں وہ گراس ڈیم والے مجرم سبولو کہاں ہیں وہ "...... سوپر فیاض نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ اب الو کے بارے میں کیا جواب دے سکتا

'گراس ڈیم کیا مطلب ۔گراس تو گھاس کو کہتے ہیں۔ گھاس کا ڈیم بھی بن گیا ہے حمرت ہے دیملے پاکیشیا کا پوری دنیا میں ریکارڈ تھا کد دنیا کا سب سے بڑا مٹی کا بناہوا ڈیم پاکیشیا میں ہے اور اب گراس ڈیم بھی بنالیا گیا ہے ۔واہ بڑے مقلمند ہیں۔اوہ سوری بڑے الوہیں ہمارے سائنس وان ''…… عمران نے کہا۔

" دیکھو عمران می میرے دوست ہو۔ میرے بھائی ہو۔ میرے میردد ہو اور اس گراس ذیم نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ جہارے ذیڈی النا میرے سرپر سوار ہیں۔ پلیز میری مدد کرد"...... فیاض اچانک منتوں پراترآیا۔

ب سلیمان ۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب عمران نے موپر فیانس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔۔ کون احمق تھا سلیمان "...... عمران کی آواز ڈوائنگ روم سے
سنائی دی تو سوپر فیاض کے قدم ڈرائنگ روم کی طرف بڑھگئے۔
" میں تھا وہ احمق اب بولو "..... سوپر فیاض نے ڈرائنگ روم
میں داخل ہوتے ہی انتہائی بگڑے ہوئے لیج میں کہا۔
" ارے ارے تم سوپر فیاض۔ تم کسے احمق ہو سکتے ہو۔ ایسا
آدمی جو کسی کو اپنا ملکتی فلیٹ دے دے اور چرند اس کا کرایہ طلب
کرے اور نہ فلیٹ فالی کرائے ایسا آدمی کسے احمق ہو سکتا ہے۔
یہ میٹو بیٹو آخر تم لینڈ فار ڈاوہ ہوری فلیٹ فارڈ ہو بیٹو "مران نے
ایش کر کھڑے ہوتے ہوئے کا۔

" ہو نہد تو یہ مری عقلمندی ہے کہ میں جمیں وست مجھ کر تم سے فلیٹ خالی نہیں کراتا اور تم کھیے الو تجھتے ہو"..... موہر فیان نے بگڑے ہوئے لیج میں کہا۔

" مجھتا ہوں کیا مطلب بہ جب تم ہو الو تو پر سرے مجھنے کا کیا مطلب "..... عمران نے بڑے حریت بھرے لیج میں کہا۔ " شف اپ فردار اگر آئندہ بکواس کی تو تکوپڑی توڑ دوں گا مجھے "..... مورد فیاض نے غیصے ہے دھاڑتے ہوئے کہا۔

'' ارے ارے خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ تم احمق ہو اور الو کو بھی احمق ہی کماجاتا ہے اور اب خو دہی بگڑ رہے ہو '''''' عمران نے منہ دارتیمہ نرکرا

" الو عقلمند ہو تا ہے سمجھے۔ بورے یورپ اور ایکریمیا میں اے

مرم السد مورفیاض نے عصے کی شدت سے چیخ ہوئے کا۔ · بیں لاکھ '..... عمران نے ای طرح خشک کیج میں جواب " تو تم نہیں باؤگ محک بے د باؤ" مور فیاض نے ایانک بدلے ہوئے لیج میں کہا اور مزیر پڑے ہوئے نوٹ اٹھانے لگالیکن عمران نے دونوں گڈیاں جھپ لیں۔ " ارے ارے بياتو چينگي ب- يه كسي والس بوسكتي ب عمران نے کہا۔ " مری رقم والی کر دو۔ تھیے نہیں چاہئیں مجرم اور ابھی میں بڑے صاحب کو فون کر کے بتا دیتا ہوں کہ مجرم عمران کے پاس میں اور اس نے انہیں بناہ وے رکھی ہے بچر میں دیکھوں گا کہ تم كسي نبين بتاتي السي مورفياض في كمار " ٹھیک ہے۔ کرو فون ٹاکہ وہ مہاں آئیں تو میں انہیں رشوت میں دی گئی رقم پیش کر دوں۔ بجر رشوت کا کمیں بھی بھکتنا اور یہ بھی بتانا کہ یہ دولا کھ حہادے پاس کہاں سے آئے ہیں " عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور فون اٹھا کر اس نے سویر فیاض کے " تو تم نہیں دو گے مجرم۔ نہیں دو گے۔ واقعی نہیں دو گے ۔۔ مو پر فیاض کی آنگھیں سکوتی جا رہی تھیں اور اس سے منہ سے جیسے لفاظ لاشعوري طور پر نگلتے على جار بتھے۔اس كے ساتھ ہى اس كا

" جي صاحب " دوسرے لحے سليمان دروازے پر منودار مو ج " سوپر فياض مرا دوست ب-مرا بحائى ب-مرا بمدرد ب ادر سوپرفیائ ب حد پر بھان ہے۔ جھ سے مدد کاخواہاں ہے۔ تم باؤك اس وقت کیا پوزیش ہے۔ کتنی مدو کی جاسکتی ہے مران نے " جناب سوپر فيائس واقعي جمارے مبربان بيس اور ميں تو ذاتي طور پر ان کا بے حد احترام کر تا ہوں۔ دلی طور پر ان کی عرمت کر تا ہوں لین جناب موجودہ حالات میں تو زبانی مدد ہی کی جا سکتی ہے ۔ سلیمان نے جواب دیااور اس کے ساتھ ہی والی مز گیا۔ " اب تم بناؤ مرے جمائی، مرے دوست، مرے ہمدرد ان حالات میں کس طرح حمهاری زبانی مدد کروں "...... عمران نے کما تو سوير فياض جو بو نك عيني خاموش بينما بواتما، في بمارى بؤه تكالا اور اس میں سے ہزار ہزار والے نوٹوں کی دو گذیاں نکال کر اس نے مزیر پھینک دیں ۔ و مرويه وولا كه بين ساب بكو كهان بين مجرم مسيس موبر فياض نے انتہانی عصیلے کیج میں کہا۔ "بندره الك روي ے كم مودا نہيں موسكا مور فياض "عران نے بڑے خشک کیج میں کہا۔ میں کہنا ہوں بھواس مت کرو۔ سیدھی طرح بناؤ کہاں ہیں

بناتے ہوئے جواب دیا تو سوپر فیاض ایک جھٹکے سے انجا اور تیز تیز قدم انھانا دروازے کی طرف مڑگیا۔ ''ارے ارے سنوسس تو محرم فرمازے حوالے کریہا ہوں اور

ارے اربے سنوسیں تو عجرم خہارے حوالے کر رہا ہوں اور تم بھاگے جارہے ہو ۔۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو سور فیاض جو دروازے تک کہنے گیا تھا تنزی ہے والیں مزا۔

' سنو عمران بھے ہے مزید کوئی مذاق نہ کرو تھجے ورنہ میں واقعی سلمیٰ اور بچوں کو ہلاک کر کے خود کشی کر لوں گا۔ اب میں مزید برداشت نہیں کر سکتا ''''''' موپر فیاض نے کہا۔

بر است ہیں رستہ مسہ رہائی ہیں۔ 'آؤ بیٹھوادر یہ نوٹ اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لوس آؤ چائے پیور میں حمہیں سب کچھ بہا دیتا ہوں۔ میں تو حمہارے ساتھ مذاق کر تا

ہوں۔ بہرمال آئی ایم سوری۔ بیٹمو عمران نے انتہائی سخیدہ لیج میں کہا تو سوپر فیاض ہونٹ بجباتا ہوا واپس کری پر بیٹھ گیا۔

سلیمان نے چائے کی پیانی بتاکر اس کے سلصنے تپائی پر رکھ دی اور پھر ٹرالی دھکیلیا ہوا واپس مڑ گیا۔

یہ رقم اٹھا کر جیب میں ڈال لور میری طرف سے سلی بھا بھی اور پچوں کے لئے کوئی تحد خرید لینا ہے۔۔۔۔ عمران نے کہا لیکن موپر فیانس نے رقم کی طرف ہاتھ تک نہ بڑھا یا اور خاموش ہتم ملاہجرہ لئے میٹھا ہوا تھا۔ شاید اسے ابھی تک بھین نہ آرہا تھا کہ عمران جو کچھ کہد رہا ہے وہ درست ہے۔۔

مسنواسلم اور شہاب دونوں نے اپنے گروپ کے آدمیوں سے

ہاتھ تیزی ہے اپنے سرکاری ریوالور کی طرف برصا طیابارہاتھا۔

"ارے ارے۔ یہ لوائی رقم اور ساتھ ہی مجرم مجی لو۔ نو دکشی
مت کرنا۔ ایک تو سلی بھاجی بیوہ ہو جائے گی، یچ بیٹیم ہو جائیس
دوسرا مجہاری عباس فووکشی کرنے ہے تھے اور سلیمان دونوں کو
جیل کی ہوا کھانی پڑے گی ۔۔۔۔۔ عمران نے جلدی ہے ہاتھ میں
جیل کی ہوا گھانی پڑے گی ۔۔۔۔ عمران نے جلدی ہو کیہ اور سلیمان دونوں کو
فیاض کی ذہنی نفسیات کو اس ہے بھی تیادہ اچی طرح مجھتا تھا۔
فیاض کی ذہنی نفسیات کو اس ہے بھی تیادہ اچی طرح مجھتا تھا۔
اے معلوم تھاکہ سور فیاض کیا کرنے جا دہا ہے اور اس جیسے آدمی
ہے کچے بعید بھی نہ تھاکہ دو ذرح ہونے کی اجتبار بھی کر فودکشی کر
لیتا۔ اس کے اس انداز پر سوپر فیاض نے بے اختیار دونوں ہاتھوں
سے در مردی۔۔۔

یا اند تیج معاف کر دے۔ تیج معاف کر دے۔ میرے بو بھی گناہ ہوں انہیں معاف کر دے۔ میرے بو بھی گناہ ہوں انہیں معاف کر دے۔ اب میں کیا کردں۔ کہاں جاؤں '۔ موپر فیاض پر بے بسی کا دورہ پڑگیا تھا۔ اس کمح سلیمان اندر واضل ہوا۔ وہ ٹرانی دھکیلتا ہوا آ رہا تھا جس پر چائے اور سٹیکس کا سامان

"سلیمان یه لو دولاکه روپ بیه تم رکه لو"..... موپر فیاض نے اچانک میز پر پڑے ہوئے نوٹ افخا کر اس کی طرف بڑھا دیے سے "موری جناب میں کسی سے بیٹر کسی کام کے رقم نہیں لے سمال اس طرح ید رقم حزام ہو جاتی ہے" سلیمان نے روکھا سا منہ

" حمران بول رہا ہوں جو زف۔ عالی جاہ کی کیا پو ڈیشن ہے ۔۔۔ U حمران نے کہا۔

وہ بہوش ہے باس جوزف نے جواب ویا۔

. " اوک ابھی حمہارے پاس سوپر فیاض بیٹنچ کا تم عالی جاہ کو اسی بے ہوشی کے عالم میں اس کی جیپ میں ڈال وینا۔وہ اسے لے جائے

گا"..... عران نے کہا۔ " یس باس "...... دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا تو

عمران نے رسیور رکھ دیا۔ " تم۔ تم واقعی عظیم ہو۔ کھیے معاف کر دو بلیر۔ کھیے معاف کر

وو" ۔ سوپر فیاض نے یکھنت دانت نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے اپنا بٹوہ دوبارہ نکالا اور مبلے کی طرح دو اور

گڈیاں نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھادیں۔ " بس مرے پاس ہی ہیں۔ یہ سب لے لو۔ موبر فیاض نے

۔ بند کھ قن میں نہیں تاتا ہے۔ بند کھ قن میں نہیں تاتا ہے۔

" نہیں تھے رقم کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو تم سے رقم صرف اس لئے لینا ہوں تاکہ جہاری طرف سے مستحق لو گوں تک بہنی سکوں۔ میں نے یا سلیمان نے آئ تک تم سے لیا ہوا ایک روپ مجمی اپن ذات پر طرح نہیں میں کیا۔ یہ تم رکھ لو "....... عمران نے اشائی

سنجیدہ کیج میں کہا۔ " تو تم ناراض ہو۔ دیکھو میں کی کمہ رہا ہوں اس وقت مرے گراس ڈیم کی وونوں وار دائیں کرائی ہیں اور انہیں عہاں کے ایک خفیہ کینگسٹر عالی جاہ نے بک کیا تھا۔ پر عالی جاہ جو بظاہر ایک بہت برا تاجرے دراصل اس کا بورا کروپ ہے اور وہ ہر صم کے برے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ کولڈن ٹاؤن کی کوٹھی میں رہتا ہے۔اس عالی جاہ نے ان دنوں کو اپنی رہائش گاہ پر بلوا کر ہلاک کروا ویا اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا ویں اور ان کی کار کو ایک ویرانے میں لے جا کر مم سے تباہ کرا دیا اور اس عالی جاہ نے یہ کام کراس ڈیم کے علاقے کے ایک اور کینگسٹر سردار خان کے کہنے پر کیا تھا۔ وہ یرزہ بھی سروار خان کے آومی اس سے لے گئے ہیں اور عالی جاہ اس وقت رانا ہاوس میں بے ہوشی کے عالم میں موجود ہے۔ میں جوزف کو کہہ دیباً ہوں تم رانا ہاؤس طلے جاؤ اور وہاں سے اس عالی جاہ کو وصول کر او اور بھراس سے بورے گینگ کو کرفتار کر او اس طرح مجرم بکرے جائیں گے اور تم ڈیڈی کے سلمنے سرخرو ہو جاؤ گے "۔

ر ں ہے ہیں۔ کیا تم کی کمہ دہے ہو '' سوپر فیاض نے اب بھی یقین نے آنے والے لیج میں کہا۔

مو فیصد کے کہد رہا ہوں۔ تم چائے ہو میں تمہارے سامنے ا جوزف کو کہد دیمآ ہوں "...... مران نے کہا اور سیور اٹھا کر اس نے نمبر ذائل کرنے شروع کر دیئے اور مجر لاؤڈر کا بٹن بھی پرلیں کر دیا۔ "رانا ہاؤس" رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔ · تم دونوں بی شیطان ہو۔ کچے شیطان۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ الل تم کیا کرتے ہو " موبر فیاض ب اختیار ب سی کے انداز میللا " سوري جناب مرا اداره زياده مستق ہے اس لئے خدا حافظ "-سلیمان نے کہااور تبزی ہے کمرے سے باہر طلا گیا۔ "اب تم بناؤ میں کیا کروں مرا مستحق ادارہ تو بے چارہ ویسے ہی مستحق کا مستحق ہی رہ گیا ۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے · بس بس به به سب اداکاری اب بند کرو- پہلے بھی حمہاری اس گر گٹ نمااداکاری کی وجہ ہے میں حذبات میں آکر مزید دولا کھ روپ وے حیا ہوں اب یہ بناؤ کہ وہ سردار خان کون ہے اور پرزہ کہاں ے سوپر فیاض نے کہا۔ " عالی جاہ نے تو یہی بایا ہے کہ سردار خان کبھی کسی کے سامیدی نہیں آیا البتہ وہاں مالا بار ہوٹل کو فون کیا جائے اور وہاں سے بولئے۔ والے کو کما جائے کہ سیاہ گھوڑے سے بات کرنی ہے تو سردار خان ے بات ہو سکتی ہے :.... عمران نے کہا۔ م تھیک ہے اب میں خود ہی اس سروار خان کو پکڑ لوں گا اور اس * سے برزہ بھی برامد کر لوں گا" مویر فیاض نے اجمائی مسرت بجرے کیج میں کہا اور ابھ کر تنزی سے در دازے کی طرف مز گیا 🗠

اس کے چبرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ننایاں تھے اور عمرا اللہ

یاس اور رقم نہیں ہے " سوپر فیاض نے کہا۔ " سلیمان "..... عمران نے سلیمان کو آواز دی۔ و ماحب كمي حن كي طرح دوسرے ي الح سليمان دروازے پر تمودار ہو حیاتھا۔ " یہ رقم اٹھاؤ اور سوپر فیاض کی طرف ہے کسی رفای ادارے کو وے کر رسید بنا کر موپر فیاض کے آفس دے آنا"..... عمران نے " جي بہت بہتر " سليمان نے اس طرح انتهائي سخيده ليج ميں کما اور آگے بڑھ کر اس نے سارے نوٹ اٹھائے اور واپس ور وازے " صاحب اگر جلای ہو تو رسید ابھی بنا دوں "..... سلیمان نے دروازے کے تریب مڑ کر کہا۔ "كياركيا مطلب- تم رسيد كي بناسكة بو" سوير فياض نے چونک کر کما۔ م صاحب میں دنیا کے سب سے زیادہ مستحق ادارے کا اکلو تا مینجر ہوں اس لئے میں نے رسد بک اور مبراسے پاس رکھی ہوئی ہ آکہ مخر حصرات کو انتظار کی تکلیف نه انحانی پڑے "...... سلیمان نے اس طرح انتهائي سنجيده لهج ميں جواب ديا۔ * خردار۔ یه رقم اس ادارے میں جمع کراؤ جس کا مینجر میں جوں اورتم خرانی ہو۔ مجھے " عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ بڑی سی سز کے بچھے ایک ادنج قد ادر بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا۔ تھا۔ اس کا پہرہ کیے ہوئے مثار سے بھی زیادہ سرخ تھا اور بڑی بھاری اور تھنی مو چھوں نے اس کے پھرے کو بے حد رعب دار بنا و یا تھا۔ آنکھوں میں بھی تیز سرخی تھائی ہوئی تھی۔ وہ ہاتھوں میں شراب کی ہوتل بکڑے اسے منہ سے نگائے ہوئے تھا کہ مزیر بڑے ہوئے فون کی تھنٹی ج اتھی۔اس آدمی نے پوتل میز پر رکھی اور ہاتھ يزها كررسبور اثحالياب

" میں "...... اس نے چھیٹے ہوئے لیکن انتہائی کرخت کیج میل

" وارا نحکومت سے سبراب نمان کی کال ہے جناب "..... دوسری

طرف سے انتہائی مؤ دبانہ کیجے میں کہا گیا۔

بھی مسکرا دیا کیونکہ اے معلوم تھا کہ اب سویر فیاض اس سردار خان کو یا آل میں سے بھی گھسیٹ لائے گا اس لئے اے خود کچے كرنے كى ضرورت مد تھى وليے بھى ٹائيگر كام كر رہاتھا اور اگر ٹائيگر نے اسے بلاش کر لیا تو بھر شاید سودے کی باتی ماندہ رقم بھی وصول ہو جانے کا سکوب بن سکتا ہے۔

" سبراب خان کی۔ کیا کہا ہے وہ "..... اس آدمی نے چونک کر

ے بارے سی بھی تفصیل بتا دی ہے اور سنٹل انٹیلی جنس ک وائر يكر جزل في سر نشذت فياض كو حكم دے ديا ب ك وو فورى طور پر کاشان مینی کر آپ کو گر فقار کرے اور آپ سے پرزہ براہ ^{WL} كري ميناني كل سرنئذن فيافل اين نيم ك سابقه كاشان بين اللا جائے گا ... سراب خان نے بوری تعصیل بتاتے مونے کا تو سردار خان کی تھنی موچھیں بے اختیار تجویجے لکیں۔اس کی آنکھوں 🔾 کی سرخی تیز ہو گئی۔ م بونر ساتواس كامطلب ب كه اس سوتنند حب فيانس او اس ما کی میم کی موت کا وقت آگیا ہے ۔۔۔ سروار خان نے اسمانی معسلے " جناب وہ سرکاری لوگ ہیں اگر آپ نے انہیں بلاک کر ویا تو یوری حکومت الت بڑے گی کاشان میں سسراب فان کے ت " ہونر۔ تھیک ہے میں مجمنا ہوں۔ اوک اس اطلاع کا شکریہ "۔ سروار خان نے کہا اور رسیور کریڈل پریخ دیا۔ کچہ دیر تک وہ 🕇 بیٹھا سوچتا رہا بھراس نے رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود سفیر رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اس نے اے ذائر یک کر دیا اور نج منریریس کرنے شروع کر دیئے۔ "رستم بول رہا ہوں" رابط قائم ہوتے ی ایک بھاری می آواز سنائی دی۔

قدرے حمیت مجرے ملجے میں کہا۔ اس کا کہنا ہے کہ آپ سے اس نے ضروری بات کرنی ہے۔ دوسری طرف سے اس طرح انتہائی مؤدبانہ کھے میں کہا کراؤبات اس اوی نے کما۔ ہیلو جناب میں سہراب خان یول رہا ہوں دارالحکومت ہے۔ چند نموں بعد ایک اور مود بانه آواز سنائی دی۔ مروار خان بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے سہراب خان - یہ تم نے براہ راست مجھے کیوں کال کی ہے ۔... اس أدمى فے جو سردار خان تھا عصیلے لیجے س کہا۔ اس لئے جناب کہ یہ اطلاع آپ کو براہ راست ہی دی جا سکتی تھی ۔۔۔۔۔ سبراب خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ * کسی اطلاع * سردار خان نے چونک کریو چھا۔ * ببتاب سنٹرل انٹیلی جنس بیور و نے عالی جاہ کو اس کے پورے كروب سميت كرفقاركرايا ہے۔اس كے سارے ادب بكرے كئے ہیں اور اس کا سارا مال بھی۔ اس کے پورے گروپ کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے اور جتاب عالی جاہ نے کراس ڈیم کے سلسلے میں سر نننذن فیاض کو بتادیا ہے کہ اس نے یہ کام آپ کے کہنے پر کیا ب اور چوری ہونے والا پرزہ بھی آپ کے پاس ہے اور ساتھ ہی اس نے مالا بار ہوئل اور وہاں کے فون سے آپ سے ہونے والے را لطب

یہ ارادہ بدل دیا ہے لین میں یہ بھی نہیں چاہا کہ میں گرفتار ہو جاؤں "...... سردار خان نے کہا۔ " جناب آب بد بات بھے پر چھوڑ دیں۔ میں ان لو گوں کو بکر کر چا کوٹ بہاڑیوں کے اڈے میں بند کر دوں گا اور بجران سے سودا الل بازی کروں گا۔ مجمعے بقین ہے کہ یہ لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے وولت لين اور منه بند كرفي برتيار بوجائي كي " رسم ف " اور اگر الیهانه ہوا تب "..... سردار خان نے یو چھا۔ " تو مچرانہیں دہاں سے مکال کر دارالحکومت بہنجا دوں گا در دہاں ان کا خاتمہ کراووں گااس طرح بات ہم پر نہیں آئے گی "...... رستم نے جواب دیا۔ " تھیک ہے لیکن بہرمال کو شش کرو کہ معاملہ ان کی ہلاکت تک نہ جہنچ " سردار خان نے کہا۔ "آب ب فكر راين سب تحكي بو جائے گانسس رستم نے " او کے تھیے ساتھ ساتھ رپورٹ ویتے رہنا"...... سردار خان نے اس بار مظمئن لیج میں کہا اور رسپور رکھ دیا۔اب اس کے چرے پر گرے اطمینان کے تاثرات بنایاں ہوگئے تھے۔

"سردار خان بول رہاہوں رسم "..... سرداد خان فے کہا۔ * اوہ یں باس حکم۔ فرمائیے * ووسری طرف سے انتہائی مؤوبانه لجح میں کہا گیا۔ الراس ويم والا كيس بمارك كل ردن والاب-سنرل انتلى جنس كا سرنشد ند فياض ان فيم سميت كل كاشان كي ربا ب-دار الحكومت ميں عالى جاہ كو پكر ليا كيا ہے اور عالى جاہ نے سب كچھ بك ديا ہے- الا بار بوئل كے بارے سي مى انہيں اطلاع مل مجل ب- وه تقيناً يهل مالا بار موشل بهجيس ك- كياتم اس سرنتنونث فیاض کو جانتے ہو "..... سردار نمان نے کہا۔ " يس باس - الحي طرح جاناً بون- مين دارا لكومت مين طويل ع صے تک کام کر تارہا ہوں "...... رستم نے جواب دیا۔ - يدكس صم كاآدى ب-كيا دولت دے كراس كامنہ بندكرايا جاسكتاب مردار خان في كما-"آدمی تو بے حد لالی ہے۔سارے ہوٹل اور کلبوں سے محت لیتا ربا ہے لین بعض اوقات ال بھی جاتا ہے۔ کچھ بھیب طبیعت کا آدمی ہے۔آپ کیا چاہتے ہیں "..... رستم نے کہا۔ " میں ہمیشر کے لئے اس کا مند بند کرنا چاہا ہوں - پہلے تو میں نے موجا تھا کہ اس فیاض کو اس کی پوری میم سمیت ختم کرا دوں لین مچر میں نے سوچا کہ بہر حال یہ سرکاری لوگ ہیں ان کے خاتے مے بعد حکومت کی تمام میجنسیاں مہاں بھنے جائیں گی اس لئے میں نے

ور اس کے ساتھ بی وہ مالا بار ہوئل کا جائزہ بھی لے حکا تھا۔ مالا بار والله كمثيا سا موال تها جس مين زياده ترزير زمين وليا سے تعلق کھنے والے افراد کی کثرت رہتی تھی۔ مالا بار ہوٹل کا مینجر راحت نامی الك تض تحار نائيكر اس راحت ے بحى مل جا تھا لين اس ك فجریئے سے مطابق راحت ایک عام اور سیرحا سادھا ساکاروباری آدمی الا بارس الله بارس المنكر في مخلف بيرون كو بهاري رقم وے كر امروار خان کے بارے میں یو چھ کھے کی لیکن وہاں واقعی کوئی بھی امردار خان سے را لطبے کے بارے میں کچھ نہیں جائنتے تھے۔ان سب کو ارف اتنا معلوم تھا کہ سردار خان اس سارے علاقے کا بڑا آدمی ہے لین کون ہے، کہاں رہتا ہے، کس شکل وصورت کا ہے اور اس سے ابط کیے ہو سکتا ہے اس بارے میں کوئی بھی ند بنا سکا تھا۔ ٹائیگر نے الا بار ہوئل کے فون آپریٹر سے بھی معلومات حاصل کیں۔اس نے بھاری رقم لے کر صرف اتنا بتایا کہ جب فون پر کوئی آدمی منصوص کو ڈسیاہ گھوڑا دوہرا تا ہے تو اے حکم ہے کہ وہ اس فون کے لیج نگاہواایک بٹن پریس کر سے خودرسپور رکھ دے اور بس انائیگر نے اس فون کو کھول کر اس کی چیکنگ کی تب اسے پتہ علا کہ اندر لیہ انتہائی جدید ساخت کا وائر کہیں فون پیس موجو د ہے۔اس سفید ونگ كا بنن يريس موت بى وه آن موجا تا ب ايكن اس سے يه معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ آن ہونے والا نسر کیا ہے۔ جنانچہ عباں بھی ناکامی ہوئی تھی لین نائیگر کو اس فون آبریز سے ایک ایساکلیو مل گیاتھا

کاشان خاصا بڑا شہر تھا لیکن اس کے باوجود دار انکومت کی نسبت یہ ایک گاؤں ی لگیآ تھا۔ کاشان میں ایک تاریخی قلعہ سیاحوں کو اس شہر کی سیاحت کے لئے مھی لا تا تھا۔ اس کے علاوہ کاشان ایک مشہور دریا سوان کے کنارے پر تھا اور اس دریا پر بھی قدیم وورک بارہ دریاں اور حویلیاں بنی ہوئی تھیں جنس اب محکمہ آثار قدیمہ نے ا نی تحویل میں لے لیا تھا۔ یہ بارہ دریاں اور حویلیاں بھی ساجوں تے سے انتہائی پر کشش تھیں اس کے اس شہر میں مقامی سیاحوں ے ساتھ ساتھ غیر ملکی سیاحوں کی خاصی بڑی تعداد ہر وقت موجود رہی تھی اور سیاحوں کی اس آمدورفت کے پیش نظر اس شہر میں ساحوں کے لئے وہ بڑے ہوال بنائے گھے تھے۔ ٹائیگر ہوال می مون کے بال میں بیٹھا کافی فی رہا تھا۔اسے آئے ہوئے آج دوسرا روز تحاراس نے گراس ڈیم کے سارے علاقے کا سروے بھی کر لیا تھا گا۔ ولیے بھی کو براکا نام دارالحکومت کی زیر زمین و نیامیں خاصا مشہور تما اس کے بقیناً رسم خان بھی اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانا ہی امو گا۔ اس نے کاؤنٹر پر کہد دیا تھا کہ جیسے ہی رستم خان آئے اے اطلاع دے دی جائے لیکن اسے سہاں بیٹھے ہوئے جب زیادہ ور ہو اگئ تو وہ اٹھااور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ " كيارستم خان ابھي تك نہيں آيا"...... ٹائنگر نے كاؤٹر پر " نيخ كر بُقُدرے بگڑ ہے بہوئے کیج میں کہا۔ " نو سر۔ ولیے آپ کے متعلق ان تک اطلاع پہنچادی کمی ہے۔ انموں نے کہا ہے کہ وہ آج بے حد معروف ہیں اس سے یہ ملاقات کل ہو سکتی ہے "...... کاؤنٹر مین نے مؤوبانہ کیج میں کہا۔ " ليكن ميں نے تو آج ہر صورت ميں واپس دارا فحكومت جانا ہے۔ م الیما کرو میری فون پر ہی اس سے بات کرا دو " نائیگر نے کہا و کاؤنٹر مین نے رسیور انھا یا اور نسر پرلیں کرنے شروع کر دیتے مہ " جتاب كاؤنثر سے رحمت خان بول رہا ہوں۔ وارالكومت سے نے ہوئے جناب کوبرا کو پیغام دے دیا گیا ہے لیکن ان کا کہنا ہے ان کی فون پر ی بڑے خان سے بات کرا دی جائے کیونکہ انہوں في آج رات برصورت من والس جانا ب " كاؤنثر بوائے نے منتهائی مؤدبانہ کیج میں کہا اور بھر دہ کھے دیر تک دوسری طرف سے ت سنتارہا بھراس نے اوے کمہ کر رسیور رکھ وبا۔

" بڑے خان سے بات ہو جائے بھرآپ کو جواب مل جائے گا۔

جس کی دجہ سے وہ اس وقت اس ہوٹل میں موجود تھا۔اس ہوٹل کا نام من مون تھا۔ فون آپریٹر نے بتایا تھا کہ اس کی ایا سمنت بھی ہو ال من مون کے مالک نے کی تھی اور اسے تنخواہ بھی وہیں سے ملتی ہے اور اس مسر کے بارے میں بھی انہوں نے بی حکم ویا ہوا تھا اور اس ہوٹل مالا بار کے اصل مالک بھی وی ہیں لیکن اس بات کو سختی ے چھیا یا جا تا تھا اس لئے عام طور پر کسی کو معلوم بھی نہ تھا اور كوئى بناتا بھى يد تھا۔اس كا نام رستم خان تھا اور وہ بولل من مون میں بیٹھا تھا۔ چنانچہ اس نے رستم خان کے بارے میں معلومات المفی کرنا شروع کر دِی تھیں اور بھراہے معلوم ہوا کہ رستم خان زیر زمین د نیا کا خاصا بڑا گینگسٹر ہے اور انتہائی خوفناک آدمی ہے۔اسلحہ اور شراب کی سمگنگ کا کنگ کہلاتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اس کے کروپ میں پیشہ ور قاتلوں کا بھی باقاعدہ سیشن موجود ہے۔ چنانچه وه سمجه گیا که سردار خان صرف فرضی نام بو گا- اصل آدمی یک رستم خان بی ہو گا اور اب وہ رستم خان سے ملنے کے لئے کافی دیر ہے بال میں موجود تھا۔ اے کاؤنٹر سے بتایا گیا تھا کہ رستم خان کمی ضروری کام کی وجد نے ہوٹل سے باہر گیا ہوا ہے اس لئے وہ اس کی والی کے انتظار میں تھا۔ اس نے کاؤنٹر پر کہد ویا تھا کہ اس کا عام کوبرا ہے اور وہ دارالحکومت ہے آیا ہے اور ایک بہت بڑاکام وہ رسم خان سے لینا چاہتا ہے جس کا معاوضہ لا کھوں میں ہو سکتا ہے۔اے یقین تھا کہ لاکھوں کا سن کر رستم خان بقیناً اس سے ملاقات کرہے

canned By Wagar Azeem Pakistanipoint

نیکسی کار کا عقبی دروازہ کھول کر سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ حى صاحب سيس نيكسى درائيورن جواب ديا اور الك محفظ ے نیکسی آگے بڑھا دی۔ پھر تقریباً ادھے گھنٹے بعد نیکسی ایک جدید کالونی میں داخل ہوئی سمباں بڑی بڑی اور وسیع و عریض رقبے پر چھیلی ہوئی کو تھیاں تھیں۔ کو تھی نمر انتیں کسی بڑے ممل ہے کم نہ تھی۔ لیکسی جہازی سائز کے گیٹ کے سلمنے جاکر رک گئی تو ٹائیگر نیچ اترا۔ اس نے ایک بڑا نوٹ جیب سے نکال کر ڈرائیور کے " باقی حماری می "..... نائیگر نے مسکراتے ہوئے کما تو ڈرائیور کی آنکھوں میں مسرت کی چمک اجر آئی۔اس نے شکرید ادا كرنے كے ساتھ ساتھ بڑے مؤدبانہ انداز میں ٹائيگر كو سلام كيا اور بھر تیزی سے لیکس آگے برحالے گیا۔ کو تھی کے ستون پر مرف كوشي تمرك بليث موجود تمي باتى كمي كانام وغيره برمشتل كوئي پلیٹ نہیں تھی۔الک ستون پر کال بیل کا بٹن موجود تھا۔ نائیر نے جیب سے کارڈ ٹکال کر ہاتھ میں پکڑا اور کال بیل کا بٹن پرلین کر ویا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ بھائک تھلا اور ایک مسلح مقامی آدی باہر آگیا۔ ٹائیگرنے کارڈاس کی طرف بڑھا ویا۔ " میں ہوٹل ئی مون سے آیا ہوں۔ مرا نام کوبرا ہے اور مجھے بڑے خان سے ملنا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ کارڈ گیٹ پر و کھانے پر میری ملاقات کرا دی جائے گی ہے۔ انائیگرنے کارڈاس چو کیدار کے

آب تھوڑی ویر انتظار کریں "...... رحمت خان نے کہا۔ اس کا ا مهذب اور مؤ دیانه تحاسه * میں پہیں رک جاتا ہوں کری پر بیٹھے بیٹھے میں اکتا گیا ہوں ^{*} ٹائیگرنے جواب دیا اور رحمت خان نے مسکراتے ہوئے اثبات م سر ہلا دیا۔ بھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رحمہ خان نے رسپور اٹھالیا۔ * جي صاحب رحمت خان پول رہا ہوں "...... رحمت خان -مؤدیانہ کیج میں کمااور بھردوسری طرف سے بات سنتارہا۔ " لیں سر" وحمت خان نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر ام نے کاؤنٹر کے نجلے خانے سے ایک سفید رنگ کا کارڈ ٹکالا جس ۔ درمیان ایک چیتے کی تصویر ی ہوئی تھی۔ اس نے کارڈ کے 🚉 ہوٹل کی مبرنگائی اور بھر کارڈٹا ئیکر کی طرف بڑھا دیا۔ * یه کارڈ لے کر آپ احسن کالونی طبے جائیں۔ کوٹھی نمبر انتیا اے بلاک میں بڑا خان موجو د ہے۔اس نے وہیں آپ سے ملاقات کہا ہے۔ یہ کارڈ آپ گیٹ پر و کھائیں گے تو آپ کو بڑے خان تکہ مہنچا دیا جائے گا'..... رحمت خان نے کہا۔ · شکریہ میں نائیگر نے کہا اور کارڈ لے کر اس نے جیب م ڈالا اور بھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ ہوٹل سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیرہ

ی اسے ایک خالی ٹیکسی مل کئ۔

" احسن کالونی کو تھی نمبر انتیں اے بلاک حلو"

Ш

k

5

ہاتھ سرسے اوپر اٹھا کر اس تختے میں حکڑے ہوئے تھے لیکن تہز در د وونوں ہاتھوں سے بی ہو کر بازوؤں میں دوڑ تا ہوا اس کے بورے جسم میں دور رہا تھا۔ ٹائیگر نے سراوپر اٹھایا اور دوسرے کمجے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک بڑا کہ اس کی دولوں ہتھیلیوں کے درمیان موثے موٹے کیل لگے ہوئے تھے اور ان کیلوں کی مدد سے وہ اس لکزی کی تختے میں حکزا ہوا تھا لیکن اس کی ہتھیلیوں سے خون یہ نگل ربا تھا البتہ درد بے حد تر تھا۔اس کی دونوں ٹانگوں کے کرد زنجیر تھی جیے کروں کی مدو سے اکڑی کے موٹے تختے میں حکرا گیا تھا۔ " یہ لیے بے رحم لوگ ہیں"..... ٹائیگر نے ہوئٹ جماتے ہوئے کما کیونکہ آج تک اس کا واسطہ ایسے لو گوں ہے نہ بڑا تھا جو اس طرح کسی انسان کی ہتھیلیوں میں موٹے کیل ٹھونک کر اسے حکرتے ہوں۔ کیل جس قدر موئے تھے انہیں دیکھ کری ٹائیکر سجھ گیا کہ اس کی ہمتھیلیوں میں لاز ماُ بڑے بڑے سوراخ ہو گئے ہوں گے اور اب اگر وہ آزاد بھی ہو گیا تب بھی نجانے کتنا عرصہ علاج کے لئے مسينال رمنا برے كا لين اے حرت اس بات ير تمي كه اخر ہمھیلیوں میں سے خون کیوں نہیں نکل رہاراس نے اپنے ہاتھوں کو حرکت دینے کی کوشش کی تو درداس قدر تیز ہو گیا کہ اس کے ذہن پر ب اختیار اندھرے سے تھانے لگے ۔ چنانچہ اس نے کوشش ترك كر دى اور صرف لمب لمب سائس لين برى اكتفا كرف ما کرے میں ایک دروازہ تھاجو اس کے سلمنے تھااور وروازہ بند تھا۔

حوالے کرتے ہوئے کہا۔ * ٹھیک ہے آئیے "...... اس چو کیدار نے انتہائی نرم لیج میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ کارڈاس کے ہاتھ میں ی تھا۔ کو ٹھی ہے صد وسیع د

اور واپس مڑ گیا۔ کارڈاس کے ہاتھ میں ہی تھا۔ کو تھی بے صد وسیع د عریض تھی۔ چو کیدار اے ایک سائیڈ پر ہنے ہوئے ایک علیحدہ پورشن میں لے آیا۔

" تشرىف ركھيں ميں اطلاع ريتا ہوں" چو كيدار نے ايك ڈرائنگ روم کے انداز میں ہے ہوئے کرے میں اے پہنچا کر کما اور ٹائیگر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ واپس حلا گیا۔ کمرہ خاصے خوبصورت ادر جدید انداز میں سجا ہوا تھا۔ ٹائیگر ایک صوبے پر بیٹھ گیا۔اے بیٹے ہوئے ابھی کچے ی دیرہوئی تھی کہ اچانک جہت ہے پیٹک کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے چونک کر چھت کی طرف ویکھا۔ ووسرے کمجے اس کے جسم پر سرخ رنگ کی تیز روشنی کا وهارا سا بڑا اور اے یہی محسوس ہوا جسے کرہ اور اس کی ہر چنز کسی تاریک دلدل میں دھنستی حلی جارہی ہو اور اس آخری احساس کے ساتھ ہی اس کے تام احساسات يكت فنا بوكر رهكة - يجر حس طرح التمائي تاريكي میں لکت روشی ہوتی ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن پر روشی کی ہریں سی پیدا ہوئیں اور بھریہ روشن چھیلتی جلی گئے۔ ٹائیگر کی آنگھیں جیسے ی کھلیں اس کے جسم میں تیز در دکی ہریں ہی دوڑتی جلی گئیں۔اس نے بے اختیار چونک کر ادھر ادھر ویکھا۔وہ ایک کمرے میں کھوا تھا۔اس کی پشت پر مکڑی کاموٹا تختہ تھا اور اس کے وونوں

" پہلے تم اپنے بارے میں بناؤ کہ تم کون ہو"..... ٹائیکر نے ₁₁₁ منہ بناتے ہوئے کہا۔ " مرا نام رسم خان ہے۔ وی رستم خان جس سے ملنے کے لئے تم بے چین ہو رہےتھے۔ میں نے تو تہیں کل کاوقت دیاتھالیکن تم نے فوراً بی ملاقات پر اصرار کیا اس لئے میں نے ملاقات کی اجازت دے دی" رستم خان نے اس طرح کٹھ مارنے والے کیج میں سس تو حمهارے لئے ایک بڑا کام لے کر آیا تھا اور تم نے مرے کا ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ مرے ہاتھوں میں کیلیں شونک دی ہیں۔ ح اس کا آخر کیا مطلب ہے :..... نائیگر نے تیز کیج میں کہا اور رستم خان بے اختیار شیطانی انداز میں قبقید مار کر ہنس بڑا۔ " حمہارا یہی کام تو تھا کہ میں سردار خان کے بارے میں بتاؤں۔ تو پیر سن لو که سردار خان تک کوئی نہیں چینج سکتا اور وہ بہت بڑا آدمی ہے۔ نہ سیکرٹ سروس نہ انٹیلی جنس ''''' رستم خان نے کہا۔ ﷺ · حہیں غلط فہی ہوئی ہے۔ میں تو اسلح کی سمگنگ کے سلسلے ^ا میں تم سے ملنا چاہتا تھا۔ کروڑوں کاآرؤر میرے پاس تھا۔ جہاں تک 🎙

علی عمران کا تعلق ہے تو وہ میرا دوست ضرور ہے لیکن اس کا میرے 🛾

بزنس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ٹائیگر ہی مرا دوسرا نام ہے اور

مردار خان کے بارے میں بھی اس لئے میں یوچھ کچھ کر تا رہا کہ مجھے

یمباں اسلحہ کے سب سے بڑے سمگر کا نام ہی سردار خان بہآیا گیا تھا

اس کے علاوہ کرے میں اور کوئی موجود نہ تھا البت سلمے دو کرسیاں موجود تھیں اور ایک دیوار پر بزے بڑے خوفناک خنجر اور خاروار كوائ لنك بوك وكمائي دے رہے تھے سوہ موج رہا تھا كہ آخراس کے ساتھ ہوا کیا ہے اور کیوں ہوا ہے۔ اس رستم نمان نے یہ کام کیوں کیا ہے۔ یہی بات اس کی سمجھ میں ندآری تھی لیکن ظاہر ہے اس کے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہ تھا۔ تیز درد مسلسل موجود تھا لیکن ظاہر ہے ٹا سکر اس درو کا کوئی علاج نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ اسے صرف برداشت کرنے بری مجور تھا۔ پھر نجائے کتنی ویر گزر کئ اور اچانک دروازه کعلا اور ایک بھاری جمم اور بری بری کھن مو چھوں والا سرخ وسفید رنگ كاآدمى اندر داخل ہوا۔اس كے جسم یر مقامی لباس تھا۔اس کے پیچے ایک پہلوان منا آدمی تھا جس کے کا ندھے سے مشین گن لکی ہوئی تھی۔ پہلے داخل ہونے والے آدمی نے ایک نظر ٹائیگر کی طرف دیکھا اور بچر کری پر اطمینان بجرے اندازس ببنھے گیا۔

" جہارا نام کو برانہیں نائیگر ہے اور تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک خطرناک آدمی علی عمران کے لئے بھی کام کرتے ہو اور تقیقاً اس کے کہنے پر تم عبان آئے ہو میان بھی تم سردار خان کے بارے میں جائنے کی کوشش کرتے رہے ہو ۔ بولو میں صحح کہد رہا ہوں" اس آدمی نے بھاری اور گو نجدار لیج میں کہالین اس کا انداز لیم مارنے جیسا تھا۔

ہوں"..... ٹائیکرنے کہا۔ " کیا تم واقعی گراس ڈیم کے بارے میں کچھ نہیں جانتے "۔رستم خان نے انتہائی حرت بجرے کیج میں کہا۔ * تم اگر يقين كر كے ہو تو يقين كرو كه يه نام ميں تم سے ي بہلی بارس رہا ہوں۔ کیا ہے یہ اور تم نے اس کا سلسلہ بھے سے كيون ملاياب "..... نائير في حرت بجرك ليج مين كهار " عمران سے ملے ہوئے حمس کتناء صہ ہو گیا ہے " رستم ود ماہ سے زیادہ ہو گئے ہوں گے۔ سی نے بتایا ہے کہ وہ مرا دوست ضرور ہے لیکن اس کا مرے دھندے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ند بی میں اسے اس سلسلے میں کچھ بتا تا ہوں لیکن تم یہ کیوں یو چھ رہے ہو۔ حمہارا عمران سے کیا تعلق ہے اور تم اس سے اس قدر کیوں خوفزدہ ہو" ٹائیگرنے کہا۔ م م كسى سے خوفرده نهيں ہيں۔ ہم چاہيں تو ايك لحے ميں سب كا غاتمہ کرا دیں البتہ دارالحومت میں ایک گروپ کو انٹیلی جنس نے پکرا ہے۔ اس کروپ کا سربراہ عالی جاہ تھا۔ اس عالی جاہ نے ایک سلسلے میں مردار خان کا نام لے دیا اس سے مردار خان کا خیال ہے که سیرت سروس یا انتیلی جنس والے مہاں آسکتے ہیں مچر سنرل انٹیلی جنس کے سرِ نٹنڈ نٹ فیاض اور اس کے ایک ساتھی کی آمد کی اطلاع ملی اور بحران لو گوں کو ہم نے ایر بورث کے باہر سے ہی کور

لین بو چھ گھے کے بعد میں اس نتیج پر بہنچا که سرداز خان ایک فرضی نام ہے اور اکثر بڑے بڑے سنڈیکیٹ اور گردپ الیے فرضی نام اختیار کرتے رہتے ہیں تو میں مجھ گیا کہ اصل ادمی تم ہو اس نے میں تہیں ملنے تہارے ہوئل آگیا ۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے اطمینان بجرے لجح میں جواب دیا۔ " ہو سكتا ہے كه تم درست كه رہے ہو ليكن أيم باہر كاكام نہيں كرتے اس لين اس كام كو جمول جاة "...... رستم خان نے كبا-" تھيك ہے۔ ميں كوئي اور بندوبست كر لوں گا۔ كام تو ببرحال كرنابي بي نائيگرنے جواب ديا۔ ی تو همهارا خیال ب که همسین زنده والی جانے دیا جائے گا۔ نہیں ٹائیگریا کوبرا۔اب تم زندہ واپس نہیں جاسکو گے اس لئے کام كو بھول جاؤ "..... رستم خان نے كہا۔ " ليكن كيون- آخ تم كيون تجمع بلاك كرنے پر مصر بو- كما مہمیں بھے سے کوئی خطرہ ہے است نائیگرنے حربت بجرے لیج میں " تم گراس دیم کے سلسلے میں بی عبال آئے ہوں نال '۔ رستم خان نے کہا تو ٹائیگر نے اپنے چرے پر حیرت کے تاثرات طاری کر " گراس ڈیم ۔وہ کیا ہو تا ہے۔ میرا کسی ڈیم سے کیا تعلق۔ میں نے تو متایا ہے کہ میں عباں اسلح کی سمگنگ کے سلسلے میں آیا " میں نے کہا ہے کہ تم جو چاہو کر سکتے ہو لیکن میرا ان باتو ں سے دیسلے کوئی تعلق تھا اور نہ آئدہ رہے گا اور نہ میں خدائی فوجدار ہوں کہ خواہ مخواہ ٹانگ اڑاتا مجروں۔ اس ملک میں کیا نہیں ہو رہا۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے ٹھسکی ہے میں سروار خان سے بات کروں گا تھر وہ حمارے لئے جو فیصلہ کرے گااس پر عمل ہو گا"... رستم خان نے اٹھتے ہوئے کہا اور بھر وہ تہزی ہے مزا اور کمرے سے باہر حلا گیا البتہ اس کا ساتھی تنزی سے ٹائیکر کی طرف بڑھا اور دوسرے کیے اس کا بازو گھوما اور ٹائیگر کی گنٹی پرخو فناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا جلا گیا۔ ایک بار پھراس کے ذہن پر روشنی کے جھماکے ہوئے اور اس بار جیبے ہی اس کی آٹکھیں تھلیں وہ بے اختیار اچھل بڑا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ وہ ایک ویران سے علاقے میں زمین پر بڑا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا اور اس نے جلدی سے الیے دونوں ہاتھ دیکھے اور بچر دہ حرت سے ہاتھوں کو و یکھتا رہ گیا۔اس کی دونوں ہتھیلیاں بالکل نھیک تھیں۔ان میں سوراخ تو ایک طرف خراش تک ند تھی اور ند بی اب اس کی

ہتھیلیوں میں در دہو رہا تھا۔ * یہ سب کیا ہے۔ کیا میں خواب تو نہیں دیکھ رہا تھا * نائیگر نے چونک کر کہا اور بھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے کمح اے دور ہے ریل کی پیڑی اور ایک چھونا ساسٹیٹن نظراً گیا تو وہ تیز تیز قدم کر نیا اور اب یہ ہماری تحویل میں ہیں۔ میں اس کام میں معروف تھا جب جب مجھے جہارے بارے میں اطلاع ملی تو میں مشکوک ہو گیا۔ بھر میں نے جہارے بارے میں اطلاع ملی تو مجھے بنایا گیا کہ تم پاکسٹیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے آدی عمران کے دوست ہو اور عمران اس انٹیلی جنس کے سر نندنز نب کا دوست ہو تو میں جھے گیا کہ تم بھی اس سلسلے میں آئے ہو۔ چنائی جمیس بے ہوش کر کے مہاں بہنچا دیا گیا ۔۔۔۔۔۔ رستم نمان نے پوری تفصیل بروش کر کے مہاں بہنچا دیا گیا ۔۔۔۔۔ رستم نمان نے پوری تفصیل بروش کر کے مہاں بہنچا دیا گیا ۔۔۔۔۔۔ رستم نمان نے پوری تفصیل بروش کر کے مہاں بہنچا دیا گیا ۔۔۔۔۔۔ رستم نمان نے پوری تفصیل بروش کر کے مہاں بہنچا دیا گیا ۔۔۔۔۔۔ رستم نمان نے پوری ساتھ بار

اوو۔ان طالات میں واقعی تمہارے ذہن میں یہ بات آسکتی تھی لیکن میرا ان باتوں ہے واقعی کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میں اس متمارے ملف در تم کی اچیل نہیں کروں گا کیونکہ یہ میری فطرت کے خلاف ہے اس نے اب تم جو چاہو میرے ساتھ سلوک کر سکتے ہو البت یہ بتا دوں کہ اگر مجھے معمولی سا بھی خیال ہوتا کہ تم میرے ساتھ ایسا سلوک کر سکتے ہو تو تجراس وقت تم میرے سامنے میری طالت میں موجود ہوتے۔ کوبرے کے نام سے پورے دارا کھومت کے لوگ کانیتے ہیں "..... نائیگر کے جواب دیا۔

گوتم واقعی دار اور حوصلے والے آوی ہو لیکن اب مسئلہ یہ ہے۔ کہ اگر جہیں زندہ چھوڑ دیا جائے تو تم خواہ مخواہ انتقامی کارروائی کرتے بچرو کے اس لئے کیوں نہ اس سلسلے کو بی فتم کر دیا جائے ۔ رستم خان نے کہا۔

دارالحكومت سے كاشان جانے والے طيارے ميں سوپر فيانس انسیکٹر رضا کے ہمراہ موجود تھا۔ وہ کاشان میں اس مردار نمان کو گرفتار کرنے اور اس سے مشیزی کاچوری شدہ اہم برزہ برآمد کرنے کا

فیاض انسیکردضا کے ساتھ طیارے میں سفر کر رہا تھا۔انہیں معلوم تماکہ کاشان ایر کورٹ پر انسپکڑا حمد خان اپنے عملے کے ساتھ ان کے استقبال کے لئے موجود ہو گا۔ کاشان میں انٹیلی جنس آفس کا کام مرف حالات پر نظر رکھنا اور این رپورٹیں سنرل بیورو کو مجوانے

مثن لے کر جارہےتھ۔ سوپر فیاض اور انسپکٹر رضا کے علاوہ اس لیم میں بارسب انسپکر اور دوسیای مجی شامل تھے لیکن انہیں ایک روز ملے ترین کے ذریعے کاشان مجوا دیا گیا تھا ٹاکہ وہاں مقامی انسلی جنس آفس سے انھارج انسکڑ احمد خان سے مل کر لیم کے لئے ایک پرائیویٹ دہائش گاہ اور کاروں وغیرہ کا بندوبست کر سکیں جبکہ سوپر اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا۔ وہاں پہنے کر اسے معلوم ہوا کہ وہ دارا لکومت اور کاشان کے تقریباً درمیان میں موجود ہے تو وہ مجھ گیا ك رستم خان يا سردار خان في اسے زندہ چھوڑنے كا فيصله كر ما ليكن اسے کاشان کی بجائے مباں چھیٹوا دیا گیا ہے۔ بہرحال زندہ نج جانے پراس نے دل ہی دل میں اللہ كاشكر ادا كميا اور گاڑى كا انتظار كرنے دكا کیونکہ اسے بتایا گیا تھا کہ دارا محومت جانے والی گاڑی تحوزی دیر بعد بینی والی ہے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ دار الکومت پہنے کر عمران کو اس سارے واقعات کی ربورٹ دے گا اور پھر خیبے وہ حکم دے گا دیے بی کرے گا۔ دوں گا یا تم دو کے یا ڈائر یکٹر جنرل دیں گے۔ بولو ''…… سوپر فیاض نے غصیلے لیج میں کہا۔ اس کا موڈیہ بات سنتے ہی اچانک بدل گیا تھا۔

" باس نارائس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ شاید ، جائے ہوں لیکن تھے معلوم ہے کہ ہمارے انتہا جسن کے تعلق درجے کے مارے انتہا جسن کے تعلق درجے کے مارا محکومت کے بڑے برے برج مرکوہوں کے مخم ہیں۔ وہ بحماری معاوضے لے کر انہیں اطلاع دیتے ہیں۔ یہی وجہ ب کہ ہمارے اکثر چھائے ناکام رہ جائے ہیں اور سرداد نمان کا گروپ صرف کاشان تک ہی محدود نہ ہوگا اس کے آدی لامحالہ داراتھومت میں

مجی ہوں گے اس سے ہو سكتا ہے كد ان تك اطلاع اللج على ہو -

انسپگر رضانے جواب دیا۔

ہونہد حہاری بات ورست ہو سکتی بد محصیک ہم سی
کاشان سیخ کر اس کو مدفقر رکھوں گا ۔۔۔۔۔ مورد فیاض نے کہا تو
انسپگر رضا نے اشابت میں مربطا دیا۔ تعودی دیر بعد طیارہ کاشان
ایسپگر رضا کے افزات میں مربطا دیا۔ تعودی دیر بعد طیارہ کاشان
ایسپگر رضا کے ساتھ ایر کورٹ کی
بلڈنگ سے نکل کر باہرآئے تو دہاں نہ ہی انسپگر اسمد خان موجود تھا
اور نہ ہی اس کا عملد اور نہ ہی دارا تھومت سے جسلے پہنچنے والوں میں
سے کوئی ادمی موجود تھا۔
سے کوئی ادمی موجود تھا۔
سے کوئی ادمی موجود تھا۔
سے کا مطلب ہے انسپگر احمد خان کمیوں نہیں آیا ۔۔۔۔۔۔ سوپر

فیاض نے انتائی عصیلے لیج میں کہا پر اس سے پہلے کہ انسیکر رضا

تك بى محدود تمااس كے دہاں صرف اكب انسكر، دوسب انسكر اور جار سابی تعینات تھے۔ باتی کام وہ اپنے تخروں سے لیا کرتے تھے۔ کاشان چونکہ بہت بڑا شہر نہیں تھا اس لئے یہ آفس بھی صرف رسی کارروائیوں تک بی محدود تھا۔ سوپر فیاض نے فون پر انسپکر احمد خان سے سردار خان اور ہوئل مالا بار کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں لیکن انسیکر احمد خان کو ان باتوں کا علم تک مد تھا جو سوپر فیاض اس سے یو جھنا جاہا تھا اس لئے سوپر فیاض نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ ایر پردے پرآنے سے بہلے اس سلسلے میں مکمل معلومات عاصل کرے اور اسے یقین تھا کہ انسپکڑ احمد خان بہرمال بنیادی معلومات آسانی سے حاصل کر لے گا کیونکہ دہ اس علاقے کا ہی رہے والاتحاادر اس علاقے میں بی طویل عرصے سے کام کررہاتھا۔

" باس آپ سے میں نے ایک بات ہو چین ہے :..... اچانک انسکر رضانے مور فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

* کون می بات"..... موہر فیاض نے ہاتھ میں پکڑا ہوا باتصویر رسالہ بند کرتے ہوئے قدرے عصیلے لیج میں کہا۔

" باس الیها بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمارے دہاں دیڈ کرنے کی اطلاع بہلے ہی چھنے چھا ہوا در مجر سردار خان اور اس کا گروپ بھیلے ہے۔ ہی جیار ہو "...... انسکیٹر رضانے کہا تو مو پر قیاض ہے اختیار چو تک

" يه بات تم نے كسي كر دى دباں كون اطلاع دے گا۔ كياس

ماڈل کی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار دیکھ کر اس کا بگزا ہوا موڈ درست ہو گیا تھا۔

" باس اس قدر نئ اور جديد ماذل كى كار الك انسكر تو نهي جمجوا سَكُنَا "..... انسكِرُ رضائے آہستہ ہے كما۔

" تو حماد اكيا خيال بيكر المدخان انشلي جنس كي بجائ کسی تھرڈ کلاس محکے کا انسپکڑ ہے احمق آدمی اور پھر اس کاریس اس

a

کے محکمے کے سرنٹنڈن نے بیٹنا ہے کسی گھسیارے نے نہیں کہ وہ کوئی برانی کی چینی کار ججواتا میں سوپر فیاض نے تی لیج میں کہا اور انسپکر رضاہونت بھیج کر خاموش ہو گیا۔ ارسلان جو ان سے کانی

آگے جا رہاتھا اس نے کارے قریب پہنچ کر کار کا عقبی دروازہ کھول ویا تو سوپر فیاض اور انسپکژر ضا دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ ارسلان نے کار کا دروازہ بند کیا اور بچر مؤکر دہ ڈرا ئیونگ سیٹ پر بینچ گیا۔ دوسرے کمح کار الک جھنے سے روانہ ہو گئے۔ مخلف سر کوں سے

گردنے کے بعد جب کار ایک ویران می سؤک پر مزی تو اچانک سرر کی آواز کے ساتھ ہی جمجملی اور عقبی سیٹ کے در میان شینے کی ایک دیواری تن گئے۔ بجراس سے پہلے کہ سوپر فیاض اور انسپکڑ رضا کچھ

تجیمتے اچانک تیز بوان کی ناک سے نکرائی اور سوپر فیاض کے دماغ پر بخت اس طرح اند صرے جھیٹ بڑے کہ اس کا ذہن بلک جمیان ہ بھی کم عرصے میں تاریک بڑ گیا۔ پھر تاریکی میں روشن کے خماکے ہونے شروع ہو گئے اور سوپر فیاض کی آنکھیں کھلیں۔اس اس کی بات کا کوئی جواب دیا اچانک ایک طرف سے ایک مقامی نوجوان تيز تيزقدم انحامان ي طرف بزه آيا۔ "آپ سنرل انٹیل جنس کے سرنٹنڈنٹ بعاب فیاض صاحب

بس "..... آنے والے ف احتائی مؤدباد لیج میں مور فیاض سے مخاطب ہو کر کمایہ

" ہاں۔ تم کون ہو اور مح کیے جانتے ہو "..... موپر فیاض نے چونک کر جواب دیا۔اس کے لیج میں اس لئے حمرت تھی کہ اس وقت وہ یو نیفارم کی بجائے عام نباس میں تھا۔

مرا نام ارسلان ب اور مجھے انسیکر احمد خان نے بھیجا ہے "۔ نوجوان نے جواب دیا۔

انسکر احمد خان کماں ہے اور اس نے مبال اگر میرا استقبال كوں نيس كيا"..... مورفياض نے انتبائي معيلے ليج ميں كبار " وہ سردار خان کے کیس کے سلسلے میں ایک انتہائی اہم کام میں مفروف ہیں اس لئے انہوں نے تھے جمیجا ہے۔ میں ان کا ساتھی ہوں "سارسلان نے جواب دیا۔

" كيا حمادا تعلق انشلي جنس سے بيس البكر رضائے

" في نهيں - ميں ان كايرا يُويث ساتھي ہوں - آئي ادھر كار موجود ب" ارسلان نے كماتو سور فياض في اثبات سي سربلايا اور پر ارسلان کے پیچے چلٹا ہواا کی طرف موجو وانتہائی شاندار اور نئے ہوئے آنگھیں کھول دیں۔ سوپر فیامِس کا ذہن یہ سچ نیشن ویکھ کر اللہ ماؤف سا ہو گیا تھا۔اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ خیال د تما كه اس يمال اس قدم ك حالات كا سامنا كرنا برے كا۔ دارا کھومت میں بھی بڑے بڑے مجرم کروپ موجود تھے لیکن کسی نے آج تک اس طرح سوپر فیاض اور اس کے آدمیوں پر ہاتھ ند ڈالا "باس يرسب كيا ب " انسكر رضائ بوش مين آت بي " يداس نامراد ارسلان كاكام ب- وه جميس بوش ولان وال انجکشن لگاکر ابھی گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ و حملی بھی دے گیا ب کہ اب ہماری موت عمر تناک ہو گی مور فیاض نے ہو نے چہاتے ہوئے کہا۔ "اوه ویری بید م تحجه وسط می اس ارسلان اور اس کی کار پرشک پردا تمالیکن '...... انسپکرْ دضائے کہا۔ "شت اپ سيه وقت ب ايسي باتيس كرنے كا موپر فياض ن عصے سے چیخ ہوئے کہا۔ ظاہر ب اس نے اے اپ اوپر طرز محما تماا در انسپکژر ضالیکن کهه کر خاموش هو گیاسهجند کمحوں بعد انسپکژ احمد خان کو بھی ہوش آ گیا۔ "آپ آپ سرِ نثنا نٺ صاحب به میں کہاں ہوں۔ادہ۔ادہ۔ یہ کون می جگہ ہے "..... انسیکڑا حمد خان نے ہوش میں آتے ہی

کے ساتھ ی اس کا سویا ہوا ذہن جیسے ہی جاگا اس نے بے اختیار حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے کھے وہ یہ دیکھ کر حمران رہ گیا کہ اس کا جسم ایک بہاڑی غار کی دیوار کے سابقہ مونی زنجیروں میں حکراہوا تھا۔اس نے ادھرادھر نظریں دوڑائیں تو اس کے چبرے یر موجود حرت میں مزید اضافہ ہو گیا جب اس نے اس دیوار کے سابق انسيكر رضا اور انسيكر احمد خان كو بهى اى طرح زنجيرول مين حکرا ہوا دیکھا۔ ایک مقامی نوجوان سب سے آخر میں موجود انسیکر احمد خان کے بازوسی انجکشن نگارہا تھا۔ سوپر فیاض کے بازو میں بھی موئی کی چیبن کا احساس موجود تھا اس لئے سوپر فیاض عجھ گیا کہ اے بھی انجکشن نگایا گیا ہے اس لئے وہ ہوش میں آیا ہے۔ بھرید نوجوان صيے ہى مراسو پر فياض ب اختيار چونك براكيونكه يه ارسلان تھا۔ وہی نوجوان جو انہیں ایئر پورٹ سے کار میں لے آیا تھا۔ " تم مريد سب كيا ب مور فياف ف حرت بجر ۔ سر نٹنڈ نٹ فیاض کاشان میں حمہیں حمہاری موت کے آئی

سی بندنن فیاف کاشان میں تہیں جہاری موت کے آئی ہے۔ جہارا کیا خیال تھا کہ مہاں تم مردار خان کے خلاف کام کرنے آؤ گے اور زندہ چکر خیا جاؤگے ۔۔۔۔۔۔ ارسلان نے اس بار انتہائی بگڑے ہوئے کیے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کمرے کے فولادی دروازے کو کھول کر باہر جلاگیا اور اس کے باہر جاتے ہی فولادی دروازے کو کھول کر باہر جلاگیا اور اس کے باہر جاتے ہی فولادی دروازہ ایک وحماکے سے بندہو گیا۔ اس کے انسیکر رضانے کر ابتے

" یہ سر نشاز دے فیاض ہے باس اور یہ اس کا کوئی انسکٹر ہے۔ اسے یہ انسکٹر رضا کمر کر مخاطب کر رہا تھا"..... ارسلان نے ان دونوں کے بارے میں بیاتے ہوئے کہا۔

دولوں سے بارسے میں بیائے ہوئے ہا۔

کری مجی لے آواور کو امجی لے آگا کہ ان انٹیلی جنس افسیرز
سے ضروری مذاکرات ہو سکیں اس ادمی نے کہا تو ارسلان خاموشی سے باہر طبا گیا۔

میماری یے جرآت کہ تم رستم خان ہے اس لیج سی بات کر و سید اس اور کے خصے بجے لیج سی کمااور اس کے ساتھ ہی اس فر آئی برد وار وار اس کے ساتھ ہی اس فر آئی برد کی ہورے پر زوروار تمر چراجر دیا۔ بوپر فیاض کے صل ہے اختیار پڑت تکل گی۔ تمر اس قدر زوروار تماکہ اس کا وماغ بجنخنا انحا تما اور اے یوں محوس ، و رہاتھا کہ جسے اس کے گل پر کمی نے گرم سلاضی لگا دی ہوں۔

رہاتھا کہ جسے اس کے گل پر کمی نے گرم سلاضی لگا دی ہوں۔

آتندہ فیال رکھنا تکجے ور نہ ایک ایک ریٹ علیدہ کر دوں گا۔

اس آدی نے یعی بنتے ہوئے کہا۔ تم نے سر نشونت فیاض کے جرب پر تھی مارا ہے۔ تم نے۔ تم حقر آدی۔ تم نے یہ کام کیا ہے۔ اب تمہاری موت لازی ہو چکی ہے۔ اب جمیں میں بناؤں گاکہ تمری کس طرح مارا جاتا ہے۔ سوپر فیاض نے غصے کی شعرت سے چیختے ہوئے کہا۔ ا جہائی حرب مجرے لیج میں کہا۔ " یہ سب حماری وجہ سے ہوا ہے۔ یہی کار کر دگی سے حماری۔

سید سب جہاری وجہ سے ہوا ہے۔ یہی کاد کردگی ہے جہاری۔ احمق آدمی *..... مورد فیاض اس پر ہی الك برا۔

" میں تو جتاب لینے آدمیوں کے ساتھ آپ کے استقبال کے لئے ایئر پورٹ جا رہا تھا کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور اس کے بعد مجھے معلوم نہیں ہوا کہ کیا ہوا۔ اب یہاں آنکھ کھلی ہے "...... انسپکر احمد خان نے منمناتے ہوئے لیج میں کہا۔

" تم في كيامطوات كي تحيل " مور فياض في يو جهام " جناب سردار خان کا نام تو عبال مشہور ہے لیکن کسی کو معلوم نہیں ہے کہ سردار خان کون ہے۔ مالا بار ہوٹل والوں سے بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا جناب البتہ ا کی نام سلمنے آیا ہے رستم خان کا۔ سنا ہے کہ رسم خان اس سروار خان کا خاص آدمی ہے اور سبال کے ہوئل بن مون کا مالک ہے اور اتبائی خطرناک تخصیت محما جاتا ہے۔ اس کے ممال کے اعلیٰ ترین حکام سے ذاتی تعلقات ہیں"۔ انسپکڑ احمد خان نے باقاعدہ رپورٹ دسیتے ہوئے کہا اور بھر اس سے مسلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فولادی دروازہ ایک دهماے سے محلا اور ا کی لمباتر نگاآدی اندر داخل ہوا۔اس کے پیچے وہی ارسلان تھا۔ "ان میں سے کون سرتند ند ب ارسلان "..... اس لمب تربی گے آدمی نے عورے موپر فیاض اور اس کے ساتھ حکڑے ہوئے انسپکڑ

رضا کی طرف زہریلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

تفاموش رہو ۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے پہلے سے زیادہ غضے بجرے کیج میں کہا اور دوسرے کمجے اس نے آگے بڑھ کر پہلے سے بھی زیادہ زوردار تھرپہ صور فیاض کے پہرے پر جزادیا اور سوپر فیاض کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محموس ہو نا طروع ہو گیا۔اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر یکفت آریکی سی چھا گئی۔

> مع مدر بعد ترسم ختم شد

عران سرزيس مورفيان كريرت إيكر صلاحيتون يبنى انتهاقي مفوادل تم فان ادر سُورِ فیاض کے درمیان بونے والی خوفناک شکش کا انتهائي حيرت انگيز واقعات ، جس كى صلاحيتين حب كفل كرسلفة آيس تومرعبدا رحلن ب درجرت أنگيزوا قعات يرمبني ايمضفرد ا درانو كها ناول .

W

ا فربقيه كحكفنے حِنگلات مِين محل بونے والا دلجيب اور منگا مرحيز الثرونجر اور کاد کردگی میں تمران ہے بھی دو قدم آگے تھا اور ثمران کو _عران برزيس ايك ياد كاراضافه ____ معی أے سرلحاظ سے برزس ایم کرنا پڑا ۔۔ کیا واتعی وہ ایجنٹ ایسا تھا۔ یا ۔۔۔ ؟ بلیک فلیس ۔۔ جس کے سٹر کو ارٹر میں داخلہ اس مذک نامکن تھاکہ عمران کو میں ناکائی کا اعلان کرنا پڑا۔۔۔۔۔ کیوں اور کیے ۔۔۔ ؟ جوزف ہے ادنیت کے گئے اور نو ذاکر میگلات میں جزن کی ملیک فیس ب مهرولول کی خفید بین الاقوامی تنظیم ب جس نے يرت الكرصلاحيتين ادر كادكردكى . يُرامرار طور رِباكِتِيم مِيمَتَى مَل رَاحِيا إ - يكن - ؟ وہ کمیر ۔ جب قرآن اور اس کے سامتی جگل میں اندھی موت بلبك فيس بمستجس بيركوار الربقي كانتها في صفار وزناك کاشکار برگئے __ کیا عمران اور س کے ماتھیوں کا جنگلوں میں تھا ____ جهاں وحشی قبائل اور تو تخوار مدنن ا فریقه کاجنگل نبا ___ یا ___ ؟ درندوں کی کثرت متنی ۔ بلیک طبیس __ استعرنی اورعمران کے درمیان ہونے دالے مقابلے ملک فیس _ جس کے نواف کارروائی کے لئے عمران اور اس کے میں آخری فتح کسے عال مولی -- ؟ سانىيون كونونخوارا دروشى قبالميون سيمقا بلركزايرا. - انتهائي دلميپ منفرد ادر انويم واقعات -بلیک فیس ۔ جس کے سڈوارٹر کے نیجے دنیا کے انتہائی نونناک سے معرفور ۔۔۔ تیزاور خوفناک اکٹین کے کا سک میزانوں کی لیارٹری مقی ____ لیکن عمران نے ما تدما تذبه نیاه ا درجان لیواسینس سٹرکوارٹر اور لیبارٹری کی تباہی کے لئے فاکرنے سے انكاركرديا ___ كيول___ ؟ روسَفُ برا رُن^{ِّ} - ياك كييط ملياك مقوتى ___ بىك فىس كالكالسالىخىڭ __ جرزانت

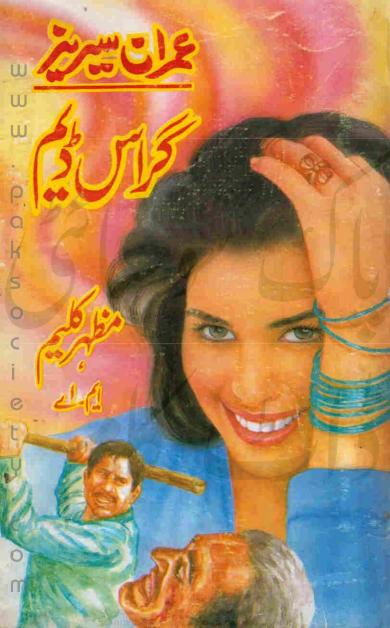
عمران شاكل اوريهاك كواون مي ايم بنكام حيراكيش كهاني سارتومش __ وران اور بخرماري سلسار اي قدم قدم بر بجمري موتى الله موت مح مقابد میں عران اور اس کے ساتھیوں کی الیسی طان لیوا سارتو شن _جدوجبد كرسس كابر لمحديقيني موت كالمحربن كرره كياء بارتومش _ جى كوتباه كرنے كے ليے جب تنور اور دوسرے ممرز مصنف _مظهراياك المستح بره و مادم رکیماند اسبی گرفارکرے ان پریٹرول چیرک الدومش كافرسال كالك الماش سب كالمالي كعدوه كرابنين زنده جلان كامهائك منصوبه بنايا ـــــ كيا تنويرادر اس سے ساتھی واقعی زندہ جلا دیتے گئے ؟ ل ياكيث كوجميش كسية إيّا غلام بناسكتة تقير. ور رکھا کی بادر اسمبنسی اور شاکل کی سیرف سروس معالم بایس عمالن سارتوسش _ جسس كى مفاظت كى ذمردارى يادرايجنسى يرتقى _ اور ، اور یاکتیا سیرف سروس سے لیسے دلیرانہ اقدامات کر جرأت اور ل مادم ربکھا یا در انجینسی کی جیف متی . سارتومش _ حس كتحفظ كم فرستان سيرف سروس كم ل بهاوری کے الفاظ می ایٹے آپ پر فر کرنے لگے. چیف شاکل نے عمران اور اس کے سامقیوں کے گروموت کھال کیا ارتوشن کامیاب ہوگیا ۔۔ یا عمران اور آس کے ساتھی اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ۔۔۔ یا نووموت کی گھری سارتومشن ___نبس کی تباہی کے لئے عمران اور اس کے ساتھی دلواندوار ل غادوں میں اترجانے پر مجبور او گئے ؟ سیلی کا پیروں سے برسنے والی گولیاں میں آئل مجول کی نوفناک موت كي أرهى فارول مين كوو في يرعبور موسكة بارش ميوت كي اندهي شانون پر ايسي حبان ليوامقا بلي جن بارتومش __ ایک الیی لیبارٹری ہے مرطرے مکل طور برناقابل تسخر كالفتورى دونكف كمراك كردتات . ل ناديا گياتها كيا پيالپ بارژي تسخير برسكي يا _ ب - مسل اوربدنیاه ایمش الداعصاف کسیس مرورایک یادگارکهانی سارتومش __ جس كوتباه كرما توايك طرف اس تك وبنيين كے لئے يوسكف براؤن إكريط ملان بى عمران اور ياكشيا سكرث سرس كوسلسل اور لمحديد لمحديقيني موت

scanned By Waqar Azeem Pakistanipoint

* عران اور صفدر جرجولیا اور مادام جیکی کو بچانے کی غرض عمران برزيمي سين اوراكش سيعرور اكانتهائ منفرد كهاني . سے بقتنی موت کاشکار ہونے پر مجور ہوگئے . ایک الیاسشن - جس سے بولیا ۔عمران اورصفدر کاکوتی UJ جوليا ناماك المحثق تعنق نه تقا . گر و و تیمیول بی اسپ مشن کی خاطر اپنی جانوں بر س . كميل سحت ___ كيول ___ ؟ * وہ لحہ بولیا کے جم پر انتہائی در ندگ سے کوڑے برائے كتے اور حب عمران اور صفدر دونوں كاركے نوفناك اور حان لوا ____مصنف: مظهرکلیم ایم اے -المِينْدنٹ كافكار ہوگتے. * بولاكوا غواكرك ايك نوننك اورنا قابل علاج بماري مين مبتلا + جوليا ي زندگي كاليك اليا كارنامه - جس برشاير جولياكومي كرواگيا___كيول .___ې كيب وبشرم مظيم كى اليى كبرى اورخط فاك سازش كرعموان مبى * اس مشن كا الجاكيا بوا بوجس مع كوتى تعلق نه بوندك اس سازش كالولد كالسفية يرمجور بوكا -باوجود جوايا معمران اور صفدر تميول موت كے خوفناك بيجول ميں ال عمران -- جس نے لینے استوں خود جولیا کو موت کے گھاٹ بینسنے رمجود ہوگئے تھے ۔ الأرف كم لت محمول كم والي كرويا -بد سسینس - ایکش اور لمی به لمی مد لتے ہوئے واقعات سے * ادام جيي - ايك نغروكردار - جس نع ولياكي زندگي بجاندس مبرادر ايك اليي كواني جرجاسوسي اوب بي يقيناً ث بكاركا درجب اہم كروار اواكيا ____ مادام جيكى كون متى ___ به جربا. _ جو مادام جسيكى كا احسان ا تار نے كے لئے ايكر ميا اور انتهانی (انتهانی) سوت کی است پوسف مرا دَوْر پاک کیط ملیان ش روس یا ہ کے ایجنٹوں سے اکیلی ہی محمالتی ۔ ۔ ایسانوفناک محراد جس كانيتم موت محموا اور كورنه نكل سكتا مقا . ا حولیات دیدزخی مونے کے باد حودجب فارم میں آئی ۔۔۔ تو جلياناطاب المين كآغاز بوكيا - السائعيشس - بوصرت بوليا مي كمل كركتي مقي .

عمران سيرزيس أيساء وتابل فحزادر لافاني شاسكار रेक्टरावर दे <u>टी. है</u>। क्रिकेट ने ایک این ظیم بوص تین افسنسداد پرشمل تھی۔ م يتنظيم ونياكو جلك كي تباه كاريون سي نجات دلاف كاعزم ركفتي تقى . م استنفيم المرفع اليسمدوي كصف اوجود مران كوان كم مقابلي من أ م أيشبك تفري تنظيم في عمران ا ديسسيكر الدوس كومبكراكر ركه ديا . كيا عران التنظيم كونتم كرتي مي كاسيب بوكيا ___ يا ___ نودهجا ال فلم كليم ايم ال كاللم بميشدمنفرد ابول يركامزن رسك . الحين بمسلسين اورمزاح كانونصورت اورعمر لويرامتراج-شا تَعَهُوكِيا هِي - آج بِي طلب فرمائين

عمان سيريزمين آيك دلچسپ شاهكاركهاني . آپ کا جانا پیچانی روار __ نگران بار ريس أت وحمي ___ وادام استمارا اوربليك كرل ____ دوخطرناك فيركى كيمك كينش بوعران سے مک میں ایک خوٹ ناک مٹن سرائجام دینے آئیں عران کے والد سررجمان نے ریوالور اپنی کنیٹی پررکھ کرعمران کو عطر بك غييه والكي سيكرف المحنبط ادام اشمارا مص شاكر بوليا، مرجان سيكسس فيصل كے خلاف كُفل كرمدان عسل مي انتها في منفردا نداز مين ملمى كلى أكيب اليي كها في - جيداً ب مدتون واموش فركس ك سنائع هوتنى ه



درست ہے لیکن اب اس کا کیا کیجئے کہ عمران بھی انسان ہے اور
انسان بمدید اپنے کے آسائیاں ملاش کرنے کی کو شش کرتا ہے۔
جے کار سیر آ جائے وہ ورزش کی خاطر تو پیدل چل لیتا ہے لیکن سفر
کے لئے پیدل چلنے ہے گریز کر تا ہے۔ شاید اس لئے بھی کہ موجو وہ تیز
رفتار دنیا میں وقت ہی سب سے زیادہ قمیتی ہوتا ہے۔ ببرطال میں
کو شش کروں گا کہ عمران کو یہ تھیا سکوں کہ وہ پاکیٹیا کے لئے
مشن مکمل کرتے ہوئے لینے پرساروں کے حذبات کا بھی فیال رکھا
کرے کیونکہ یہ حذبات وقت ہے بھی زیادہ قمیتی ہوتے ہیں۔ امید
ہے آب آسدہ بھی خط کا کھتے رہیں گے۔

سیحت مشکیل احمد سمین صاحب خط لکھنے اور ناول پیند کرنے کا بے دشکر یہ در سال کے کا بے دشکر یہ در کا کہ کہ در گئی کہ در بھار مکن ہو سکے آپ کی فرمائش میں ہو سکے آپ کی فرمائش پوری کی جاسکے۔ امید ہے آپ آئیدہ بھی خط لکھنے رہیں گے۔

جارت وليبے والسلام : _ مظهر کليمرايم - <u>لمه</u>

سوپر فیاض کی آنکھیں ایک جھکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس ك بورے جم ميں دردكى تيزبرين مى دورتى چلى كئيں۔انے ۔ اپنے منہ میں خون کا ذائقة محسوس ہو رہا تھا اور اسے یاد آگیا کہ رستم خان نے اس کے منہ پر زور دار تھیر مارے تھے اور دوسرے تھیز کے بعد اس کے دمن پر باری چھا گئ تھی۔اس نے دیکھا کہ رسم خان ی سلمنے کری پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کا ساتھی ارسلان ہاتھ میں 🕝 خوفناک کوڑا کرے فیاض سے قریب اس طرح کو اتھا جسے حکم ملتے ی وہ ایک لحے کا توقف کے بغیر سوپر فیاض پر کوڑے برسانا شروع کر دے گا۔

م ایم سنے "- سوب اور کیون تم نے ہمیں یمہاں باندھ رکھا ہے" - سوب ال

جائے "..... رستم خان نے زہر ملے لیج میں کہا۔

ولو کیا تہارا دماغ تھکانے پر آگیا ہے یا اے ٹھکانے پر لایا

رضائے کہا۔ "کون می شرائط "..... سردار رسم خان نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ سوپر فیاض نے بھی چونک کر اس کی طرف دیکھا لیکن دہ خاموش رہا تھا۔

ایک شرط تو ید که وہ مشیزی کا پرزہ ہمیں دے دیا جائے آگہ ہم اپنے محکمے کے افسران کو مطمئن کر سکیں۔ دوسری شرط ید کہ ہمیں جماری دولت بھی ساتھ دی جائے آگہ ہم اس دولت سے اعلیٰ افسران کو بھی خاموش کر اسکیں اسکیٹرزضانے کہا۔

ہا۔ • تم غاموش رہووریہ "...... سردار رستم خان نے ضعے کی شدت سے چے کر کہا۔

۔ باس ہم نے سردار ضان کو پکڑ کر کیا کرنا ہے۔ دو بڑا آدمی ہے ظاہر ہے عدالت میں اس کے خلاف کسی نے گواہی نہیں دی اور پھر

براہ راست اس کے خلاف ہمارے پاس موائے اس عالی جاہ کے بیانات کے اور شبوت بھی نہیں ہیں اور عدالت صرف ایک مجرم کے بیان سے تو اتنے بڑے آومی کو مزا نہیں دے سکتی اور جہاں تک

بیان سے تو ایسے بڑے آوی کو مزانہیں دے سکتی اور جہاں تک بڑے صاحب کا تعلق ہے تو انہیں بڑے سے دلچی ہے وہ انہیں مل بائے گا تو ان کی تسلی ہو جائے گی اور باقی حکام کا مند دولت سے مجرا

جا ستا ہے اسکار رضا نے مور فیاض کی طرف منہ کرتے

فیان نے ہونت چہاتے ہوئے کہا۔ اس میں بہرطال اتن عقل موجود تھی کہ دہ صورت طال کو مجھ لیتا۔

" میرا نام رسم نمان ہے اور میں سردار خان کا نائب ہوں۔اس سردار خان کا محبے کرفتار کرنے کے لئے تم آئے ہو "...... رسم خان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

سردار نمان نے پاکیشیا کے ایک اہم پراجیکٹ کے خلاف سازش کی ہے۔ا تہائی قیمتی مشیری کا پرزہ چوری کرایا ہے اور اس کے گیٹ بموں سے تباہ کرا دیتے ہیں اس لئے سردار خان کی گرفتاری ضروری ہے "..... سوپر فیاض نے کہا۔

" تہارے نزدیک خروری ہوگی لیکن مرداد خان کو گرفتار کرنے والا ابھی پیدا ہی نہیں ہوا تھے۔ تم نے دیکھ لیا ہے کہ تم کس طالت میں ہو۔ انگیار احمد خان کے سارے ساتھی اور جہارے وہ ساتھی جو عباں آئے تھے سب کو ہم نے ہالک کرا دیا ہے اور بحران سب کی موت روڈ ایکسیڈ نٹ میں ظاہر کی گئی ہے۔ اس طرح تم تینوں کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے اور طومت یہی تھی رہ گئی کہ تم روڈ ایکسیڈ نٹ میں ہالک ہوئے ہو لیکن میں نہیں چاہا کہ مرکاری اب تک زندہ اس لئے رکھا ہوا ہے کہ میں نہیں چاہا کہ مرکاری آومیوں کو ہالک کراؤں اس لئے ہو لو اگر تمہاری زندگیاں تمہیں بنش در کہاری زندگیاں تمہیں بنش در وار دو شرائط پر ہم خاموش رہوگے ۔ رسم خان نے کہا۔ "مرداد دو شرائط پر ہم خاموش رہوگے ۔ وساتھ خان نے کہا۔ "مرداد دو شرائط پر ہم خاموش رہوگے ۔ وساتھ خان نے کہا۔ "مرداد دو شرائط پر ہم خاموش رہ سکتھ ہیں "...... وہانک انسکار

م ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے مجبوری ہے "...... انسکٹر "اوك بولو كتني رقم چاہے جہيں " رستم خان نے كما-" بچاس لا که روپی" انسپکژر ضائے کما۔ - پھاس لا كھ روپ - كياتم ياكل ہو گئے ہو - سنو صرف وس لا كھ روپے مل مکتے ہیں۔بولو ہاں یا نان میں جواب دو لیکن یہ سن لو کہ اگر حمارا جواب نال میں ہوا تو دوسرے کی حماری لاشیں عبال ینی ہوں گی۔ بولو " رستم خان نے انتہائی عصیلے لیج میں کہا۔ " نہیں۔ یہ رقم بہت کم ہے۔ بڑے افسران کو دی ہے اور ہم نے بھی بانٹن ہے "..... انسپکر رضانے کہا۔ " اوك بيس لا كه سبس يه آخري حدب " رسم خان ف - ٹھرک ہے۔ ہمیں منظور ہے ۔۔۔۔۔ انسپکر رضانے کہا۔ * ليكن بيه من لوكه دوباره عبال تم لوگ نظر نبيس آؤ كے " - رسم خان نے اٹھتے ہوئے کہا۔ " ظاہر ہے ہم نے وو بارہ عباں آکر کیا کرنا ہے البتہ ہمیں برے صاحب کو یہ بتانا ہو گا کہ ہم نے برزے کے بارے میں تسلی کرنی ہے اس لئے تم ہمیں اس سلسلے میں ضرور کوئی ایسی بات بتا دو جس ہے ہم بڑے صاحب کو مطمئن کر سکس انسیکر رضانے کہا۔ " اسے بنا رہنا کہ یہ برزہ ٹوٹ کر ایک فونڈری کی بھٹی میں فولاد

ہوئے کہا اور اس سے ساتھ بی اس نے ایک آنکھ کا گوشہ ملکا ساویا معک ہے۔ تم درست کہ رہے ہو۔ تھیک ہے اسب مور فیاف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ منو پرزه تو حميس نبيل مل سكتا كيونكه وه تو نسائع كها جا حكات البيته وولت مل سكتي ہے - بولو ہاں يا نال ميں جواب دو " رستم " کیا واقعی پرزه ضائع ہو چکا ہے "..... انسپکٹر رضانے کہا۔ " تو كياس جموك بول ربابون "..... رسم خان في عصيلي ليج مھیک ہے پر ظاہرے کیا کیا جاسکتا ہے ۔۔ انسپکر رنانے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ " تو ممسين دولت كي شرط منظور بي ليكن بيد من لو كه اكر اس ك بعد تم مباں کاشان میں نظر آئے تو ودسرے کمح ممبارے جسم میں مشین گنوں کے برسٹ اتر جائیں گے۔ عباں کاشان میں چیے چیے پر ہمارے آومی کھیلے ہوئے ہیں "...... رستم خان نے کہا۔ " لیکن انسپکڑا حمد خان تو مہیں رہے گا"...... انسپکڑر ضانے کہا۔ نہیں۔ اے تم نے بہاں ہے حیدیل کرانا ہے۔ اب یہ بھی يهال نہيں رہ سكتا اسے كسى ووسرے شېر جھجوا دو رسم خان

پنے ہوئے تھے لیکن ان کے بعموں میں حرکت کے تاثرات مایاں ہورے تھے ۔

یہ ہمیں کماں بہن دیا گیا ہے سوپر فیاض نے بزبراتے ہوئے کہا۔ اس کمح انسکٹر رضائی آٹھیں بھی کھل گئیں اور وہ بھی ایھ کر بیٹھ گیا اور بھر تھوڑی ویر بعد انسکٹر اجمد خان بھی ایھ کر بیٹھ گیا۔ انسکٹر رضانے ہوش میں آتے ہی جلدی سے اپن جیسیں خوانا

شروع کردیں اور مجراس کی جیب ہے ایک کافند نکل ایا۔
" یہ کیا ہے "..... سور فیاض نے حمرت بحرے لیج میں کہا۔
" یہ رستم خان کا رقعہ ہے باس۔ اس نے لکھا ہے کہ رقم ایک ماہ
بعد ہمیں مہنچا وی جائے گی بشر طیا ہم نے ایک ماہ کے دوران ان ک
خلاف کوئی حرکت نہ کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اس بار زندگی نگ
جانے کو غنیت مجھا جائے ورند دارا کھومت میں بھی گوئی ماری جا
سکتی ہے "..... انسیکٹر رضا نے تحریر پوستے ہوئے کہا۔

" ہونہداس رسم فان ک موت آگی ہے لیکن تم نے اس سے یہ شرائط کیوں طے کی تھیں بولو" مور فیاض نے عصلے لیج میں کہا۔

" باس - ہم بری طرح حکڑے ہوئے تھے۔ اگر ہم ای بات پر از جاتے تو یہ ہمیں گولیوں سے اوا دینے -اب ہم آزاد ہو گئے ہیں اب ہم مکیف اب میں جاکر ان کے خلاف کام کر سکتے ہیں "...... انسپکڑ رضانے کیا۔ بن چکا ہے۔ اس فونڈری کا نام بھی بنا دینا۔ اس فونڈری کا نام کاشان فونڈری ہے اور اگر تم چاہو گے تو اس کے تینجر سے بیان بھی دلوا دیاجائے گا۔ یہ فونڈری ہماری ہی ہے "...... رستم خان نے ہما۔ " ٹھکی ہے اس طرح لیٹینا بڑا صاحب مطمئن ہو جائے گا۔ باتی کام ہم خودکر لیں گئے "..... السکر رضا نے جواب دیا۔

* ارسلان انہیں رہا کر دو اور بحر تھے ملو" رسم خان نے کہا اور تنزی سے دروازے کی طرف مز گیا۔ارسلان نے جیب سے ایک کیپول نکال کر فرش پر مارا اور تیزی سے دروازے سے باہر جلا گیا۔ كيسول جييري فرش بركر كريمناسوير فياض كاذبن يكفت اس طرح محرمنے لگا میسے کسی نے اسے حمت کے بوری رفتار سے چلنے والے بنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہواوریہ احساس بھی چند کموں تک رہااس ك بعد اس ك تنام حواس تاريكي مين دوجة عليكة - تجرجس طرح تاریک بادلوں میں بجلی کی ہریں کو ندتی ہیں اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشن کی لکریں س کو ندنے لگیں اور بجر آستہ آسیہ اس کا ذہن روشن ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں تو وہ بے اختیار الل کر بیٹھ گیا۔اس کے سابق بی اس نے حرب سے ادم ادم دیکھا تو وہ ب اختیار اچمل کر کھوا ہو گیا۔ وہ اس وقت ا کی دران سے میدان میں موجود تھا جبکہ سلمنے ریل کی پڑی مجی نظر آ ری تھی اور دور سے ایک معباتی سٹین بھی نظر آ رہا تھا جبکہ انسیکر رضا اور انسیکر احمد خان دونوں ابھی تک زمین پر بے ہوش

·W

Ш

"ہونہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرطال پہلے تو یہ دیکھو کہ ہم کہاں ہیں۔ میں اس رستم خان اور سردار خان ہے اساانتقام لوں گا کہ ان کی نسلیں بھی یادر کھیں گی"..... ویرفیاض نے بزبزاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم انھا آ اس ریلوے سنیشن کی طرف بڑھ گیا جبکہ انسیکٹر رضا اور انسیکڑ احمد خان اس کے پیچھے ہی جل رہے تھے۔

عران فلیت میں پیٹھا ایک رسالے کے مطالع میں معروف تھا
کہ پاس پڑے ہوئے فون کی تھنٹیٰ نے اٹھی۔ سلیمان چونکہ مارکیٹ
گیاہوا تھا اس نے عمران نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔
" علی عمران ایم ایس ہی۔ ذی ایس ہی (آکس) سپینگ "۔
عران نے کہا لین اس کی نظری رسالے پری جی ہوئی تھیں۔
" نا تگر یول رہا ہوں ہاس" دو سری طرف سے نا تگر کی آواز
سنائی دی تو عمران ہے اختیار چونک پڑا۔ اس نے رسالہ الٹ کر میر
پرر کھ دیا۔
" تم کا شان گئے تھے۔ کیا وہاں سے فون کر رہے ہو" عمران
نے پوچھا۔
" تم کا شان گئے تھے۔ کیا وہاں سے فون کر رہے ہو" عمران
نے پوچھا۔
" میں دارا تھومت سے بی فون کر رہا ہوں باس" دوسری

طرف سے جواب دیا گیا۔

" اوه- دالي آگئے ہو تم - كب آئے ہو اور كماكر كے آئے ہو "-آواز سنائی دی اور بھر چند منث بعد سلیمان کرے میں آگیا۔ حى صاحب سليمان ناس بار بعى التهائي سخيده ليج س و بہلے بقاؤ کہ کیا خاطر خدست کرو گے "...... عمران نے سنجیدہ "آب نے اچی خاطر خدمت کرنے کے لئے کہا ہے اس لئے آپ ب قرربیں احمی بی ہو گی" سلیمان نے اس طرح سخیدہ لیج میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ و بل محج تفصل باؤر ہو سكا ب كد جب تم احق تحجة ہو مرے نزدیک وہ اتھی نہ ہو" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ * اگریه بات ہے تو آپ خود بتا دیں میں کیا کروں "...... سلیمان و احمي سے مطلب ہے كه جب التيكر كے لئے جائے لے كر أؤتو الك كب مرك الح بهي سافق في آنا" عمران في مسكرات " مسك ب آب ك عكم كي تعميل مو گ" سليمان نے جواب دیا اور پراس سے پہلے که مزید کوئی بات ہوتی کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔ " ٹائیگر آیا ہے" عمران نے کہا تو سلیمان سربلاتا ہوا واپس

" اگر آپ اجازت دیں تو میں فلیث پر آکر تفصیل بتاؤں۔آب ے مزید ہدایات بھی لین ہیں دوسری طرف سے نائیر نے " اوے آ جاؤ"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے رسالہ دوباره انمالیا۔ تموزی دیر بعد دروازہ کھلا اور قدموں کی آواز راہداری میں سنائی دی تو عمران مجھ گیا کہ سلیمان مارکیٹ سے واپس آگیا " سلیمان "..... عمران نے اسے آواز دی۔ " می صاحب " سلیمان نے دروازے پر رک کر کما۔ اس کے ہاتھ میں سامان سے بحرے ہوئے شاپرز موجو مقے۔ " ٹائیگر آنے والا ہے اور وہ مجی کجار آیا ہے اور پر مرا ہو نہار شاكرد بحى ب إس الح اس كى خدمت الحج انداز مين بونى جامة "-" جى بہتر" سلمان نے برے سخيده ليج ميں كما اور أي برھ "ارے ارب سنو۔الک منٹ "..... عمران نے چونک کر اونی " ميں يه سامان كي ميں ركھ لوں بير آربابوں " سليمان كي

میں پوری معلوبات حاصل کر لینا چاہتا تھا۔ ان معلوبات کے مطابق 🕕 مراد خان حقیقت میں موجود ہے کئین وہ خود سلمنے نہیں آیا اور اس 🔠

کے سارے کام یہ رسم خان کر تا ہے۔ رسم خان نے کاشان میں اور مباں دارا کھومت میں بھی اپنے پنج گاڑے ہوئے ہیں۔ میں نے وہاں اس کا ایک خاص فھاند معلوم کر لیا ہے جبے آپ اس کا سیڈ کوارٹر مجی کہد سکتے ہیں۔ یہ ہیڈ کوارٹر کاشان کے شمال مغرب میں ایک ببائی کے اندر زیرزمین بنایا گیا ہے۔ وہاں اس نے باقاعدہ نه صرف سائنسي آلات نصب كر ركھ بين بلكه وبان ارد كرد كى بهاڙيون مين اس کے آدمی بھی بہرہ دیتے رہتے ہیں سید سارا پہاڑی علاقہ رستم خان 5 ک ذاتی ملیت ہے اس لئے اس بہاڑی علاقے کے کرداس نے باقاعدہ خاردار تاریگا کر اسے بند کیا ہوا ہے اور بغیر رستم خان کی اجازت کے دہاں کوئی واحل نہیں ہو سکتا۔وہاں بھی ہر جگد اس کے مسلح آدمی موجو درہتے ہیں اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس سٹر کوارٹر والے علاقے میں اس نے زیر زمین انتہائی بڑے برے اسلحے کے سٹور بنائے ہوئے ہیں اور یہ اسلحہ وہ دارالحكومت اور ياكيشياك تمام علاقوں كے جرائم پیشہ افراد تک بہنچاتا رہتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی 🎙 معلوم ہوا ہے کہ تخریب کاری اور دہشت کروی کے لئے بھی اس کا اسلحہ استعمال ہوتا ہے ۔.... نائیگر نے کہا تو عمران کی آبکھیں 🔾 حرت ہے بھیلتی علی گئیں۔ " اوه اتنا برا سيث اب لين كيا بوليس، انتيلي جنس ادر وبال

والسلام عليم باس "..... چند لمحول بعد ٹائيگر نے كرے ميں واخل ہوتے ہوئے کہا۔ وعليكم السلام- بيشو عمران نے كما تو نائيگر سلص صوفے پرمؤد باندانداز میں بیٹھے گیا۔ ا ہاں اب بناؤ کیا بات ہے جو تم فون پر نہیں بتانا جاہتے تھے "..... عمران نے کہا۔ " ناصی کبی بات ہے اور پرس نے آپ سے تعصیلی ہدایات بھی لین تھیں اس لئے س نے سوچا کہ آپ سے بالمشاف بات ہو جائے "..... ٹائیگرنے کہا۔ " الجمام حلو اس طرح محج بھی حمارے ساتھ ایک کب جائے کا مل جائے گا ورنہ سلیمان نے آج کل جائے کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی بے افتتیار ہنس بڑا اور مجراس نے کاشان جانے سے لے کر اُسٹیشن کے قریب میدان میں ہوشِ آنے تک کے تنام واقعات اور رستم خان سے ہونے والی تمام گفتگو تفصیل سے دوہرا دی۔ م بونبد - تو يه بات ب- اس كا مطلب ب كه وبال ان لو گول كا خاصا بولڈ ہے۔ تم كب آئے تھے "...... عمران نے سخيدہ ليج ميں " میں کل سہاں چہنچا تھا لیکن آپ سے فوری طور پر بات اس لئے نہیں کی کہ میں یہاں سے اس رستم خان اور سردار خان کے بارے

موجود فوجی ایجنسیاں اس سلسلے میں کچہ نہیں کرتیں "...... عمران
نے کہا۔
" فوج کے بارے میں تحجے علم نہیں ہے البتہ پولیس اور انٹیلی
بنس کے آدمی اس کے وعمینہ خوارہیں "...... نائیگر نے جواب دیا۔
" ہونہد تو یہ بات ہے بھر تو سوپر فیاض اس کی سرکوبی نہیں کر
سکے گاس کے لئے تو محجے سیکرٹ سروس کے چیف ہے بات کرنی
بڑے گی" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چراس سے دہملے کہ
سزید کوئی بات ہوتی سلیمان ٹرائی دھیلیا ہوا اندر دائی ہوا۔ عمران
نے جوئک کر ٹرائی کی طرف دیکھا اور دوسرے کیے اس کے لوں پر
اختیار مسکراہٹ رینگے لگی کیونکہ ٹرائی میں چائے کی دو پیالیاں

سلمنے رکھ کر اس نے ٹرانی کو واپس موڑ دیا۔ '' ارے ارے ۔ کیا مطلب سیہ خالی پیالی۔ کیا مطلب '۔ عمران کے لیج میں حقیقی حمرت تھی۔

موجود تھیں۔سلیمان نے چائے خودی بناکر ایک پیالی میں ڈالی اور

مچرپیالی انحا کراس نے ٹائیگر کے سلمنے رکھ دی اور ساتھ ہی سنیکس

کی پلیشیں بھی اور بھر اس نے دوسری خالی پیالی اٹھائی اور عمران کے

م آپ نے خود ہی کہا تھا کہ ایک پیالی آپ کو بھی دی جائے۔ چنانچہ میں نے وے دی ہے "...... سلیمان نے جواب دیا۔

لین میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ خالی پیالی دے دو۔ یس نے تو کہا تھا کہ خالی پیالی دے دو۔ یس نے تو کہا تھا جاتے

جاتی ہے اور نہ کوئی دوسرا مشروب سیسی سلیمان نے بڑے بے W
نیازانہ کیج میں کہا اور ٹرائی دھکیلا ہوا والی جانے لگا۔
* نصکیہ ہے تو بھریہ خالی پیالی بھی لے جاؤ سیسیہ عمران نے W

و یہ چائے کی ہی پیالی کہلاتی ہے جناب نہ ہی اس میں کانی بی

سے ہے ہیں ہا۔
" ہاں آپ یہ میرے والی پیالی لے لیں "...... ٹائیگر نے کہا۔
" اوہ نہیں تم پڑو" جسس عران نے کہا تو سلیمان والیں مڑا۔اس کے عران کے سلمنے رکھی ہوئی پیالی اٹھائی اور اے ٹرالی میں رکھ کر کا اس میں جائے ڈالنے لگا۔ مجراس نے پیالی اٹھا کر عمران کے سلمنے رکھ دی۔
رکھ دی۔۔

• شکریہ "…… عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کا سائنگر مرادہ کالوا کھتے میں نے موجا کہ اساوجا۔

۔ شکریہ نائیگر صاحب کا ادا کیجئے۔ میں نے سوچا کہ اساد چاہے وہ ^C آپ جیسا ہی کیوں نہ ہو بہر حال اساد ہو تا ہے اور شاکر د کے سامنے أ اساد کی تو ہین نہیں ہونی چاہئے '''''' سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب ولیا اور مجر ٹرالی دھکیاتا ہوا دالیں طلا گیا۔

بدیا،ور چرون کر میمار منداق کرتے ہیں "...... ٹائیگر نے " سلیمان صاحب خاصا گہرا مذاق کرتے ہیں "...... ٹائیگر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔ *اس قدر گہراکد اب اس کی گہرائی ٹاپٹا میرے گئے بھی مسئلہ بن ' گیا ہے"...... حمران نے جواب دیا اور پیالی انحا کر منہ سے لگا لی۔ * باس ایک بات میری مجھ میں نہیں آئی کہ میرے ہاتھ میں

n

و نئ زندگی مبارک ہو جناب۔ اللہ تعالی نے کرم کیا ہے "-دروازہ کھلنے کے بعد سلیمان کی آواز سنائی دی۔ و اوه شکریه سلیمان بس حمهاری دعائیس کام آگئی بین "..... سوپر فیاض کی آداز سنائی دی۔ " يه سب الله تعالى كاكرم ب جناب وريد بمارى دعائي اكر كام آ

سكتيس تو، تو ايسا بو يا ي كون سليمان كي آواز سنائي دي ادر عمران اس کے اس فقرے پر ہے اختیار مسکرا دیا۔ چند کموں بعد سوپر فیاض کرے میں داخل ہوا تو عمران کے سابقہ سابقہ ٹائیگر بھی اٹھ

ارے مور فیاض تم اور عبال مجے ایا گیا تھا کہ تم ای فیم کے ساتھ کاشان گئے ہو" " ان نے سلام دعا کے بعد حرت

بجرے لیج میں کہا۔

" بال گیا تھا لیکن " مور فیاض نے کری پر بیٹھتے ہوئے کما اور لیکن سے بعد والا فقرہ اس نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے روک دیا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ ٹائیگر کی دجہ سے کھل کر بات نہیں کر

واوك فائيكر تم اب جاؤس اس سلسلے ميں تم سے بعد مير رابط کروں گا ۔۔۔۔۔ عمران نے نائگرے کما تو نائگر سربلا یا ہوا ایھ کورا ہوا اور سلام کر کے واپس جلا گیا۔ اس کمح سلیمان اندر واخل

ہوا۔اس نے ٹرے میں مشروب کا ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔

موٹے کیل گاڑے گئے تھے لیکن جب مجعے اس میدان میں ہوش آیا تو مرے ہاتھوں میں سوراخ تک نہیں تھے جبکہ ان کیلوں کی وجہ ہے تيزوروكى لهرين دوژتى ربى تحين " نائيگر نے كما تو عمران مسكرا

" انہیں ٹالی بک کہا جاتا ہے۔ یہ اس طرح لگائے جاتے ہیں جس طرح مورتیں کانوں میں ٹاپس پہنتی ہیں کہ بغر سوراخ کے دہ كان ميں فث ہو جاتے ہيں جبكہ ديكھنے والے كو لكتا ہے كہ ان كے ين سوراخ کے آرپارہوں گے۔اس کا مقصد دوسرے کو دہشت زوہ کرنا ہوتا ہے تاکہ دہ سب کھ بتا دے۔ ناپس بک البتہ معمولی سا ہمھیلی س چھ جاتا ہے جس کی وجہ سے ورو کی ہریں محوس ہوتی ہیں "..... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اشبات میں سرملا دیا اور چراس سے پہلے کہ ان کے ورمیان مزید کوئی بات ہوتی کال بیل بجنے کی آواز سنائی وی ۔

مسلیمان دیکھنا کون آگیا ہے شاید دوسری پیالی طف کا سکوپ بن جائے "...... عمران نے اونجی آواز میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ دوسرے کمح راہداری میں قدموں کی آواز ابجری۔ " كون ب" سليمان كي آواز سنائي دي -

" اوه الجما سور فياض صاحب مسيمان كي آواز دوباره سنائي دی تو عمران مجھ گیا کہ سلیمان نے اولی آواز میں یہ بات اے سنانے کے لئے کی ہے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

جواب دیتے ہوئے کہا۔ مير مهادا كيا بروكرام بسيسي عمران في يو مجار " پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں ان سب کو ہس ہس کر دوں گا ۔۔ سوير فياض نے انتہائی مصلے ليج میں كہا۔ " محمك ب بونا بحى الي بى جائي لين تم مرب باس كس لے آئے ہو۔ بناؤ اگر کوئی خدمت میرے لائق ہو تو میں حاضر ہوں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ، مہارا شکریہ سین نجانے کیا بات ہے اس بار برے صاحب ائ ضد پر اڑے ہوئے ہیں کہ عمران سے کوئی مدد نہیں لین۔مری مجھ میں نہیں آرہا کہ آخران پر کیوں یہ ضد سوار ہو گئ ہے"۔ سوپر وه دراصل يه چاهن بين كه تم سي اوز انشيلي جنس كے دوسرے آفیرز میں ایسی صلاحیتیں پیدا کر دیں کہ وہ کسی کی مدد کے بغر ہر قسم کے کمیں مکمل کر سکیں اور ہونا بھی الیداری چاہیے ۔ آخر حکومت لا کوں کروڑوں روپ ماہاند اس ایجنسی پر خرچ کرتی ہے اے ایسا ہونا بھی چاہئے ' عمران نے کہا۔ " بال حماري بات درست ب-اب مرے دمن ميں يه بات آ ری ہے کہ ہمارے کام کرنے کا انداز تبدیل ہو نا چاہتے ۔ ہمیں بھی اب کمانڈو کے انداز میں کام کرنا چاہئے لیکن اصل بات یہ ہے کہ باوجو و ب حد موچنے کے ابھی تک مرے ذہن میں کوئی لائد عمل "آب کوچونکہ ڈا کرنے جائے سے منع کر رکھا ہو گا اس لئے میں آپ کے لئے مشروب لے آیا ہوں" سلیمان نے مشروب کا گلاس موہر فیاض کے سلمنے رکھتے ہوئے کہا۔ " شكريه سوير فياض في كماس " اصل بات يد ي كد اے معلوم تحاكد اگر فهيں جائے دى جاتی تو ساتھ بی پروٹو کول کے مطابق تھے بھی مل جاتی مسسد عمران نے کماتو سوپر فیاض بنس بڑا۔ سلیمان خاموش سے سامان ٹرالی میں ر کھ کر واپس حیلا گیا۔ " ہاں اب بتاؤ کیا کیا ہے تم نے کاشان میں "...... عمران نے کہا تو سور فیافس نے اے وہاں جانے سے لے کر والی ایک میدان میں ہوش میں آنے تک کے سارے واقعات بتا دیے البت اس نے تھر کھانے والا قصہ سرے سے گول کر دیا۔ " تم نے ڈیڈی کو یہ ربورث دی ہے" عمران نے استمالی سخيده لج ميں يو جمار "ہاں"..... سوپر فیاض نے کہا۔ و تو بحرانبوں نے کیا کہا ہے " عمران نے چونک کر بو تھا۔ " انہوں نے پہلے تو محم اور انسپکر رضا کو خوب جمازا پھر حکم دے دیا کہ فورس لے کر جاؤ اور ان کا یو راسیٹ اپ ختم کر دوسہ اور ہی انبوں نے دہاں موجود فوجی یونٹ کے انجارج کرنل احتشام کو بھی حکم وے دیا کہ وہ وہاں ہماری مدو کریں "..... سوپر فیاض نے گال پرہاتھ پھرتے ہوئے کہا۔
" دراصل میں نے اپن آنکھوں میں الیے لیزفف کر رکھے ہیں جن
سے ملک اپ کے نیچ موجود اصل ہجرہ بھی نظر آ جاتا ہے۔ انگیوں
کے نشانات تو بہرطال اصل ہجرے پر ہی ہیں"۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

W

" ہونبد شعبی ہے اب چہانے کا کیا فائدہ اس رسم نے تھر ادے تھے اور اب میں اس کی بوٹیاں لینے ہاتھوں سے کرنا چاہا ہوں "سور فیاض نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اور تمہاری عرت مری عرت ہے۔ اس نے سنوس اب جو کچھ
کہوں گا اے پوری سنجیدگی ہے سننا۔ میں نے اپنے طور پر ٹائیگر کو
کاشان بجوایا تھا اور ابھی تمہارے آنے ہے وہلے ٹائیگر بہاں میرے
پاس اس نے آیا تھا کہ دہ مجھے تفصیل ہے رپورٹ وے سکے ۔ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے س

"ادوراس قدر مظم بین یه لوگ وری بید " موبر فیاض ف حرب بید " مین کمار

درنے یا خوفردہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ حہارے پاس حکومت کی طاقت ہے اور وہ مجرم ہیں اور یہ بھی من لو کہ اگر تم نے امہیں گرفنار کرنے کی کو شش کی تو اول تو تم انہیں آسانی سے فرفنار نہ کر سکو گے اور اگر ہو بھی جائیں تو ان کے خلاف جہیں نہ نہیں آسکااس کے میں حہارے پاس آیا ہوں کہ طوقتم تھے کم اذکم کوئی لائحہ عمل تو بنا دو" مور فیاض نے کہا۔ "لائحہ عمل بنانے کا کیا فائدہ جب تم اس پر عمل ہی شر سکو گے"۔ عمران نے کہا۔ "کیا مطلب کیوں عمل شرکر سکوں گا۔ کیا تم تھے اس قدر احمق مجھے ہو" مور فیانس کو عمران کی بات پر خصہ آگیا تھا۔ " جلو اس قدر نے ہی جس قدر تم کمواس قدر مجھ لیتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ر کیموعران تم مرے دوست ہو، بھائی ہواس نے تمہیں مری عرت کا خیال رکھنا چاہئے ۔ یہ مشن مری عرت کا سوال بن چکا ہے اس نے میں اے ہر صورت میں خود ہی مکمل کرنا چاہتا ہوں "- سویر فیاض نے کہا۔

ی میں وہلے ہوئی ہے اور میں وہلے موج رہا تھا کہ اس میں وہلے موج رہا تھا کہ اس مثن کو مکسل کرا کو جہارے دوالے کیا جائے اور اس کے لئے میں نے سوچا تھا کہ فورسٹارڈ کے چیف کو درخواست کروں لیکن جہاری بات بھی درست ہے کہ یہ مثن واقعی جہاری عرب کا مثن ہے کیونکہ جہارے گائوں پر موجود انگلیوں کے نشانات بادجود مدھم ہوئے کے تکہ صاف نظر آ رہے ہیں مسلس عران نے کہا تو سوپر ہوئے میں شیار نے کہا تو سوپر فیاض ہے اختیار اچھل پڑا۔

" نن انشانات الكرس نے تو سوپر فیاض نے بے اختیار

W

تم بھی ساتھ ہی بھک سے اڑ جاؤاور حمہاری لاش کے نکزے تک نہ مل سکیں "...... عمران نے کہا۔

" اسلحہ۔ اوہ ہاں اس کا تو تھیے خیال ہی نہ آیا تھا لیکن میں بچر انہیں کیے کور کروں گاادر وہ بھی چار آدمیوں کے ساتھ "...... سوہر فیانی نے الجھے، ہوئے لیچ میں کما۔

" مجھے معلوم ہے کہ خمارے اندر بے حد صلاحیتی ہیں۔ جمارا مسئد یہ ہے کہ تم ان صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی بجائے مرف این دعب وید بے کام نگانا چلہتے ہو لین عباں تم نے اپنے رحب وید ہے کا عال دیکھ لیا اس لئے اپنی صلاحیتیں استعمال کرو"۔ عمران نے کہا۔

 میں تو تبھے گیاہوں کین مہارے ڈیڈی کو کون مجھائے گا۔ انہیں آگر معلوم ہو گیا تو وہ مجھے جیل میں ڈلوا دیں گے '۔ سوپر فیاض نے کہا۔

یں سے ہو۔ وہاں جب خونی مقابلہ ہو گا تو ظاہر ہے تم ہاتھوں میں پھول اٹھائے تو موجود نہیں ہو گے اور مقالم میں تو بہرمال لوگ مرتے ہی رہتے ہیں عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے اشات میں سرطادیا۔

۔ فحکی ہے میں مجھ گیا۔ دافعی مقابلے میں تو لوگ مرتے ہی رہتے ہیں بہر حال اس کے باوجود میں کو شش کروں گا کہ کم اذ کم اس رستم اور سردار دونوں کو زندہ کچڑ سکوں ٹاکہ عباں اپنے ہیڈ کوارٹر میں ان سے ذرا تفصیل سے مذاکرات ہو سکیں "...... سوپر فیانس نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

یں سے مہر لگا کہ عمل سنو۔ تم اپنے ساتھ زیادہ جمیر لگا کر مت جاؤ۔ چار ایسے آدمی اپنے ڈیپار نمنٹ سے چن لوجو پوری طرح تربیت یافتہ ہوں ادر چر میک اپ وغیرہ کر کے خاموثی سے دہاں پہنچ جاؤاور اس ہیڈ کو ارٹر پر تملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرولین خیال رکھنا ٹائیگر کی معلومات کے مطابق وہاں بے پناہ اسلحہ موجو دہے۔ایسا نہ ہوک نہیں ہے جتنا سرچیف دیتا ہے "..... صدیقی نے کہا تو عمران ایک بار بجرب اختیار ہنس بڑا۔ · يس ـ صديقي يول رہا ہوں "..... رابطه قائم ہوتے ہي صديقي " لعین تم نے ایڈوانس سرخ جھنڈی دکھا دی۔ چ ہے بھوے کو کی آواز سنائی وی ۔ کوئی کھانے کی دعوت بھی نہیں دیتاادر جس کا پیٹ بہلے سے بجرا ہوا - على عمران ايم ايس س- ذي ايس سي (آكسن) يول ربا بون ہو اے سب کھانے کی دعوت دیتے ہیں "..... عمران نے کہا تو لین میں نے تو فور سنارز کے چیف کو فون کیا تھا یہ نجانے کال کہاں صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس بڑا۔ جا مل ہے مسسد عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صدیقی بے اختیار "آپ فکر نه کریں ۔آپ کو دعوت ضرور کھلائی جائے گی جاہے امجى كھاليں يا جب آپ كائى جائے " صديقى نے ہنستے ہوئے " اگر آپ کال کرنے سے پہلے سلیمان کے ہاتھ تھے پیغام مجوا دیتے کہ آپ کال کریں گے تو میں واقعی چیف آف فورسٹارزی ہو تا محرت ہے۔اگر محجے ای رفتارے دعوتیں ملنا شروع ہو گئیں تو لین اب کیا کیا جائے یہ سوچ کر خالی نام بتانا پڑتا ہے کہ کہیں سر سلیمان کو چھٹی کرانی پڑ جائے گی۔ ابھی چند کیے پہلے سوپر فیاض چیف کی کال نہ ہو" صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ خلاف توقع کھانے کی دعوت دے گیا ہے اور اب چند محوں بعد تم و كيابوا سرچيف كو بھي تو پته لكنا چاہئے كه صرف وي جيف دعوت دے رہے ہولیکن مسلم یہ ہے که سلیمان کی سابقہ تخواہیں، کے لیجے میں نہیں بولیا اور بھی چیف ہیں "......عمران نے مسکراتے بل اور الاؤنس تو ببرحال جھٹی سے مبطے دینے ہی پڑیں گے۔اس کا کیا ہوگا".....عمران نے کہا۔ - سس عران صاحب-سرچف سرحال جف ب اس لے میں تو كم از كم يه جرأت نهي كر سكتا " صديقي في كها-وعوت دی ہو گا۔ میں تو بغر کسی کام کے دعوت دے رہا ہوں "۔ " تو مچر میں اب فون بند کر کے دوبارہ کروں۔ مچر چیف آف صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ فورسٹارز ہے رابطہ ہوسکے گا' عمران نے کہا۔ م نہیں ایک مثورہ دیا تھا جے اس نے خود ہی ففول مجی کہد " آخر آپ چیف آف فورسٹارزے بات کرنے پر کیوں بشد ہیں ویاساس کے باوجود وعوت بھی دے ڈالی "...... عمران نے کہا۔ جبكه پيواره چيف آف فورسنارزتو اتناچيك محى آب كودين ك قابل

کاشان کے ایک چھوٹے ہوٹل کے کرے میں سوپر فیاض اپنے مار ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا۔ موپر فیاض اس بار لینے ساتھ انسیکٹررضا کی بجائے انسیکٹرراضد اور اس سے سیکشن کے تین آدی لے آیا تھا۔ انسپکر راشد کے انتخاب کی وجد تویہ تھی کہ انسپکر راشد ملزی انٹیلی جنس میں کام کر چکا تھا لیکن ایک حادثے میں اس کی نانگ ٹوٹ گئ تھی۔ گو اب وہ تھکی تھالین ملڑی کے میڈیکل یورؤنے اے ملری انٹیلی جنس سے فارغ کر دیا تھا تب سے وہ سول انٹیل جنس میں شامل ہو گیا تھا اور دوسری وجہ پیہ تھی کہ ببر حال انسپکڑر نسا ك سلمن اس رسم فان في سور فياض ك جرك ير تحز مارك تح اس لئے اب وہ انسپکر رضا کو ساتھ مذر کھنا چاہٹا تھا۔ سویر فیانس فے لینے جرے پر میک اپ کیا ہوا تھا اوریہ میک اپ انسپکر راشد نے کیا تھا کیونکہ اے ملٹری انٹیلی جنس میں اس کی باقاعدہ تربیت وي كمي تحى - انسكِرْ راشد كاسكِشْ وليد بهي دارا كلومت مي اسلحه

· کسیامثورہ "..... صدیقی نے حران ہو کر یو تھا۔ - اگر تم صائے بلوانے کا وعدہ کروتو میں حہارے فلیٹ پر آکر حہس بھی مشورہ وے سکتا ہوں کیونکہ سلیمان نے اماں بی کے حکم یر مری جائے بند کر رکھی ہے عمران نے کہا-واکر اماں بی کا حکم ہے تو چر تو میں بھی آپ کو جائے نہیں بلوا سكة اورجو آب جابين "..... صديقي نے مشيتے ہوئے كها-" مرا خیال ہے کہ اصل چیف تو اماں بی ہیں کہ ان کا حکم س کر ی سب اس کی تعمیل پر تیار ہو جاتے ہیں "...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس بڑا۔ " اوك مين آربا بهون" عمران نے كما اور رسيور ركھ ويا-اس نے فیصلہ کر ان تھا کہ وہ فورسٹارز کے ساتھ خود کاشان جائے گا اور سوپر فیاض اور اس کے آدمیوں کو واج کرے گا کیونکہ اے خطرہ تھا کہ سویر فیاض اور اس کے ساتھی اس قابل نہیں ہیں کہ سیکرث مروس کے انداز میں کام کر سکیں اور ٹائیگر نے جو کھے بتایا تھا اس ہے یہی ظاہر ہو تا ہے کہ سردار خان کے گروپ کے خلاف سیرٹ مروس کے انداز میں بی کام کر کے کامیابی ہوسکتی ہے۔

سنو کو ار زیر ریڈ نامکن ہو جائے گا انسکٹر راشد نے کما۔

سنو میری بات سنو۔ ہم نے وہاں جاکر حملہ نہیں کرنا۔ یہ ہمارا

اللہ نہیں ہے کہ ہم چار افراد جاکر وہاں لاتے ہجرتے رہیں۔ ہم نے

ان کے بوں کو بکرنا ہے باتی رہا ہیڈ کو ار ٹر تو اس پر تو ہم فوج کی مدد

ع بھی ریڈ کر سختے ہیں۔ ہم سرکاری آدی ہیں۔ ہم کوئی پرائیویٹ

جاسوس نہیں ہیں کہ سب کام ہم نے خود کرنے ہوں اسساس سوپر

افیاش نے کہا تو انسکٹر راشد نے ایک طویل سانس ایا۔

اللہ نے جلا تو انسکٹر راشد نے ایک طویل سانس ایا۔

اللہ نے جلا تو انسکٹر راشد نے ایک طویل سانس ایا۔

راشد ہے کہا۔ "باں۔ پہلے میرا بھی یہی شیال تھا لیکن پھر میں نے موجا کہ ہمیں خواہ مخواہ فلی ہمیرو بیننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے ان ہزدں کو کارند میں میں ترقیع میں مسلط سے میں میں میں میں میں

برات اور بھر باق کام سرکاری سطح پر کر لیا جائے گا موپر فیاض نے جواب ویتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے سوپر میں سمجھ گیا ہوں۔آپ نے واقعی دانشمندانہ فیصد کیاہے" انسکٹر راشد نے کا تو سوپر فیاض کا پہرہ ہے انعتیار محل انھا۔

اب تم بناؤ که اس رستم نمان اور سروار خان کو کیسے پکرا جا سکتا ب سور فیاض نے کہا۔ ظاہر ب باس اس کے لئے ہمیں کام کر ناہو گا۔ ایک ووروز تو

طاہر ہے باس اس کے لیے ہمیں کام کرنا ہو کا۔ ایک دوروز ہو لگ جائیں گ * ... انسپکر راشد نے کہا۔ ے سمگروں کے خلاف کام کر تاربتا تھااس نے موپر فیاض کا خیال تھا کہ یہ مشن بھی بہرحال انسپکر راشد کے سیکشن ہے ہی متعلق ہے۔ اس نے کاشان روانہ ہونے سے چیلے انسپکر راشد کے ساتھ باقاعدہ مینٹک کی تھی اور اسے تمام صورت حال بنا کر اسے ہدایات دی تھیں جس پر انسپکر راشد نے اسے بنایا تھا کہ وہ اس مشن میں موپر فیاض کو ہر صورت میں کامیاب کرائے گا۔ اسے الیے مشنز کا کافی طویل تجربہ تھا اور اپنے ساتھیوں کا انقاب انسپکر راشد نے خود کیا تھا۔ بہرطال یہ اس کے سیکشن کے آدمی ہی تھے۔ موپر فیائس نے میک اپ تھا۔ بہرطال یہ اس کے سیکشن کے آدمی ہی تھے۔ موپر فیائس نے میک اپ تھا۔

مور سب سے پہلے تو ہمیں اس بیڈ کوارٹر کا جائزہ لینا ہے باکہ ہم معلوم کر سکیں کہ اس بیڈ کوارٹر پر ریڈ کس انداز میں کرنا جاہئے ''انسکٹرراشدنے کیا۔

" سنو انسيكٹر راشد تھے يہ جائزے و فعرہ كاكام پيند نہيں ہے .. بم غيباں سال دو سال نہيں رہنا كہ تم جائزہ ليتے چريں اس سے اسے فضول كاموں ميں وقت تعالىٰ كرنے كاكوئى فائدہ نہيں ہے اس سے سب سے وبيلے ہم نے اس رسم خان كاسراغ لگانا ہے ۔ دو ہاتھ آ جائے تو تجراس سے سارے راز حاصل كر كے ہم اس ہند كوارٹر پر ريڈ كر ديں گے سوپر فياض نے كما۔

سیکن موپر مستریه به که رستم خان کے گرفتاریا خائب وقت ی ان کا پورا کروپ الرث ہو جائے گا۔ اس کے بعد ظاہر ہے اس

ع سے سور فیاض نے کہا۔ " اس كا انتظام مين يبط بي كر حكابون جناب و تحج معلوم تهاك اس کی ضرورت بڑے گی۔ میں نے دار الحکومت سے بی اس کا انتظام كريا تحاسبان كي الك كالوني بالاحت كالوني اس مين الك اللا کو تھی کی چابیاں ہمیں مل سکتی ہیں۔ اس میں دو کاریں بھی موجود ہیں اور ضروری اسلحہ بھی میں انسیکٹر راشد نے کہا۔ وری گذربس میں الیے بی کام چاہتا ہوں اس طرح فوری-طِو كِر انحور ولي اكر تم وبط بأ دية تو بم براه راست وبي على جاتے"..... سوپر فیاض نے کہا۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں بیآیا تھا کیونکہ میں نگرانی چیک کرنا عابها تھا"..... انسپکرراشد نے کہا۔ " نگرانی _ کیا مطلب بماری نگرانی کیوں ہو گ سو فیاض نے حران ہو کر کہا۔ * ہو سكتا ہے كه وہ لوگ الرث ہوں اور يہاں آنے والے اجنبي 🕝 افراد کی تگرانی کر رہے ہوں۔ چونا شہرے اس لئے اجنبی افراد ک نگرانی برحال کی جاسکتی ہے "..... انسکیر راشد نے کہا تو سور فیاض نے اثبات میں سرملا دیا۔ م بر کیا معلوم ہوا ہے سوپر فیاض نے بو چھا۔ " نگرانی نہیں ہو رہی اس لئے اب ہم کو نھی جا سکتے ہیں "۔ انسکٹر راشد نے کہاتو سوپر فیاض نے اثبات میں سرملا دیا۔

بهونمداليك دوروز كروي بات مي يه كام فورى كرنا چانا ہوں "....ا ورفیاض نے کہا۔ "سرفوري كام تواس طرح بوسكتاب كه بم مي مون بوثل جائیں اور بچر وہاں سے اس کا سراغ نگاتے ہوئے مسلسل آگے برجتے على جائيں - كورجهال بعى ده بائق لك اے بكرائيں ليكن ظاہر بي بسك ی قدم پراسے معلوم ہو جائے گا اور پھراس کے آدمی ہمارے خلاف ایکشن شروع کرویں گے سیسی انسیکر راشد نے کہا۔ " تو كيا ہوا۔ ہم ان مجرموں سے اگر ڈر كر بيٹھ گئے تو بھر ہم ہو سال بھی یہ مشن مکمل نہیں کر سکتے۔اس طرح ہے کہ میں می مون بوٹل جاکراس کا پتہ کر تاہوں تم اپنے ساتھیوں سمیت مری نگرانی کرد ادر اگر خردرت محسوس کرو تو مداخلت کرد دریه نهیں '...... موپر "سرمرا خیال ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں جبکہ مرے آدمی ہماری نکرانی کریل۔ اس طرح کام زیادہ اٹھے انداز میں ہو سکتا ب ... انسکر داشد نے کہا۔ و تھک ہے لیکن تم نے سرے کام میں مداخلت نہیں کرنی "۔ سویر فیاض نے کہا۔ " ٹھیک ہے"..... انسپکڑراشد نے کہا۔ " تو بجر جاد اور کسی پراپرٹی ڈیٹر اور کار ڈیٹر کے ذریعے کوئی ربائش گاه اریخ کرو اور کار بھی کو بھر ہم اپنا ایکشن شردی کر دیں معروف ایجنٹ گوسٹان ہے۔ گوسٹان بھی اے اتھی طرح بہجانا تھا اس النے عمران مصرف فوری طور پر مزاکیا تھا بلکہ اس نے بحلی کی ی تنزی سے بجرے پر ماسک میک اب ہمی کر لیا تھا۔ گوسٹان اس کی کار کے قریب ہے گزر تا ہواا کی طرف موجو د سیاہ رنگ کی ننے ماڈل کی کار کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اس نے ایک سرسری سی نظر عمران پر والى تمى ليكن بحروه أك بزه كيا تحا- كوسنان كار من كا انتبائي مجما ہوا اور خاصا خطرناک سیکرٹ ایجنٹ تھا اس لئے عمران اسے مباں اس طرح اجانک ویکھ کر جو نک برا تھالیکن اے یہ بات مجھ س ندا ری تھی کہ گو سٹان مہاں اپنی اصل شکل میں کیوں گھوم بچر رہا ہے کیونکہ ببرحال کوسٹان ہمی جانباتھا کہ یاکیشیا کے وارافکومت میں عمران بھی رہتا ہے اور وہ اے دیکھ کر پہچان جائے گا۔ اس سے عمران نے اپنے طور پر بیا اندازہ نگایا تھا کہ گوسٹان کا یمہاں لاز ما کوئی اليما مشن ہے جو حكومت كے خلاف نہيں ہے ورند وہ كبھى بمى اس طرح اصل شکل میں گھومنے بچرنے کا رسک نہ لیتا لین اس سے باوجود گوسٹان کی دارانکومت میں موجودگی بھی عمران کے نزدیک برطال تویش انگر تمی اس سے عمران نے صدیقی سے ملاقات کی بجائے اس کا تعاقب کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ گوسٹان سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھا اور چند کموں بعد کار مزکر بلازہ کے کماؤنڈ گیٹ سے فکل کر بائیں طرف مزگئ تو عمران نے کار سنارٹ کی اور پہند کموں بعد اس

تھا۔ عمران اے ویکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ کارمن سکرٹ سوس کا

عمران نے کار اس رہائشی ملازہ کی یار کنگ میں روی جس میں صدیقی کافلیت تھااور تیر کارے اتر کروہ بلڈنگ کی طرف بزرر ہی رہا تھا کہ اجانک وہ بلڈنگ کے من گیت سے نظنے والے ایک ادمی کو دیکھ کرچونک پڑااور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مزااور والی اپن کار کی طرف برد گیا۔اس نے کارس سفتے ی کارے دیش بورد ہے ماسك ملك اب كا باكس فكالماور دوسرے لمح اس في انتائى تو تى ے سراور چبرے پر ماسک چرہما کر اے دونوں باتموں ہے تھ پکا کر ایڈجسٹ کر دیا۔اس نے یہ کام اس قدر تر رفتاری سے کیا تھا کہ شایدی کوئی اس کی اس حرکت کو مارک کر سکا ہو البتہ عمران کی نظری ای لمع ترکی اوی برتی مولی تھیں جے بلانگ سے نطح ویک کر عمران چو نکا تھا۔ یہ کار من نزاہ تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور وہ بڑے اطمینان تجرے انداز میں چنتا ہوا یار کنگ کی طرف می ارما

W

e t y " جناب ایک منث"...... بولنے والا مقامی ہی تھا۔ عمران مڑا تو اس کی طرف ایک نوجوان بڑھا حلاآ رہا تھا۔

ہ می فرائیے "...... عمران نے اس کے قریب آنے پر سپاٹ کیجے و جمال

یں پر پہلے۔

* آپ کے دوست گوسٹان صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ آپ کا

نام علی عمران ہے ان "...... اس نوجوان نے قریب آکر مؤو بانہ لیج

میں کہا تو عمران نے ہے اختیار ایک طویل سانس بیا۔ اس کا مطلب
تھا کہ جس طرح عمران نے گوسٹان کو دیکھ لیا تھا اس طرح گوسٹان
نے بھی اسے ویکھ لیا تھا اس لئے دہ اس انداز میں کار طبانا ، پا تھا جسیے
تعاقب سے بے نیاز ہو حالانکہ وہ عمران کو باقاعدہ چمک کرتا ، ہا تھا۔

* کہاں ہیں دہ "..... عمران نے مسکر اتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے

اب کی قسم کی حیرت ظاہر کرنا یا عمران ہونے سے اٹکار کرنا حماقت

اور کو تھی میں موجود ہیں گئے تشریف لائے ۔۔۔۔۔۔ نوجوان نے کہا اور والی مزگیا۔ عمران بھی ایک طویل سانس لیڈا ہوا اس کے کہا اور والی مزگیا۔ عمران بھی ایک طویل سانس لیڈا ہوا اس کے پیچے چل بھر کر ایک جھٹکے سے ماسک آثار دیا تھا کیونکہ سڑک پراس وقت کوئی ٹریشک موجود نہ تھی اور پھر جب بحک وہ اس نوجوان کے بیچے کو تھی کے بھائک تک بہنچا اور پھر جب بحک وہ اسک کو تہد کرکے کوٹ کی جیب ہیں بھی ڈال بچا تھا۔

" آئے تشریف لائے " نوجوان نے چھوٹے کھلے بھائک کے

نے بھی کار کو کمیاؤنڈ گیٹ سے باہر تکال کر اس طرف موڑ دیا جدحر گوسٹان کی کار گئی تھی اور بھر تھوڑی دیر بعد اس نے گوسٹان کی کار کو چکی کر ایا۔اے چونک معلوم تھا کہ گوسٹان سیرٹ انجنٹ ہے اس انے اس نے انتہائی محاط انداز میں اس کا تعاقب شروع کیا تاکہ گوسٹان کو شک نہ بن سکے لیکن مختلف سڑکوں سے گزرنے سے بعد عمران اس نییج پر پہنچ حیکا تھا کہ یا تو گوسٹان کو تعاقب کی پرواہ نہیں ہے یا بھراہے تعاقب کا خیال تک نہیں ہے۔ گوسٹان کی کار ایک مضافاتی کالونی میں داخل ہو کر ایک کو نمی کے گیٹ کے سامنے جا كر رك كي مران في اين كار كاني يتحيي بي ايك رايستوران كي یار کتگ میں اس طرح موڑ کر روک دی تھی کہ دیکھنے والایہی مجھے کہ عمران اس رہیمتوران میں بیضنے کے لیے آیا ہے جبکہ وہ اسے جبک كريًا رہے۔ چند لمحوں بعد كو تھى كا پھاڻك كھلا اور كار اندر حلي گئي تو عمران کارے نیچے اترا اور کار لاک کر کے وہ بجائے رئیستوران میں جانے کے اس طرح آگے بڑھنے نگا جسے وہ اس کالونی کا رہائشی ہو اور ويے بی ٹیلنے کے لئے باہر آیا ہو۔ اس کو تھی کے گیٹ کے سلمنے ے گزرتے ہوئے اس نے ایک نظر کو تھی کے ستون پر موجود نیم پلیٹ پر ڈالی لیکن دہاں نام کی بجائے کو تھی کا سراور نیچے کالونی کا نام درج تھا۔ عمران اطمینان سے آگے برسے نگالیکن ابھی اس نے دس بارہ قدم ی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک اے لیے عقب سے آواز سنائی دی ۔

م تحجه دراصل خیال می بنه رباتها اب حمهیں بلازه میں دیکھ کر تجی حمبارا خیال آیا۔ پھرتم نے مجھے دیکھ کر ماسک میک اب کما ادر نیر مراتعاقب شروع کر دیاتو میں نے سوچا کہ اس طرح تو خواہ مخواہ و حکر ص برے گا اس نے تم سے ملاقات کر کے بات چیت کرلی بائے۔ میں نے راہتے میں فہس اس لیے یہ چھوا تھا کہ اس طرح اطمینان سے بات نہیں ہو سکتی تھی ۔۔۔۔ گوسنان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی کمجے دروازہ کھلا اور وی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں جوس کے وو گلاس رکھے ہوئے تھے۔اس نے ایک گلاس گوسٹان اور ایک عمران کے سامنے ر کھااور کیرخاموشی ہے واپس حلا گیا۔ * محجے معلوم ہے کہ تم شراب نہیں بینے اس لئے میں نے جوس کا

عطے ی ملازم کو کب دیا تھا ' گوسٹان نے اپنے سلمنے رکھا ہوا گلاس انھاتے ہوئے کہا۔

" شكريه اليكن فمهارى يهال موجودگ مرے لئے باعث حرت ہے ۔ عمران نے اپنے سلمنے رکھا ہوا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ میں درانسل بیمان نجی طور پرآیا ہوں۔ میں کسی مثن کے سلسلے میں نہیں آیا ۔ کو سٹان نے کما۔ الیکن حمباری بیوی تو موجود ب عمران نے مسکراتے

بوے کماتو کو سنان ہے اختیار ہو نک بڑا۔

بیوی۔ کیا مطلب 💎 کوسٹان نے حدث بجرے سیج میں

قریب کی کر مز کر کما اور دوسرے کمحے وہ نو بوان بے اختیار اچھل " كيا- كيا مطلب وه وه وه " . . نوجوان نے برى طرح بكاتے

ہوئے کماراس کی آنکھیں حرت سے بھٹ کر تقریباً کانوں تک پہنخ ری تھیں۔ ظاہر ہے پہند کھوں بعد ہی کسی کی شکل اور بال اس حد تک تبدیل ہونے کا اس نوجوان کے ذہن میں تصور بھی نہ تما۔ " حران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ماسک میک اپ

کیا ہوا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہاتو ٹوجوان نے بے اختیار ایک طویل سانس نیا اور بیم وہ اندر کی ظرف مز گیا۔ عمران نے بھی ظاہر ہے اس کی پیروی کی اور ٹیر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کے وروازے کے سامنے پہنچ گئے ۔

" تشريف كے جائے "..... نوجوان نے كما تو عمران نے بند دروازے کو ہاتھ سے دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہوا۔ سلمنے کری بر کو سٹان بیٹھا ہوا تھا۔اس کے چبرے پر دوسانہ مسکر اہٹ تھی۔ " خوش آمدید عمران- براے طویل عرصے بعد تم سے ملاقات ہو ری ہے ۔.... گوشان نے اللہ کر مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ بی مصافح كيان باط برحاديا

* شكريه الين تم في تحج يا كيشيا أف ي اطلاع نبين دى ورند میں تمہیں ایئرپورٹ پر ی خوش آیدید کہتا"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے جواب دیا۔ " کس قسم کی مشیزی " عمران نے چونک کر حرت بجرے

" تم كيون يوجيد رب بو بحد يريقين كروكه من كسي غلط كام

سس اس انے یو چھ رہا ہوں کہ کار من سے یا کیشیا میں مشیزی تو

" سوری - یہ چونکہ برنس سیرٹ ہے اس لئے میں نہیں با سکا۔

ادے کب تک رہو گے عبال "..... عمران نے پو چھا۔ " بس صرف دو تین روز اس کے بعد واپی ہو جائے گی د

" محر مری طرف سے آج رات ڈنر کی وجوت قبول کرو " مران

Ш

k

5

معصوم سے بیج میں کہا تو گوسنان ب اختیار کھلکھلا کر ہنس برا۔

و نی معاملہ تو شادی می ہو سکتا ہے "..... عمران نے برے

" اوہ نہیں ۔ ایک بی کافی ہے۔ دوسری کی ضرورت نہیں ہے۔

مس کی برائیویٹ یارٹی کو اگر کسی کام کے لئے گوسٹان جیے

" میں عباں بونس کے ایک سودے کی تکمیل کے لئے آیا ہوں۔

معروف سکرٹ ایجنٹ کی ضرورت پڑجائے تو وہ بہرحال ہمارے لئے

اس سووے میں ایک اور بارٹی بھی ولجی نے رہی ہے لیکن ہماری یارٹی کی آفر منظور کرلی گئی ہے۔اب مال کی ڈیلیوری لین ہے جبکہ

دوسری یارٹی کی طرف سے خطرہ ہے کہ وہ بال کی ڈیلیوری پر زبروسی

قبف نه كر لے اس كے مرى خدمات حاصل كى كمى ہيں" - كوسنان

" نہیں ابھی ڈیلیوری لئنی ہے " کو سٹان نے جواب دیا۔ " اسلحہ ہے یا منشیات " عمران نے کما تو گوسٹان ہے اختیار

" يوكام بو كيايا الجي بونا ب "..... عمران في كما-

نجی نہیں ہو سکتا".....عمران نے مسکراتے ہوئے کیا۔

نی سے مرا مطلب ایک پرائیویٹ یارٹی کاکام تھا سس گوستان نے

كيي ملوث بوسكة بون مشيزي بي "...... گوستان في جواب ديا-لجح میں یو جما۔ میں ملوث نہیں ہو سکتا ہے.... گوسٹان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ منگوائی جاتی ہے لیکن یا کیٹیا سے مشیری کار من لے جانا اور پھر مشیزی بھی الیں کہ جس میں مد صرف دو یار میاں ولچیں لے ربی ہوں بلکہ ایک یارٹی اس کے تحفظ کے لئے سیکرٹ ایجنٹ کو بھی بار كر لے۔اليي كون ي مشيزي ہو سكتي ہے :..... عمران نے جواب ببرحال یہ کام مدی غیر قانونی ہے اور مد غلط اس لئے تہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کوسٹان نے کما۔ گوسٹان نے کہا۔

شکریہ ۔ لیکن میں مصروف رہوں گا اس لئے معذرت خواہ ہوں " ارے نہیں ۔ نہ اسلحہ ہے اور نہ منشیات۔ میں الیے کاموں میں

جتانچ اس نے اس بلازہ تک پہنچ پہنچتے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ نہ مرف اُوسان کی نگرانی کرائے گا بلکہ بلازہ میں اس ادمی کو بھی ٹریس کرے گا جس سے طاقات کے لئے کو سٹان دہاں گیا تھا۔ جتانچ بلازہ کی بلا کنگ میں کار روک کر وہ نیچ اترا اور نچر تیز تیز قدم انحا آ وہ سیح جا استقباری کی طرف برہما جا گیا۔ اس معلوم تما کہ بلازہ میں انتظامیہ کی طرف سے استقباریہ اس سئے بنایا گیا ہے کہ بلازہ میں انتظامیہ کی طرف سے استقباریہ اس سئے بنایا گیا ہے کہ بلازہ میں معلوب مان کی مطلوب معلوم انتظامیہ کی جا مکسلے میں ان کی مطلوب معلومات مہیا کی جا مکسلے میں ان کی مطلوب معلومات مہیا کی جا مکسلے۔ دہاں کاؤنٹر کے چھے ایک فوجوان لاکی

میغنی ہوئی تھی۔ '' جی فرمائیے جتاب لڑکی نے عمران کے کاؤنٹر کے قریب پہنچنے ہی مؤد بانہ لیجے میں کہا۔

آپ کب سے مہاں ڈیوٹی پر ہیں عمران نے پو تھا تو لا کی اس کا سوال سن کر بے اختیار چو نک پڑی۔اس سے بھرے پر حمیت کے تاثرات انجرائے تھے۔ شاید اے عمران سے اس سوال کی توقع ہی متحمد۔

' جی تھے چار گھنٹے تو ہو گئے ہوں گے لیکن آپ کیوں پو چھ رہے۔ ہیں '… لڑکی نے حریت بمرے لیچے میں پو چھا۔

' اس نے کہ میں جو معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اس کے بارے میں وہی بنا سکتا ہے جسے یمبان ڈیوٹی ویتے ہوئے کم از کم دو' گھنٹے گزر گئے ہوں۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ اس دوران البتہ وعدہ کہ مجر مجھی مہاں آیا تو ضرور تہماری وعوت کھاؤں گا ۔ گوسٹان نے جواب دیا۔

" اوکے پچر اجازت"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو گو سٹان

ا آؤس تمہیں گیٹ تک چھوڑ آؤں۔ ویے مری درخواست ہے عمران کہ تم میرے کام میں کوئی مداخلت نہ کرو گے اور نہ تعاقب وغیرہ کرو گے کیونکہ اس طرح میری توجہ بٹ جائے گی اور میں الیا نہیں جاہتا"..... کوشان نے کہا۔

اوے وعدہ رہائین ایک شرط پر کہ اگر تہادا یہ بزنس سیرٹ پاکیٹیا سے ملکی مفاد کے خلاف ہوا تو نچر تقیقاً تیجے مداخلت کرنی پڑے گی ۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں نہیں۔ گوسٹان نے کہا تو عران نے اشات میں سربالایا اور بجر واقعی گوسٹان اے بھائک تک چھوڑنے آیا اور محران اس سے مصافحہ کر کے کو تھی ہے باہر نظا اور تیز تیز قدم اٹھا آتا ہی رمیستوران کی طرف بڑھنا چلا گیا جس کی پارکنگ میں اس کی کار موجود تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھا اکیہ بار نیم صدیق کے فلیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اس کا ذہن اس مشیری کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کی ڈیلیوری کے لئے گوسٹان جاہنا تھا کہ گوسٹان اس رہائشی بلازہ میں کس سے سنے گیا ہو گا۔ " کیا یہ آصف خان یہاں کے مستقل رہائشی ہیں" عمران می باں۔ گزشتہ ایک مفتے ہے عمال رہ رہے ہیں۔ پہلے ان کا یہ فلیث بند رہاتھا"...... لڑکی نے جواب دیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پیروه نفث کی طرف بڑھ گیا۔ صدیقی کا فلیت جو تھی مزل پر تھا لیکن عمران تبیری منزل پر ہی اتر گیا اور بھر چند کموں بعد وہ کمرہ نسر ایک سو بارہ کے سامنے تھالیکن دردازے پر تالالگاموا تھا۔ عمران نے اور اور دیکھا اور پر جیب سے ماسٹر کی نکال کر اس نے جند لموں بعد ی وروازہ کھول لیا۔ کرے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ اندر سے بند کر دیا اور پھر لائیٹر جلا کر اس نے فلیٹ کی تلاشی لئن شروع کر دی لیکن فلیٹ میں سوائے فرنیجر کے اور کوئی چیز بھی موجو د ئە تھى۔ نە بى المارى مىں كوئى سامان تھا اور ئە كىي قىم كاكوئى بیگ ۔ یورے فلیٹ کی ملاثی لینے کے بعد عمران واپس جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ اس کی نظریں ایک کمرے کے کونے میں بڑی ہوئی ردی ک ٹوکری پر ید کئیں جس کے اندر چند کاغذ بڑے نظر آ رب تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ٹوکری کو فرش پرالٹ دیا۔ ان کاغذات میں ے البتہ ایک کارؤ کے چھے ہوئے دوجھے اے مل گئے ۔اس نے ان حصوں کو جوڑا تو دہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کارڈ پر سیاہ

گھوڑے کی تصویر بنی ہوئی تھی اور نیچ انگریزی میں لفظ سردار لکھا ہوا

تھا۔ عمران نے اے بلث کر دیکھا لین دوسری طرف خالی تھی۔

 \cap

شفٹ تبدیل ہو چکی ہو ''''''' عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے سوال کی دشاحت کی۔

" اوه فرملئے کیسی معلومات "لاکی نے ایک بار پر چونک

' ، * بی کیا نام تھا ان کا ''…… لا کی نے سامنے پڑا ہوا رجسٹر کھولئے ئے یو تھا۔

ان کا نام تو گو سان ہے لیکن کیا سہاں معلومات کے لئے نام پتہ بھی بہآنا پڑتا ہے ۔۔۔۔۔۔ عمران نے حرت بجرے لیج میں کبا۔ آئی ہاں۔ مرف ان غیر ملیوں کو جو عباں کے کسی رہائش سے طاقات کر ناچلہتے ہوں کیونکہ ایسا ہمیں مقامی انتظامیہ نے حکم دیا ہوا ہے ۔۔۔۔۔۔ لڑکی نے رجسٹرے اوراق پلٹتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اخیات میں مربطا دیا۔

ہی ہاں۔ گوسٹان صاحب نے سہاں کرہ نمبر ایک ہو بارہ تعیری منزل میں دہنے والے ایک آومی آصف خان سے ملاقات کی ہے '۔ لڑکی نے ایک اندراج دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ '' تہمت وہ کیے '' صدیقی نے حران ہوتے ہوئے یو چھا۔

، سے دہ کے مسلسلان کے میران ہوئے ہوئے ہو جا۔ "جس کے پاس دماغ ہو آ ہے وہ تو جیف بن جا آ ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو سدیتی ہے اختیار کھلکھلا کر ہنس

ے سر بنائے ہوئے ہواب دیا ہو تندیں ہے اصیار مسلما از ہس برانہ رِنبرحال یہ بنائیں کہ آپ کو سہاں تک پہنچنے ویر کیوں ہو گئے۔

کیا کوئی خاص مسئد پیش آگیا تھا ۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔ آباں۔ جس مشن کے لئے میں جہارے پاس آ دہاتھ اس مشن کی گشدہ کریاں جہارے اس بلازے میں ہی ٹریس ہو گئیں۔ عمران

ئے جواب دیا تو صدیقی ہے اختیار چونک پڑا۔ 'کیا مطلب۔ کیا کوئی مجرم مہاں اس پلازے میں رہ رہا ہے اور '

کیا کوئی کیس شروع ہو چکا ہے: صدیقی نے حریت جرے لیج میں کہا۔

" کیں شروع کرنے کے لئے تو تمہاری فدمت میں عاضری دینا چاہتا تھا لیکن درمیان میں کسی خود نؤد شروع ہو گیا" عمران نے کہا اور چراس نے گراس ڈیم کے سلسلے میں تفصیل بنا دی۔ " تریم کی سیست

یں بادی۔
"آپ کا مطلب ہے کہ یہ مشیری دراصل دہ چوری شرہ پرزہ ہے
چو اب یہ لوگ گوسنان کی مدر سے ملک سے باہر نکاننا چاہتے ہیں"۔
صدیقی نے کہا تو عمران کے ہجرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات
الجرائے۔

مران نے کادؤ کو جیب میں ڈالا اور دوسرے کاغذات کی ملائی لین شروع کر دی اور مچر ایک کاغذ کے نکڑے پر اے منی مون کے الفاظ اور کاشان مچھا باد انظرا آگیا تو وہ نے اختیار چو تک پڑا۔ اس نے وہ کاغذ بھی جیب میں ڈالا اور مچر ایک طویل سانس لیسے ہوئے اس نے باتی کاغذات نوکری میں ڈالے اور نوکری کو اس بلگہ رکھ کر وہ فلیٹ سے باہر آگیا۔ ماسڑ کی کی مدد سے اس نے جس طرح لاک کھولا تھا اس طرح بند کر دیا اور ایک بار مجر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اب صورت طال کچہ کچھ اس کی مجھ میں آنے لگ گئی تھی ہو تھی مزل پر

" کون ہے "...... اندر ہے صدیقی کی آواز سنائی دی۔ " نو تنکل سنار "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو

دردازه کھلا اور صدیقی کا مسکراتا ہوا چہرہ سلمنے آگیا۔ مردازہ کھلا اور صدیقی کا مسکراتا ہوا چہرہ سلمنے آگیا۔

آپ کہاں رہ گئے تھے۔ بڑا انتظار کرایا اسسد صدیقی نے سلام دھاکے بعد عمران سے پو مجما اور سابق ہی وہ فرتج کی طرف بڑھ گیا۔ مل کچہ نہ پو چھو۔ درد بجری ایک طویل واسان ہے۔ دل خون

کے آنسو رو رہا ہے اور آنگھیں ویران ہیں "...... عمران نے کہا۔ " وہائ سنسنا رہا ہے۔ ہاتھ ہیر پھولے جا رہے ہیں "...... صدیقی نے جوس کے دو ڈیے اٹھا کر واپس مزتے ہوئے کہا۔

ارے ارے یہ خواہ مخاہ کی تہمت بھے پر کیوں لگا رہے ہو۔۔

ذریعے آسانی سے باہر تھیجا جا سکتا تھا یا کوئی بھی آدمی اسے ساتھ کے جا سکتا تھا"...... صدیقی نے رسپور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

و الما سات ب كد سردار خان ادر اس كروب في باقاعده سودا بازي كى كوب في باقاعده سودا بازي كى كوشش كى بو ادر اس سلسل مين وه دد تين يار شيول س

بازی می و سس می او اور اس کے پی میں اس کے بیش نظر انہیں رابطہ کر رہا ہو اور بھر پرزے کی اہمیت اور قیمت کے بیش نظر انہیں خطرہ ہوکہ دوسری پارٹی اسے اڑا سکتی ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں خدشہ ہوکہ حکومت اس پرزے کے سلسلے میں باقاعدہ جیکنگ

۔ کر رہی ہو۔ کوئی نہ کوئی بات بہرحال ایس ہے جس کی وجہ سے الیما خصوصی انتظام کیا گیا ہے ".....عمران نے کہا تو صدیقی نے افیات

س سرملادیا۔ ** ان مجرموں کے سلسلے میں آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے '-

" ان تجرموں کے مصلے میں " صدیقی نے تموزی ویر بعد پو جہا۔

" یہ کیں موپر فیاض کے پاس ہدادراس بارس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ خود ہی یہ کس مکمل کرے گا"..... عمران نے جواب دیا۔ " تو آپ طابعة ہیں کہ ہم صرف یہ پرزہ برآمد کر لیں "..... صدیق

نے کہا۔ " ہاں۔ چونکہ یہ انتہائی قیمی پرزہ ہے اور موپر فیاض کے بارے میں مجمعے معلوم ہے کہ وہ اسے برآمد نہیں کرسکے گاس سے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پرزہ فورسٹارڈ برآمد کرے گا"...... عمران نے گڈ۔ واقعی اند تعالیٰ جب کسی کو چیف بناتا ہے تو اسے عقل بھی وے دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں خدا جب حسن دیتا ہے تو نزاکت بھی خود خود اجاتی ہے ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے ۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے چونک کر

ہا۔ ''نہیں۔ میں تو خہاری تعریف کر رہا ہوں۔ تم نے جس طرح درست اندازہ نگایا ہے اس سے تجھے حقیقیاً ہے عد مسرت ہوئی ہے۔ عمران نے کہا تو صدیقی کا پجرہ ہے اختیار مسرت سے تھل اٹھا۔

" اس تعریف کا شکریہ۔ بھر تو اس گوسٹان کی نگرانی ہونی جاہئے در نہ دہ پرزہ کے اڑے گا"..... صدیتی نے کہا۔

"بان تم اپنے ساتھیوں کی ڈیوٹی لگا دو لیکن انہیں بتا دینا کہ گوسٹان عام آوئی نہیں ہے انتہائی تربیت یافتہ سکرت انجنت ہے اسس مرال نے کہا تو صدیقی نے اخبات میں سربلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیری ہے نم ذائل کرنے شروع کر دینے - دوسری طرف سے جوہان نے جواب دیا تو صدیقی نے اے محتقر واقعات بتاتے ہوئے گوسٹان کی گرائی کی ہدایات دے ویں-

عمران صاحب میری مجھے میں یہ بات نہیں آ رہی کہ ایک پرزے کو عباں سے باہر مجھوانے کے لئے آخر ایک سیکرٹ ایجنٹ کی فدمات کیوں حاصل کی گئی ہیں۔اسے تو کمنی بھی کوریئر سروس کے W

" ہاں کیا کوئی خاص بات " صدیقی نے چونک کر یو تجا۔ و کو تھی تو خالی بری ہوئی ہے البت اس میں ایک مقامی نوجوان كى الش موجود ب-اے سينے ميں كولى ماركر بلاك كيا كيا باور اس کی لاش بنار ہی ہے کہ ایسا تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہوا ہے۔ کو تھی میں ایک سیاہ رنگ کی کار موجود ہے ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چوہان نے رپورٹ دی تو عمران جو لاؤڈر کی وجہ سے اس کی آواز سن رہا تھا بری طرح چونک پڑا۔ اس نے صدیقی کے ہاتھ سے رسیور

" چوہان میں عمران بول رہا ہوں اگر گوسٹان نے میرے وہاں ے نطح بی کو نعی چھوڑ دی ہے اور اپنے ملازم کو ہلاک کر دیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ مشیری کا پرزہ پہلے ہی عاصل کر جا تھا اور اس نے مجھ سے بچھا جھڑانے کے لئے جموت بولا ب- وہ اب ملک ہے نکلنے کی کوشش کر رہا ہو گا اس لئے تم فوراً ایئر بورث پر جاؤ اور اگر گوسٹان وہاں موجود ہو تو اے جانے سے کسی مذکسی انداز میں رو کو اور عباں صدیقی کے فلیٹ پر اطلاع وو " عمران نے تر لیج

" تھیک ہے " دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور

" آپ کا اندازہ درست ہے۔ وہ واقعی عمال آصف خان سے پرزہ حاصل کر چکا تھا۔ بھر آپ نے اس کا تعاقب کیا تو وہ چونکہ آپ کو

۔ لیکن مید ضروری تو نہیں کہ واقعی ان لو گوں نے پرزہ خراب م كيا بور بوسكة ب أنس أس كى الميت اور قيت كا سرب ي اندازہ ہی نہو " صدیقی نے کما۔

" نہیں اس عالی جاہ سے جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق اس پرزے کو خصوصی طور پرچوری کیا گیاہے اور اس کی وجدے ساری مشیزی نه مرف بیکار ہو گئ ہے بلکہ صرف یہ پرزہ چکو مت کار من نے دینے سے انکار کر دیا ہے اور یہ مشیزی اس قدر قیمی ہے کہ پہلے بھی حکومت نے اسے عالی ادارے کی امداد حاصل کر کے خریدی ہے اس لئے ظاہر ہے اب حکومت دوبارہ اس قدر قیمتی مشیزی نہیں خریز سکے گی اس لئے مقیناً ان لو گوں کو اس برزے کی اہمیت اور قیمت کا احساس ہو گا اور اس قدر قیمتی پرزے کو عباہ ہی کرانا تھا تو پچر ان کے لئے یہ زیادہ اسان تھا کہ دہ اسے چوری کرانے کی بجائے وہیں ساری مشیری می تباه کر دیتے " عمران نے جواب دیتے ہوئے کما اور صدیقی نے اشبات میں سربلا دیا۔ پھر وہ کافی دیر تک اس بارے میں باتیں کرتے رہے چر اچانک پاس بڑے ہوئے فون کی کھنٹی نج انھی اور صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

صدیقی بول رہا ہوں " صدیقی نے مؤدبات سج میں کہا۔ " چوہان بول رہا ہوں صدیقی دوسری طرف سے چوہان کی اواز سنانی دی تو صدیقی نے مائقہ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ ہسپتال لے جانا چاہی تھی اور تھے انہوں نے کر فقار کرنا چاہا لیکن میں نے سپیشل فورس کا کارڈ دکھا کر ان دونوں کو کار میں ڈال کر سپیشل ہسپتال پہنچ دیا ہے۔ میں وہیں سے فون کر رہا ہوں۔ ان کی حالت تھویش ناک ہے۔ ان کے آپیشن کئے جا رہے ہیں۔ گوسٹان اور اس کے دونوں ساخصیوں کی لاھیں وہیں ایئر ورث پر ہی ہیں۔

چوہان اور نعمانی کی وجہ سے میں ان کے سامان و خیرہ کے بارے میں معلوم نہیں کر سکا "..... خاور نے تیر تیر کیج میں کہا۔ -

" اوہ اوہ ویری بیڈ۔ تم وہیں ہسپتال رہو میں عمران صاحب کے ساتھ ایر پورٹ جاتا ہوں "..... صدیق نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ عمران کے بعرے پر بھی پر بیٹائی کے تاثرات ایمرآئے تھے۔ پر تھوڑی دیر بعد ان کی کار انتہائی تور دفتاری سے ایر ٹورٹ کی طرف

اڑی چلی جا رہی تھی۔ ایر پورٹ پر پولیس موجود تھی۔ گوسٹان اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہال سے ہٹا دی گئ تھیں۔ عمران تیزی سے ایر پورٹ بینجر کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ وربان نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن عمران اسے ایک طرف ہٹاکر وروازہ کھول

رویے کی کو مسل کی بین مران اسے ایک طرف جا اور دروارہ موں کر اندر واخل ہو گیا۔ دہاں پولیس کا ایک آفسیر موجود تھا۔ عمران کے بیچے صدیق بھی اندر واخل ہو گیا۔

" عمران صاحب آپ دوردومهان ایک واقعد ہو گیا ہے اس لئے میں معروف ہوں "..... ایر کورٹ مینم نے عمران کو اندر داخل ہوتے ویکھ کر معذرت بحرے کیج میں کہا۔ جانیا تھا اس لئے اس نے یہی مناسب کھا کہ آپ سے باقاعدہ گفتگو کرے ورنہ آپ بقیناً اس کا بھیاآسانی سے نہ چھوڑتے '...... صُدیقی نے کہا۔

" کین جب وہ بلازہ سے لکل رہاتھا تو اس کے ہاچھ میں تو کوئی پیکٹ نہیں تھا ادر پر تو اب اتنا چونا بھی نہیں ہے کہ اس کی جیب میں آجائے "...... عمران نے کہا۔

م بحرشاید وہ نگرانی کے خیال سے کو تھی چھوڑ گیا ہو گا- صدیقی نے کہا-

منین اس صورت میں وہ اس مقامی نوجوان کو گولی ند مار آ۔ یہ کام وہ اس صورت میں کر سکآ ہے جب اس نے ملک سے باہر جانا ہو ۔ عمران نے کمااور صدیقی نے اشبات میں سربلا دیا۔ چر تقریباً ایک گھنٹی دوبارہ نج انفی تو صدیقی نے رسور انحا لیا۔ لاؤد کا بٹن جبلے بی پرلینڈ تھا۔ لیا۔ لاؤد کا بٹن جبلے بی پرلینڈ تھا۔

"صدیقی بول رہاہوں "..... صدیقی نے مؤدبات لیج میں کہا۔
"خاور بول رہاہوں صدیقی ہج بان اور نعمانی دونوں شدید زخی
ہو گئے ہیں اور گوسٹان اور اس کے دو ساتھی ہم نے ہلاک کر دیئے
ہیں۔ ہم نے اسے ایر کورٹ پر گھرنے کی کوشش کی تو اس نے
اچانک فائر کھول دیا۔ اس کے ساتھ دو اور آدی بھی تھے۔ انہوں نے
بھی ساتھ ہی فائر کھول دیا جس کے نتیج میں چوہان اور نعمانی دونوں
شدید زخی ہوگئے۔ ایر کورٹ سکیورٹی فورس ان دونوں کو جزل
شدید زخی ہوگئے۔ ایر کورٹ سکیورٹی فورس ان دونوں کو جزل

آپ پلیز باہر تشریف لے جائیں پھر آپ سے بات ہو جائے گیعمران نے پولیس آفسیر سے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سپیشل فورس کا خصوص کارڈنگال کر اسے دکھادیا۔

شھیک ہے جتاب پولیس آفیر نے کارڈ دیکھتے ہوئے مؤدبات کچ میں کما اور تری سے برونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ایر پورٹ مینج نے درمری طرف سے بات چیت کر کے رسیور

> . ديا**۔** .

م تین بڑے بیگ ہیں جتاب ان مرنے والوں کے سامان کے میں ایر کونٹ میٹر واسطی نے کہا۔

مصک ہے انہیں عمیں منگوالیجے '''''' عمران نے کہا۔ '' میں نے پہلے ہی کہ دیا ہے ابھی آجاتے ہیں۔ بیٹھیں۔ کچھے آپ کے ساتھیوں کے زخمی ہونے کا بے حد افسوس ہے '''''' واسطی نے

الند تعالی اپنا کرم کرے گا مران نے جواب دیا۔ تعوزی دردازہ کھلا اور دو آدی تین بڑے سنری بیگ اٹھائے اندر درخل بو کے سات دیگ بھی موجودتھے۔ عمران نے سب حریم کے بیٹ بیٹ کے ساتھ کو سنان کے نام کا سے بیٹ بیٹ کے ساتھ کو سنان کے نام کا

" میں بھی اس سلسلے میں آیا ہوں۔جو لوگ بلاک ہوئے ہیں ان کاسامان کہاں ہے "..... عران نے خت لیج میں جواب دیا۔ "آپ کون ہیں" پولسی آفسیر نے عور سے عمران کی طرف ویکھتے ہوئے کہا۔

" یه علی حمران صاحب ہیں۔ ذائر یکٹر جنرل سنرل انٹیلی جنس بیورو سر عبدالر حمٰن کے صاحبواوے "...... عمران کے بولنے سے پہلے بی مینجرنے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ لیکن آپ کا اس واقعہ ہے کیا تعلق ہے "...... پولسیں : ک

یہ سپیٹل فورس کا کس ہے آفیر۔ مرفے والے کارمن کے سیکرٹ انجین قورس کا کس ہے آفیر۔ مرفے والے کارمن کے سیکرٹ انجین کا پرزو مہاں سے نگال کر لے جانا چاہتے تھے۔ سپیٹل فورس نے انہیں گھرنے کی کوشش کی تو انہیں گھرنے کی کوشش کی تو انہیں کی تو انہیں کی تو انہیں کی تو انہیں کی بیٹے جانے گائے۔۔۔۔۔ عمران نے سخیدہ لیج س کما۔

اوہ اچھا ٹھیک ہے جتاب۔ ببرحال ہمیں ضابطے کی کارروائی تو کرنی پرتی ہے میں پولیس آفسیر نے ڈھیلے لیج میں کہا۔

واسطی صاحب میں نے اس سامان کے بارے میں یو چھاتھا ۔۔ اس بار عمران نے پولیس افسیر کو جواب دینے کی بجائے ایئر پورٹ مینج سے بات کرتے ہوئے کہا۔ ہوں گے۔ عمران نے گوسٹان کے لباس کی بڑی تفصیل سے ملاشی لی حتی کہ اس کے دانت تک چیک کئے۔ "عمران صاحب آپ کیا تلاش کر رہے ہیں۔ کیا وہ برزہ اس نے دانتوں میں چھیا رکھا ہوگا :..... صدیقی نے عمران کو گوسٹان کے وانتوں کی چیکنگ کرتے ویکھ کر حرت بھرے لیج میں کہا۔ " ہو سکتا ہے اس نے کوریئر سروس کی رسیدیا اس کا نسر کسی چیز پر اکھ کر وانت کے خلا میں چھیایا ہو۔ یہ تخص انتمائی زمین اور تیز ایجنٹ تھا۔ یہ تو خاور کی صلاحیتیں تھیں کہ اس نے اسے ہلاک کر دیا ورند یه آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہ تھا" عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سربطا دیا۔ بھر عمران نے خود ی ووسرے آدمیوں کی بھی ملاشی لی حتی کہ ان کے دانت بھی جمک کئے ليكن كوئي چىز برآمد نه ہوئي۔ ايركورٹ مينجر واسطى انہيں چھوڑ كر واپس جا حیاتھا اس لئے اس وقت وہ کمرے میں اکیلیے تھے ۔ " یہ تو کھ بھی نہ ہوا عمران صاحب"..... صدیقی نے کہا۔ " ان کے جوتے اثارواور جرابیں چمکی کرو۔ میں اس گوسٹان کی ا کی اور انداز میں چیکنگ کر تا ہوں " عمران نے کما تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اس کی قیمض کے بٹن کھولے اور پیراس نے اس کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اس کے جسم پر ہاتھ پھرنا شروع کر دیا۔ گوسٹان کا جسم سرو ہو رہا تھا لیکن عمران ہاتھ چھرتے چھرتے یکھت چونک بڑا اور پھراس نے اس کا کریبان ایک

فیک موجود تھا جبکہ باتی دو فیگز پر آر تھراور جیکب کے نام لکھے ہوئے تھے۔ عمران نے گوسٹان والا بیگ کھولا اور بھراس کی مکاشی لینی شروع كر دى ليكن اس ميں عام سامان تھا۔ عمران نے اس كے خفيہ خانے چکی کئے لین اس میں کوئی خفیہ خانہ بی نہ تھا۔ عمران کے کہنے پر صدیتی نے باتی وو بیگ چک کے لیکن ان سی بھی عام سامان تھا۔ عمران نے گوسٹان کے بیگ میں موجود سامان باہر نکال کر رکھا اور اکی بار مچر بلک کی مگاشی لینی شروع کر دی لیکن شری سامان میں کوئی مطلوبہ چیز تھی اور نہ بیگ میں۔ "ان میں مجی کھ نہیں ہے " سدیقی نے باتی دو بیگوں ک ا تھی طرح مگاشی کیتے ہوئے کہا۔ " ان کی لاشیں کہاں ہیں " عمران نے واسطی سے پو چھا۔ " پولس كى تحويل ميں بيں عليده ايك كرے ميں ركھوا دى كى ہیں " واسطی نے کما۔ "آئے مرے ساتھ تھے ان کی مگاش لین ہے" عمران نے کہا تو واسطی نے اخبات میں سربلا دیا اور تھر تھوڑی ویر بعد عمران اور صدیقی واسطی کے ساتھ اس کرے میں پہنچ گیا جہاں واقعی کوسٹان کی لاش موجو و تھی۔اس کے ساتھ بی ود کار من خواد غیر ملکیوں کی لاشیں مجی بری تھیں۔ گوسٹان کے ول پر گولی گی تھی جبکہ باتی دونوں لا ثوں کے سینے گولیوں سے مجملی تھے۔ ظاہر بے یہ کام خاور کا تھا كيونكه إجانك فائرنگ سے چوہان اور نعماني تو يقيناً زخي ہوكر كرگئے

" ليكن اس كے ہلاك ہو جانے كے بعد تو يہ جث بھى اس ك سائھ ہی دفن ہو جاتی :.... صدیقی نے کہا۔ " اسے بقیناً اپنی بلاکت کا تو اندازہ بھی مد ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ نمبروغیرہ فون پرانی پارٹی کو بنا دیتے ہوں۔آؤ۔۔ عمران نے کہااور بجروہ دونوں تیزی ہے اس کرے سے نکل کر واپس ایر کورٹ مینجر کے کرے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے واسطی ہے اجازت لے کر ڈائریکٹ فون کارسیور اٹھایا اور اٹکوائری کے نمر ڈائل " يس الكوائرى بليز " رابطه قائم موت بي دوسرى طرف سے آیریٹر کی مؤد باند آداز سنانی دی۔ " انثر ميشل كورير سروس مين ماركيك كالنبر دين "..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تمبر بنا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے آپریٹر کے بنائے ہوئے سر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ " انٹرنیشنل کوریئر سروس "..... رابط قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں سپیشل پولیس فورس کا پیف بول رہا ہوں۔ ایک منر نوٹ کریں اور تجھے بتائیں کہ اس نسر پر بک کر ایا گیا پیک اس وقت کہاں موجود ہوگا"...... عمران نے تحکمانہ لیج میں کہا۔ " میں سربتائیں"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لیج میں کہا گیا جینئے سے پھاڈااور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی لاش کو مہلو کے
بل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اس کے مہلو پر ایک خاص جگہ بھگی
ہی بحری تو ایک باریک ہی جملی اتر تی جلی گئے۔ صدیقی چونک کر
حمرت سے اس جملی کو ویکھنے نگا۔ دوسرے کمح عمران کے کبوں پر
مسکر اہت رینگ گئی۔ جملی کے نیچے ایک شفاف رنگ کی خصوصی
ساخت کی بلاسٹک نما کافذ کی چٹ موجود تھی۔ عمران نے اسے علیحدہ
کیا لیکن یہ چٹ صاف بلکہ شفاف تھی اس پر کسی قسم کی کوئی تحریر
موجود شد تھی۔ عمران نے اس چٹ کو مؤر سے دیکھنا شروع کر دیا۔
موجود شد تھی۔ عمران نے اس چٹ کو مؤر سے دیکھنا شروع کر دیا۔
تیمردہ چونک بڑا۔

گردہ پونک پڑا۔
"صدیقی تمہارے پاس لائٹر تو ہوگا"...... عمران نے کہا۔
"باں۔ میں ایم چشی کے لئے ہمیشہ رکھتا ہوں"..... صدیقی نے
جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لائٹر نکال کر عمران کی طرف
بڑھا دیا۔ عمران نے لائٹر جلایا اور مجراس کے شیطے کو اس نے اس
چٹ کے تیچے رکھا تو چند کمحوں بعد اس پر سیاہ رنگ کی تحریر امجر آئی۔
اس پر ایک نمبر اور ائٹر نیشل کو ریئر سروس میں مارکیٹ کے الفاظ
درج تھے۔ یہ تحریر صدیق نے پڑھ لی۔
درج تھے۔ یہ تحریر صدیق نے پڑھ لی۔
"انتخالی بیسر اللہ کی تھا۔ تو سے کسی کا خیال بھی نہ جا سکتا تھا اس

" انتهائی دبین آدمی تھا یہ تو۔ کسی کا خیال بھی نہ جا سکتا تھا اس طرف "..... صدیقی نے حریت بھرے لیچ میں کہا۔

" ہاں ای لیے تو تھے اس انداز میں لاش کی ملاثی لینی پڑی ہے کیونکہ میں اے جانیا تھا"..... عمران نے سدھا ہوتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے اس چٹ پر پڑھا ہوا نمر بنا دیا کیونکہ جٹ سرد ہونے پر

"بي مين ماركيث برائج بي ب نان" عمران في كما " ایس سر" دوسری طرف سے کما گیا۔ "كيامين ماركيث برائج كوئي اور بھي ب " عمران نے كمار " نہیں سریبی ہے " ووسری طرف سے کما گیا۔ . " اوك " عمران في كما اور رسيور ركه ديا ليكن اس ك چرے پر انتمانی پر بیشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکریں ہی ابھر آئی تھیں۔ "عمران صاحب آپ کیا پینا پیند کریں گے اللہ واسطی نے " کچھ بھی بلا دیں لیکن ذرا خاموش رہیں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ بی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔اس کا ذہن واقعی بری طرح گھوم دہاتھالیکن اس مستلے کا کوئی حل اس کی مجھے میں نہ آ رہا تھا کہ اچانک ایک خیال آتے ہی وہ بے اختیار چونک بڑا۔ اس نے جلدی سے آنکھیں کولیں اور رسیور اٹھاکر اس نے تیزی سے انکوائری ے سر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔ " الكوائري پلير " رابطه قائم بوتے بي آپريٹر كي مؤدبانة آواز سنانی دی۔ وين آف سييشل يوليس فورس بول ربابون -آپ بنائيس كه کیا دارا کمومت میں انٹرنیشنل کوریر سروس کے علادہ کوئی ایس کوریر سردس ہے جس کے نام میں انٹر نیشنل آتا ہو اور اس کی کوئی

دوباره صاف بو حکی تھی۔ " ہولڈ آن کریں جناب۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف ہے کہا گیا اور عمران خاموش ہو گیا۔ " ہملو سر کیا آپ لائن پر ہیں "...... چند کموں کی خاموشی کے بعد " بیں "..... عمران نے کہا۔ " سوری سرسیہ تمبر تو ہماری سروس سے بک بی نہیں کیا گیا آپ نے جو نمر بنایا ہے۔ ابھی اس نمر تک تو ہماری بکنگ بھی نہیں بہنی اور شاید ایک سال تک نه بہن سکے سید تو بہت طویل نسر ہے "۔ دوسری طرف سے کما گیا تو عمران چونک برا۔ وہ مجھ گیا تھا کہ کو سٹان نے ہنسر بھی کو ڈسی درج کیا ہے لیکن ظاہر ہے وہ فوری طور پر اس نمبر کو نہ سمجھ سکتا تھا اور اے خطرہ تھا کہ اگر ویر ہو گئی تو پیک ملک سے اہر نکل بھی سکتا ہے۔ " أج صمح سے اب تك كار من كے لئے كوئى پيكٹ بك كرايا گيا ہے۔ یہ بتا دیں ہے۔ عمران نے کہا۔ "ہو لڈ آن کریں جناب"..... ووسری طرف سے کہا گیا۔ " نو سر۔ آج کیا چھلے ووروز سے کار من کے لئے ہماری برائ سے بنگ نہیں کرائی گی "..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چو نک پڑا۔

برائج مین مار کیٹ میں ہو "..... عمران نے کہا۔ " الي منث بولڈ آن كيجة " دوسرى طرف سے كما كيا اور عمران ہونٹ بھنچ کر خاموش ہو گیا۔ " بهيلوسر كياآب لائن بربين " چند لمحول بعد آپريزن يو جما-" بیں "..... عمران نے کہا۔ " بتاب اليي كوئي كورير مروس تو نهي ب البته انرنيشل کاز گو سردس کی ایک بران مین مارکیث میں ہے "...... دوسری طرف ے کہا گیا تو عمران بے اختیار انجل پڑا۔ " اوہ اس کا نسر دے دیں "...... عمران نے بے چین سے کیج میں کہا اور دوسری طرف سے فوراً ہی نمبریا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل وبایا اور ٹون آفے پر تنزی سے شر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ " انٹر نیشنل کار کو سروس " رابطہ قائم ہوتے ی ایک نسوانی " بحف آف سييشل يوليس فورس بول رما مون الك منر نوث كرين اور محج بتألين كه اس ممرير بك كيا كيا بيك اس وقت كمال ہے "..... عمران نے کما۔ " يس سربائين " دوسرى طرف سے كما كيا اور عمران ف " ایک منٹ ہولا آن کیجے " دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران خاموش ہو گیا۔

W

ایک ببلک فون بو تق کی طرف بڑھ گیا۔ یہ کارڈ سسٹم فون تھا۔ عمران نے حال ہی میں ہر کمپنی کے کارڈز خرید کر اپنے پاس رکھ کئے تھے کیونکہ ان دنوں پاکیشیا میں کارڈ سسٹم والے فون زیادہ تریی سے متعارف ہو رہے تھے جبکہ سکوں دالے فون جو محکمہ مواصلات کے تھے دہ نسبٹا کم ہوتے جارہ ہے۔ عمران نے فون پر موجود کمپنی کا نام پڑھا اور کچر جیب سے کارڈ نگال کر اس نے تیزی سے مطلوب کمپنی کا کارڈ علیحدہ کیا اور اس تخصوص خانے میں ڈال کر اس نے مردائل کر اس نے مردائل کر اس نے مدین دال کر اس نے مدین دال کر اس نے مدین دال کر اس نے مدرائل کر اس نے مدین دال کر دیتے ۔ صدین

"ایکسٹو" سناؤ کا کم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔
" عمران بول رہا ہوں جتاب ایر کورث ہے۔ گراس ڈیم مشیزی
کا دہ قیمی برزہ انٹر نیشنل کار گوے بک ہو کر کار من جارہا ہے۔ ایک
گھنٹہ قبل جانے والی فلائٹ پر اے بک کرایا گیا ہے۔ میں نے
معلوم کر لیا ہے کہ یہ فلائٹ اب سے کچھ دیر بعد اپنے پہلے ستاپ کیانا
میں اترنے والی ہے اور وہاں یہ نصف گھنٹہ تھرنے کے بعد آگے بڑھ
جائے گی۔ آپ سرسلطان سے کہہ کر فوری طور پر اس پیکٹ پر قبضہ
جائے گی۔ آپ سرسلطان سے کہہ کر فوری طور پر اس پیکٹ پر قبضہ
کرائیں جس طرح بھی ممکن ہو سکے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ پیک
کار من پہنچنے سے پہلے بی اوالیا جائے کیونکہ انہیں بک کرانے والے

کار من ایجنٹ ایر کورٹ پر مارے جا بھی ہیں۔ بکنگ منبر نوٹ کر لیں ۔..... عران نے تیز تیز لیج میں کہا اور ساتھ ہی وہ شر بھی ہتا دیا

اس کے قریب ہی کھڑا تھا۔

ہو اس نے گوسٹان کی چٹ پر بڑھا تھا۔

ہواں سے توسیان می پہنے پر پڑھا تھا۔ " بید وہی سلسلہ ہے جس میں چوہان اور نعمانی زخمی ہوئے ہیں "۔ دوسری طرف سے سرو کیچے میں کہا گیا۔

وسری طرف سے سرو بیج میں اہما گیا۔ بس سر میں سر میں عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو

گیا تو عمران نے رسیور رکھ کر کارڈوائس ٹکالا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔ سام

" آؤ صدیقی اب ہسپتال چلیں۔ اب چیف جانے اور پرزہ جانے "۔ عمران نے ایک طویل سانس کیلیے ہوئے کہا اور صدیقی نے افغات میں سرملا دیا۔ W

نے حیل و جمت کی تو سو پر فیاض ائ عادت کے مطابق متھے ہے اکھر جائے گا۔ پر اس نے جسے بی کار مین گیٹ کے سلمنے روکی ایک آدمی تری سے قریب آیا۔ ماسر کاریار کنگ میں لے جاؤندسد اس آدمی نے انتہائی سخت اور قدرے توہین آمز کیج میں کہا۔ " تم - جہاری یہ جرأت كه تم جھ سے اس ليج س بات كرو نالسنس "..... كارے الرتے ہوئے سور فیاض نے غصے سے چیلے ہوئے لیجے میں کہا۔ ظاہر ہے اس نے آج تک کسی ہے اس لیجے میں بات بی نه سنی بوگی۔ " تم جو بھی ہو میں کمد رہاہوں عباں سے کار ہٹاؤ".... اس آدمی نے پہلے سے مجی زیادہ مخت مجے میں کہا۔ " تم - تم جماري يه جرأت حقر چو به سور فياض كا دماغ واقعی الث گیا اور پر اس سے بہلے کہ وہ آدمی سنجلنا سوپر فیاض کا بازو بحلی کی می تیزی سے گھوما اور وہ آدمی زور دار تھر کھا کر لڑ کھرا ا ہوا دو قدم سائیڈ پر جا کھوا ہوا۔اس کے شاید تصور میں بھی د تھا کہ منی مون ہوٹل کے ملازم کو کوئی آدمی اس انداز میں بھی تھرد مار سکتا ہے کیونکہ یہ ہوٹل رستم خان کا تھا اور رستم خان کی دہشت یورے کاشان میں پھیلی ہوئی تھی۔ * میں حمیں گولی مار دوں گا۔ میں سنرل انٹیلی جنس کا

سرِ تلتذنث ہوں۔ میں تمہارایہ ہوٹل سیلڈ کرا دوں گا"۔ سویر فیاض

سفیر رنگ کی کار خاص سے روفاری ہے کی مون ہو کل کی طرف برحی علی جارئی کی حرف برحی علی جارئی ہی ہے۔ درائیونگ سیٹ پر انسکیٹر راشد تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر موبر قیاض بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ نالی تھی البتہ اس کے بیچے گہرے نیلے رنگ کی ایک کار آری تھی جس میں انسکیٹر راشد کے کار می موبود تھے۔ انہیں صرف نگر انی کا حکم دیا گیا تھا اس لئے وہ ان کی کار ہے نماج فاصلے پرتھے۔ تھوڑی در بعد انسکیٹر راشد نے کار ہی مون ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اے پارگنگ کی طرف لے جانے لگا۔

جانے لگا۔

** تھے میں گیٹ پر آثار دو " سیس سوپر فیاض نے کہا تو انسکیٹر راشد نے کار کارٹے موڑا اور اے میں گیٹ کی طرف لے کے کارکارٹے موڑا اور اے میں گیٹ کی طرف لے کے کارکارٹے موڑا اور اے میں گیٹ کی طرف لے گیا۔ سوپر فیاض

نے جس لیجے میں بات کی تھی اس سے بعد انسکٹر راشد سے باس کچے کہنے کا کچوئی جواز بی نہ رہا تھا ادر ولیے بھی اسے معلوم تھا کہ اگر اس

مؤدبانه نج میں کہا۔ مي سرنتند ن فياض بون- سنرل انتيلي جنس بيورو كا سر نشت من من جہارے ہوئل کی مگاشی لین ہے۔ کہاں ہے ينجر بلاؤات سور فياض ف اتبائي عصيل لج من كما-" مینجر صاحب کا کمرہ سائیڈ راہداری میں ہے جناب"...... کاؤنٹر " میں کہا ہوں اے عبال بلاؤ۔ ابھی اور اس وقت "..... سوپر فیاض نے قصے کی شدت سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا اور پر اس ے ملے کہ کاؤنٹر مین کچے کہا سائیڈ راہداری سے ایک لمبے قد اور ورمیانے جسم کا آدمی جس کے جسم برسوٹ تھا تنزی سے کاؤنٹر کی "كيا بات إ ميا شور مورما ب " اس آدى ف كادَ نرسين سے مخاطب ہو کر کما۔ " جناب یہ سنرل انتیلی جنس کے سرنٹنڈن بیں اور آپ سے للنا چاہتے ہیں۔ جناب یہ مینجر ہیں بتناب "...... کاؤنٹر مین نے کہا تو سوپر فیاض تیزی سے اس آنے والے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "كيانام ب جهارا" سورفياش في بكرك بوئ لج س ° مرا نام راحت ہے جناب میں ہو ٹل کا مینجر ہوں۔آپ کے آنے کی اطلاع تو نہیں تھی اور میں کسی کام سے ہوئل سے باہر جا رہا تھا

نے چھینے ہوئے کہا تو وہ آومی جس کا ہاتھ تیزی ہے جیب کی طرف بڑھ رباتھا بے اختیار اچل بڑا۔ " مس _ سوري سر يسوري - مين ميحاآب عام آدمي بين " - اس آدی نے کہا اور تنزی سے سائیڈ پر موجود برآمدے پر چڑھ کر ان ک نظروں سے غائب ہو گیا۔ · سرآب نے ابن شاخت ظاہر کر دی ہے۔ اب تو یہ الرث ہو جائیں گے سر انسکر راشد نے کہا تو سور فیاض بے اختیار چونک بڑا۔ شاید اے مجی اب خیال آیا تھا کہ اس نے واقعی اپنا تعارف کراکر غلطی کی ہے لیکن ظاہر ہے اب کیا ہو سکتا تھا۔ و تو کیا ہواس ان مجرموں سے در تا تو نہیں ہوں۔آؤ۔اب ایسا ب تو اليے ہى سى السي سور فياض نے عصلے ليج ميں كما- ظاہر ہے وہ اب اپنے ماتحت کے سلمنے اپنی غلطی تسلیم تو یہ کر سکتا تھا۔ ٠ آپ ميك اپ ميں ہيں جناب جبكه دملے آپ كو وہ كور كر كھي ہیں "..... انسکٹر راشد نے اس کے پیچے مین گیٹ کی طرف بڑھتے " تو کما ہوا۔ کیا میک اب کر ناجرم ہے"..... سوپر فیاض ای پر الب يدا اور انسكر راشد مونك بهن كر خاموش مو كيا- سوير فياض دروازہ کول کر بال میں داخل ہوا۔اس کے پیچے انسکٹر راشد تھا اور وہ دونوں سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھنے گئے ۔ · میں سر اللہ کاؤنٹر پر موجو د آدمی نے ان کے قریب پہنچنے پر

ا کیب بار مچرروشنی میں تبدیل ہو ناشروع ہو گئ اور اس کے ساتھ ہی سوپر فیاض کی آنکھیں تیزی سے کھل گئیں۔اس کے ساتھ ی اس نے تنزی سے حرکت کرنی جای لیکن دوسرے کمجے وہ یہ دیکھ کر حران رہ گیا کہ وہ اس کرے کی جائے کئی بڑے سے کرے میں موجو د تھا۔ اس کا جسم دیوار کے ساتھ زنجیروں میں حکزا ہوا تھا۔اس ے ساتھ ہی انسپکر راشد بھی اس طرح زنجیروں میں حکرا ہوا کھرا تھا اور نہ صرف وہ بلکہ اس کے چاروں آدمی جو ان کی نگرانی کر رہے تھے وہ بھی زنجروں سے حکرے ہوئے عہیں موجودتھے۔ ابھی سوپر فیاض سوچ ہی رہا تھا کہ دہ عباں کیے بہنا کہ انسکٹر راشد کی آنکھیں بھی ا مک خینے سے کھل گئیں اور وہ حمرت سے ادھر ادھر و کیھنے لگا۔ " باس يه بم كمال بين " انسكر راشد في حرت بجرك لج : " مجع كيا معلوم - بس طرح تم ب بوش بوئ قع اى طرح س بحی لیے ہوش ہو گیا تھا"..... سور فیاض نے عصیلے لیج س " بب به باس آپ اصل شکل میں ہیں "...... اچانک انسپکڑ راشد نے کہا تو سور فیاض بری طرح انچل بڑا۔ "اوہ۔اوہ تو انہوں نے مرامک اپ صاف کر دیا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ خاصے تربیت یافتہ بھی ہیں اور ان کے پاس جدید ترین آلات بھی ہیں "..... مور فیاض نے مند بناتے ہوئے

یباں شور س کر رک گیا ہوں۔ بہرحال آئیے مرے آفس میں تشريف لے آئے " آنے والے نے انتہائی مؤدبان لج میں كما-" اس ہوٹل کا مالک رسم خان کہاں ہے" سوپر فیاض نے اس بار قدرے زم لیج میں کہا۔ " وه اپنے آفس میں موجو دہیں جناب " مینجر نے جواب دیا۔ " تھسک ب ہمیں وہاں لے جلو" سوپر فیاض نے کہا۔ " آئي جناب" مينجر في اشبات مين مربطات بوئ كما اور پر وہ تیزی سے واپس اس راہداری کی طرف مر گیا۔ انسپکر راشد بھی اس کے بچھے تھا۔ بینجر نے راہداری کے آخر میں ایک کرے ک دروازے پروستک دی اور بھر دروازے کو دھکیل کر کھول دیا۔ " تشريف كے جائيں جناب يه رسم خان صاحب كا آفس ب--سنجر نے ایک طرف بٹتے ہوئے کما تو مور فیاض سربلاتا ہوا اندر . داخل ہوا۔ اس کے بیچے انسپکر راشد بھی اندر داخل ہوا۔ یہ واقعی ا کی کافی بڑا کمرہ تھالیکن جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا ان کے عقب میں وروازہ بند ہو گیا اور کرہ بھی خالی تھا۔ وہ دونوں تیزی سے مرنے ہی لگے تھے کہ ایمانک جہت ہے چناک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ی ان دنوں کے جسموں پر میکنت سرخ رنگ کی تیز روشنی کا وهارا سایزا اور سوپرفیاض کویوں محسوس ہواجیے اس کے جسم سے روح اچانک نکل کئی ہو۔اس کے ذہن پروسلے سرخ رنگ سا جھایا اور مربد سرفی تیری سے سابی میں تبدیل ہوتی جلی گئے۔ تھریہ سابی

كها_اى لمح كلّراني كرنے والے بھى الك الك كر كے موش ميں آتے ملے گئے۔ و تم كي قابو مين آگئے۔ تم تو ہم سے عليحدہ تھے '..... انسكر راشد نے ان سے بو جھا۔ م جب آب كاؤنثر رقع توجم بال مين داخل موكر ايك مزير بنيه كية تعد برآب رابداري مين عليكة توسي لين ساتعيون كوويس چھوڑ کر راہداری میں چیکنگ کے لئے گیا کہ اجانک مرے سریر ضرب لگائی گئی اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب تھے میاں ہوش آیا ہے * ایک آومی نے جواب دیا۔ اورتم سيانسكرراشد نے باتی تينوں سے يو تھا۔ مين وير بلاكر لے كياتھاكەآب كوسور فيان بلارے ہيں-ہم رابداری میں گئے تو ہم پراجانک کوئی کیس فائر کی گئ اور ہم ب موش ہو گئے مسمم باقی تینوں نے جواب دیا اور سوپر فیاض جوان ک باتي سن رباتماني، بالفتيار بونك بمن كي اختيار - تم سب علے ہو، احق ہو، اس طرح ہوتی ہے نگرانی احق قطعی احق سوبرفیاض نے مصلے لیج س کمااور براس سے بہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس کرے کا وروازہ کھلا اور رستم خان ایک آومی کے ساتھ اندر داخل ہوا اور تمر رستم خان دہاں موجود ایک كرى ير بيني كيا_اس كے يتھے آنے والا اس كى كرى كى سائيڈ پر كھڑا

" تم مچرآگئے ہو سرپشنڈ نٹ فیاض حالانکہ تم نے دعدہ کیا تھا کہ تم دوبارہ عباں نہیں آؤگے *...... رستم خان نے انتہائی عصیلے لیج للا میں کہا۔

س نہا۔ " تم نے بھی تو اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ تم نے وعدے والی رقم U نہیں دی تھی"...... و پر فیاض نے جواب دیا۔

، ہمیں معلوم تھا کہ تم باز نہیں آؤگے اور لازیاً والی آؤگے اس کے ہم نے جان بوجھ کر البیا کیا تھا لیکن اس وقت حالات الیے تھے کہ ہم کمی سرکاری آدمی کو ہلاک نہیں کرنا چاہتے تھے اس نے ہم نے تمہیں زندہ چھوڑ دیا تھا لیکن اب وہ حالات نہیں ہیں اس لئے تم مرنے کے لئے تیارہو جاؤ"......رسم خان نے فصیلے لیجے میں کہا اور

اس سے ساتھ ہی وہ ایک جیلئے سے ای کھواہوا۔ " رسم خان میری بات سنو۔ مرا نام راشد ب اور میں سنرل

'' رسم خان میری بات سنو۔ میرا نام راتند ہے ادر میں سنزل انٹیلی جنس کا انسپگر ہوں۔ تمہارا نام ڈائریکٹر جزل تک بہنچ چکا ہے اس نئے اگر تم نے اس بار کسی بھی سرکاری آدمی کو ہلاک کیا تو چر تم پاتال میں بھی نہ چیپ سکو گے۔ ملڑی انٹیلی جنس سے لے کر

ا پیش میں مات کا بہت کا استعماری میں اس سے سے میں مسلم سے سے میں مسلم سے سے اور سیران میں میں سے سے اور سردار خان کے خلاف کام شروع کر دیں گی ۔۔۔۔۔۔ انسیکٹر راشد نے کہا تو رہم وہ تو رہم خان کے بجرے پر تاثرات تبدیل ہونے لگ گئے اور مجروہ کری پر بیٹھ گیا۔۔

" تم واقعی ورست كهد رہے ہولين تم لوگ بار بار كيوں آجاتے

کی طرف بڑھ گیا جبکہ آنے والا اور پہلے ہے وہاں موجو دوونوں آدمی بھی اس کے علیا اور کیلے ایک بھی اس کے ایک ایک کی اور دروازہ بند ہو گیا۔ اس لمحے ایک آدمی کی زنجیر کھل کر ایے دیگھنے گے۔ وہ آدمی بیروں میں موجو درنجیر کو جھک کر کھول رہا تھا اور دوسرے لمحے وہ آچیل کر آگے بڑھا۔

" یہ کیا ہوا۔ تم کیے رہا ہوگئے"..... موبر فیاض نے انتہائی حرت بجرے لیج میں کہا۔

سرس نے کڑے میں ہے ہاتھ نکال لیا تھا اسس اس آومی نے کہا اور جلدی ہے آگے بڑھ کر اس نے سب سے پہلے سوپر فیاض کے پاتھوں کی تزخیریں ہٹائیں اور بحروہ انسکٹر راشد کی طرف بڑھ گیا جبکہ سوپر فیاض نے بیر آزاد کر النے اور بحر تھوڑی ہی در بعد دوسب زخیروں سے آزاد ہو تھے تھے۔

" آؤاب میں دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ کیسے زندہ بچتے ہیں "مہ سوپر فیاض نے دردازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہامہ

" باس ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے اور نقیناً باہران کے مسلح

ہو ہ۔۔۔۔۔ رستم تھان نے ہونے چہاتے ہوئے کہا اس لئے کہ ہمیں مشیزی کا وہ پرزہ ہر قیمت پر چاہئے ہ۔ انسکٹر راشد نے کہا۔ میں نے جلے بی بتا دیا ہے کہ وہ ضائع ہو چکا ہے ہ۔۔۔۔۔ رستم

خان نے جواب دیا۔ * مچر دوسری صورت یہ ہے کہ تم سردار خان سے ہمیں ملوا دو تاکہ ہم اس سے کوئی معاہدہ کر فیس "......انشپٹر راشد نے کہا۔

" سوری سید مکن بی نہیں ہے اور ند تم سرکاری لو گوں سے کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے اور کوئی تجویز باؤ"...... رست خان نے صاف جو اب دیدے ہوئے کہا۔

" آخری صورت یہی ہے کہ تم گرفتاری دے دوسا ظاہر ہے حہارے خلاف ہمارے پاس کوئی شبت تو نہیں ہے ادر ند ہی عباں سے حہارے خلاف کوئی گوائی دینے پر تیار ہو گا ادر ہم مجرعباں نہیں آئیں گے '...... انسپٹر راضد نے کہا۔

" نہیں یہ میری عرت کے خلاف ہے۔الیدا ہو ہی نہیں سکا"۔ رسم خان نے فصلیے لیج میں کہا۔

اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں "...... انسپکر راشد نے کہا۔ میم مزید کچہ نہیں کہہ سکتے تو مر تو سکتے ہو۔ ہم حمہاری لاشیں ہی خائب کر ویں گے اس طرح کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ تم مہاں آئے بھی تھے یا نہیں "...... رستم خان نے کہا ادر ایک بار پج

Scanned By Wagar Azeem Pakistanipoint

" ہم نے اچانک تملر کرنا ہے "..... وردفیاض نے فر کر آہت است کے کہا آؤر اس کے بیچھ آنے والے اس کے ساتھیوں نے اثبات میں مربالا دینے ۔ وردازے کی ساتیڈ پر جا کر رک گیا تو اس کے ساتھ بھی اس کے بیچھ رک گیا تو اس کے ساتھ بھی اس کے بیچھ رک گئے۔ وہ سب دیوار نے بیٹ لگائے کو سے تھے۔

" بڑے خان یہ تو بہت براہوا۔ اب تو یہ لوگ بم پر ٹوٹ پڑیں گے اور پھر پکڑے ہوئے ایک انسپکڑنے بھی بہی بات کی ہے کہ اگر بم نے سرکاری آدمیوں کو مار ڈالا تو پھر حکومت بم پر ٹوٹ پڑے گی *...... رستم خان کہر رہا تھا۔

سٹائی دی۔ " ٹھیک ہے بڑے خان "...... رستم خان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ بی بٹلک کی آواز سٹائی دی جسے کوئی مشین بند ہوئی ہو اور

کے ساتھ ہی چنگ ملی اواز سنائی دی جیسے کوئی منظمین بند ہوئی ہو اور سوپر فیاض نے لینے آو میوں کو اشارہ کیا اور دوسرے کمیے وہ تیزی سے آگے بڑھ کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں رستم خان کے ساتھ وی دوآومی تھے۔ افراد موجود ہوں گے * انسپگر راضد نے کہا۔

" تو کیا ہوا اگر اسلحہ نہیں ہے تو خہارا مطلب ہے کہ ہم مہاں
اختوں کی طرح کھرے دیس اور وہ آکر ہمیں ہلاک کر دیں۔ اسلحہ
نہیں ہے تو اسلحہ چھینا بھی جا سکتا ہے * وپر فیاض نے کہا اور
آگر بڑھ کر اس نے وروازہ کھولا تو دروازہ باہر ہے لاگڈ نہ تھا۔ شاید
ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ زخیروں میں طرح ہوئے لوگ
اس طرح زخیروں سے آزادی بھی حاصل کر سکتے ہیں اس لئے انہوں
نے اے لاکڈ کرنے کی سرے سے ضرورت ہی نہ تھی تھی۔ سوپہ
نے اے لاکڈ کرنے کی سرے سے ضرورت ہی نہ تھی تھی۔ سوپہ
داہداری تھی جس کا اختتام ایک دروازے پر ہو رہا تھا جبکہ دوسری

"آوَ"...... وپر فیاض نے کہا اور تیزی سے باہر نکل کر وہ اس راہداری کی طرف بڑھنا چلا گیا۔ دوسرے دروائے کے قریب رک کر اس نے وسط باہر سے آہٹ لی لیکن دوسری طرف تاسوشی تحی۔ بوپر فیاض نے دروائے سے سرباہر نکال کر جمانکا تو باہر ایک کھلا برآمدہ تھا لیکن دہاں کوئی آوئی موجود نہ تھا۔ سوپر فیاض نے لیت ساتھیوں کو اشارہ کیا اور خودوہ باہر برآمدے میں آگیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگیا۔ اس کے ساتھ ہی دہ تیزی سے آگیا۔ اس کے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس میں سے رسم خان کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

۔ تم ۔ تم ہمہاں "..... رسم خان نے چیخے ہوئے کہا لیکن ای مجے سوپر فیاض نے دھکیلنا ہوا سوپر فیاض نے دھکیلنا ہوا سوپر فیاض نے دھکیلنا ہوا پیچھ کری پر کرااور پجر دونوں کری سمیت نیچے فرش پر جا گرے جبکہ انسیکٹر راشد اور اس کے چاروں آدمی بھی بحلی کی می تیزی سے کرے میں داخل ہوئے اور باقی دو افراد پر جمیٹ پڑے ۔ نیچے گرتے ہی رسم خان نے موپر فیاض کے پیٹ میں گھنا اٹھا کر مارا تو موپر فیاض چیخنا ہوا اچمل کر ایک طرف جا گرالیکن اس سے پہلے کہ رسم خان جیخنا ہوا واپس فیان اٹھا کر مارا تو موپر فیاض جیخنا ہوا واپس

فرش پر گرا اور پھر چند لحوں کی جدوجہد کے بعد رسم خان اور اس کے

دونوں آدمیوں کو بہ ہوش کر دیا گیا تھا۔

"اسلحہ تکاش کر واسلحہ" سی سرپر فیاض نے چیجتے ہوئے کہا اور
اس کے سابقہ ہی دہ رستم خان پر جھپٹ پڑا۔ اس نے خود ہی اس کی

تکاشی لینی شروع کر دی۔ رستم خان کی بیب سے ایک مضین پیشل

برآمہ ہو گیا جس میں مکمل میگرین موجود تھا جبکہ اس کے دونوں

ساتھیوں کی جیبوں سے بھی مضین پیشل برآمہ ہوئے تھے۔ اس کے

علادہ دیوار میں موجود الماریوں کو جب کھولا گیا تو اس میں دد مشین

گئیں بھی موجود تھیں اور بجریہ مشین گئیں بھی اٹھا کی گئیں۔

گئیں بھی موجود تھیں اور بجریہ مشین گئیں بھی اٹھا کی گئیں۔

"تم چاروں اسلحہ لے کر باہر جاؤ اور جو نظر آئے اسے اڑا دد"۔

" مُعبرواس طرح ہم گھر لئے جائیں گے۔ نجانے ہم کہاں ہیں۔

مویر فیاض نے آدمیوں سے کہا۔

ہیلے ہمیں چئینگ کر لینا چاہئے ۔آپ یمهاں رکس میں اپنے آومیوں U کے ساتھ باہر جاتا ہوں ۔۔۔۔۔۔ انسپکٹر راشد نے کہا اور مچروہ لینئے U آومیوں سمیت باہر جلا گیا۔

ریوں سے بہر ہو ہیں۔ " ہونہد تم نے مرے منہ پر تھی مارے تھے۔ تم نے کمینے آدی " سوپر فیاض نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رسم نان کے جم کی اصلاً نند کر میں میں میں شک

جم کو انتہائی نفرت بحرے انداز میں شوکریں مارتے ہوئے کہا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ ہاتھ میں بکڑے ہوئے مشین پسٹل کا پورا میگزین اس رستم خان کے سینے میں خالی کر دے لیکن بجر رک

گیا کیونکہ بہر حال اتی محقل اس میں بھی تھی کہ ابھی حالات فائرنگ کے لئے سازگار نہیں ہیں۔ تھوڑی در بعد انسکٹر داشد والبن آگیا۔ " باس اور عباس کوئی آدمی نہیں ہے۔ یہ ایک ویران مبازی

علاقے میں بنا ہوا مکان ہے۔ ایک بڑی جب بھی باہر موجود ہے۔ دور دورتک کوئی آدی نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔ انسکٹر راشد نے کہا۔

" ہو نہد ۔ چرکیا کیا جائے انہیں ختم کر دیا جائے اور ہم مہاں سے لکل چلیں" ور فیاض نے کہا۔

ہتاب ان دونوں آدمیوں کو تو ختم کر دیتے ہیں البتہ اس رستم خان ہے اس سردار خان کا پتہ پوچھنا ہے۔ابے زنجیروں میں جکود کر اور سریت کی رسکت

اس ہے یو چئے گچھ کی جاسکتی ہے '' انسپکٹر راشد نے کہا۔ '' اوہ دیری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کمرے میں جا رہا ہوں تم

ان دونوں کو ختم کر کے اس رستم خان کو انٹوا کر وہاں لے آؤاور سنو

تحاساوه اوه يه براخان يقيناً مردار خان بي موكا "..... مور فياض في

م بیں باس آپ نے واقعی ورست تجزید کیا ہے انسپکڑ راشد نے کہاتو سو پر فیاس کا جروب اختیار کھل اٹھا۔

۱ اوه تو يه دبال ترانسميريركال كررباتما اوركسي كوبراخان كبدرا

" تھیک ہے اب یہ خود بنائے گا کہ یہ مرا خان کہاں ہے۔ میں اس کی روح ہے بھی اگلوالوں گا۔اے ہوش میں لے آؤ''..... سوپر

فیاض نے کہا تو انسکٹر رافد کری ہے اٹھ کر آگے بڑھا اور اس نے زنجروں میں مکروے ہوئے بے ہوش رستم نمان کے جرے پر ملے بعد دیگرے مسلسل زوردار تھر مارنے شروع کر دینے - تسیرے یا

چوتھے تھور رسم خان نے کراہت ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ بی اس کا ڈھلکا ہوا جسم خو د بخود تن گیا تھا۔انسپکڑراشد پچھے

ہٹ کرانی کری پرآکر بیٹھ گیا۔

" اب بناؤرستم خان اب تم ہے کیا سلوک کیا جائے "...... سوپر فیاض نے عصے بجرے لیج میں کما تو نیم بے ہوشی کے عالم میں موجودرسم فان سوپر فیاض کی آوازس کر بے اختیار جو نک پرااس

کي آنگھوں ميں جمائي ہوئي دحند يڪفت صاف ہو گئ تھی۔ م تم ۔ تم لوگ كس طرح و تورون سے آزاد بو گئے تھے ، ۔ رسم

خان نے ادھ ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

باہر مبرے کا انتظام بھی کرا دینا ہو سکتا ہے کہ اچانک اس کے آدمی عبان آ جائیں "..... سوپر فیاض نے کہا اور انسکٹر راشد نے اثبات میں سر بلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سوپر فیاض اس کرے میں پہنے حکا تھا جہاں اے اور اس کے ساتھیوں کو زنجیروں میں حکرا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد انسکٹر راشد اندر داخل ہوا۔اس کے پیچے ایک آدی نے ب ہوش رستم خان کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور اس کے پیچھے ایک اور ساتھی تھا۔ بھرانسپکڑراشد کے حکم بران دونوں نے مل کر رستم خان کو زنجیروں میں حکز دیا۔

" مبال کوئی کوڑا وغرہ تلاش کرو۔ یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا * مویر فیاض نے کہا۔

" یس باس " انسیار راشد نے کما اور واپس علا گیا جبکہ وہ دونوں آدمی وہیں رک گئے۔ تھوڑی ویر بعد انسکٹر راشد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑاموجو دتھا۔

" تمس تم يا كوزا في كرعبان ركو- جبكه اسلم بابر جاكر ساتھیوں سمیت بہرہ وے گا انسپکرراشد نے کوڑا اپنے ایک آدمی کی طرف برهائے ہوئے کہا جبکہ دوسرا آدمی جس کا نام اسلم تھا خاموشی سے قدم بڑھتا ہوا کرے سے باہر حلا گیا۔

م باس جس کرے میں انہیں بے ہوش کیا گیا ہے وہاں ایک الماري مين انتائي جديد ساخت اور وسيح حيطه عمل كا ثرالسمير بهي موجود تھا " انسپکرراشد نے سورافیاض کے ساتھ بڑی ہوئی کری a k s o

e t y

у . с о м میں بندھا ہوا ہوں اس کے تم جو چاہو کر لو ۔ لیکن یہ من او کہ تم میں بندھ نہیں جا سکتے "...... ابھی بڑے نمان کے آدمی عباں کے آدمی عباں کے آدمی عباں کے قدم نہیں کہا۔

میں کہ واقع میں کہ واقع میں کہ واقع میں کہا۔
میں کہ واقع میں دور میں اور خصر سے جمحت میں کہا۔

محمس کووا مجھے دو اسسد موپر فیاض نے خصے سے چھٹے ہوئے کہا اور اس آدمی نے جلدی سے باتھ میں پکوا ہوا کوڑا موپر فیاض کی طرف برحادیا۔

· " اب بناؤ كمال ب سردار نمان بولو" مو ير فياض في كوژا بهوا من بخل تي بوك كما-

رور کے اوسے ہوئے ہا۔ " مجھے نہیں معلوم " رسم خان نے جواب دیا تو سور فیاض کا بازو گوم گیا اور کرہ رسم خان کے حلق سے لگنے والی جن سے گوئ اٹھا ۔ " بہاؤ کہاں ہے سروار خان ۔ بہاؤ " سور فیاض نے وحاثتے ہوئے لیج میں کہا اور مجر تو جسے سور فیاض پر دیوائی طاری ہوگئ۔

" باس - باس یہ ب ہوش ہو چکا ہے" انسکٹر راشد نے کہا تو سوپر فیاض جو مسلسل رستم خان پر کوڑے برسا رہا تھا ہاتھ ردک لیا۔ رستم خان کا جم بری طرح زخی ہو رہا تھا اور واقعی اس کی گرون وصلک مجکی تھی۔ سوپر فیاض پانپ رہا تھا۔ اس نے خون آلود کوڑا والبی شمس کے ہاتھ میں دیا اور کری پرآگر کر ساگیا۔

م مشمس جا کر پانی لے آؤ انسپکڑ رافعہ نے کہا تو مقمس سر ہلانا ہوا ہیرونی وروازے کی طرف مڑ گیا۔

اس کا بازو مسلسل حرکت کر رہا تھا۔

" ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے زنجیریں ہمارا راستہ نہیں روک سکتیں۔ ہاں تم بے شک کو شش کر کے دیکھ لو "...... موہر فیاض نے مسکراتے ہوئے قدرے فاخرانہ لیج میں کبا۔

" ہونہ۔ ٹھیک ہے۔ تو اب تم کیا چاہتے ہو" رسم خان نے جد کمے خاموش ہونے کے بعد کہا۔

"سردارخان کا پتہ بتا دو"...... سوپر فیاض نے کہا۔ "کی میں زور سے تا کے میں جو کا خیرے تا

کون سردار خان - میں تو کسی سردار خان کو نہیں جانیا ۔ رستم ن نے کہا۔

من مل ملے ہیں تم کرے میں زائمیر پر گفتگو کر رہے تھے اور جے تم براخان کمد رہے تھے ۔۔۔۔۔ مور فیاض نے مند بناتے ہوئے کہا۔

وہ تو میں اپنے بڑے جہا ہے بات کر رہا تھا۔ ایک خاندانی مسئد تھا میں پنے بڑے جہا کو بڑا خان کہنا ہوں تسسہ رستم خان نے جواب دیا تو سوپر فیاض ایک جھنگے ہے کری سے ایھ کھوا ہوا۔ اس کا بھرہ خصے کی شدت ہے بگر گھا تھا۔

" تو تم نہیں بناؤگے۔ نہیں بناؤگے موپر فیاض نے غصے سے چکھے ہوئے کہااور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوہا تو کرہ زور دار تھوکی آواز ہے گونج اٹھا۔

" یاد ہے تم نے تھے تھیوارے تھے "..... موپر فیاض نے کہا اور اس کے سابق ہی اس نے دو سرا تھی مار دیا۔

عمران وانش منزل کے آپریش روم میں داخل ہوا تو بلک زیرو احتزاباً اعظه كعز ابهواب " بیٹو" سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور بھرائی کری پر "كيا حال بي جوبان اور نعماني كا" بلكي زيرون يو محا-ان کاآپریش کرے گوریاں تکال لی گئی ہیں۔اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے " عمران نے جواب دیا تو بلک زرونے اشبات میں سرملا ویا۔ "اس پیکٹ کا کیا ہوا"...... عمران نے یو چھا۔ و وه حاصل كر ليا كليا ب اور اب والي يا كيشيا كي رما ب- مي نے سرسلطان صاحب کو کہ دیا ہے کہ وہ اے آپ کے فلیٹ پر پہنیا دیں اور وہاں سلیمان کو بھی کمد دیا ہے کہ جسے ہی سرسلطان کا آدی

a k s o c

e t y .

"عمران ممائي مي ب حد پريشان مون فياض صاحب كاشان كئے ميں ليكن انہيں گئے ہوئے آج تيسرا روز بے ليكن مذي ان كى كال آئى ہے اور نہ ہى آفس ميں انہوں نے فون كال كى ہے جبكه اليك گفت وال مرے گرے فون براکی کال آئی ہے۔ کوئی جماری آواز س بول رہا تھا۔اس نے کہا ہے کہ فیاض صاحب کی لاش جلد ہی ججوانی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا۔ میں تب سے ب حد بريشان مون "..... سلى ف انتمائى تثويش عرب لج س "آب نے محسوس کیا ہے کہ کال دارالحکومت سے کی جاری تھی یا ہیں باہرے مسسد عمران نے ہونٹ مسینے ہوئے یو جمار " تحجے نہیں معلوم۔ میں نے تو تھی ان باتوں پر غور ہی نہیں کیا"۔ سلیٰ نے جواب ویا۔ مضكي بآب پريشان مراسي اجى معلوم كريا مول-كاشان ميں ميرے ايسے دوست موجو دہيں جو موپر فياض كا كھوج لگاكر اطلاع دے دیں گے۔اس قسم کی غلط کالیں دراصل دانستہ کی جاتی ہیں تاکہ آپ آفس والوں کو پرایشان کر کے سوپر فیاض کو فوراً والیں بلوا لیں اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ موپر فیاض انتہائی فاین اور تربیت یافتہ افسر ب اس سے وہ آسانی سے مجرموں کے ہاتھ نہیں

لگ سکتاعمران نے سلیٰ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ * خدا کرے آپ کی بات درست ہو۔ میرا تو پریشانی سے برا صال ان کی بلت آپ سے کرائی جائے تو میں نے انہیں کہا کہ میں آپ کو مگاش کر تا ہوں اگر آپ دستیاب ہو گئے تو بھرآپ خود ہی انہیں فون کرلیں محے '۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

" شمیک ہے میں بات کر لینا ہوں۔ سر سلطان کی طرف سے ایک پیکٹ جہارے ہاس بینچ گاجیے ہی یہ پیکٹ بینچ تم نے اے وائش مزل ہونا ہے "......عمران نے کہا۔

وانش مزل بہنیانا ہے ، عران نے کہا۔

" بہتر صاحب بہنیا ہے ، عران نے کہا۔

" بہتر صاحب بہنیا ، سلیمان نے مود بانہ لیج میں کہا۔

" اس پیکٹ کا انتظار کرنا کیونکہ یہ بے حد اہم ہے ، عران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور مجر ٹون آنے پر

اس نے تیزی سے نفر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

اس نے تیزی سے نفر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جی صاحب " ایک بھاری می آواز سنائی دی۔
" میں علی عمران بول بها بول بیگم فیاض سے بات کرائیں "۔
عمران نے کہا کیونکہ وہ تجھ گیا تھا کہ بولنے والا سور فیاض کا کوئی نیا
طازم بوگا کیونکہ عمران کے لئے یہ ئی آواز تھی۔

• می صاحب ہولڈ آن کریں ''''''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ • ہیلیو میں سلی بول رہی ہوں '''''''' چھند لمحوں بھر سوپر فیاض ک بیوی سلی کی آواز سٹائی دی۔

* عمران بول رہا ہوں مجاہمی۔ خبریت۔ کیبے فون کیا تھا"۔ عمران نے سلام کے بعد کہا۔

ب :.... بدوسری طرف سے سلمی نے کہا۔ "آب ب فكر رايس الله تعالى اپنا فضل وكرم كرك كا"- عمران * مجیے جلد از جلد اطلاع دینا عمران مجائی "...... سلمیٰ نے کہا تو عمران نے وعدہ کر کے رسپور رکھ دیا۔ · یہ کس نے کال کی ہو گی مسل بلک زیرونے حیرت مجرے * اب كياكما جا سكا ہے۔ نجانے فياض كمال بوگا- بمرطال سي اس کے آفس سے معلوم کرتا ہوں مجھے بقین ہے کہ وہ ٹرانسمیٹر ساتھ لے گیا ہو گا۔ اگر الیا ہے تو اس سے ٹرالممیر پر بات ہو سکتی ب " مران نے کما اور رسیور اٹھاکر اس نے سر ڈائل کرنے مسٹرل انٹیلی جنس بیورو رابطہ قائم ہوتے ہی ایک تخت سي آواز سنائي دي -• علی عمران ہول رہا ہوں "...... عمران نے کہا۔ و اوہ چوٹے صاحب آپ فرمائے " دوسری طرف سے بولنے والے كا لچر يكفت مؤدبان بوكيا تحاد ظاہر بيورد كے سب لوكول کو معلوم تھا کہ عمران ڈائریکٹر جزل کالڑکا ہے اس لئے سب نہ صرف اے اتھی طرح جلنے تھے بلکہ سب ہی اے چھوٹے صاحب کہر کر

' سوپر فیاض کاشان گیا ہوا ہے''''''' مران نے ہو چھا۔ ' جی تیجے تو معلوم نہیں کہ کہاں گئے ہوئے ہیں اگر آپ کہیں تو میں ان کے آفس انچارج سے آپ کی بات کرا دوں''''''' دوسری طرف سے کما گیا۔

طرف سے کہا گیا۔ * "کرا دو"عمران نے کہا۔

" بہلو سب انسپکر محمود قریشی یول رہا ہوں"...... پتند کموں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔ " علی عمران یول رہا ہوں قریشی صاحب"...... عمران نے کہا۔

اوہ عران صاحب آپ فرمائے کیے یاد کیا۔ باس تو دارا کلومت علیہ باہر گئے ہوئے ہیں "...... دومری طرف سے مؤدبانہ لیج میں کہا گا۔

> " کاشان گئے ہیں یا کہیں اور '...... عمران نے پو مچھا۔ " کاشان گئے ہیں "..... قریش نے جواب دیا۔

- کوئی اطلاع دماں سے موصول ہوئی ہے یا نہیں "...... عران

م بی نہیں "...... قرایشی نے جواب دیا۔ " کون کون سائق گیاہے "...... عران نے یو تھا۔

و وری را بطے کے نئے کوئی ٹرائسمیر جمی دہ اپنے پاس رکھتا ہے یا

" تھیک ہے میں اسے فوین کر دوں گا اور کھے ۔ اوور " موپر

ہوں۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے اور حمیں مری سرکاری

فریکونسی کا کیے علم ہو گیا ہے۔اوور ،..... چند محوں بعد سوپر فیاض نہیں میں عمران نے یو جھا۔ کی چیختی ہوئی عصیلی آواز سنائی دی۔ م بي بال- سركاري طور ير زيرو فائيو ثرانسمير وه لي ياس ركف " شكر ب خداكا كم تم زنده مو اور كرج بحى رب موور من في ہیں لیکن ان کا حکم ہے کہ انہیں کس صورت بھی ڈسٹرب ند کیا تو قل خوانی کا اشتبار بھی میار کر لیا تھا۔ اوور "۔ عمران نے مسکراتے جائے " دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ "اس کی فریکوئسی کیا ہے۔ میں نے اس سے انتمائی ضروری بات " قل خوانی کا اشتمار ۔ کیا مطلب ۔ کیا اس بکواس کے لئے کال کی کرنی ہے۔اس سے ای کیس کے سلسلے میں '...... عمران نے کہا تو ب- حمسي معلوم نبي ب كه مي اس وقت اتبائي ابم سركاري كام ووسری طرف سے فریکونسی بتا دی گئ۔ میں مفروف ہوں اور سرکاری کاموں میں بے جا مداخلت مجی جرم " مرف يه مرياني كيجة كالمجوف صاحب كه باس كويد مد بمائي ب-اوور "..... سوير فياض نے بھاڑ کھانے والے ليج ميں كمار کہ یہ فریکونسی میں نے آپ کو بائی ہے ورند وہ مجھے معطل کر ویں " محمد معلوم ب كه تم كون سى سركارى كامون مي معروف مو گے" مة ریشی نے منت بجرے لیج میں کما۔ لیکن بندہ خدا کم از کم گھر فون کر کے اپنے زندہ ہونے کی اطلاع تو کر * اوکے تم فکرینہ کرو " عمران نے مسکراتے ہوئے کما اور وو- وہاں مہاری بیگم کو کسی نے فون کر سے کہا ہے کہ فیاض کی مرشكريه اداكر كے اس نے رسيور ركه ديا۔ ده چونكه سوپر فيانس ك لاش چین والی ہے اور جب سے سلی جماعی نے یہ کال سی ہے اس طبیعت سے واقف تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ محود قرایش درست نے رورو کر اپنا براحال کر لیا ہے کہ الیما فرمانبردار، تابعدار، خدمت کہہ رہا ہے۔ رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرالسمیٹر اٹھا کر گزار شوہرانہیں دوبارہ کیے مل سکے گا۔ ادور "...... عمران نے کما تو سلصنے رکھا اور پھراس پر محمود قریشی کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈ جسٹ مزی دوسری طرف بینها موا بلکی زروب اختیار مسکرا دیا۔ کر ہے اس نے ٹرانسمیڑ کا بٹن آن کر دیا۔ " كيا مطلب كيي كال واوور" موير فياض في حريت مسلو ملوعلى عمران كالنك سوير فياض اوور سيد عمران في مجرے لیج س کما تو عمران نے اے سلیٰ سے فون پر ہونے والی بار بار کال دینے ہوئے کہا۔ بھراچانک ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم ہو گیا۔ بات دوہرا دی۔ ميس سرنتند نك آف سنرل انتيلي جنس بيورو فياض بول ربا

تماراس پروہی نمبر موجو وتماجو عمران نے گوسٹان کی اس خفیہ چٹ پر برها تھا اور انٹر نیشنل کار گو کی سلب بھی موجود تھی۔ پیک کار من ك كسى الفريد نامي أوى كے بيتے پر بك كرايا كيا تھا۔ عمران نے پیکٹ کھولا اور اندر موجو دیرزہ باہر تکال لیا۔اس کے ساتھ بی اس کا دكمة بوا بعرب ب اختيار بحم ساكيا كيونك پيك مي مشيزي ك برزے کی بجائے ایک الیکرانک کھلونا پیکڈ تھا۔ " یہ کیا ہے عمران صاحب " اللیک زیرو نے حرت بجرے لیج میں کہا تو عمران نے اس کھلونے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور بھر وہ اے اٹھائے کری سے اٹھا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو لیبارٹری میں جاتا تھا۔ اس نے لیبارٹری میں چیخ کر اس کھلونے ک اندرونی چیکنگ شروع کر دی اور پر چند لمحن بعد جب اس نے اس کھلونے کو کھولا تو اندر وہیمی ہی ایک جٹ موجود تھی جیبی اس نے گوسٹان کے جسم سے چیکی ہوئی جھلی سے اناری تھی۔اس نے اس چت کو لائٹر جلا کر شطع پر رکھا تو چٹ پر ایک منبر اور ساتھ ہی سی بینک مین برائج کا نام لکھا ہوا نظر آیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔اس نے بغور اسے برعا اور پھر لائٹر جھا کر وہ اٹھا اور تيز تيز قدم انھا آ واپس آپريشن روم ميں پھنچ گيا۔

" کیاہوا" بلک زیرو نے بے مین سے بنج میں پو تھا۔ " ابھی باآیا ہوں " عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے انگوائری کے غیر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

نیاس نے کیا۔ ع کھ کامیانی ہوئی ہے یا نہیں کیونکہ میں تواس دقت سے دعوت کمانے کے احتظار میں محوکا بیٹھا ہوا ہوں اور اب تو خالی آ توں میں چو ب تو کیا ہاتھی دوڑتے پھر رہے ہیں۔ادور "...... عمران نے کہا۔ * سرکاری کاموں کے بارے میں تم جسے غیر متعلق آدمی کو کھ نہیں بتایا جا سکا۔ مجھے۔ اوور اینڈ آل "..... دوسری طرف سے عصيلے ليج س كيا كيا اور اس كے ساتھ بى رابط خم ہو كيا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیر آف کیا اور پھراسے ایک طرف رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور سلیٰ کو فون کر کے اسے سوپر فیاض ے ہونے والی بات چیت سے آگاہ کر دیا تو سلمیٰ نے اس کا بے حد المكريد اواكيا اور عمران نے مسكراتے ہوئے تعدا حافظ كهدكر رسيور رکھ ویا۔ ایمی اس نے رسیور رکھا بی تھا کہ کرے میں مضوص انداز کی سین کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے بی وہ دونوں چونک بڑے کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ باہر دانش مزل کے گیٹ پر کوئی موجود ہے۔ بلک زیرو نے من کے کنارے پر موجود ایک بنن دبایا تو سلصے ویوار پر ایک سکرین روش ہو گئ جس پر سلیمان گیٹ ک سلصے کوانظرآ رہا تھا۔اس کے ہائق میں ایک بڑا سا پیک تھا۔ * جاكر لے آؤ پيك * عمران نے كما اور بلك زيرونے بثن آف کیا اور اعظ کر بیرونی وروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا اور اس نے پیکٹ عمران کے سلمنے رکھ دیا۔ پیکٹ سیلڈ

" کرائیں بات ".....عمران نے کہار ⁻ ہیلو جناب میں امجد علی بول رہا ہوں انجارج لا کر ز سیشن ۔ چند محول بعد دوسری طرف سے ایک اور مؤدباء آواز سنائی دی تو عمران نے وی بات اس ہے کر دی جو اس نے پہلے مینج ہے کی تھی۔ وى سربتك المحد على في كما تو عران في كملوف ي اندر سے نگلنے والی جٹ پر انجر آنے والا منسر بتا دیا۔ " ايك منت بولا ليجيئ من ريكار ذريكور كربتاتا بهون" - دوسري طرف ہے کما گیا اور لائن پر چند کموں کے لئے ضاموشی طاری ہو گئی۔ " بهلوسر كيانب لائن پربين " معوزي دير بعد انجد على كي أواز سنانی دی ۔ " کیں " عمران نے جواب دیا۔ " جناب به لاكر ايك عفة بهلے بك كرايا گيا بـ سپينل لاكر _ یہ سپیٹل لاکر دارالحکومت میں واقع ہوئل رین ہو کے مینج جناب سمتھ کے نام سے بک ہوا ہے اور اہمی تک بک ب سے " دوسری " اب آب ایک بات غور سے من لیں یہ لاکر عکومت کے لئے ا تہائی اہمیت رکھا ہے اس لئے اسے چو بیس کھنٹے تک کے لئے کسی صورت بھی اوین مذکیا جائے '...... عمران نے کہا۔ " اس كے لئے جناب ہمیں تحريري حكم نامه چاہئے "...... امجد على نے جواب دیا۔

" ایس انکوائری پلیز رابطه قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز " سي سيك مين برائج ك مينجر كانسروو" عمران في تر ليج میں کماتو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور بچرٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا نمر ڈائل کر دیا۔ یس مینجر سی بنیک سن برائج رابط قائم ہوتے ی دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔ " اسستنك ذار يكر سنرل انتيلي جنس بيورو بول ربا بون"-عمران نے بخت اور قدرے تحکمانہ کیج میں کہا۔ " لیس سرحکم فرمائیے " ... ووسری طرف سے مؤد باند لیج میں کہا آپ کی برائج میں لاکر بھی دستیاب ہیں سیسہ عمران نے می باں ایک بہت بڑا سیکشن ہے لاکرز کا "..... مینجرنے جواب "اكي نمر نوت كيج اور بلكي كديد لاكر كس م نام بك ب-كب بك كراياً كليا ب اوراس وقت اس كى كميا بوزيش ب- معران " لاكرز سيكش ك انجارج امجد على سے ميں آپ كى بات كرا ويا ہوں ان کے پاس مکمل ریکار ڈہو تا ہے "..... مینجرنے کہا۔

" عمران بول رہا ہوں جوزف۔ جوانا کو ساتھ لے کر رہن بو ہوٹل جاؤادر اس کے مینجر سمتھ کو جہاں بھی وہ موجود ہو اموا کر کے ш رانا ہاؤس لے آؤ اور پر محجے وانش منول کے سپیشل فون پر اطلاح دو"۔عمران نے تحکمانہ لیجے میں کہا۔ * میں ماس " دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ن یہ بنیک لاکر کماں سے ور میان میں شکب بڑا مسس بلکی زیرو نے یو چھا تو عمران نے اے کھلونے کے اندرے ملنے والی چٹ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ * بڑا لمبا حکر حلایا ہے اس گوسنان نے بلک زیرو نے حرت بجرے لیج میں کہا۔ " بال وه انتهائي وابن آوي تحا اور است معلوم تحاكم يديرزه حکومت کے لئے انتہائی اہم ہو سکتا ہے اس سے تقییناً تمام کوریہ سردسزاور ایر بورٹ سردس کی چیکنگ کی جا سکتی ہے اس لئے اس نے یہ کام د کھایا۔ اگر وہ خود زندہ کار من پہنے جاتا تب بھی یا بھریہ پیک وہاں پہنے جا تا حب مجی وہ جب چاہتے سمتھ کے ذریعے یہ لاکر کھلوا کر پرزہ حاصل کر مکتے تھے عمران نے کما اور بلک زیرہ نے اشبات میں سرملا دیا۔

وہ بھی مل جائے گا۔ میں آپ کو زبانی اس لئے کہد رہا ہوں کہ اگر چو بیس گھنٹے کے اندر اے کسی طرح بھی اوین کر دیا گیا تو پھر آپ کی باقی عربیل کی سلاخوں کے پیچھے گزر جائے گی سس عمران نے انتہائی سخت لیج میں کہا اور کریڈل وباکر اس نے ثون آنے پر تنزی سے اسر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔ " بی اے ٹو سیکرٹری خارجہ " رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے بی آے کی آواز سنائی دی۔ ایکسٹو۔ سرسلطان سے بات کرائیں سست عمران نے مخصوص کیج میں کہا۔ میں سر دوسری طرف سے انتہائی مؤد بائد کھے میں کہا گیا۔ " بهلو جتاب میں سلطان بول رہا ہوں۔ حکم فرمائیے "...... جند لموں بعد سرسلطان کی انتہائی مؤد بانہ آواز سنائی دی-مر سلطان سي بينك مين برانج مين الك سيشل لاكر رين بو ہوال کے سیخر سمتھ کے نام سے ایک ہفتہ پہلے بک کرایا گیا ہے اس میں تقیینا کراس ڈیم مشیزی کا وہ اہم اور قیمتی پرزہ موجو دہو گا۔ فوری طور پر اس لاکر کو سرکاری سطح پر اوین کراکر اس میں سے وہ پرزه نکلوا کر وانش منزل جمجوا دیں۔ فوری کارروائی کریں ۔ عمران نے مخصوص کیج میں کما اور کریڈل دیا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر تنزی سے منر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ "رانا ہاوس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلی ہیلی علی عمران کالنگ سوپر فیاض۔ اوور ۔۔۔۔۔۔ بنن ان ہوتے ہی عمران کی آواز سائی دی تو سوپر فیاض کے احتیار انجمل پڑا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ کال عمران کی طرف سے ہو گی۔ عمران نے اسے بتایا کہ کسی نے اس کے گھر فون کر کے کہا ہے کہ اس کی لاش گھر بہتے رہی ہے اس نے اس کی بیوی پریشان سے تو سوپر

Ш

103

فیاض بچھ گیا کہ اس کی بیوی سلخ نے اسے فون کر کے کہا ہو گا اور عمران نے کسی نہ کسی طرح اس کی سرکاری فریکو نسی معلوم کر سے اسرکال کیا ہو گئی گئی استفادہ میں مشکل کر انداز کے ساتھ

اے کال کیا ہو گا۔ عمران نے اس سے مشن کی کامیابی کے بارے میں یو چھالیوں سور فیاض نے اے نال دیا۔

" باس عمران صاحب کو آپ کی سرکاری خفیه فریکونسی کا کیسے علم ہو گیا ہو گا"...... انسپٹر راشد نے حیرت تبرے لیج میں کہا۔ " وہ شیطان ہے۔ کیا شیطان ہے دنیا کی کوئی چواس سے چھی

نہیں رہ سکتی ہے سوپر فیاض نے ٹرانسمیر واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اب وہ انسپکٹر راشد کو کیا بتاتا کہ وہ اپنی دورت جس طرح چیپا چیپا کر رکھتا ہے لیکن عمران کو ایسے معلوم ہو جاتا ہے جینے وہ سامتے ساتھ رہا ہو۔ اس کمحے رستم خان کے کراہنے کی اواز سنائی وی تو سویر

فیاض اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "اب تہیں معلوم ہوارستم خان کہ تشدد کیے کہتے ہیں اوریہ تو ابھی ٹریلر تھا تکجے۔ اس کے خود ہی بک دد کہ سروار خان کہاں "اوہ اتن جلدی ہے ہوش ہو گیا۔ بڑا رستم بنا ٹھرتا ہے"۔ سوپر فیاض نے کری پر ہیٹھے ہوئے کہا۔ وہ رستم خان کے جمم پر مسلسل کوڑے برسابر ساکر اب بری طرح ہانپ رہاتھا۔ تھوڑی ویر بعد انسکٹر راشد کاآد می شمس کرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں پانی کا مجرا ہواا کیے حگہ تھا۔

 " كمال ب مرداد خان بتأة " انسكر راشد في مرد لي مي ال " ده-ده ديشان كالونى كى كونمى شرا محاره سو اليب سي ربها بـ الف خان کے نام سے ۔الف خان کے نام سے ۔ وہ ۔وہ " رسمتم خان اس طرح بول رہا تھا جسے لاشعوری طور پر اس کی زبان سے الفاظ پھسل کر باہر آ رہے ہوں اور اس کے ساتھ بی اس کا سر ڈھلک گیا تو انسیکر داشد نے ایک جھٹے سے انگلیاں باہر تکالس اور انہیں اس کے لباس سے صاف کر نا شروع کر دیا۔ " اس كا طليه معلوم كرو- مزيد تفصيل معلوم كرد- تم في باتف كيون والى ميخ ليا" سوير فياض في كمار "اس كا ذمن أواب خم مو حكاب باس اس طريق سي يهي خامي ب " انسكر راهد في جواب ديا تو سوير فياض ب اختيار الله كحزابواس " كراب كولى ماردو" سويرفياض في كما تو انسيكرراشد في جیب سے مشین بیشل نکالا اور دوسرے لمح تروتراہث کی آواز ہے کرہ كونخ انحاسه

ے سور فیاف نے ایک بار پر عصے سے چیخے ہوئے کا۔ - مجيم نبي معلوم - س كسى سردار خان كو نبي جانيا "-رسم خان نے نیم غشی کی حالت میں جواب دیا۔ " باس آب تشریف رکھیں میں اس سے معلوم کرتا ہوں"۔ انسیکٹر راشد نے کہا۔ و كس طرح معلوم كرو يح موير فياض في عصيل الج مين " مجھے مجرموں کی زبان کھلوانے کا ایک خصوصی طریقہ آتا ہے۔ اس کی ٹریٹنگ میں نے ملڑی انٹیلی جنس کے ایک کرنل سے باقاعدہ حاصل کی تھی انسپکر راشد نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ سے رسم خان کے بال پکر کر اس کا سراونیا کیا اور دوسرے باتھ کی انگلیاں اکرا کر اس نے اس کے دونوں تھنوں میں اس طرح ماری جسیے نبزے مارے جاتے ہیں اور بجر رستم خان کے طل سے بے اختیار کر بناک جن لکل گئے۔ انسکٹر راشد کی انگلیاں رسم خان کی ناک سے نگلے والے خون سے بجر گئیں۔ انسیکر راشد نے انگیوں کو مزید دبا کر مخصوص انداز میں مھمایا تو رستم خان کا زنجروں سے حکرا ہوا جسم اس بری طرح مجرکنے لگا صبیے تھلی یانی سے باہر الل کر بھو کتی ہے۔ اس کے ساتھ بی اس کے طق سے انتہائی کر بناک چیخس نگلنے لگیں۔اس کا چبرہ انتمائی بری طرح من ہو گیا تھا۔ آنکھیں ابل کر باہرآ گئی تھیں۔

Ш

k

5

گیا تو سردار خان اس بار محاور تا نہیں بلکہ حقیقتاً کرسی ہے اچھل مزا۔ "كيا-كياكم رب بو-يدكي مكن ب "..... مردار فان في ا تتائی تربیج میں کیا۔ * میں درست که ربا ہوں جناب۔ کھیے معلوم تھا کہ ماس رستم خان سپیشل یوائنٹ تحرثی ون پر موجود میں کیونکہ آپ نے جو ٹرانسمیٹر کال انہیں کی تھی اے وہیں سے افتد کیا گیا تھا۔ ہماری مشیزی نے چکک کر لیاتھا بھر ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں ایک ضروری ہدایت کے لئے میں نے دہاں فون کال کی لیکن کسی نے کال النذ ، ک تو میں نے ٹرائسمیر کال کی لیکن ٹرائسمیر کال بھی افتد مد کی گئ تو میں نے سپیٹل یوائنٹ تحرفی جو اس یوائنٹ کے قریب تر تھا اس کے انجارج باسط خان کو کال کر کے ہدایت کی کہ وہ سپیشل ہوا تنث تحرفی ون پر جا کر صورت حال کو چھک کر کے مجھے رپورٹ دے۔ ابھی اس کی ربورث آئی ہے کہ وہاں ٹارچنگ روم میں یاس رسم خان کی لاش زنجیروں میں حکری ہوئی موجود ہے اور وہاں کے دونوں آدی مجی ہلاک ہو می ہیں اور باس رستم خان کی لاش کی حالت بتا ری ہے کہ وہاں ان پر انتائی ہولناک تشدد کیا گیا ہے۔ ان کا بورا جسم شدید زخی ہے اور وہاں ایک خون آلود خاردار کوڑا بھی موجود ہے۔ولیے باس کو تشدد کے بعد گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اس پر میں نے باسط خان کو کما کہ وہ سیشل یواننٹ کی آٹوینک ریکارڈنگ چیک کرے۔اس نے یہ ریکارڈنگ چیک کی ہے اس سے

سردار خان اپنے مخصوص کمرے میں موجود تھا کہ پاس بڑے ہوئے فون کی مھنٹی بج اٹھی تو سردار خان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا ایا۔

" کیں۔ سردار خان بول رہا ہوں"...... سردار خان نے تیز اور تحکمانہ کیج میں کہا۔

" بدر خان بول رہا ہوں بڑے خان "...... دوسری طرف ہے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو سردار خان ہے افتتیار چونک پڑا کیونکہ بدر خان ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا۔ اس کی اس طرح کال کا مطلب کوئی خاص بات می ہو سکتی تھی۔

" کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے "...... سردار خان نے تیز لیج وہ محالہ

" باس رستم خان بلاک ہو میکے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا

وعده مسسس سردار نفان نے کہا۔ " اليها بي بو گا-آپ ب قرريس " بدرخان نے جواب ديا-" او کے جیسے بی یہ لوگ ختم ہوں تم نے مجھے رپورٹ دین ہے "۔ سردار خان نے کہا اور اس کے سابقہ ہی اس نے فون کا رسیور ر کھا اور ساتھ بڑے ہوئے انٹرکام کارسیور اٹھا کر اس نے وو مسر یریس کر دیئے۔ " يس چىف "...... ايك مؤد بانەسى مرداند آواز سنائى دى س * سنو کچھ سرکاری لوگ مرے خلاف کام کرنے کے لئے عبال کو تھی پر آ رہے ہیں ان کی تعداد پانچ یا چھ ہے۔ اگریہ لوگ عبان بہنچیں تو انہیں فوری طور پر ہلاک کر کے ان کی لاشیں برتی بھٹی میں ڈلوا رینا اور بیہ بھی من لو کہ اب جب تک میں خود مزید ہدایت نہ دوں بچھ سے کسی کی کوئی ملاقات نہیں ہو گی اور نہ میں مہاں موجود ہوں۔ بھے گئے ہو اسس مردار خان نے تر لیج میں کبا۔ " كيل جيف" ووسرى طرف سے كما كيا اور سروار خان ف الك طويل سانس لينة ہوئے رسيور ركھ وبار " رستم خان کی موت مرے لئے بہت برا و هیک ہے۔ ویری بیا۔ سارا بزنس اب نے سرے سے ترتیب رینا ہو گا سردار خان نے بربراتے ہوئے کہا اور پر جند کھے خاموش بیضے کے بعد اس نے ایک بار بجر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے منر پریس کرنے شروع کر

پتہ جا ہے کہ انہیں بلاک کرنے والوں نے ان سے آپ کے بارے س پوچ کچ کی ہے اور سب سے آخری ریکارڈنگ کے مطابق انبوں نے آپ کا اصل نام اور آپ کی کوشی کا شرباً یا ہے" بدر خان نے تفعیل باتے ہوئے کہا۔ " اوه ـ ويرى بيد ـ چر اب وه لوگ كمان بين "..... سردار خان وہاں باس رسم فان کی جیب بھی موجود نہیں تھی۔اس سے میں مجھ گیا کہ وہ لوگ اس جیب میں دہاں سے نکے ہوں گے۔ بتانير مين في آب كو كال كرف سے سط كاشان مين اپنے تام آدمیوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ یہ جیب جہاں بھی دیکھیں اس کو ہے کر دیں اور اس کے اندر موجود افراد کو گولیوں سے اڑا دیں۔ ولیے یہ لوگ برطال آپ کی کوشی بری آئیں گے۔ میں نے آپ ک کو تھی کے باہر عصوصی تگرانی کا حکم بھی دے دیا ہے بدر حال · ٹھری ہے اگر اس کے باوجود وہ لوگ عباں پہنچ تو بحران ک لاشیں می کس کو نہیں ملیں گی سردار خان نے انتائی عصلے "آب تک پہنچنے سے وسلے ی وہ ختم ہو جائیں گے برے خان"-بدر خان نے جواب دیا۔ اگر ایدا ہواتو بر محوکہ رسم خان ک جگہ تم لے لو مے یہ مرا

С t у . " منى مون بوئل "..... رابط قائم بوت بى ايك نسوانى آواز سنائى دى-

" سردار خان بول رہا ہوں۔ راحیل سے بات کراؤ"...... سردار خان نے سرد کیج میں کہا۔

" یس سرد یس سرد دوسری طرف سے انتہائی بو محلائے ہوئے لیج میں کہاگیا۔

" ہملی بڑے خان ۔ میں راحیل بول زہا ہوں "...... چند کموں بعد ایک امتیائی مؤویانہ آواز سنائی دی۔

" راحیل رستم خان کو ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب رستم خان کی بھگہ ہوٹل کے انچارج تم ہو گے۔ تنام سٹاکس وغیرہ کو کیمو فلاج کر دو۔الیک سرکاری ٹیم ہمارے خلاف کام کر رہی ہے اس کے خاتمہ تک یہ بنگا کی انتظام کرنا پڑ رہا ہے جب یہ ٹیم ہلاک ہو جائے گی تو میں خود تمہیں مزید ہدایات دوں گا"...... سردار خان نے کہا۔
" میں چدیف "..... دوسری طرف ہے کہا گیا اور سردار خان نے بخیر مزید کچے کے رسیور رکھ دیا۔اب اے بدر نمان کی طرف ہے کال

عمران مشین کایرزہ انھائے اے عور سے دیکھ رہا تھا۔ یہ ایک باکس نمایرزہ تھا جس کی ساخت انتہائی بچیدہ ی تھی۔ سرسلطان نے اس کی کال کے بعد ہنگامی بنیادوں پر کام کیا تھا اور سٹی بنیک ک لاكر سے يہ پرزہ نكلواكر انبوں نے دانش منزل بھجوا ديا تھا۔ ادھ جوزف کی کال بھی آگئ تھی کہ رین ہو ہوٹل کے مینجر سمتھ کو اعوا کر کے را نا ہاوس لا یا جا حیکا ہے۔جو زف نے بتا یا تھا کہ اس اعوا کے لئے وہاں خاصا بڑا ہنگامہ ہوا ہے اور چھ آدمی ہلاک ہو گئے ہیں لیکن ببرحال وہ اس پنجر سمتھ کو محمح حالت میں اعوا کر کے لے آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور عمران نے اسے وہیں رکھنے کا حکم دے دیا تھا۔ اے اس پرزے میں زیادہ ولچسی تھی اور وہ چکی کرنا چاہما تھا کہ یہ کس ٹائپ کا پرزہ ہے جس کا متبادل یماں کے سائنس دان جیار نہیں كر يكت تھے اور مذي كار من حكومت مرف يد برزه سلائي كرنے ك W W

o k s

i e t

. C جائيداد اتى ب كى مراكراراالدى فلس سى بوجاتاب سرردور ن مسكرات بوف ليح من جواب دية بوك كمار

اوہ لیکن آپ کی آبائی جائیداد تو آپ کے بچا کے قبیضے میں ب اور سنا ہے کہ دو آپ کو اس سے کچہ بھی نہیں دیتے ہے۔ عمران نے جان بوجھ کر لیج میں جمرت پیدا کرتے ہوئے کہا حالانکہ اسے سرداور کی آبائی جائیدادکے بارے میں تنام تفصیلات کا بخلی علم تھا۔

چھا کو میں نے خود تام جائیداد کا نگران بنار کھا ہے۔وہ انتہائی بااصول اور وضع دار ہیں۔ ان کی اپی جائیداد بھی بے صد وسیع و

عریض ہے۔ میں چونکہ سائنسی ریسرج میں مصروف رہنا ہوں اس لئے مرے پاس اتنا وقت نہیں ہو سکتا کہ میں جائیداد کے انتظامات کر سکوں البتہ اس سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ باقاعد گی ہے مرے

بینک اکاؤنٹ میں جمع کراتے رہتے ہیں اس نے جہادی یہ بات غلط بے کر مجانے میں جمع کراتے رہتے ہیں اس نے خوار کے بات میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ی کور تو آپ کا بینک بیلنس برا بحربور بو گار آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں۔ میں خواہ مخواہ لو گوں کی نعتیں کر تا رہتا ہوں جبکہ دولت کی گنگا تو گھر میں بی بہر رہی ہے "...... عمران نے بڑے اشتیاق امیر

مرا ہیں بلنس اس قدر نسی ب جنتا تم بھے رہے ہو میں بنانا تو نہیں چاہتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم ہابتہ دعو کر پیچے برجاؤ ا تیار تھی۔ وہ بعد لمجے اے ویکھ آرہا مجر اس نے اے میر پر رکھا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نسر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی اداز سنائی دی۔ عمران کے پاس چونکہ ان کا براہ راست خصوصی فون نمبر تھااس سئے اس کی براہ راست سرداور سے بات ہو جایا کرتی تھی۔ " حقیر فقیر۔ بے تقصیر"..... عمران کی زبان رداں ہو گئ۔

یں بی ۔ مجھے معلوم ہے اس سے ہر باری القاب دوہرانے کی ضووت نہیں ہے۔ باؤ کیا مسلد ہے سرداور نے اے

صرورت ہیں ہے۔ بہاد کیا مسلہ ہے مردادر سے اس درمیان سے ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔

" سنا ہے آپ کی شخواہ بڑھا دی گئی ہے " عمران نے کہا۔ " شخواہ بڑھا دی گئی ہے کیا مطلب۔ میں کچھا نہیں تہماری - " میران سے کھی معتقد جست تھا

بات "- سرداور کے لیج میں خلیقی حمرت تھی۔ " تنواہ کا مطلب ہو تا ہے وہ معاوضہ جو حکومت اپنے ملاز مین کو

ہر ماہ ان کی کارکردگی کے موض انہیں دیت ہے تاکہ وہ زندگی عیش و عشرت سے گزار سکیں "...... عمران نے تتخواہ کا مطلب بتاتے ہوئے کہا۔

واہ کیا خوبصورت نفظ ہولے ہیں تاکہ طازم عیش و عشرت سے زندگی بسر کر سکیں۔ بہت خوب۔ بہرحال جہاری اطلاع کے لئے عرف عرض ہے کہ میں حکومت سے تخواہ صرف ٹوکن کے طور پر ایک روپید لیساہوں تاکہ میری سرکاری حیثیت قائم رہے۔ باتی میری آبائی S O C i e ہوئے کہا۔

" لین آپ تو کہ رہ ہے ہیں کہ آپ کا جیک اکاؤنٹ خالی رہ با

ہیں گران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں چہا کو کہ کر کچھ نہ کچھ اشظام کر ہی لوں گا۔ اب تمہیں تو

" اوہ ہے حد شکریہ آپ جیسے کی اور فیائس اوی سہ تبح ہیں

" اوہ ہے حد شکریہ آپ جیسے کی اور فیائس اوی سہ تبح ہیں

میں تمی ہاؤں تو اب انکار کر ویں اور میں شرمندہ ہو باوں ۔

عران نے کہا۔

" تم نے کروڈوں روپ تو نہیں مائٹ زیادہ ہے ایادہ ویں بارہ

" تم نے کروڈوں روپ تو نہیں مائٹ زیادہ ہے ایادہ ویں بارہ

ا کھ روپے ہی ذیبانڈ کروگ کوئی بات نبیں جانبداد کا کچہ حسہ فروخت کیاجا سکتا ہے ایس سرواور نے کہا۔ کروفت کیاجا سکتا ہے ایس اور نبین سرواور نے کہا۔

مروژوں لا کھوں۔ اوہ نہیں سرداور۔ یہ تو جی معموں رقم ہے۔ اتنی رقم تو جتاب آغا سلیمان پاشا ہر ماہ فلاجی اداروں میں جس کرا دیا کرتا ہے تنہ میں عمران نے اس بار سخبیدہ سلیم میں کہا۔

" كياسكيا كيد رب ،و - لاكون كروزون برباه فلاى ادارون مين بجمع كرات بو اور بجر ، وقم بانك رب بود كيا مظلب" مرواور في حرب اور خص ب مل جل سي مين كبار

یے ہیں۔ کیا کروں مجوری ہے۔ میں نے ذیری سے رقم مانگی تو انہوں نے اٹھار کر ویا۔ امان بی سے اتن محاری رقم مانگ نہیں سکتا گے اس لئے بہا ویہا ہوں کہ میری آمدنی سے پاکسیٹیا کے ان طالب علموں کو بھاری و عائف دینے جاتے ہیں جو سائنس میں انتہائی ذہین ہوتے ہیں اس لئے کس گزارا بہرطال ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

پیلیں میرا نام بھی اس ایٹ میں نکو کس ۔ آپ نے بھاری وظائف کا کہد کر تھے ولی مسرت بخشی ہے۔ میں بھی بہرطال سائنس وظائف کا کہد کر تھے ولی مسرت بخشی ہے۔ میں بھی بہرطال مظاش تو کا طالب علم ہوں اور جلو ہوشیار نے ہی بہرطال مظلس اور قلاش تو ہوں ۔ عمران بھلا کہاں آسائی سے باز آنے والا تھا۔

تم اصل بات کرور یہ تم نے کس حکر میں ذال دیا ہے تھے۔ بہرحال جمہارا نام اس اسٹ میں شامل نہیں ہو سکتا دو یہ تھے باتی طالب علموں کے وظائف بند کرنے پڑجائیں گے اور میں الیا نہیں پاہتا :..... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسل بات تو یہی تھی سردادر۔ تھیے معلوم ہوا تھا کہ حکومت نے سائنسی ترقی کے لئے تنام سرکاری سائنس دانوں کی تخواہوں میں خطر انسافہ کر دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ طید اسل تخواہ نہ ہی انسافہ ہی۔ اس سے بہرحال گر ارا تو ہو جائے گا لیکن اب کیا کہوں آپ بہرحال سرکاری سرمیں بہرحال کی نہ کچہ دائ تو ہوتا ہی ہوگا ہیں۔ عمران نے کہا تو سردادر ب اضیار قبقہ مارکر

. تو حميس رقم چاہئے - بولو کتنی چاہئے "...... سرداور نے ہستے

پیے کم ہیں۔ اب آپ خود بتائیں کہ یہ میری عرت کا سوال ہے یا نہیں " عران نے دو دینے دالے لیج میں کہا۔
" اوکے مجوا دوں گا گیارہ روپ گیارہ پیے۔ بس اب تم خوش ہو۔ اب مجھ کام کرنے دو۔ خدا حافظ " ... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ شتم ہو گیا تو عمران نے مسکرات ہوئے کریل اور اب دبایا اور تجر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ذائل کرنے شروع کر یال دینے دبارہ نمبر ذائل کرنے شروع کر عمل دینے ۔ بلک زیرہ ناموش بیٹھا بس مسکرا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران یہ باتیں اپنی بوریت دور کرنے کے لئے کر تا رہنا ہے اور جو نک

W

W

0

k

اس نے مشیزی کے اس پرزے کی لیبارٹری میں کافی ویر بک چیکنگ کی ہے اس نے ذہنی طور پر ہو جانے والی بوریت دو اب اس انداز میں دور کر رہا ہے۔

م داور پول رہا ہوں "...... رابطہ 6 ثم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

علی عمران ۱ بم ایس سددی ایس می (اکسن) بربان خود بلکه بدبان خود بول ربابون "..... عمران نے کہا۔

کہ تو دیا ہے کہ مجوادوں گا گیارہ روپے گیارہ ہیے نجر کیوں کال کی ہے دوسری طرف سے سرداور نے کہا۔

وہ ۔ وہ دراصل مرا وقار شدید نظرے میں ہے اس سے میں اپنا وقار جلد از جلد بحال کر ناچاہتا ہوں اور آپ سائنس دان ہیں۔ایسا شہر ہو کہ میں عباں بیٹھا سو کھتا رہوں اور آپ کئی سائنس تجرب میں ور نا انہیں حساب وینا پڑتا اور آپ تو جائے ہیں کہ نوجوانوں ک ایے حساب ہوتے ہیں جو بزرگوں کو بتائے بھی نہیں جا سکتے۔ سرسلطان سے بات کی تو انہوں نے بھی صاف انکار کر دیا مران نے بڑے پریشان سے لیج میں کبا۔

اچھا طو خصک ہے تم بناؤ تو ہی۔ شاید میں کچھ کر اوں م

" گیارہ روپے گیارہ پسیے جائئیں "...... عمران نے ایسے لیج میں کہا جیے کوئی بہت بڑی رقم بتارہا ہو۔

" گیارہ روپ گیارہ چیے۔ کیا مطلب اب یہ مذاق کرنے کے کے علی میں ہی رہ گیاہوں " اس بار سرداور نے واقعی انتہائی غصیلے لیج میں کہا۔

میں مذاق نہیں کر رہاسرداور۔میرے لئے عرت کا مسئلہ ہے ۔۔ عمران نے جواب دیا۔

کیا مطلب گیارہ روپ گیارہ پسیے تمہاری عرت کا مسئد کسیے بن گیام کیا تم مجھے احق تجھتے ہو میں سرداور کا غصہ برحما جارہا تعا۔

وہ وہ وراصل میں عبال کے ایک ہوئل میں چائے بینا چاہتا ہوں۔ سنا ہے اس ہوٹل میں چائے بینے ہے اوی کا وقار بڑھ جاتا ہے اور وہاں چائے کا کب آٹھ مواسی روپ میں ملتا ہے۔ ساتھ نب بھی دین پڑتی ہے اور میرے پاس رقم تو ہے لیکن بس گیارہ روپ گیارہ

" ٹھیک ہے تم آ جاؤیا بچریہ پرزہ بجوا دو۔ حبداراکام ہو جائے گا"..... سرداور نے کہااور اس بے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیاتو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ " تو اب آپ دہاں خو د جائیں گے" بلکی زیرونے کہا۔ " نہیں تم جاکریہ پرزہ لیبارٹری گیٹ پر بہنچا دینا میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں" عمران نے ابھ کر کھڑے ہوئے ہوئے کھا اور بلک

زیرونے اثبات میں سربلا دیا۔

معروف ہو کر بھول جائیں اس نے آگر آپ اجازت ویں تو میں خود حاضر ہو جاؤں آپ کے پاس مسسد عمران نے بڑے سم ہوئے لیج میں کہا صبے سرداور کی تارانسگی وہ ہرداشت نہ کر سکتا ہو۔

" ہونہد ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ تم مرے پاس اناچاہتے ہو لیکن وجد۔ کیا کوئی ایسا سائنسی پراہم ہے جس کے بارے میں فون پر بات نہیں کرنا چاہتے ".... سرداور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

گراس ڈیم کے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہوں گے ۔ عمران مکمانہ

"ہاں کیوں۔ کیا ہوا اے " سرداور نے چونک کر ہو تھا۔

اس کی مشیزی کا ایک اہم پرزہ چوری کر لیا گیا تھا۔ تھے معلوم
ہوا تھا کہ حکومت کارس صرف یے پرزہ دینے کے لئے تیار نہیں ہے
اور مشیزی اس قدر قیمتی ہے کہ پاکشیا کو کسی عالمی اوارے ہے
قرضہ لے کر اے منگوانا پڑا تھا اس نے دوبارہ حکومت اے منگوا
نہیں سکتی تھی۔ چیف نے بھاگ دوڑ کر کے یہ پرزہ مجرموں ہے براہ
کر لیا ہے لیکن ساتھ ہی ہے حکم بھی دے دیا ہے کہ اس پرزے کی
سائنسی تحقیقات کر کے اس جسیا دوسرا پرزہ مقائی طور پر تیار کیا
جائے۔ اب میں تو طالب علم ہوں اس لئے میں نے موجا کہ آپ سے
دابطہ کیا جائے آگر اگر یہ پرزہ دوبارہ چوری ہوجائے تو کم از کم اس کا
متبادل تو موجود ہو " عمران نے آخرکار اصل بات بتا دی۔
متبادل تو موجود ہو " عمران نے آخرکار اصل بات بتا دی۔

اس كوشمى ير ريد كرنا مو كاسبرهال بيه سردار خان جس كوتمي مين رباً ب اس کی حفاظت کے تقینی طور پر استقامات کے گئے ہوں گے · انسکٹرراشد نے کیا۔ " وہ تو ٹھکی ہے لین ہم رہائش گاہ تک جائیں گے کیے۔ ہو عكا ب كد فيكسى درائوران ك أدمى بون بر عور فياس ہاں ہم علیحدہ علیحدہ بسوں پر سفر کر کے وہاں کہنے سکتے ہیں '.... انسکٹر راشد نے کہا۔ " كيا مطلب - تو كيا اب سنرل انشلي جنس بيورو كاسر نثنة نك بس میں سفر کرے گا۔ یہ کیے ممکن بے مور فیاض نے ا تتائی عصلے لیج میں کہا۔ " جيے آپ حكم ويل بهرمال ميں نے تو جو بات دس سي آئي ہے آب کو بہاوی ہے " انسپکر راشد نے کہا۔ " مُصِيك ہے۔ تم سب بسوں میں آؤ کے جبکہ میں فیکسی میں دہاں بہنچوں گا" مو پر فیاض نے فیصلہ دیتے ہوئے کہا۔ " اور اگر باس وه نیکسی ڈرائیور مجرموں کا آد فی ہوا تب"۔ انسپکڑ " تو كيا بهوا سي اس كى كردن مروز دوں كا من محج كيا تجميع ہو اسس سوپر فیاص نے جواب دیا۔ "اوك جيے آپ كى مرضى باس" انسكر راشد نے كما اور يم

"باس ہمیں یہ جیپ شبر جا کر چھوڑنی پڑے گی جیپ کی فرائیونگ سیٹ پر معجود انسکر راشد نے سائیڈ سیٹ پر بیٹے ہوئے سور فیاض ہے کہاتو سور فیاض ہو کک بڑا۔

دہ کیوں ، سور فیاض نے جو تک کر پو چھا۔

"باس یہ رسم خان کی جیپ ہے اس سے اے سب ہجائے ہوں گے اور صیے ہی ان لوگوں نے ہمیں اس جیپ میں دیکھ لیا وہ تجھ بائی گے اور صیے ہی ان لوگوں نے ہمیں اس جیپ میں دیکھ لیا وہ تجھ انس کے کہ کیا ہوا ہے اس سے دہ ہم پر تملہ بھی کر سکتے ہیں ۔

انسکر راشد نے جواب ویا۔

"تو کی ہم اس کالونی تک کیے ہمین گے۔ کیا تیسی پر سوبر فیاض نے کہا۔

فیاض نے کہا۔

باس ہمیں جملے این رہائش گاہ پر جانا ہو گا۔ دہاں سیک اپ تیاس میں میک اپ

تبدیل کرنا ہو گا. نباس تبدیل کرنے ہوں گے اور بھراسلحہ لے کر

گر مع میں بینحا ہوا ہے۔ اوپر جھاڑیاں ہی جھاڑیاں نظرا رہی تھیں۔ مویر فیاض کے منہ سے ہلکی می کراہ نکل گی تھی۔ اس نے اور کر كوا ہونا چاہا تو اسے محسوس ہوا جيسے اس كے ذہن ميں خوفناك د هماکے ہو رہے ہوں۔ وہ بے اختیار لز کھزا کر دوبارہ گڑھے میں گر گیا اور ایک بار بچراس کا ذہن تاریک کنویں میں ذوبتا حلا گیا اور پیر نجانے کب اور کس طرح ایک بار پر اسے ہوش آگیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں لیکن دوسرے کمجے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اے کچے نظر نہ آ رہا تھا۔ ہر طرف تاریکی بی تاریکی تھی البتہ اب اس کے جسم میں وہ پہلے والے ورد کی ہریں موجود نہ تھیں اور دہن میں بھی پہلے کی طرح خوفتاک دھماکے نہ ہو رہے تھے۔ سوپر فیاض آہستہ آہستہ اٹھا اور پھر تھوڑا سالڑ کھڑانے کے باوجو دوہ اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔اب اے اند صرے میں کچے کچے نظر آنے لگ گیا تھا اس لئے وہ مجھ گیا تھا کہ وہ اندھا نہیں ہوا بلکہ رات پڑ گئی ہے حالانکہ اے یاد تھا کہ جب وہ جیپ میں سوار تھا تو اِس وقت دوبہر تھی۔اس کا مطلب ہے کہ وہ دو پہرے رات تک اس کر مے س ب ہوشی کے عالم میں بڑا رہا ہے۔اس نے جھاڑیاں پکڑ کر اس گرے كره ع بابرآنى كوشش شردع كردى اور بجركانى سخت قىم كى جدوجہد کے بعد آخرکار وہ باہر مکل آنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اس نے ویکھا کہ وہ سڑک کے قریب ہی موجو د تھا لیکن سڑک خالی تھی۔ وہ آہستہ اہستہ چلتا ہوا سڑک پرآگیا لیکن وہاں نے ہی کوئی جیپ تمی

m

تموزی دیر بعد جیپ شہر میں داخل ہو کر آگے برصنے لگی لیکن اجمی جیب تموزای آگے برحی تھی کہ اچانک ایک کار ان کے عقب ت انتمائی تیز رفتاری سے دورتی ہوئی ان کے قریب آئی اور اس ک سابق ہی کوئی چیز ان کی بیپ کے اندر آگری اور خوفناک وحماکہ ہوا۔ اس کے ساتھ ی مور فیاض کو یوں محوس ہوا جیے اس ک ذبن کو کس نے گھومتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندہ دیا ہو۔اس ک منہ سے چنج می نکلی اور پھراس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ آخری احساس جو اس کے ذمن میں مرتسم ہوا تھا وہ اس خوفناک وهما کے کا تھا۔ پھر جس طرح تاریکی میں روشنی کا نقطہ ایمانک تمودار ہوتا ہے اس طرح اس کے ذمن میں بھی ایک نقطہ سا پیدا ہوا اور بچر یہ نقطہ تیزی سے چھیلٹا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں اور درد کی تیز ہریں سی اسے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں ۔ یوری طرح شعور میں آنے سے چہلے ہی اس کے ذہن میں ب ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کس فلم کی طرح گھوم گیا جبکہ ایک تر رفتار کار عقب سے ان کی جیب کے قریب آئی تھی۔ پچر ایک دهماکه ہوا ادر موپر فیانس کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی نے گومتے ہوئے یتکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو اور پھروہ بے ہوش ہو كيا البته ب بوش بوتے وقت اس كے ذمن ميں كسى خوفناك دهماکے کا احساس موجود تھا۔ اس کے ساتھ بی اسے یوری طرن بوش آگیا۔ پروہ اوٹر کر بیٹھ گیا۔اس نے دیکھا کہ وہ ایک گہرے

شربهناؤ مو يرفياض في رعب دار ليج مي كمار "اده ساده بیخیں آپ تو بہت بڑے افسر ہیں سادہ تو دہ جیپ آپ ک تباہ ہوئی تھی لیکن آپ کہاں رہ گئے تھے اس میں سے تو یا چ لاشیں ملی تھیں۔ بیب ال گئ تھی اور بچراے آگ لگ گئ تھی۔ میں اپنے باس کو چھوڑنے اس کے گاؤں جارہا تھا اس وقت سال یولیس ی یولیس تھی : . . . ذرائیور نے سوپر فیاض کے سائیڈ سیٹ پر بیضتے ی کما تو موپر فیاض نے با اختیار ایک طویل سانس سیا۔ اے معلوم ہو گیا تھا کہ انسپکر راشد اور اس کے چاروں ساتھی ہلاک ہو گئے تھے اور اب اے یہ بات بھی تیجی آگئ تھی کہ وہ کس طرح کج كيا تها كيونكه ده سائيد سيث پريينها بواتها ادر سائيد كهلي بوئي تهي اس لئے جیسے ی جیب الی وہ اس میں سے نکل کر لا کوراتا ہوا اس گڑھے میں جا گرا۔ اس گڑھے کے اوپر گھی چھاڑیاں تھیں اس لئے کی نے اسے جمک یہ کیا اور ہو سمتا ہے کہ ان کا خیال ہو کہ جیپ میں یان کی اولی تھے اور وہ سب ہلاک ہوگئے تھے اس نے کس نے تلاش کرنے کی کو شش می نہ کی تھی۔ آپ نے بتایا نہیں جناب کہ آپ کیے وکی گئے اور کمال دے ۔

ذرائیور نے کہا۔ ماموش رہو یہ سرکاری معاملہ ہے۔ تم تھے سرکت کالونی مہنیا دو ۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے قدرے عصیلے لیج میں کہا تو ڈرائیور نے اعجات میں سربلا دیااور نجر سرکت کالونی کے آغاز میں ہی سوپر فیاض اور نه بی کوئی آدمی سرک تقریباً خالی تمی وہاں کوئی ٹریفک بھی نہ " يد انسيكر داشد اوراس كے ساتھى كباس طيكے ـ انبوں نے تجے للش كرنے كى كوشش كيوں نہيں كا السنس اللہ سور فيانس نے عصلے لیج میں کہا اور بحر پیول ی دہ آگے برصے نگا۔ کو اس کے جمم میں جگہ جگہ دروہو رہا تھا لیکن ببرحال بے دروقابل برداشت تھا۔ البته اے اس بات کی خوشی تھی کہ اس کے جم میں کوئی فر عجر نہیں ہوا۔ اس کا نباس البتہ کافی حد تک خراب ہو جیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اب بہاں وران اور سنسان سڑک پر باس کا کچے نہیں کر سکتا تما اس لئے وہ آہت آہت چلتا ہوا آگے برصاً حلا گیا اور پھر کھے دور جانے کے بعد اے اپنے عقب سے کسی کار کی میڈ لائٹ کی روشن و کھائی وی تو وہ تنزی سے سڑک کے درمیان س آگا اور اس نے۔ ودنوں بات اٹھا کر اس طرح ابرانے شروع کر دیے جیسے کار کو ہر قیمت پر رو کناچاب او اور کار کی رفتار کم ہو ناشروع ہو گئ اور تھوڑی دیر بعد کاراس کے قریب آکر رک گئے۔

۔ کون ہو تم "..... کار میں موجو داکیلے ڈرائیور نے سر کھڑی ہے باہر تکال کر انتہائی حرت بمرے لیج میں کما۔

میں سنرل انٹیلی منس یوروکاس ننٹونٹ ہوں تھی۔ تیزے بلت کرو۔ اس وقت میں ایک سرکاری مشن پر ہوں مجرموں نے ہماری جیپ تباہ کر دی ہے اس لئے میری یہ حالت ہو رہی ہے۔ تجم W

0

تو وہ چونک پڑا۔ ظاہر ہے یہ کارروائی مجرموں نے کی تھی اور پھر لازیاً جیب اڑنے کے بعد انہوں نے چیکنگ کی ہوگی اگر انہوں نے سوپر فیاض کو تلاش نہیں کیا تو اس کا مطلب تھا کہ انہیں یہ معلوم ی نہیں تھا کہ موپر فیاض زندہ نے گیا ہے اس لحاظ سے وہ ای جگہ مطمئن ہو بچے ہوں گے کہ موپر فیاض حمیت سب ہلاک ہو بی ہوں گے اور صح کو جب اخبارات میں یہ سب کچھ چھپے گا تو لاممالہ دارا لحكومت سے انٹیلی جنس کے لوگ وہاں پہنے جائیں گے اور ایک یار تجر مجرم چھپ جائیں گے۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اہمی اس سردار خان کی دہائش گاہ پر پہنے کر اس کا خاتمہ کر دے ماکہ صو جب انٹیلی جنس کا وفد یا بڑے صاحب سبال پہنچیں تو وہ انہیں فخ سے بناسکے کہ اس نے بڑے مجرم کو ہلاک کر دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک اور خیال آگیا کہ اگر اس نے سردار خان کوہلاک کر دیا تو اس کا یہ سارا گینگ بائق نہ آسکے گا جید اگر اس سردار خان کو زندہ کر فقار کر لیاجائے تو پھر اس کا پورا گینگ اور اس کا ہیڈ کوارٹر سب کچھ سلمنے اُ سکتا ہے۔ پہنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اہمی جاکر اس سردار خان کو بے ہوش کر کے وہاں سے نکال كرسال لے آئے گاريہ فيصله كرتے ي وہ اٹھا اور ايك كرے كى طرف بڑھ گیا جہاں انہوں نے جدید ترین اسلحہ رکھا ہوا تھا۔اس نے الماري ميں سے ب موش كر دين والى كيس فائر كرنے والا اكب پٹل اور اس کا میگزین اٹھایا اور ساتھ ی اس نے ایک مشین پسٹل

نے کار رکوائی اور نیچے اتر گیا۔ وہ اس ڈرائیور کو اپنی رہائش گاہ تک نه لے جانا جاہتا تھا اور جب کار واپس مر کر حلی مکی تو وہ پیدل جلتا ہوا اسی رہائش گاہ پر پہنچا۔ وہاں نسروں والا تالا نگا ہوا تھا۔ اے نسم معلوم تھے۔ اس نے تالا کھولا اور بھر چھوٹے پھاٹک کو دھکیل کر وو اندر واخل ہوا اور اس نے پھاٹک بند کیا اور اندرونی کرے میں پہنچ كروه اكي كرى يركر ساكيا-وه دل يي ول مين اين جان في جانے بر خدا کا شکر ادا کر رہاتھا۔ کافی دیر تک اس طرح پڑے رہنے ک بعد وہ اٹھا اور ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں نباس موجو دتھے۔اس نے ایک باس منتخب کیا اور اسے لے کر وہ باتھ روم طلا گیا۔ نہانے اور نماس تبدیل کر کینے کے بعد اس کی خستہ حالت خاصی حد تک بدل کئ تھی۔ اس نے سب سے پہلے کن میں جاکر بند خوراک ک وب نكالے، دوره كى بوتل نكالى اور الكِيْرَك كيتلى ميں يانى ذال كر اس نے اس کا بٹن ان کرویا تاکہ کھانا کھانے کے بعد چائے فی سکے۔ مچر کھانا کھالینے اور چائے ٹی لینے کے بعد وہ یوری طرح تازہ دم ہو جیکا تھا۔ ایک بارتو اے خیال آیا کہ وہ یساں سے عمران کے فلیٹ پر فون کر کے اے سہاں بلالے لیکن مچراس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اس طرح عمران اس کا باقی ساری عمر مذاق ازاماً رہما۔ رات ک وقت قاہر ہے آفس بند تمااور وہ آفس سے بھی کسی کو نہ بلا سكتا تما اس لئے اس نے سوچا کہ وہ باتی رات اطمینان سے سو کر گزار دے صح کو ویکھا جائے گالیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا

کی رہائش بتائی تھی۔

اور اسی طرح کا دوسرا سامان اثھایا اور انہیں جیبوں میں ڈال کر وہ اس طرف آگیا جهاں گراج میں امجی تک ایک کار موجود تھی اور چند لموں بعد اس نے کار سارٹ کی اسے گراج سے تکالا اور پھاٹک کے قریب لا کر روکا اور پھر نیچ اتر کر اس نے بھائک کھولا اور کار میں دوبارہ بیٹھ کر اس نے کار کو باہر نگال کر روکا اور پھر نیچے اتر کر اس نے پھاٹک ویسے بی بند کر دیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار کا رخ وبیشان کالونی کی طرف موڑ ویا جہاں رستم خان نے سردار خان

ادصر عمر آدمی موجود تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لہاس تھا اور پیرے مبرے سے بھی وہ خاصاخوشحال آدمی نظر آ رہا تھا۔اس کے ہر یر موجو د گومز بتارہاتھا کہ اے ضرب نگا کریے ہوش کیا گیا ہے۔ " اے ہوش میں لے آؤ" عمران نے بوزف سے کما اور جوزف نے آگے بڑھ کراس کامنہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اس کے جمم میں حرکت کے تاثرات مخودار ہونے لگ گئے تو جوزف نے ہائقے ہٹا مااور پیچیے ہٹ گیاہ " جوانا کوڑا لے لو اور اس کے سامنے کمڑے ہو جاؤ"...... عمران نے جوانا ہے کما تو جوانا سر ہلا تا ہوا مزا اور اس نے دیوار ہے شکا ہوا ا کیپ کو ڈاا آرا اور اسے ہوا میں چٹھا تا ہوا اس آدمی کے سائیڈ میں کیوا ہو گیا۔ چند کمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

رانا ہاؤس کے بلک روم میں کری پر راڈز میں طرا ہوا ایک

لمرقانونی کام نہیں کیا سمتھ نے کہا۔ " تم نے سن بنیک کی مین برائج میں ایک لاکر بک کرایا ۔۔ لمران کہااور ساتھ ہی لاکر کا نمبر بھی بتا دیا۔

" اوہ ہاں۔ہاں۔ وہاں میں نے لاکر بک کرایا تھا ٹاکہ میں اپنے ٹروری دسآویزات وہاں زکھ سکوں ".....متھ نے جواب دیا۔ " کس کے کہنے پریہ لاکر تم نے بک کرایا تھا"...... عمران نے

' کی کے کہنے پر نہیں۔ میں نے اپنے طور پر بک کرایا تھا'۔ منے کہا۔

منو متحق عبال حمہاری بیخس سنے والا بھی کوئی نہیں ہو گا اور و دونوں دیووں کو دیکھ رہ ہو یہ حمہارے جم کی ایک ایک ایک وزوزوں کے اور ایک ایک ریٹر ادھردویں گے اور تم ہرحال لیے چوئی مجھی ہو حمہارا الاکر حکومت نے تعلوالیا ہے اور اس میں اجود استانی قیمتی پرزہ بھی حاصل کر نیا گیا ہے اس سے اب حمہارا الاکر حکومت نے تعلوا میا ہے اس سے اب حمہارا اللہ مہارے خلاف جائے گا اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو ب کچھ کی کی بادو سے مران نے کہا۔

مرا الاکر محلوالیا گیا ہے۔ اس میں سے پرزہ نکلا ہے۔ نہیں میں اللہ نے کے لئے تیار نہیں ہوں سیسے میرنہ نکلا ہے۔ نہیں میں اللہ خوت کیا۔

جوانا ۔... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ * میں ماسٹر جوانا نے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے را زر میں عکر ابونے کی وجدسے وہ صرف کسساکر ہی رہ گیا تھا۔

۔ بید میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو۔ یہ۔ یہ مجھے کیوں حکور کھا ہے ۔ ۔۔۔۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بحرے لیج میں کہا۔

حبارا نام سمتھ ہے اور تم ہوٹل رین بو کے مالک بھی ہو اور مینج بھیعمر ان نے سرد کیچ میں کہا۔

" ہاں۔ ہاں نگر۔ اوہ۔ اوہ تو تم علی عمران ہو۔ وہ سپر تنٹندنٹ فیاض کے دوست۔ گریہ۔ یہ کیا ہے۔ تم نے تیجے کیوں اس طرح حکور کھاہے"...... اس آدمی نے چونک کر کہا۔

" تم تھے بہپانتے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ حمیس یہ بھی معلوم ہو گا کہ میں یا کیٹیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کر تا رہتا ہوں"۔ عمران نے سرولیج میں کہا۔

"ہاں میں نے سنا ہوا ہے لیکن "...... متھ نے جواب دیا۔
" اس کے باوجود تم نے غیر ملکی ایجینوں سے سازش کی اور
پاکیشیا کا امتیائی اہم پرزہ ملک سے باہر مجھوانے کے لئے کار من
ایجینوں کے ساتھ ل کر سازش کی ہے "...... محران نے مرد لیج میں

" میں نے۔ میں یہ کام کیسے کر سکتا ہوں۔ میں نے تو کبھی کوئی

اہمباں کے لاکر میں رکھنا جاہتا ہے۔ جنانچہ میں نے اس کے کہنے پر اگر بک کرادیااور پر اس کی چابی اے دے دی۔ اس کے بعد میری ملاقات گوشان سے نہیں ہوئی اور نہ تھجے اس لاکر کے بارے میں علم ہے "…… ممتھ نے جواب دیتے ہوئے کیا۔

W

0

m

" مرا خیال ہے میں جوانا کو کہد دوں کہ وہ ہاتھ کو حرکت میں لے آئے "...... عمران نے سرد کیج میں کہا۔ " میں از ان کی بحق از ان میں عمالہ جدا تھے کہ بھی نہیں

ے کے ۔۔۔۔۔۔ روی کے راجب میں ہا۔ - میں نے سب کچ کھ بنا دیا ہے عمران صاحب۔ کچ بھی نہیں چھیایا"۔۔۔۔۔ سمتھ نے کہا۔

للم من نے یہ نہیں بتایا کہ گوسٹان کا سودا تم نے کاشان کے سردار نمان اور اس کے آدمیوں سے کرایا تھا ۔۔۔۔۔۔ عمران نے عزاتے ہوئے کہا تو سمتھ بے افتدیارچو نک پڑا۔

" وہ۔ وہ میں نے۔ میں نے اس لئے نہیں بنایا کہ اس کا کوئی تعلق لاکرے نہیں تھا"...... سمتھ نے گڑ بڑاتے ہوئے سے لیج میں

' علد اب بنا دولين بيد بات تم بيهي بي كنه بو سك كه مجع حالات كاكافي حد تك علم إلى الدون كالم وي كاكافي حد تك علم إلى الدون كالون كالم وه كاكافي حد تك علم إلى المينا بدون كرد وه يج من كها-

"کاشان کا رستم خان مرا واقف ہے۔ اس کا خاص آدی آصف خان مرے پاس آیا تھا۔ اس نے مجھے بنایا کہ کارمن کی ایک پارٹی ہے انہوں نے انہوں نے ایک بڑا سودا کیا ہے اور میں درمیان میں آکر اس

''سمجھ سے کچ اگھواؤ''۔۔۔۔۔ عمران نے سرو لیچے میں کہا۔ '' ابھی لو ماسٹر''۔۔۔۔۔ جوانا نے تعاد دار کو ڈے کو ہوا میں چیخا۔ ہوئے کہا۔

' رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بہآیا ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے مہۃ مارو''…… متھے نے لیکٹ بذیائی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

یولتے جاؤ جیے ہی خماری زبان رکی جوانا کا ہاتھ حرکت میں ۔ جائے گا ۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے ہاتھ کے اشارے سے جوانا کو روکتے ہوئے سرد لیچ میں کبا۔۔

ہاں۔ میں نے وہ لاگر بک کرایا تھا لین اسے آپریٹ ایک
کار من ایجنٹ گوسٹان نے کیا تھا۔ گوسٹان کار من کاسرکاری ایجنٹ
ہے۔ مرا تعلق بھی کار من سے ہے اور میں کار من کی ایک سرکاری
ایجنٹی میں کام کر آ رہا ہوں۔ پر میں نے وہ ایجنٹی چھوڑ دی اور
دہاں ہوٹل بزنس شروع کر دیا لین پر وہاں میرا بھگڑا ایک
سنڈیکٹ ہے ہوگیا تو تھے کار من چھوڑ نا پڑا اور میں مبطے کافرسان گیہ
اور پر وہاں سے عہاں آگیا۔عہاں میرا ہوٹل بزنس ٹھیک ہے ہیں اور

کسی جرم میں شر میک نہ ہوں۔ پچھلے دنوں اچانک گو سٹان مرے

پاس آیا۔اس نے مجھے بتایا کہ وہ کسی نجی یارٹی کی طرف سے مبال

الك كام كے لئے آيا ہے اور اس كايد كام حكومت كے خلاف نس

ہے۔اس نے مجھے بتایا کہ اس کے پاس چند ایسی وساویزات ہیں جو

Scanned By Wagar Azeem Pakistanipoint

ш

m

" سرِ ننٹڈ نٹ فیاض کے بارے میں آخری اطلاع حہارے پاس کیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"جوانا اے بے ہوش کر دو مُران نے کری سے افھتے ہوئے کہا تو جوانا کا خالی ہاتھ بھلی کی می تنزی سے گھوما اور کرہ سمتھ کے حلق سے نطلنے والی پتن کے گوئے اٹھا۔ کنٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب سے اس کی گردن دحلک گئی تھی۔

* جوزف اے طویل بے ہوشی کا انجکشن مگا دوس سر نشند نے

مو دے کو تکمیل کراؤں۔ میں چو نکہ ان سے واقف تھا اس لئے میں ^ا میار ہو گیا۔ پر گوسٹان سامنے آیا اور میں نے یماں ایک رہائشی پلازہ میں ایک فلیٹ آصف نمان کے نام سے بک کرایا۔ان کا سودا وبار ہوا۔ ایک روز وہلے مال کو سٹان کے حوالے کیا گیا اور دوسرے روز گوسٹان نے آصف خان کو اس فلیٹ میں میمنٹ کی۔ بس مجھے اتنا معلوم ب مسيمتھ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ عجھ گیا تھا کہ جس روز اس نے گوشان کو پلازہ ہے نگلتے ویکھاتھا وہ اس روز دیمنٹ کر کے آرہاتھا جبکہ پرزہ اس نے ایک روز پہلے وصول کر لیا تھا۔اس طرح اس نے اے لاکر میں رکھنے اور بھر کھلونے میں وہ چٹ بند کر کے اے کوریئر سروس سے بک کرانے کا کام کیااور بھر روانہ ہو گیا تھا۔ عمران کو سمتھ کے بلازہ میں فلیٹ بک کرانے کاعلم اس وقت ہو گیا تھا جب صدیقی نے ہسپتال ہے واپس جاکر اس بارے میں تحقیقات کی تھی۔

سردار خان اور رستم خان ہے تمہار اتعلق بے حد گہرا ہے بیاؤ ہے سردار خان کہاں رہتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" کھے نہیں معلوم سردار طان کا صرف نام بی سنا ہوا ہے وہ کھی نہیں آیا" ممتد نے جواب دیا اور عمران اس کے لیجھے سے کہی سامنے نہیں آیا" ممتد نے جواب دیا اور عمران اس کے لیج سے سے مجھے گیا کہ دو درست کھ رہا ہے۔

" تم نے سر نلنڈ دے فیاض کی بیوی کو فون کر سے کہا تھا کہا ۔ سرِ نلنڈ نٹ کی لاش کیتے ہی ہے۔سنو الکار کرنے کی مرودت نسیما W W

о k

c

t Y

0

bs. . . .

وبشان كالوني خاصي برى كالوني تمي ليكن اس وقت وبال اس طرح خاموشي طاري تمي جيبي عبال كوئي زنده آدي يه ربها بو-کو تھیوں کی کیشس کی روشنیاں اور بیرونی لائٹس روشن تھیں لیکن م ېي سر کون پراورنه ېي درمياني گليون مين کوئي آوي نظر آرباتها سوپر فیاض کار آھے برصائے لے گیا۔ اے کو می سر اٹھارہ سو ایک ک للاش تھی۔اس کا خیال تھا کہ یہ کو تھی کالونی کے کافی عقب میں ہو گی کیونکہ اس کا نمر الیہا تھالیکن وہ یہ دیکھ کر حمران رہ گیا کہ اس نمبر کی کو تھیاں کالونی کے آغاز میں بی تھیں۔ شاید شروں کا آغاز کالونی کے آخری جھے ہے کیا گیا تھا۔ بہرحال کو نمی سراٹھارہ سو ایک اسے جلد بی نظر آگئے۔ محل منا کو تھی تھی لیکن اس کی چار ویواری بلکہ گیٹ کے اوپر بھی خار دار تاروں کا بورا جال چھا ہوا تھا جس میں اليكرك تاريمي صاف وكھائي دے رہا تھا۔ كوشمى كا جہازى سائزكا

فیاض کی والی پر اسے اس کے حوالے کیا جائے گا ٹاکہ عہاں ان لوگوں کے پورے سیٹ اپ کو جڑے اکھاڑا جاسکے ۔۔۔۔۔۔ عمران نے جو زف سے کہا۔

سیں باس "...... جوزف نے کہا اور عمران اشبات میں سر ملا آ ہوا تیز تیز قدم اٹھا تا بیرونی وروازے کی طرف بڑھتا جلا گیا۔

اختیار اچھل بڑا کہ دروازہ اندر سے بند نہیں تھا۔ Ш " ببت خوب قسمت آج پورے زوروں پر ہے" سوپللا فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر وہ جیسے بی اندوں داخل ہوااجانک کوئی سایہ اس پر جھیٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کے سرپر ایک دھماکہ ساہوا اور اے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر کے کسی نے پرنچے اڑا دیتے ہوں اور اس کے ساتھ ی اس کا ذمن تاریکی میں ڈوبتا حلا گیا۔ پھر جب اس کے ذہن میں روشنی ہوئی تو ^ا اے لیے پہرے پر شدید جلن سی محسوس ہوئی۔اس نے دیکھا کہ وہ ا کیس کرے میں ایک کری پر ری سے بندھا ہوا بیٹھا ہے اور ایک 5 آدمی اس کے سلمنے کھوا ہے۔ای کچے اس آدمی نے اس کے گال پر 🔾 تھوج ویا اور سویر فیاض کے منہ ہے بے اختیار چھنی نکل کئی۔ " تمبين يه جرأت كيي بوئى كه تم يهان أو "..... اس أدى نے انتہائی عصیلے لیجے میں کہا۔ " تم س تم كون بوادريه تم نے مجھ باندھ كيوں ركھا ہے ۔ سوپر فیاض نے ہونٹ چہاتے ہوئے کہا۔ مرا نام آدم خان ہے لیکن تھے آدم خور خان بھی کہتے ہیں۔ تم 🎙 في عبال يهل بي موش كر دينے والى كيس كے كيسول فائر كئے ليكن . حہیں معلوم نہیں ہے کہ عبال ایسے استظامات ہیں کہ عبال کسی قسم کی کیس کا کوئی اثر نہیں ہو تا ہجنانچہ میں نے فوری طور پر حمہیں چنک کر لیالیکن تم مجھے اکیلے ہی نظرائے لیکن ہمارا خیال تھا کہ تم

یھاٹک بند تھا۔ سویر فیاض نے کافی آگے جاکر کار روکی اور پھر کار ہے اتر کر اس نے جیب ہے کہیں فائر پیٹل نکالا اور درمیانی گلی ہے گزر كروه كوشمى ك عقى سمت آكياب كوشمى ك عقبي ديوار بهى كافى اونيى تھی اور اس پر بھی خار دار تار دں کا جال موجو دتھا البتہ عقبی طرف دیوار میں ایک دروازہ موجود تھاجو بند تھا۔ سرنٹنڈنٹ فیاض نے ادھر ادھر دیکھا اور بھر اس نے بے ہوش کر دینے والی کسی سے فائرنگ شروع کر دی۔اہے معلوم تھا کہ میگزین میں بارہ کیپپول موجو وہیں اس لئے جار کیبیول عقب سے فائر کئے اور کھر وہ گھوم کر سائیڈ گلی میں آگیا اور اس نے چار کیپیول سائیڈ پر فائر کر دینے ۔اس کے بعد وہ سامنے کے رخ برآ گیا اور اس نے مزید چار کیپول سامنے کے رخ فائر کر دیئے ۔اب پیٹل خالی ہو حکا تھا۔اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ اے معلوم تھا کہ بارہ کیبپولوں کے بعد اندر موجود کوئی ذی روح بھی چاہے وہ کسی بھی تہہ خانے میں بھی کیوں نہ ہو كس كى زد سے نه في سكے كاليكن اب اس كے لئے مسئلہ تھا اندر داخل ہونے کا اور اس نے اس کے لئے عقبی دروازے کو کھولنے کا پرد کرام بنایا۔ چنانچہ وہ عقی طرف آگیا اور ایک تاریک کونے میں خاموثی ہے کھڑا ہو گیا کیونکہ اے معلوم تھا کہ اہمی کو تھی کے اندر کس موجو د ہے اس لئے اگر وہ اندر گیا تو وہ خو د بھی ہے ہوش ہو کر گریوے گاہ کم از کم نصف گھنٹہ گزارنے کے بعد وہ آگے بڑھا اور اس نے دروازے کو چنک کرنے کے لئے جسے ہی دبایاوہ یہ دیکھ کر ب

* ہونہد۔ بھر تو مجعے بڑے خان کو اطلاع دینی ہو گی تاکہ وہ خود لینے ہاتھوں سے حمیس گولی ماریس آدم خان نے کہا اور مز کر^{لل} ترتز قدم انحا ما كرے سے باہر جلاكياتو مو برفياض كا ذہن كوم كيال اسے آدم خان کی بات کے آخری الفاظ س کر زبروست دمنی جھٹا لگالا تھا اور اے بقین ہو گیا تھا کہ یہ بڑے خان جو بھی ہے بہر حال اے گولی مار وے گاس لئے اے اس کے آنے سے دسلے ان رسیوں سے 🔾 نجات حاصل کر لین چاہئے لیکن ظاہر ہے اس کے صرف موجعے سے تو رسیاں نہ کٹ سکتی تھیں اور نہ کھل سکتی تھیں لیکن موت سے خوف نے اسے بہرحال جدوجہد کرنے پر بجور کر دیا تھا اس لئے اس نے اپنے جمم کو جھنکے دینے شروع کر دینے اور پھر تھوڑی می جدوجہد ک بعد اس کا ایک ہاتھ کسی ند کسی طرح رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو گیا تو اس کو حوصلہ ہو گیا۔اس نے جدو پہد اور تیز کر دی اور بھر ^C تموری دیر بعد اس نے دوسرا ہاتھ بھی رسیوں کی گرفت سے آزاد کرا لیا۔ دراصل اے باندھا بھی عام ہے انداز میں گیا تھا۔ شاید آدم خان 🕑 نے اے کوئی عام آدمی سمجھا تھا۔ بیرحال دونوں ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس نے آسانی سے رسیوں کو مھینے تھینے کر اس کی گاٹھ کو آگے کی طرف کر لیا اور پر دونوں ہاتھوں سے گانٹھ کھولنے میں اے کوئی مشکل بیش نه آئی اور چند محول بعد وہ رسیوں سے آزاد ہو جکا تھا۔ كرى سے الحصة بى اس نے سب سے دسلے اين جيوں كو مؤلا ليكن اس کی جیسی فالی تھیں۔اسلحہ شاید سلے بی تکال بیا گیا تھا۔اس نے

اکلے نہیں ہو محتے لاز اُ تہارے ساتھی بھی ہوں گے لین تہارے ساتھی ہمیں ہوں گے لین تہارے ساتھی ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے عقبی وروازہ کھول دیا۔ پھر تم اندر واضل ہوئے تو تہیں بے ہوش کر دیا گیا لیکن پھر باوجود کافی انتظار کے تہارا کوئی ساتھی سلسے نہ آیا تو ہم بھر گئے کہ تم اکملے ہو۔ پتانچہ تہیں مہال لایا گیا اور اب تم بناؤکہ تم کون ہو اور کیوں تم عبال آئے ہو ۔ آوم خان نے خات ہوئے کہا۔

م خمارا سردار ضان سے کیا تعلق ہے موپر فیاض نے پو چھا تو آدم خان ہے اختیار اچمل پڑا۔

م تم۔ تم۔ جہارا تعلق انٹیلی جنس سے تو نہیں ہے "...... آدم زیار عند میں مکھنے ہوئے کیا۔

خان نے اے مورے دیکھتے ہوئے کہا۔
" ہاں۔ میں سرپنٹنڈنٹ ہوں اور اب تم سن لو کہ تم نے سرکاری آدی پر ہاتھ اٹھا کر انتہائی بھیانگ جرم کیا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ مجمع کیا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ مجمع کو اور اور اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر وو۔ سوپر فیاض نے کہاتو آدم خان ہے اضتیار ہنس بڑا۔

واقعی بوا خان کی کہنا ہے کہ عکومت نے سرکاری عہدوں پر احمق بنیا رکھ ہیں لیکن حہارے ساتھی تو جیپ میں ہلاک ہوگئے تھے۔ تم زندہ کیسے فاکئے ہو ۔۔۔۔۔۔ آدم خان نے ہنتے ہوئے کہا۔ سی جیپ سے نکل کر ایک کڑھے میں کر گیا تھا۔ بچر رات کو

محے ہوش آیا مسس سور فیاض نے جواب دیا۔

سريصيان چرمسا بوا اوپر پہنجا ہي تھا كه اچانك الك كرے كا دروازه کھلًا اور اس کے ساتھ بی ایک آومی تیزی سے باہر نکالہ اس کے کاندھے پر مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ سوپر فیاض اس وقت دروازے کے بالکل سلمنے تھا۔ پراس سے پہلے کہ وہ آدی سنجلتا موپر فیاض بخلی کی می تیزی سے اسے وحکیلاً ہوا والی اندر لے گیا۔ گو یہ آدی قدوقامت اور جسامت کے لحاظ سے مور فیاض سے تقریباً وو گنا تھا لیکن سوپر فیاض نے جس طرح اچانک اسے دھکیلا تھا اس سے وہ سنبھل نه سکا تھا لیکن اندر پہنچتے ہی اس نے بحلی کی می تیزی ہے ح كت كى اور سوير فياض پر مائق چھوڑ ديا اور سوپر فياض اس كا زور دار تھیر کھا کر تقریباً اڑتا ہوا نیچ قالین پر جا گرا تو اس آدمی نے اس پر چملانگ مگا دی لین دوسرے بی کمح سوپر فیاض نے بخیب حرکت ک-اس کے باتھ اور گھٹنے بیک وقت حرکت میں آئے۔اس کے ہاتھوں میں موجو درسی اپنے اوپر چھائے ہوئے اس آدمی کی کردن کے گرد لیٹ کی اور اس کے ساتھ ہی اس کے تھٹنے اوپر کو افھے تو وہ آدی چختا ہوا اچھل کر پلٹ کر اس کے سرکی طرف دوسری طرف موجود بیڈ پر جا کرالیکن چونکہ اس کی گردن میں رہی تھی اس لئے اس کے اس انداز میں کرتے ہی ری بل کھا گئ اور اس آدمی کے علق ہے خرخراہٹ ی نکلی اور اس کا جسم بری طرح بھر کنے نگا۔ موپر فیاض بحلی کی می تیزی سے سیدھا ہوا اور اس نے پوری قوت سے رہی کو مزید بل دے دیئے ۔ دوسرے کمجے اس بھاری جسم کے طاقتور آدمی کی

S

اوھ اوھ ویکھالیکن کرے میں کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہ تھا حق کہ اس کی جیب ہے زیرہ فائیر فرانسمیز بھی نگال لیا گیا تھا۔ سوپر فیائس تیزی ہے کرے کے بند وروازے کی طرف بڑھا اور بھر ابھی وہ دروازے کے قریب بہنچا ہی تھا کہ اچانک اے باہرے قدموں کی آواز سنائی وی تو وہ بحلی کی ہی تیزی ہے دروازے کی سائیڈ میں دیوازے لگ کروا ہو گیا۔ دوسرے کمح دروازے کی سائیڈ میں دیوازے لگ کروا ہو گیا۔ دوسرے کمح دروازے کی بٹ ایک دھمانے سے کمط اور ایک پست دیوازے اس طرح آ نگا کہ سوپر فیائس اس ہٹ کے بحکم کمل طور پر چھی گیا۔

ارے مید کیامیہ کہاں گیا۔ اوہ ۔ اوہ " ایک چیخی ہوئی آواز سنائی وی اور دوسرے کمج آنے والا بری طرح چیخا ہوا کرے سے باہر دوڑ گیا۔ ظاہر ہے مور فیاض بٹ کے پیچے جیسا ہوا تھا اور آنے والے کو ہو کھلاہٹ میں اس کا خیال تک نہ آیا اور نہ ی بٹ کے چیچے سے اے موپر فیاض کے جھائکتے ہوئے بوٹ نظر آئے تھے۔ وہ یہی مجھا تھا کہ سوپر فیانس کسی پراسرار انداز میں غائب ہو گیا ہے۔اس کے دوزنے کی آوازیں جسیے بی مدھم ہوئیں سوپر فیاض جلدی سے وروازے کے بت کے بیچے سے نکلا۔ اس نے کری کے نیچ کری ہوئی رسی کا ایک نگر اٹھا یا ادر تھر دوڑ تا ہوا وہ کرے سے نگل کر باہر رابداری میں آگیا۔ یہ رابداری دونوں طرف تھلی ہوئی تھی۔ سویر فیاض اس طرف کو دوڑا تھا جس کی مخالف سمت میں آنے والا گیا تھا۔ راہداری آگ جاکر سرحیوں پر ختم ہوئی توسو پر فیاض تری سے

انھے میں رکاوٹ بن گئے۔

"افٹر کر کھڑے ہو جاؤورنہ ابھی گولیوں کا پورا برسٹ سینے میں انار دوں گا".......آنے والے نے اس کے قریب رک کر انتہائی سخت لیج میں کہا۔اس کے ہافتہ میں مشین پیشل موجود تھا اور سوپر فیاض کراہم ہوا افٹے کھڑا ہوا۔

Ш

S

" کاش بڑے نمان نے متمہیں زندہ پکڑنے کا حکم یا دیا ہو تا تو اب تک تم لاش میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔ تم نے ہماراامک قیمی آدمی مار دیا ہے " آنے والے نے کمالیکن اس سے مطلے کہ اس کا فقرہ ختم ہو تا مور فیاض نے ایانک اس پر چملانگ لگادی۔ دوسرے لمح مشمن پیل کی ترتزاہت ہے کرہ گونج اٹھا لیکن گولیاں سوپر فیاض کے سینے کے قریب سے نکل کر عقبی دیوار سے جا ٹکرائیں اور وہ آدمی سو پر فیاض کے ہائ کی زور دار ضرب سے اچھل کر ایک طرف دیوار ے نکرایا ی تھا کہ مور فیاض نے بحلی کی سی تیزی سے مشین گن كاندهے سے امارى اور دوسرے لمح كمره مشين كن ك ريك ريك سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ بی اچھل کر سیدھا ہونے والا وہ آدمی چختا ہوا واپس فرش پر گرا اور چند کمچ تزیینے کے بعد ساکت ہو گیا تو سویر فیاض مشین گن اٹھائے تیزی سے دروازے کی طرف برصا علا گیا۔ پھر جیسے بی وہ وروازے سے باہر نظا اچانک سائیڈیر سے کوئی آدمی اس پر جھیٹ پڑا اور دوسرے کمجے سوپر فیاض کے منہ ہے جے نگلی اور اس کے ذمن پر سیاہ چادر چھیلتی علی گئ البتہ آخری احساس جو

آنکھیں باہر کو نکل آئیں اور اس کی آنکھیں تیزی سے ب نور ہوتی علی گئیں۔ اس کا سانس رک جکا تھا۔ سوپر فیاض تروی سے سیدھا ہوا۔اس نے اس کی گرون کے گردموجودری کے بل کھولے اور پر اس کے کاندھے سے نکل کر بیڈ پر کرنے والی مشین گن اٹھا لی۔ پھر وہ تیری سے بیرونی دروازے کی طرف برما لیکن دوسرے کمج اے كسى ك دور كر سوميال جريصة كى آواز سنائى دى توسو پر فياض ف مشن من کاندھے سے اشکائی اور ایک بار پھر رسی دونوں ہاتھوں میں بكرولى ـ دراصل اے شروع سے بى رسى كى مدد سے كسى كا كلا كھونتنے ک بے حد مشق تھی۔ یہ اس کا بدریدہ شغل تھا اور انٹیلی جنس ک ٹریننگ کے دوران بھی اس جربے میں وہ ہمیشہ اول آنا تھا۔ جتانچہ اب بھی وہ زیادہ ای حرب پر انحصار کر رہا تھا۔ دوسرے کمح کھلے وروازے سے ایک آدی تیزی سے اندر واضل ہو رہاتھا کہ سوپر فیاض نے بچلی کی می تیزی ہے اس کی گردن میں رسی ڈالی اور اسے مخصوص انداز میں گھما دیالیکن دوسرے کمچے وہ خود بھی پیختا ہواا ٹپمل کر ایک کونے میں جا گرا۔ آنے والے نے اس کی بین میں انتہائی زوردار محونسہ مار ویا تھا اس لئے مد صرف رس سوپر فیاض کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی تھی بلکہ وہ اچھل کر ایک کونے میں جاگرا تھا۔آنے والے نے ایک لمح کے ہزاروی جصے میں ری ائی گردن سے تکالی اور تری سے آگے بھے لگا جبکہ سوپر فیاض نے نیچ کر کر اٹھنے ک کوشش کی لین کاند سے سے لئی ہوئی مشین گن اس کے فوری

ہاتھوں کی درمیان جگہ کو اس چو کھٹ کے انجرے ہوئے تنز کنارے پر رکھ کر اس نے ممکن حد تک ہاتھوں کو اوپر نیچ کر نا شروع کر دیا۔ بہلے بہل تو اس کی کو شش کامیاب نہ ہوئی لیکن تھوڑی ریر بعد ایک حینکے ہے اس کے ہاتھ آزاد ہو گئے تو اس کے چربے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔اس نے جلدی سے جھک کر اپنے پیروں میں موجو د رس کھولی اور پھر دروازے کی طرف متوجہ ہو گیا لیکن دروازہ ووسری طرف سے بند تھا اور دروازہ تھا بھی لوہ کا اس لئے وہ اے نہ ہی تو ڑ سکتا تھا اور نہ کھول سکتا تھا۔ ویسے بھی اس کے پاس کسی فیم کا اسلحہ یہ تھا۔ اس نے دروازے کی طرف سے مایوس ہو کر کرے کا جائزہ لینا شروع کر ویا اور ٹیراس کی نظریں دروازے کے اوپر بنے ہوئے ایک روشدان پر جم گئیں جس میں لوہے کی سلافیں موجو دینہ تھی صرف شبیشہ نگا ہوا تھا جبے آسانی ہے تو ڑا جا سکیا تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ یہ روشدان کافی بلندی پر تھااور کمرے میں کوئی ایسی چر نہیں تھی جس کی مدرے وہ اس روشن دان تک پہنچ سکتا۔وہ کافی وررتک سوچتارہا بھر اچانک اس کے ذمن میں ایک ترکیب آگئ اور اس نے خود می اینے بازو پر اس طرح تھیکی دی جیسے اپنے آپ کو خراج محسین پیش کر رہا ہو۔ دروازے پرایسی جگہیں بنی ہوئی تھیں حن سی پیر محسسا کر وہ اوپر چڑھ سکتا تھا۔ جنانچہ جہلے تو اس نے کنڈی مے بک میں انگلی مجمنسا کر اپنے جسم کو سنبھالا اور دروازے پر اندر ک طرف کئے ہوئے بڑے سے کنڈے پر پیر جماکر وہ ایک جھٹھ سے اوپر

اس کے دہن پر مرتسم ہوا تھا اس کے مطابق اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا نیچ کر رہا تھا پر جب اس کے ذہن پر روشن پھیلی اور اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو فرش پر پڑے ہوئے پایا۔اس ے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے تھے اور اس کے دونوں بیروں میں بھی رہی بندھی ہوئی تھی۔ کمرے کا اکلو تا دروازہ بند تھا۔ کمرے میں کسی قسم کا کوئی فریجر نہ تھا۔ سوپر فیاض ہوش میں آتے ہی ایک جینے سے اللہ کر بیٹھ گیا اور تیرت سے اوحر اوحر و یکھنے لگا۔ اے یقین نہ آرہاتھا کہ وہ ابھی تک زندہ ہے۔اے یادتھا کہ اس نے کمرے میں دوافراد کو ہلاک کر دیا تھا اور بچروہ کمرے سے باہر نکلنے می لگا تھا کہ اچانک کوئی آدمی سائیڈے اس پر جھپٹا تھا اور اس کے ذمن پر سیاہ جاور ہی چھیلتی چلی گئی تھی۔اس کا تو خیال تھا کہ اب اس کی آنکھیں قیامت کے روز بی کھلیں گی لیکن یہ دیکھ کرخود بھی حران ہو رہا تھا کہ وہ صحیح سلامت اس کمرے میں موجود ہے۔ اس نے اوھر اوھر نظریں دوڑائیں اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کے دونوں بیرچونکہ ری کی مددے بندھے ہوئے تھے اس لئے دہ حل ند سكتا تها ليكن اس فے بينذك كى طرح الجمل المجل كر آگے برصا شروع کر دیا اور چند محول بعد وہ وروازے کے قریب پہنے گیا۔ دروازے کی چو کھٹ لوہے کی تھی اور اس کا ایک کنارہ کافی تیز تھا۔ سور فیاض نے اس کنارے سے فائدہ اٹھانے کے بارے س سوحا تھا۔ اس نے این بشت دروازے کی طرف کی اور مجر اپنے دونوں

a k s o c i e t Y

مجی موجود تھے جن کے کاندھوں سے مشین گئیں لئی ہوئی تھیں۔
مور فیاض کو اب افسوس ہو رہاتھا کہ اس کے پاس اسلحہ نہیں، ہے
ورند وہ مہاں سے آسانی سے انہیں ذہبے کر سماتھا۔
میاس آپ اس آوی کی لاش بھی تو بڑے خان کے سلمنے مسم کو
پیش کر سکتے ہیں ۔۔۔۔۔ اچانک ایک آدی کی آواز موپر فیاض کو
سنائی دی۔
" نہیں۔ بڑے خان کا حکم ہے کہ وہ سرکاری آدی ہے اس لئے
الے مہلے اس کے سلمنے پیش کیا جائے بچر اسے گوئی ماری جائے اور
بڑے خان کو کیا ہمیں بھی یہ معلوم نہ تھا کہ اس طرح رات کو یہ

آدمی اچانک آ جائے گا اور بڑے نمان کو سرکاری آدمی سے بارے میں اطلاع دین ضروری تھی۔ مرا خیال تھا کہ وہ ابھی سوئے نہیں ہوں گے لیکن ان کے کرے سے باہر سرخ بلب جل رہاتھا۔اس کا مطلب تھا کہ وہ نیند والی گولیاں کھا کر سو کھے ہیں اور آب جب تک وہ خور نه جا كي مد ان سے رابط موسكما ب اور مد انہيں جكايا جاسكما ف اس لئے میں نے شرخان کو بھیجا تھا کہ وہ اے بے ہوش کر کے لیے آئے آگد صح تک اسے باندہ کرر کھاجائے سین وہ آدمی حرت انگز طور پر رہا ہو کر اوپر پہنچ گیا اور وہاں اس نے جعفر اور اکر م دونوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ تو میں اوپر گیا اور اے بے ہوبش کر کے انھا لایا ورنہ نجانے یہ تخص صح تک کتنا نقصان کر دیاً " آدم خان نے خود بی تقصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کو اٹھا اور دوسرنے کمجے اس کا ایک ہاتھ روشن دان کی چو کھٹ پر جم گیا۔اس نے چو کھٹ کو معنوطی سے پکڑااور پھر دوسرا ہاتھ کنڈی ک بك سے تكال كر اس فے دوسرے باتھ سے روشدان كو كھول ديا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار خوش ہو گیا کہ روشدان کا شبیثہ فسکڈ ن تما بلد ایک سائیر رالماری کے بد کی طرح قبضے لگے ہوئے تھے جن کی وجد سے شیشے برہائھ بڑتے ہی شیشہ فریم سمیت ایک سائیڈیر ہٹ گیا۔ اب روشندان کھلا ہوا تھا اور اس میں ببرحال اتنی جگہ موجود تھی کہ سوپر فیاض گھٹ گھٹ کر دوسری طرف جا سکتا تھا۔ سوپر فیاض نے ایک ہاتھ روشدان کی برونی چو کھٹ پر ر کھا اور مجر دوسرا ہا بھ مجمی اور اپنے یورے جسم کا پوجھ بازوؤں پر ڈال کر اس نے پوری قوت سے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ گو اسے چو نکہ پریکش نہ ری تھی اس لئے اے استانی مشکل پیش آرہی تھی لیکن ببرعال اس نے ہمت ند باری اور مجر آہستہ آہستہ وہ روشدان کراس کر سے ووسری طرف ایک کمیری منا بند رابداری مین اتر گیا۔ اس رابداری میں كروں كے روشدان تھے جو فرش كى سطح سے تھوڑے اونے تھے جن میں سے صرف ایک روشن تھا۔ مو پر فیاض نے اس روشن روشندان میں سے دوسری طرف جھانگاتو وہ بے اختیار چونک بڑا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں بھیب و غریب ساخت کی مشینیں نصب تھیں اور ان میں سے وو مشینیں عل رہی تھیں جبکہ باتی بند تھیں۔ کرے ک درمیان وی آدم خان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔اس کے سابقہ دو اور آدمی Ш

Ш

m

الك بيني كا دْهكن بطاياس كي أنكهون مين حَمك أ كي اس بيني من صرف مشین پیٹلز کے میگزین ہی بجرے ہوئے تھے۔ سوپر فیاض نے ا میکزین اٹھا کر ہاتھ میں بگڑے ہوئے مشین کیٹل میں ڈالا اور امک اٹھا کر این جیب میں ڈال لیا۔اس کے بعد وہ اس طرح رینگا ہوا واپس اسی روشندان کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ حتی الوسع کو شش کر رہا تھا کہ آواز پیدا نہ ہو۔ پھروہ روشندان تک پہنچ گیا۔اس نے ذرا سر اٹھا کر جھانگا تو آوم خان اور اس کے دونوں ساتھی دیے ہی موجو دتھے البتہ اب تینوں نے ہاتھ میں شراب کے گلاس بکڑے ہوئے تھے اور سلمنے موجو د میزیر غیر ملکی اور انتہائی قیمتی شراب کی دو ہو تلیں موجو د تھیں۔ سوپر فیاض نے آہت سے روشندان کو ذرا سا کھولا اور بھر مشین پیٹل کی نال کارخ اس نے آدم خان اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دیا۔ وہ تینوں بڑے مطمئن انداز میں بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تصدامين شايديه تصور بهي مدتها كه موير فياض اس انداز میں کوئی کارروائی بھی کر سکتا ہے۔ سویر فیاض نے ہونٹ کھینے اور پر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے کے تر تراہت کی آوازوں کے ساتھ بی آدم خان اور اس کے دونوں ساتھی چھٹے ہوئے الٹ کر کرسیوں سمیت نیچے کرے لیکن سویر فیاض نے ٹریگر دبائے رکھا اور نیچے کر کر ایک بار پیرانھینے کی کوشش کرتے ہوئے تینوں مسلسل گوںاں لگنے کی وجہ سے اعظ منسکے اور چند محوں بعد ساکت ہوگئے سویر فیاض ساتھ ساتق مشین لیشل کو حرکت بھی دے رہاتھا تاکہ مسلسل تینوں پر

سلین باس الیما نہ ہو کہ وہ ہوش میں آگر کمی طرح اس کرے

قل جائے "...... ایکی آدی نے کہا۔

" نہیں۔ ایسا کیے سمکن ہے۔ دروازہ باہر سے بند ہے اور وہ

" نہین پہلے بھی تو وہ رسیوں سے بندھا ہوا تھا باس "...... ای

آدی نے کہا۔

" بہلے شاید گا ٹھ ڈھیلی رہ گئ تھی لیکن اس بار میں نے خود اپنے

ہاتھوں سے گا ٹھ لگائی ہے "...... آدم خان نے کہا۔

" تو مجر مج تک بہرحال انتظار کرنا پڑے گا"..... ودسرے آوی

نے کہا۔

نے کہا۔

" تا ایر مے " سی اوم خان نے جواب ویا اور وہ سب خاموش ہو

" ظاہر ہے " آوم خان نے جواب ویا اور وہ سب خاموش ہو گئے۔ سو پر فیاض آہت ہے رینگا ہو آگے بڑھا چلا گیا۔ راہداری آگ جا سر فرگی تھی اور کچر اس کا اختتا م الک چھوٹے سے کہے سی ہوا اور ہے اختیار چو نک اور فیاض جیسے ہی اس کرے میں واضل ہوا وہ ہے اختیار چو نک پڑا۔ کرے میں ہر طرف پیٹیاں موجود تھیں۔ اسلح کی پیٹیاں۔ سوپر فیاض ان کی ساخت ویکھ کر ہی بہجان گیا تھا کہ یہ اسلحہ سے مجری بہوئی پیٹیاں ہیں۔ اس نے ایک پیٹیا کھولی۔ اندر مضین پطنز بحرے ہوئی پیٹیاں بین اس نے ایک مشین پطن اٹھایا لیکن ظاہر ہے مشین بطن میں میگرین موجود نہ تھا۔ اس نے آہستہ بغیر کوئی آواز کیر میں میگرین موجود نہ تھا۔ اس نے آہستہ بغیر کوئی آواز کے دوسری پیٹوں کا جارہ لینا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی اس نے نا کے اسازہ کیا دوسری پیٹوں کا اور دوسری پیٹوں کا جارہ لینا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی اس نے نا کے اس نے اس نے اسے بی اس نے

ш

Ш

k

جن کی مدوے اس کی بے بوش کر دینے والی گیس کے کیپول ب اثر ہو گئےتھے۔اس نے مشین بیشل کارخ ان مشینوں کی طرف کیا اور ٹریگر و با ویا۔ توتواہٹ کی آوازوں کے ساتھ بی کمرہ دھماکوں ہے كونج اٹھا۔ دونوں مشينيں كمل طور پر تباہ ہو كئ تھيں۔ دہاں سے نکل کر سویر فیاض نے پوری عمارت محوم ڈالی لیکن دہاں اب کوئی زندہ آدی موجود نہ تھا۔البتہ ایک کرے کے دروازے کے ماہر اے سرخ بلب جلتا ہوا نظرا یا تھا وہ سمجھ گیا کہ اس کمرے میں بڑا خان نیند ك كوليان كھائے مو رہا ہے۔ ايك بار تو اے خيال آيا كه وه وروازے کے لاک کو گولیوں سے اڑا کر اندر موجود بڑے خان کو بھی گولی بار دے لیکن تجروہ رک گیا۔ اسے معلوم تھا کہ سر عبدالر حمن انتہائی اصولوں اور ضابطوں کے آومی ہیں اس لیے وہ ہر بات کی تحقیقات کرائیں گے اور اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ موبر فیاض نے جان ہوجھ کر کسی سوئے ہوئے آدمی کو گولی ماری ہے تو بجرلامحالہ اس کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرایا جائے گا۔جو آدمی اب تک مرے تھے ان کے بارے میں بھی سوپر فیافن کو ببرطال کوئی نہ کوئی کہانی بنانی بڑے گی۔ بھر عمارت میں تھومتے ہوئے وہ ا کی کرے میں داخل ہوا تو بے اختیار چونک بڑا۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں میز پر فون، انٹرکام کے ساتھ ساتھ لانگ ریخ کا ٹرانسمیز بھی موجود تھا۔ من پر ایک فائل بھی پڑی ہوئی تمی۔ سویر فیاض نے اگے برہ کر وہ فائل کھولی تو وہ یہ دیکھ کر

فائر کیا جاہکے۔جب اے بقین ہو گیا کہ یہ تینوں ہلاک ہو گئے ہیں تو اس نے مشین پیٹل چھیے کھینجا لیکن دوسرے کمجے وہ ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ فائرنگ کی آواز سن کر کوئی بھی اندر آسکا تھا۔اس نے ا کمپ ماریم مشین پیٹل کی نال روشدان میں رکھ دی اور چند کموں بعد واقعی اسے کمرے کے بند دروازے کی دوسری طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دروازہ ایک دھماکے ہے کھلا اور وو مشین گن بردار تہی سے اندر داخل ہوئے بی تھے کہ مویر فیاض نے ان کے سنجلنے ہے پہلے بی ٹریگر وبا دیا اور ایک بار میر تر تراہت کی ترز آوازوں کے ساتھ یہ دونوں بھی کولیاں کھا کر ا چھل کرنیج گرے اور چند کھے تڑپ کر ساکت ہوگئے۔ سوپر فیاض نے ٹریگر سے انگلی بطالی لیکن مشین بسٹل ند بھایا لیکن جب کافی در تک کوئی انور نه آیا تو وہ تسزی سے بچھے ہٹااور بھر دوڑ تا ہوا دوبارہ اسی كرے ميں پہنچا جهاں پيٹياں موجود تھيں۔اس ميں ايك دروازه وه جملے ی دیکھ حکا تھا۔ اس نے دروازہ کھولاتو وہ کھل گیا۔ وہاں سے سرحیاں نیچ بھی جاری تھیں اور اوپر بھی۔ سوپر فیاض بہلے اوپر گیا کیونکہ اے خطرہ تھا کہ اوپر کوئی موجود نہ ہو لیکن اوپر صرف سیات چھت تھی۔ جنانچہ وہ تیمرینیج اترا اور بیرونی برآمدے میں پہنچ گیا۔ یہاں کوئی موجود نہ تھا۔ تھوزی دیر بعد وہ اس کمرے میں بھنج گیا جہاں آدم نعان اور اس کے مسلح ساتھیوں کی لاشیں بڑی ہوئی تھیں۔ پونکہ مشینیں امجی تک عل رہی تھیں وہ تمجھ گیا کہ یہ وی مشینیں ہیں

عباں کو تھیاں ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر تھیں اس لئے کسی نے اندر ہونے والی فارنگ کی آوازیں مذسی تھیں - سوپر فیاض کے یاس کار کی چابیاں موجود نہیں تھیں کیونکہ اس کی جیبیں پہلے ی خالی کر دی گئ تھیں لیکن جب اس نے کار کے عقبی دروازے چمک کئے تو ایک دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ شاید جلدی میں اسے لاک کرنا مجول گیا تھا۔ بہرحال اس وقت اس کی یہی جمول اس کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئی۔اس نے عقبی دروازہ کھولا اور بچر عقبی سیٹ اٹھا کر اس نے اس کے نیچ کرنسی والا تصلا رکھ کر سیٹ کو ووبارہ الدِّجست كر ديامه جب تك سيث كو الحايا مد جامّاً كرنسي والا تصيلا چکی ند ہو سکتا تھا۔ سو پر فیاض نے کار کا دروازہ بند کیا اور الک بار پر تیزی سے کو تھی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد وہ اس آفس میں پی گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے سر ڈائل کرنے شروع کر دینے ۔ دوسری طرف کافی دیر تک تھنٹی بحق ری مجر رسیور " کون ہے" نیند میں ڈونی ہوئی آواز سنائی دی اور سوبر

فیاض آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہ سرعبدالر حمن کی کو منی کا ملازم ہے۔ " میں سرپشٹر نب فیاض بول رہا ہو۔ بڑے صاحب سے مری بات کراؤ ایمی اور ای وقت انتہائی ضروری مسئلہ ہے "...... موہر فیاض نے تر لیج میں کہا۔ چونک بڑا کہ فائل میں مشیری کے چوری شدہ پرزے کی کارمن کی کسی یارٹی کو فروخت کرنے کے بارے میں تفصیل موجو دتھی۔ مویر فیاض نے فائل بند کی اور پھراس آفس کی ملاشی لینی شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک خفیہ سف برآمد کر کے اسے کھول لینے س كامياب مو كيا-اس مين فائلين اور كرنسي موجود تقى - تنام كرنسي غر ملکی تھی۔ سوپر فیاض نے فائلیں چیک کرنا شروع کر ویں اور پھر وہ یہ دیکھ کر اچمل بڑا کہ ان فائلوں میں سروار خان کے پورے گروپ کی تفصیلات، اس سے ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات اور اس کے اسلح کے بزنس کی مکمل تفصیلات موجود تھیں۔ یہ ایسا ثبوت تھا جو اس بڑے خان اور اس کے یورے گروپ کو بھانسی کے تختے تک پہنچا سكنا تحاسبور فياض نے سيف سے تمام فائليں اٹھائيں اور انہيں مز پر رکھ دیا اور بچر سیف میں موجود ایک تھیلا اٹھا کر اس نے سف میں موجود ممام غیر ملکی کرنسی اس تصلیح میں ڈالی اور پھر سیف بند کر دیا۔ اس کرنسی کی مالیت اس کے خیال کے مطابق کروڑوں میں تھی۔ کرنسی والا تھیلا اٹھا کر وہ تیزی سے کمرے سے نکل کر بیرونی مین کی طرف برها جلا گیا۔اے معلوم تھا کہ حفاظتی مشیزی تباہ ہو چکی ہے اس لئے اب اے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے چھوٹا گیٹ کھولا اور باہر آ کر اس نے گیٹ کو باہر سے بند کیا اور پھر تھیلا اٹھائے وہ تیز تیز قدم اٹھا تا اس طرف کو بڑھنا حلا گیا جدھر اس کی کار موجو و تھی۔کالونی میں اس طرح ویرانی چھائی ہوئی تھی۔جو نکہ

بعد اس پورے گروپ کا خاتمہ کیا جائے۔ سریہ وہی گروپ ہے جس نے گراس ڈیم کی مشیزی کا پرزہ چوری کروایا اور اس کے گیٹ تباہ کرائے تھے ۔۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے بغیر سانس سے پوری رفتار سے نان سباپ بوستے ہوئے کہا۔

تم اس وقت کہاں سے فون کر دہے ہو ہے۔.... سر عبدالر حمن نے یو جھا۔

محتاب ای سرغنے کی مہائش گاہ دیشان کالونی کو تھی نمبر اٹھارہ سواکیک سے بتناب مسس سوپر فیاض نے جواب دیا۔

" نمبر کیا ہے فون کا" سر عبد الرحمن نے پو چھا تو سوپر فیاض نے فون پر موجود چھٹ پر لکھا ہوا نمبر دو ہرادیا۔

شخصیک ہے تم وہیں رکو میں ملزی کے انجازی کو اس کے دستے میں تہارے پاس مجوا آبوں اور اس کے سابقہ ہی مزید ہدایات دوں گا۔ پوری طرح محاط رہنا میں تم جیسے بہادر، ولر اور حوصله مند سرپشند نب کو ضائع نہیں کرنا چاہیاً ۔۔۔۔۔۔ سرعبدالر حمٰن نے کہا تو سوپر فیاض کا سینہ ہے انتظام مزید چھیل گیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آگی تھی۔ وو سری طرف سے چونکہ دابط ختم ہو گیا تھا اس سے چمک آگی تھی۔ وو سری طرف سے چونکہ دابط ختم ہو گیا تھا اس سے سوپر فیاض نے بھی سیور دکھ دیا تھا اس کے سوپر فیاض نے بھی سیور دکھ دیا تھا اور بھر تقریباً ویں منٹ بعد فون

کی تھنٹی نے اٹھی تو سوپر فیاض نے ہائتہ برحاکر رسیور اٹھا لیا۔ " میں " سوپر فیاض نے احتیاطاً اپنا نام سے بغیر کہا کیو تک فون سردار خان کے کسی آدمی کا بھی ہو سکتا تھا۔

* مگر صاحب اس وقت تو بڑے صاحب گمری نیند سو رہے ہیں ^ہ۔ ملازم نے پریشان سے نیج میں کہا۔ " اده- میں که رہا ہوں ان سے بات کراؤ انتمائی اہم مستله ب اور فوری نوعیت کا ہے مو پر فیاض نے تیز لیج میں کما۔ "اجماصاحب بولا كريس" دوسرى طرف سے كما كيا-" بسيلو" چيند لمحول بعد سر عبدالر حمن کي تيز آواز سنائي دي -" سرسي سرنشنان فياض بول رہا ہوں كاشان سے مرب ساتھی انسیکر راشد اور اس کے سیکش کے چاروں اومیوں کو مجرموں نے بلاک کر دیا ہے لیکن میں نے مجرموں کے سرغنہ سروار خان کی کو تھی میں اکیلیے داخل ہو کر اپنی جان پر کھیل کر اور انتہائی جدوجہد ے بعد ان کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ سرغنہ جو برا خان کہلاتا ہے اس وقت اپنے مخصوص کمرے میں نیند کی گولیاں کھا کر سویا ہوا ہے۔اس کے کمرے میں انتہائی ہخت سائنسی حفاظتی اقدامات ہیں۔ میں نے اس یور کے گروپ کے خلاف تنام شبوت کی فائلیں بھی حاصل کر لی ہیں لیکن اس سرغنہ کو صبح ہونے سے پہلے گرفتار کرنا ضروری ہے ورند وہ اندر کرے سے ہی لینے گروپ کو کال کر کے ند صرف نكل جائے كا بلك مجھے بھى بلاك كردے كا-سي في اس ك آب کو اس وقت کال کی ہے کہ میں اکیلا ہونے کی وجہ سے اس

وقت بری مشکل میں ہوں۔آپ مہاں ملٹری کے انچارج کو کہد کر

اے عباں جھجادیں تاکہ اس سرغنے کو گر فتار کیا جاسکے اور اس کے

كريا ہوں "...... كرنل نے انتهائي مرعوب ليج ميں كها اور آگے بڑھ کراس نے بڑے پرجوش انداز میں سوپر فیاض سے مصافحہ کیا۔ " ان ریمار کس کابے حد شکریہ کرنل لیکن آپ کا نام "...... سوپر " اوہ ہاں تعارف تو ہو نا چاہئے ۔ میرا نام کرنل آفریدی ہے مجھے ڈائریکٹر جنرل صاحب نے فون پر ساری تفصیل بتائی ہے ۔ کرنل آفریدی نے کہا۔ " اوکے آئیے لیکن خیال رکھیں ہم نے ان مجرموں کے ہمیڈ کوارٹر پر بھی قبضہ کرنا ہے اس لئے عباں ایسی سرگرمی ظاہر نہیں ہونی چلہے کہ جس سے وہ فرار ہو جائیں "..... سوپر فیاض نے باقاعدہ آفسیرانه انداز میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ " يس سرديس سردايهاي ہوگا سر"..... كرنل آفريدي نے جواب دیا اور پھر سوپر فیاض نے اسے اور اس کے سیامیوں کو اندر لے جاکر سب کرے د کھائے اور لاشیں بھی د کھائیں اور ساتھ ہی این جدوجهد اور مقابلے کی ایسی کہانی سنائی کہ کرنل آفریدی اس طرح مور فیاض کو دیکھے نگا جسے کسی مافوق الفطرت آدمی کو دیکھا " اوہ اوہ جناب آپ نے تو ملڑی انٹیلی جنس کو بھی مات کر دیا۔ میں خود ملڑی انٹیلی جنس میں رہاہوں لین آپ نے اکیلے جس انداز

میں ان مجرموں کے خلاف جدوجہد کی ہے وہ تو انتہائی حرت انگر

 \leq

" عبدالرحمن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن کی آواز سنائی دی۔ " بیں سر۔ میں فیاض بول رہاہوں "..... سوپر فیاض نے انتہائی مؤدبانه لج میں کہا۔ · سوپر فیاض کاشان میں موجود ملٹری دستوں کا انچارج کرنل آفریدی اپنے سپاہیوں سمیت فہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ وہ کو تھی کا انتظام سنجال لے گا۔ میں خود ملڑی ہیلی کا پٹر پر وہاں پہنچ رہا ہوں۔ باتی متام آپریشن میں این نگرانی میں کراؤں گا"..... سرعبدالرحمن " میں سر" سوپر فیاض نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ محتم ہونے پراس نے رسیور رکھا اور تیزی سے آفس سے نکل کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔اس نے بھائک کھولا اور اندر اس انداز میں كورا بو گياكد وه تو بابر ب آنے والوں كو ديكھ سكے جبكه بابر س آنے والے اے نه ویکھ سکیں اور عجر تھوڑی دیر بعد ایک فوجی جیپ خاموشی سے گیٹ کے باہر آگر رکی تو سوپر فیاض تری سے محالک ہے باہرآ گیا۔ای کمح جیب سے ایک کرنل باہر نظا۔ * میں سنرل انٹیلی جنس بیورو کا سرِ نٹنڈ نٹ فیاض ہوں "۔ سوپر فیاض نے خود ہی آگے بڑھ کر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ " اوه اوه توآپ ہیں وہ جنہوں نے اکسلے ہی خوفناک مجرموں کے اس اؤے پر قبضہ کیا ہے۔ دیری گڈ۔ میں آپ کی عظمت کو سلام

عمران اپنے بیڈروم میں گہری نیند سو رہاتھا کہ باہر دروازے پر تیز دستک کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار ہزبزا کر جاگ بزا۔ اس نے تیزی سے سائیڈ لیمپ جلایا۔ " بڑے صاحب کا فون ہے صاحب " لائٹ آن ہوتے ہی دروازے کے باہر سے سلیمان کی تیز آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچمل کر بستر سے نیچ اتر آیا۔ رات کے دو بج تھے اس وقت سر عبدالر حمن کے فون کا مطلب تھا کہ اماں بی کے سابقہ کچے ہو گیا ہے۔ یہ خیال آتے بی عمران کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے

ہونے لگ گئے۔اس کا دل رک سا گیا۔اس نے بعلی کی ہی تہری ہے

سائیڈ پریزے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا کیونکہ اے معلوم تھا کہ

" ہمیلو میں عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے تیز اور انتہائی

سلیمان نے فون کئشن آن کر دیا ہو گا۔

ب-آب واقعی اجهائی شاندار صلاحیتوں کے مالک ہیں" كرنل آفریدی نے کمااور پراس نے اپنے ساہیوں کو ہدایات دین شروع کر ویں اور انہوں نے تیزی سے بوری کو تھی میں یوزیشن سنجال لی۔ " ڈائریکٹر جنرل صاحب کے آنے میں کچھ ورر لگے گی اور میں ان کے آنے سے چیلے عسل کر کے باس تبدیل کر لینا چاہتا ہوں اس لیے آب عہاں ڈیوٹی سنجالیں میں جاکر عسل کرے لباس تبدیل کرے ا بھی پندرہ منٹ میں آجاؤں گا"..... موپر فیاض نے کہا۔ "آپ کمال جائيں گے" كرنل آفريدى في جونك كر يو جها ـ " ايك كالوني مين، مين في ايك خفيد رمائش كاه لي موئى ب-مری کار باہر موجود ہے میں پندرہ بیس منٹ میں آجاؤں کا کیونکہ ڈائریکٹر جزل صاحب کی آمد کے بعد کام انتہائی تیز دفتاری سے ہونا ب اس لئے بحرسر کھجانے کا بھی وقت نہیں ملے گا موپر فیاض " تصك ب آب ب قر بوكر جائين بم مبان موجود بين " كرنل آفريدى في كها تو سور فياض تيز تيز قدم انحاماً بيروني وروازب کی طرف بوصاً جلا گیا۔اس کے ذہن میں کروڑوں روپ کے غیر ملی كرنسي نوث رقص كر رہے تھے۔ وہ چاہماً تھا كه سر عبدالرحمن كے آنے سے پہلے انہیں مخوظ کر دے۔اس کے ذہن کے مطابق یہ اس کی جدوجہد کا انعام تھاجو قدرت نے اسے ویا تھا۔

" اوہ بچر تو کوئی سرکاری کام ہو گا۔ میں تو گھرا گیا تھا"۔ سلیمان نے اطمینان کا طویل سائس لیتے ہوئے کما اور واپس مر گیا۔ عمران W نے جلدی سے عسل کیا، نباس تبدیل کیا اور چند کموں بعد اس کی کار تیزی سے ملڑی سپیشل ایر بورٹ کی طرف ازی چلی جاری تھی لیکن وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ اخرایس کیا بات ہو گئی ہے کہ سر عبدالرحمن نے اسے اس وقت وہاں بلایا ہے حالانکہ آج سے پہلے کیمی الیا نہیں ہوا تھا۔ چو نکہ سرکوں پر ٹریفک یہ ہونے کے برابر تھی اس لئے عمران خاصی تہزر فیاری ہے کار جلاتا ہوا آخر کار سپیشل ملڑی ایر کورٹ چیخ گیا۔ یار کنگ میں سر عبدالر حمن کی ذاتی کار موجو د تھی۔ اس نے کار روکی اور پھرنیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھا تا ہوا آگے بڑھتا جلا گیا۔

a

m

" سرآپ عمران صاحب ہیں " ایک فوجی کیپٹن نے آگے

بڑھ کر عمران سے یو تھا۔

"رات کے اس وقت تو میں صاحب نہیں ہوں صرف عمران ہوں سے عمران نے کہا تو کیپٹن مسکرادیا۔ " ذائر مكر جزل صاحب ميلى كابر مين آب كے شدت سے منظر ہیں۔ آئے " کیپٹن نے کہا تو عمر ان چونک بڑا۔ بہرحال وہ ہیلی

پیڈیر پہنچا تو وہاں ایک چھوٹا تیز رفتار ملڑی ہیلی کاپٹر موجو د تھا۔ اندر سرعبدالر حمن موجود تھے۔عمران نے اندر داخل ہو کر سلام کیااور پچر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی پائک نے ہیلی کاپڑ

پر نیٹان سے کہے میں کہا۔ * عمران فوري طور پر تیار ہو کر سپیشل ملٹری ایئر بورٹ پہنچ جاؤ ا بھی اور اس وقت میں وہاں حمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ فوراً پہنچو ۔ دوسری طرف سے سرعبدالرحمن کی آواز سنائی دی۔

ملرش ایئر بورٹ یا ملری ہسپتال وہ ۔ وہ مرامطلب ہامان بی تو تھکے ہیں ناں "..... عمران نے بری طرح گھرائے ہوئے کہے

وہ ٹھیک ہے۔ نائسٹس معین ملٹری ایر تورث کہ رہا ہوں جلدی پہنچ فوراً "..... دوسری طرف سے سرعبدالرحمن کی عصیلی اواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا تو عمران نے ب اختیار ایک طویل سانس لیا۔اے المان بی کے تھیک ہونے کاسن کر ایسے اطمینان ہو گیا تھاجیسے کوئی سخت دھوپ میں طویل مسافت لے کرنے والا ایمانک کسی گھنے باغ کی ٹھنڈی چھاؤں میں بہن گیا

"صاحب جي کيا بات ہے۔ خريت ہے " دروازے كے باہر ے سلیمان کی پیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے اعث کر دروازہ

" ہاں خریت ہے۔ ڈیڈی نے سوتے سوتے کوئی خواب دیکھ لیا ہے کہ اس وقت رات کے دو بیج ملٹری ایئر بورث پہنچنے کا حکم سادر كرويات الساعمان في مند بنات بوف كما-

ہوئے کما کیونکہ اے بھی اب احساس ہو گیاتھا کہ اے اپنے پاپ W کے سامنے اس قسم کے الفاظ نہیں بولٹنے چاہئیں تھے۔ یہ تو ذیڈی تھے جو پچر بھی صرف غصے ہوتے تھے اگر یہی الفاظ اس نے اماں نی ک سلصنے کہہ دیئے ہوتے تو اب اس کی کھویزی جو تیوں سے پلیلی ہو حکی م ہونبد نائسنس مجو مند میں آیا ہے بک دیتے ہو۔ خاموش رہو "۔ سرعبدالرحمن نے اس طرح عصیلے کیج میں بربراتے ہوئے کہا۔ بس عمران کی معذرت سے اتنا فرق بڑا تھا کہ اب ان کی اواز أبسته بو كئ تفي اور عمران بونك بهين كر خاموش بو كيا ليكن اب اتن بات ببرهال وہ سمجھ گیا تھا کہ مور فیاض نے کاشان میں مجرموں

عبدالر حمن رات کے اس بہر ملڑی ہیلی کاپٹر پر وہاں جا رہے ہیں اور انہوں نے خلاف معمول عمران کو مجی ساتھ لے لیا ہے۔ اب اے اس کارنامے کے بارے میں واقعی اشتیاق محسوس ہو رہاتھا لیکن ظاہر

کے خلاف کوئی ایسا کارنامہ سرانجام دے دیا ہے کہ جس پر سر

ہے اب اس کے بولنے کی گنجائش باقی نہ رہی تھی اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا ورند اے معلوم تھا کہ اب اگر اس نے کوئی بات کی تو

سرعبدالرحمن گو اے اٹھاکر ہملی کا پڑے نیچے نہ چھینک سکے تو عقعے کی انتہا پر وہ خو دینچے کو د جانے ہے بھی دریغ نہیں کریں گ۔

شارث کیا اور چند لموں بعد ہیلی کا پئر فضامیں بلند ہو گیا۔ سي بچملي رات سيلي كاپٹر كى سر سے صحت الحي بوتى ب ويذى -عمران نے بڑے معصوم سے سمجے میں یو چھا۔

* شٹ اپ۔ بکواس کی ضرورت نہیں۔ میں حہیں اس لئے ساتھ لے جارہا ہوں تاکہ تم نودای انکھوں سے دیکھ سکو کہ سرنٹنڈنٹ فیاض نے کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور تم وسے مکشو ک ملتمو ی رہے ہو۔ کاش تم میں بھی کام کرنے کی صلاحیتیں ہوتیں تو میں آئ اس ير زياده فخركر تا جس قدر سر ننذنك فياض ك اس ب مثال کارنامے پر کر رہاہوں ۔ سرعبدالر حمن نے بڑے مسرت بھرے لیج میں کہااور عمران کی انگھیں سوپر فیاض کے بے مثال کارنامے کا

چاروں طرف مخصوص انداز میں کر دش کرتی ہیں۔ سوير فياض نے ب مثال كارنامه سرانجام ديا ب-كيا واقعى-کیاس نے کسی بازار حن پر چھاپہ مارا ہے ، عمران نے کہا۔ " اوه يو نالسنس - ناموش ربو - تميس برے جموف كا لاظ بى

سن كر اس طرح ب اختيار حلقوں ميں گھومنے لگيں جيسے سرٽ لانٹيں

فتم ہو گیا ہے۔ جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہو نالسنس " سر عبدالرحمن شاید عمران کے منہ سے بازار حسن کے الفاظ س کر برافروخته ہو گئے تھے۔

اده داوه سوري ديري دوهده مي فرات كي وجه ے كهدويا تھا۔ آئی ایم رئیلی سوری میں عمران نے جلدی سے معذرت کرتے کاپٹر سے نیچے اترا تو عمران کو دیکھ کر سوپر فیاض بے اختیار اتھل پڑا۔ W ويل ذن سرنتندن فياض ويل ذن مجيم تم ير فزب مركلا عبدالر حمن نے کرنل آفریدی کے سلوٹ کا جواب دیتے ہوئے سوپر اللا فیاض کی طرف برصتے ہوئے کہا جس کی نظریں عمران پر جی ہوئی تھیں اور بھراس نے بھی ہو کھلاہٹ میں سیلوٹ کر دیا۔ " میں اس احمق اور تکھو عمران کو اس لئے ساتھ لے آیا ہوں ماکہ اے تمہار اکار نامہ دیکھ کرشاید شرم آجائے اور ساتھ ہی اے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اگر کسی کس میں اس نے مہاری مدد کر بھی دی ہو گی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اس کے بغیر کوئی مشن بی مكمل نہيں كر يكتے "..... سرعبدالر تن نے كہا۔ " سريه سب کچه آپ جي قدر شاس آفسير کي د جه سے ٻي ممکن ہو سکتا ہے مور فیاض نے کہا۔ اب وہ ذمی طور پر بوری طرح سنجل گيا تھا۔

گر شور برطال آؤاور مجھ دکھاؤ کیاصورت طال ہے۔ سر مربور قیاض نے سب کچ دکھانے کہ ساتھ طبدالر حمن نے کہا تو مور فیاض نے سب کچ دکھانے کہ ساتھ ساتھ اپنی کہائی ذرا زیادہ تفصیل سے دوہرا دی جو اس سے پہلے وہ کرنل آفریدی کو بتا جا تھا اور جسے جسے سر عبدالر حمن اس کی کہائی سنتے جا رہے تھے ان کے سنتے جا رہے تھے ان کے چرے پر سوپر فیاض کے لئے تحسین کے ناثرات انجرتے جلے آ رہے تھے

سویر فیاض مسل کر کے اور لباس تبدیل کر کے اور اس غیر ملکی كرنسي كو كونمى كے الك خفيد سيف ميں محفوظ كر كے والى مردار خان کی رہائش گاہ پر پہنچ حیا تھا۔اس وقت رات کے تین بج تھے اور مویر فیاض کو اندازہ تھا کہ اب سر عبدالر حمن پہنچنے ہی والے ہوں گے اور بھر تھوڑی ریر بعد انہیں آسمان پر ایک فوجی ہیلی کاپٹر نظرایا تو كرنل آفريدي نے بحلى كى سى تىزى سے جيب سے ايك مخصوص انداز کی ٹارچ تکالی اور اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اسے محصوص انداز میں جلانا جھانا شروع کر دیا تو ہیلی کا پٹر گھوم کر اس کو تھی پرآ کر چند کموں کے لئے معلق ہوااور پھر آہستہ آہستہ نیجے آتا حلا گیا اور چند محوں بعد وسیع و عریض لان کے در میان میں آکر ٹک گیا۔ ہیلی کاپٹر رکتے بی سر عبدالر حمن نیج اترے تو کر فل آفریدی کے ساتھ ساتھ سوپر فیاض بھی آگے بڑھا ی تھا کہ سر عبدالر حمن کے پیچھے عمران ہیلی

ہوا ایک نوٹ اٹھایا اور سوپر فیاض کی طرف دیکھا تو سوپر فیاض جو چور نظروں سے عمران کو دیکھ رہاتھا، نے نظریں چھر لیں اور عمران نے مسکراتے ہوئے دونوں نوٹ اپنی جیب میں ڈال لئے۔ سیف ک خالی خانے کو دیکھ کر اور وہاں سے ایک نوٹ اٹھا کر وہ سمجھ گیا تھا كه أس خانے ميں نوث بھرے ہوئے تھے جو سوپر فياض نے پہلے ي یار کر لئے ہیں لین ظاہر ہے عمران سر عبدالر حمن کے سلمنے کچھ نہ " ہو نبد ۔ يه واقعي شوت ميں يه لوگ قومي مجرم ميں - طواس سرفنے کو تو بہلے کرفتار کر لیا جائے چران کے سیڈ کوارٹر پر ریڈ ہو گا سر عبدالر حمن نے فائلیں دیکھ کر مسرت بھرے لیج میں کہا اور بھروہ سب اس کرے کے سلمنے پہنے گئے جس پر سرخ بلب جل رہا ا کرنل آفریدی کی آب مری ہدایات کے مطابق اس کرے کے سائنسی آلات کو زیرو کرنے والی مشیزی لے آئے ہیں یا نہیں "سسر عبدالر حمن نے کرنل آفریدی سے مخاطب ہو کر ہو تھا۔ * یس سر · کرنل آفریدی نے مؤدبانہ لیج میں جواب ویا۔ - میں جاہا ہوں کہ اس کرے کو اس طرح اوپن کیا جائے کہ اندر موجود آدی کو آخری کیح تک اس کا احساس نه ہوسکے کیونلہ جو کچھ فائلوں میں موجود ہے ان سب کو کور کرنے کے لئے اس آومی کا زندہ ہافتہ آنا ملک و قوم کے لئے انتہائی ضروری ہے '' سسر

گذ- دیکھا عمران تم نے۔ اکیلے سرنٹنڈنٹ فیاض نے مجرموں مے اس خوفناک اڈے میں داخل ہو کر کیا کارنامہ سرانجام دیا ب مرعبدالرجمن في عمران سے مخاطب موكر كما جو طنزيد انداز میں مسکراتا ہوا ان کے پیچھے بیچھے حل رہا تھا۔ ویسے یہاں کی صورت عال اور سو پر فیاض کی کہانی سننے کے بعد اس نے تسیح صورت حال کا اندازہ اسانی سے نگالیا تھا۔ واقعی ذیدی سوپر فیاض میں تو بڑی صلاحیتیں ہیں۔ آپ نے انہیں کیوں صرف سر نٹنڈ ن بنار کھا ہے۔مرا خیال ہے اسے تو وانريكر جزل ہونا جائے ... عمران نے مسكراتے ہوئے كہا-· وہ مجمی ہو جائے گا۔ جب میں ریٹائر ہو جاؤں گا تو ایسا ہی ہو گا سرعبدالر حمن نے کهااور عمران بے احتیار مسکرا دیا۔ " کہاں ہے اس سردار تھان کا کرہ ".... سرعبدالر حمن نے کہا تو سوپر فیاض انہیں اس کرے کے دروازے پر لے گیا جس پر ابھی تک سرخ بلب جل رہاتھا۔ "اور وہ ثبوت کماں ہیں " اسم عبدالرحمن نے کہا۔ "اوهر آفس میں بحتاب " مو پر فیاض نے کہا اور بھر وہ انہیں آفس میں لے آیا جہاں سف موجو دتھا اور فائلیں میز پر پڑی تھیں۔ اس نے سر عبداز حمن کو فائلیں اٹھا اٹھا کر د کھانا شروع کر دیں جبکہ عمران آگے بڑھا اور اس نے زمین پر پڑا ہوا ایک کرنسی نوٹ اٹھایا اور بھرآ گے بڑھ کر اس نے سف کھول کر اس کے خالی کونے میں بڑا

کی جبکہ عباں کے حالات ویکھ کرلگتا ہے کہ اس نے عباں بے پناہ الل جدو چہد کی ہے "......عمران نے کہا۔ " میں سر۔ دراصل برے صاحب کے آنے سے وہلے سر نشاؤ من اللہ صاحب ای رہائش گاہ پر جا کر عسل کر سے اور لباس تبدیل کر کے ائے ہیں۔ وہ خصوصی طور پر گئے تھے وہاں "...... كرنل نے جواب " کیا جاتے وقت وہ خالی ہائتر تھے یا کوئی تفافہ وغمرہ بھی ان کے ہا ہتے میں تھا ''''' عمران نے یو ٹھا۔ * وہ خالی ہائقہ تھے۔ان کی کاریمہاں سے کچھ فاصلے پر موجود تھی۔ ان ئے جانے کے بعد کو تھی کے باہر موجود میرے سابن نے تھے بتایا تھا کہ ان کے یاس کار کی چائی نہیں تھی۔انہوں نے اکنیشن کی نار تو ز کر کار سارث کی تھی "..... کرنل نے جواب ویا۔ "كمال إن كي ربائش كاه" عمران نے يو چھا۔ " مجھے نہیں معلوم سرے نہ انہوں نے بتایا اور نہ میں نے پو چھا"۔

کرنل آفریدی نے جواب دیا۔ " ان کی واپی بھی اس گاڑی میں ہوئی تھی۔ کہاں ہے ان کی " جی وہ پورچ میں کھڑی ہے نیلے رنگ کی سیڑان ہے "۔ کرنل

گاڑی "۔عمران نے پو چھا۔ نے جواب دیا تو عمران سرملا آہوا پورچ کی طرف مر گیا۔ دہاں واقعی نیلے رنگ کی سیڈان موجو د تھی۔عمران نے ایک نظراندر ڈالی اور پھر

" یس سرالیهای ہو گاسر" کرنل آفریدی نے جواب دیا۔ "اوکے اے اوین کریں "...... سرعبدالر حمن نے کہا۔ " مس مشیری اور اس کے آبریٹر کو لے آتا ہوں سر" کرنل آفریدی نے جواب دیا اور تیزی ہے واپس مڑ گیا۔ عمران خاموثی ہے " كرنل صاحب الك منث" عمران في دوسرى رابدارى

میں چھنے ہی کہا تو کرنل آفریدی بے اختیار تصفحک کر رک گیا۔ " يس سر" كرنل آفريدي في جواب ديا-

" یہ کس قسم کی مشیزی ہے جو آپ لے آئے ہیں " عمران

" سراس کا سائنسی نام تو ہے حد مشکل سا ہے اور فوجی ای سہولت کے لئے اسے بلک کراس کہتے ہیں۔اس سے الیمی ریز نگلتی ہیں جو مخصوص رہنے میں ہر قسم کی مشیزی کو جام کر دیتی ہیں "۔ کرنل آفریدی نے جواب دیا۔

* تھك ب آب لے آئيں مجھے بھى كھے نہ كھ اس كا تجرب ب-میں بھی دیکھ اوں گا"..... عمران نے کہا اور کر فل آفریدی نے اشبات میں سرملا دیا اور بھروہ دونوں ہی آگے بڑھنے لگے ۔ " كرنل صاحب سرنتن فياض كي جمم يرجو لباس ب اس

ے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کسی قسم کی کوئی جدو جہد نہیں

میں کاریں کرائے پر وینے والی کمپنی ہے ہی معلوم ہو سکتا تھا کیونکہ لامحالہ کار اس رہائش گاہ پر ہی بہنچائی گئی ہو گی۔ بہتائچہ رسیور رکھ کر وہ واپس پلٹا اور اس جگہ کہنٹے گیا جہاں سر عبدالر حمن اور سوپر فیاض موجو وقعے۔ کر ٹل آفریدی کے سابقہ دو نوجوان اور ایک مشنین بھی موجود تھی جے آپریٹ کرنے کا انتظام کیا جا رہا تھا۔ مشنین دیکھ کر

عمران نے اشبات میں سربلا دیا کیونک ہے واقعی جدید ترین مشین تھی۔ اور اس سے واقعی کمرے کا سائنسی حفاظتی نظام زیرد ہو جا یا تھا اور بھر وہی ہوا مشین آپریٹ ہوتے ہی دروازے کے باہر جلیا ہوا سرخ

a

رنگ کا بلب بھی گیا اور ایک فوجی نے جیب سے ماسٹر کی نگالی اور آگے بڑھ کر اس نے دروازے کے مخصوص لاک میں ماسٹر کی ڈال کر چند کمحوں میں دروازہ کھول دیا اور سر عبدالر تمن اندر داخل ہوئے۔ ان کے بیچے سپر بنٹنڈ نٹ فیاض نچر کر نل آفریدی اور اس کے بعد عمران اور فوجی اندر داخل ہوئے سید انتہائی شاندار انداز میں سجاہوا بیٹر روم تھا۔ بیٹر پر ایک لمبے قد اور بھاری جمم کا آدمی سو رہا تھا۔ اس کی طالب بنا رہی تھی کہ وہ کسی دوا کے سحت گہری نیند سو رہا ہے۔

میں اس کے ہاتھوں میں ہنتگئری ڈالو اور پچر اسے ہوش میں لے آؤ۔۔۔۔۔۔ سرعبدالرحمٰن نے کہا تو ایک فوجی نے ان سے حکم کی فوری تعمیل کر دی۔

البتہ بیڈ کی سائیڈیرا بک بورڈموجو وتھاجس پر مختلف رنگوں کے بے

اس کے عقب میں اس کی خبر پلیٹ دیکھی تو دہ چونک پڑا۔ خبر پلیٹ کے نیچ اس کمئی کا نام موجود تھا جس سے گاڑی کرائے پر لی گئی تھی۔ عمران تیزی سے مزا اور نجر دہ ایک قربی خال کرے میں داخل ہوا۔ اس میں فون کی لائن موجود تھی۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے خبر ڈائل کرنے شروع کردیے۔ "اکو ائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی آپریٹر کی آداز سنائی

میں کاریں کرائے پر دینے والی کمینی کا نام بیا تا ہوں اس کا فون شرچاہے " عمران نے کہا اور اس کے ساتھ بی اس نے تمر بلیث پر موجود ممنی کا نام بنا ویاتو دوسری طرف سے فون نسریا ویا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔ اس وقت چونکه چھلی رات کا دقت تھا اس لئے قاہر ہے دفتر تو کھلا نہیں ہو سکتا تھا اس لئے عمران نے سوپیا کہ صبح کو اس سلسلے میں وہ انکوائری کرے گا کیونکہ خالی سیف اور اس کے کونے میں موجو دا کیک نوٹ ملنے پر اے مو فیصد بقین تھا کہ مور فیاض نے اے خالی کیا ہے اور اباس تبدیل کرنے کے بہانے وہ تقیناً اس رقم کو اس رہائش گاہ پرر کھ آیا ہو گا۔اے معلوم تھا کہ اب جب تک سرعبدالرحمن واپس مد جائیں مے اس وقت تک مور فیاض کو ان کے ساتھ مفروف رہنا ہو گا اس ائے اس نے سوچا تھا کہ وہ اس دوران اس رقم پر قبضہ جما کر سویر فیاض کو سک کرے گا اور اس کی خفیہ رہائش گاہ کے بارے

" اوہ ہاں انسپکٹر راشد اور اس کے آدمیوں کی لاشیں کہاں ہیں "۔ سرعبدالرحمٰن نے چونک کر کہا۔

" وه شايد يوليس كى تحويل مين بون كى جناب مين تو عبان

مفروف رہااس سے میں معلوم ند کر سکا سوپر فیاض نے کہا۔ اده انہیں فوری تحویل میں لینا ہے۔ تھیک ہے تم چانی عمران کو دے دوساب اس کا عباں کوئی کام نہیں ہے "۔ سرعبدالرحمن نے

" میں اے چھوڑ آتا ہوں جاب "..... سوپر فیاض نے جیب سے

جانی نکالتے ہوئے مرے مرے لیج میں کہا۔ " نہیں یہ بچہ نہیں ہے کہ اے تم چوز آؤگے۔ دو اے چالی یہ

خود حلا جائے گا" سرعبدالر حن نے کہاتو موپر فیاض نے انتہائی ڈھیلے ہاتھوں سے چانی عمران کے ہاتھ میں پکڑا دی اور ساتھ ہی کو تھی کا منسر اور کالونی کا نام بھی بتا دیا۔

" دیری سویر فیاض نے جو کار نامہ سرانجام دیا ہے اسے سرکاری مع پر ایوارد ملنا چاہتے " عمران نے جالی لے کر مسکراتے

" تہاری سفارش کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔ یہ ہمارے محکے کا کام ہے تم جا سکتے ہو "...... سر عبدالر حمن نے عصیلے لیج میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

" ویل ڈن سوپر فیاض۔ کو شش کرنا کہ نقد انعام بھی مل جائے

" ذیڈی اب عمال مراتو کوئی کام نہیں ہے۔ کیا تھے اجازت ہے میں ہملی کا پٹر پروالیں حلا جاؤں "..... اچانک عمران نے کہا۔

" نہیں۔ تم غر سرکاری آدمی ہواس سے سرکاری ہیلی کاپٹر حمیس چھوڑنے نہیں جا سکتا البتہ تم اگر بس وغرہ پر جانا چاہو تو جا سکتے ہو '۔ سر عبدالر حمن نے کہا۔

" اس وقت تو كوئى بس بمى نهيس مط كل أساب سوير فياض ي مجھے اس کی رہائش گاہ کی جانی دلوا دیں ماک میں باتی وقت وہاں ارام کر لوں پھر صح میں بس سے واپس حلاجاؤں گا'......عمران نے سوپر فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" رمائش گاہ " مر عبدالر حن نے چونک کر حرت بجرے انداز میں سوپر فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں جہاں آپ کے استقبال کے لئے مور فیاض نے باس تبدیل کیا ہے۔آپ نے تو اب ظاہر ہے اس گروپ کو گرفتار کرانا ہے اور ان کے میڈ کوارٹر وغرہ کو کور کراتا ہے اور سویر فیاض کا کارنامہ میں نے دیکھ لیا ہے اس لیے اب کھیے اجازت وس سے عمران

" كيا حماري عليده عبال كوني ربائش كاه ب - مرعبدار حمن

یس سرد انسکٹر راشد اور اس کے آدمیوں کے ساتھ ہم وہیں رہتے رہے ہیں "..... سو پر فیاض نے جواب دیا۔ . Рак ж

ш

عمران فلیت میں موجود تھا۔ اس نے ناشتہ کر کے اخبارات المحائے ہی تھے کہ بے اختیار انچمل پڑا۔ اخبار کی شہ سرخیاں کاشان میں اسلح کے بہت بڑے سمگر سردار خان اس کے گروپ اور اس کے بہیڈ کوارٹر کے بارے میں تھیں۔ اخبار کا آدھ سے زیادہ صفحہ تفصیلات سے بحرا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ایک بڑا خصوصی کالم سر نشنز نب فیاض کے کارناسے اور اس کی تعریف سے پر تھا۔ سوپر فیاض کی مسکر اتی ہوئی رنگین تصویر بھی گی ہوئی تھی۔ سوپر فیاض کی مسکر اتی ہوئی رنگین تصویر بھی گی ہوئی تھی۔ سوپر فیاض کی مسکر اتی ہوئی رنگین تصویر بھی گی ہوئی تھی۔ ساداز

" كيا ہوا صاحب- كيا ناشته زيادہ پيند آگيا ہے"

ا اگر حہارے اس سرے ہوئے ناشتے کو کارنامہ کباجا سکتا ہے تو

چاہ فارن کرنسی میں کیوں سلے۔ طید دوستوں کے کام آ جائے گا۔
خدا حافظ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی ہے والیس
مز کیا لین سوپر فیاض کے بھنچ ہوئے ہونت اور قبر آلود نظریں
مزنے ہے جہلے وہ دیکھ ہی چکا تھا۔ اے معلوم تھا کہ اس وقت سوپر
فیاض کی کیا حالت ہو رہی ہو گی لیکن سر عبدالر حمن کی وجہ ہے وہ
بجور تھا۔ عمران نے خاص طور پر فارین کرنسی اور دوستوں کے کام
آنے کا اشارہ کر دیا تھا اس لئے اے معلوم تھا کہ اس وقت سوپر
فیاض کا ذہن و حما کوں کی زویس ہو گا۔

فیاض کا ذہن و حما کوں کی زویس ہو گا۔

میں اونجی آواز میں کہا۔

سلیمان کی آواز سنائی دی ۔

W

р Р

S O C i

ү . с " ارے ارے کال بیل جل جائے گی۔ جانے کیے کیے اتمق یہاں آجاتے ہیں " سلیمان نے نرالی چھوڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کما تو کال بیل بحق بند ہو گئی۔

رے بران ہے۔ سلیمان نے دروازے کے قریب جاکر بگڑے

ہوئے لیجے میں کہا۔

° دروازہ کھولو ".... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی اس سے مجھی او فی آواز سائی دی۔

اوہ جتاب سے منٹنڈن فیاض ساحب کے سلیمان نے اس بار سلیمان نے اس بار سلیمان نے اس بار سلیمان کے اس بار سلیمان کے بوٹ کیے کو سلیمان کا فوری طور پر کیا مکہ کو بار کی دیا ہے کہ بار پر بار باتھا کہ وہ اب مورد فیانس سے اس کے کارنامے کی تعریفیں کر کے کھی اینٹر کیئے کا موج برات ہے۔

مبارک ہو جناب۔ مبارک ہو۔ آن تو اُخبارات آپ کے کارناموں سے بجرے پڑے ہیں۔ ساحب بھی اخبار میں پڑھ پڑھ کر خوش سے جھلانگیں لگارے ہیں اسسطیمان کی آواز سنائی دی۔

مطاعر مراد . "بمرو اعظم جتاب سور فیانس کی خدمت میں بندہ ناچیز و حقی سلام و مبار کباد پیش کرتا ہے "...... عمران نے کمزے ہو کر چریه واقعی کارنامہ ہے میں تو سوپر فیاض کے کارنامے کی بات کر رہا ہوں "... عمران نے اونجی اواز میں کہا۔
" سور فراض تر مجمع کارنا دیسر ایس کر اور میں کس آ

مورِ فیانس تو بھم کارنامہ ہیں ان کے بارے میں کیوں آپ اپی توانائی ضائع کر رہے ہیں '' سلیمان نے خالی ٹرالی کرے میں لے آتے ہوئے کہا آگہ ناشتے کے برتن واپس لے جاسکے۔ میں کے آتے ہوئے کہا آگہ ناشتے کے برتن واپس کے جاسکے۔

"ارے یہ دیکھوا خبار نجرے پڑے ہیں اور حمبیں معلوم ہے کہ ڈیڈی نے کچھے پچملی رات کیوں بلایا تھا۔ یہی سوپر فیاض کا کارنامہ د کھانے کے لئے "عمران نے اخبار سلیمان کی طرف بڑھاتے

آپ نے بتایا تو تھالیکن آن کا اخبار پڑھ کر میں تو بھیا تھا کہ شاہد بڑے صاحب نے آپ کو اس لئے بلایا ہو گا کہ آپ کے صحافی دوست ہیں اس لئے خبریں ذرا فلیش لگوا دیں گے سے سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو کیا یہ کام دن کو نہ ہو سکتا تھا جو اس طرح رات کو وہ بلاتے -عمران نے انکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

ا خبارات بھی رات کو ہی تھیتے ہیں بتناب سلیمان نے مند بنات بھی رات کو ہی تھیتے ہیں بتناب سلیمان نے مند بناتے ہوئے کہ اور ٹران کو واپس آئے آج دوسرا روز تھا۔ ابھی سلیمان راہداری میں پہنچا ہو گا کہ کال بیل کی قال بیل مسلسل بچنے گی۔

نے اس بارسلے سے قدرے دھیلے لیج میں کا۔ و اوک اگر تم بفد ہو تو بھر ذیزی کو جواب تمہیں دینا ہو گا۔ تحجیرعمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار انچل پڑا۔ وورو سنور کیا مطلب مہارے ڈیڈی کا اس سے کیا تعلق ے ... سوپرفیاس نے بری طرح تھرائے ہوئے کما۔ يكيوں تعلق نہيں ہے۔ يہ رقم مجرم كى تحويل ميں تھى اور تم نے اینے افسر کے پہنچنے سے پہلے ہی رقم نکال کرائ رہائش گاہ پر چھیا لی۔ بولویہ جرم نہیں ہے۔ بلاؤ کیا تم نے ڈیڈی کو اس کی تقصیل بتائی ہے۔ بولو جواب دو ".... .. عمران نے آنگھیں نکالتے ہوئے کہا۔ - تم ۔ تم اکیلے یہ رقم مضم نہیں کر سکتے۔ ٹھیک ہے میں ابھی جا كر بدے صاحب كو بنا وينا ہوں كه ميں نے يد رقم سركارى مال خانے مس جمع کرانے کے لئے رکھی تھی لیکن تم لے اڑے ہو بھر دیکھنا اپنا حشر مسس سوير فياض في منترا بدست بوك كما-" ٹھسکے ہے جا کر بتا دو۔ابھی تو میں نے انہیں یہ نہیں بتایا کہ یہ رقم کماں سے برآمہ ہوئی ہے۔اب بتا دوں گا"... ... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ الكاركما مطلب كياتم في رقم انبس دے دي ہے۔ اوہ اوه

کیا واقعی ایس سویر فیاض نے الچیلتے ہوئے کہا۔

" تم كمنا كيا حاسع مو كحل كربات كرو"..... عمران نے كما-

" تو سنو سنو مرى بات سنو حكومت كواس رقم سے كچه فائده

بھاتڈوں کے سے انداز میں کہا۔ وه رقم تكالوجوتم كاشان سے لے السي ہو مور فياض نے اس کی بات کا نوٹس لینے کی بجائے عصیلے لیج میں کہا۔ " رقم کون ی رقم " مران نے حرت بجرے لیج میں کہا۔ · وه کروژوں کی غیر ملکی کرنسی ۔ سنو عمران حمہیں یہ ہر صورت مين دين مو گ محجه السيس موبر فيانس في عصيل الج مين كها کماں تھی یہ رقم میں عمران نے بھی کیج کو سخیدہ بناتے " كاشان مين مرى ربائش كاه پر سوپر فياض في مونث چباتے ہوئے کیا۔ " كمال سے آئى تھى يەرقم " عمران نے باقاعدہ فلى مكالد یوننے کے انداز میں کہا۔ ع بكواس مت كروتم من كالورقم مسيد موير فياض في بهط ي زياده عصيلي ليج مين كهابه " سنوسوپر فیاض یے رقم وہاں موجود ہونے کی وجہ سے سرکاری ین میل تھی اور تم نے خاموثی ہے یہ رقم یار کر کے ایساج م کیا ہے کہ جس کے نیچے میں جہاری باتی عمر جیل میں گزر سکتی ہے محجے میں کہا۔ " كيار كيا مطلب يدتم كياكر دب موسيد سركاري رقم نبس تھی۔ بس تم رقم نکالو۔ میں کچھ نہیں سننا چاہتا "..... سوپر فیاض m.

W.

ρ α k

0

I E t

. .

0

نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔ ''جی ہاں پہنچا دیا تھا''۔۔۔۔۔ سلیمان نے مختصر ساجواب دیا۔ ''کئے دیا تھا''۔۔۔۔۔ عمران نے یو چھا۔

' سے دیا تھا'''''' ممران نے ہو چا۔ '' بڑے صاحب کو ۔ آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ جا کر کو تھی بڑے صاحب کو دے آؤں '''''' سلیمان نے جواب دیا۔

ے صاحب ہو رہے اول عیمان کے بوج ہا۔ * نچر کیا کہا تھا انہوں نے " عمران نے بو چھا۔ * انہوں نے کما ٹھسک ہے تجھے عمران نے تفصیل بتا دی ہے "۔

ہ ہوں کے بہا حییہ ہے ہے۔ سلیمان نے جواب دیا اور چائے اور سنٹیک کی بلیشیں میز پر ر کھ کر وہ واپس حیلا گیا۔ سویر فیاش کا رنگ ہلدی کی طرح زرویز گیا تھا۔

ادہ تم نے بیا کیا کر دیا۔ میں تو خود انہیں دینا چاہتا تھا۔ میں نے موجات کا کہ کہا تھا۔ میں نے موجات کا کہا تھا۔ کی ایک ایک میں موجات کے اس کے میں نے اس کے میں نے اس کے میں کہا تھا ۔۔۔۔۔ موجات کے اس کے مال کہا تھا ۔۔۔۔۔ موجات کے اس کہا تھا ۔۔۔۔۔۔ موجات کے اس کہا تھا کہا تھا کہ ۔۔۔۔۔۔ موجات کے اس کی کہا تھا کہ اس کے اس کی کہا تھا کہ اس کے اس کی کہا تھا کہ اس کے اس کے اس کی کہا تھا کہ اس کے اس کی کہا تھا کہ اس کے اس کے اس کی کہا تھا کہ اس کے اس کے اس کی کہا تھا کہ اس کے اس کی کہا تھا کہ اس کے اس کے اس کی کہا تھا کہ اس کے اس کی کہا تھا کہ اس کے ا

فیاض نے رو دینے والے لیج میں کہا۔ ویکھو سوپر فیاض میں تمہارے ساتھ کسی گناہ میں شریک نہیں

ہو سکتا اس لئے میں نے کل شام کو وہ تصیلا ڈیڈی کو بھجا دیا تھا اور میں نے ڈیڈی کو فون کر سے بتا دیا تھا کہ یہ تصیلا حمہاری رہائش گاہ سے ایک خفیہ سف میں بڑا ہوا لما ہے۔ ظاہر سے میں اب باب کے

ہے ہیں تھی سیک یں پہروات بسید کا اس مران نے مسکراتے ہوئے سلمنے جھوٹ تو نہیں بول سماتھ اللہ اللہ مسکراتے ہوئے کہا تو سویر فیاض کی حالت التہائی دکر گوں ہوگئ۔

و و پرسیاں مات منظم نے کیا کر دیا۔ وہ تو واقعی مجھے کو لی مار

نہیں ہو گا۔ تم الیما کرد علوا کیا۔ دونوٹ رکھ لو باتی تجھے دے دو '۔ حویر فیاض نے اخرکار بھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

ہونیہ ۔ حمادا مطلب ہے حمادے سابق میں بھی جیل میں باقی عمر گزار دوں۔ سوری سوپر فیاض دوستی اپنی جگہ لیکن میں جیل میں نہیں سڑنا چاہتا ۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ہ ''جب میں کہہ رہا ہوں کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو گا تو ۔ سوپر ض نے کما۔

یکیوں نہیں معلوم ہو گا۔اند تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے '۔.....عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اوه وه تو تصکیب ہے میں تو دنیا کی بات کر رہا تھا تو طو آدھی رکھ لو پلائے۔ فیاض اب منتوں پر اتر آیا تھا۔

د یکھو فیائں دو ٹوک جواب دواگر تم چاہو تو میں یہ ساری رقم تمہیں دے سکتا ہو لیکن اس کا حساب بھی ڈیڈی کو قمہیں دینا ہو گا اور اس کا خمیازہ بھی تمہیں بھکتنا ہو گا۔ دوسری صورت میں اس رقم کو خاموشی سے کسی خراتی ہسیتال کو پہنچا دیا جائے'۔۔۔۔۔۔ عمران نے

، تم ب ایمان ہو۔ کمینے ہو۔ تم خود ساری رقم مضم کر جاؤگ۔ نہیں الیما نہیں ہو سکتا ہے۔ سوپر فیاض نے لیکٹ غصے سے چھٹے ہوئے کہا۔ای کمح سلیمان نرالی دشکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

سليمان وه رقم كاتصلاتم في بنجادياتها يانبين مران

85 1

كارنامه سرانجام ويا ہے "..... عمران نے كما ليكن سوپر فياض نے کوئی جواب نه ویا۔اس کا پیمرہ بھا ہوا تھا۔ ظاہر ہے کروڑوں کی رقم اس کے ہاتھ سے نکل گئ تھی۔ ویدی نے تم سے پو جہانیس کہ کراس ویم کی مشیری کاوہ پرزہ كباں ہے بحس كى اصل اہميت ہے جس كے بغر كراس ويم نہيں بن سکے گا ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ سمیں نے وہ فائل انہیں دے دی تھی جس میں تفصیل ورج ب کہ انہوں نے یہ برزہ فروخت کر دیا ہے اور سردار خان نے بھی بتا دیا ے کہ اس نے اسے فروخت کر دیا ہے "...... موپر فیاض نے ڈھیلے " اگر وہ پرزہ میں حمیس دے دوں حب عمران نے کہا تو سویر فیاف بے افتیار اچھل بڑا۔اس کے جمرے پر شدید ترین حمیت عے ماٹرات ابحرائے تھے۔ " كيا - كيا كمه رب بو - كيا واقعي"..... سوپر فياض نے اليے ليج میں کماجیے اے عمران کی بات پر بقین نہ آرہا ہو۔ " ہاں فور سٹارز نے یہ کام کیا ہے۔ کار من کا معروف سیکرٹ الجنث كوسنان يه برزه لين عباس أياتها وه بكرا جاف لكاتو اس ف ا بیر کورٹ پر فورسٹارز پر فائر کھول دیا جس سے دو سٹار شدید زخمی ہو کتے لیکن کو سنان اور اس کے ساتھی مارے گئے "...... عمران نے کہا لیکن عمران کی بات سن کر فیاض کا چمرہ بھے گیا۔

دیں گے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا تم نے۔ اوہ اوہ "..... موپر فیاض نے استائی پریشان لیج میں کہا۔

"گھرانے کی خرورت نہیں۔ میں نے کہا تھا کہ شاید اس خفیہ
سیف میں اس کو فعی کو کرائے پر لینے والے کسی مجرم کروپ نے
رکھا ہو گا بجر وہ اے نکال نہ سکے بوں گے اس نے اے سرکاری
خرانے میں جمع کرا ویا جائے " عمران نے کہا تو موپر فیان نے
با اختیار ایک طویل سائس لیا۔ اس کے بجرے کا رنگ تری کے
بافتیار ایک طویل سائس لیا۔ اس کے بجرے کا رنگ تری کے
بال ہونے لگ گیا تھا۔
"خاصی بڑی رقم تھی لیکن ٹھیک ہے تم نے بہرطال جو کچ کیا
بہر کیا اور اب کیا کیا جا سکتا ہے " ... موپر فیان نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

کوتو ذیزی کو اصل بات بآ دوں عمران نے کہا۔
تاوہ اوہ نہیں پلیرہ تم میرے دوست ہو، میرے بھائی ہو،
میرے ہمدرد ہو۔ پلیر مویر فیاض نے با اختیار منت تج بے
لیج میں کہا کیونکہ سرعبدالر حمن ان معاملات میں کسی بھی دعایت
کے طعاً قائل ہی شقے۔

علو تور چائے میوا اور بھول جاؤ اس رقم کو میں عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوپر فیائس نے اشابت میں سر بلاتے ہوئے چائے کی پیالی اٹھالی۔

" تحبين منمائی سميت آنا چاہئے تھا۔ تم نے ببرحال بہت جا

" اوہ کیر تو یہ بات مرے کریڈٹ میں شیں جا سکتی۔اس کا علم

" وه تو بهرعال مركاري رقم تقي - تم اين بات كرو اور بان يا نه W میں جواب دو ور نہ وہ پرزہ حکومت کو پہنچا دیا جائے گا عمران 🔟 نے سو دے بازی کے انداز میں کہا۔ " ليكن مرے ياس تو رقم نہيں ہے۔ تم يقين كرو بالكل نہيں ہے۔ میں نے سب خرات کر دی ہے مسلس موپر فیاض نے کہا۔ " انٹرنیشنل بینک میں دو ماہ پہلے تم نے سپیشل اکاؤنٹ کھلوا یا ب خفیه کمپیوٹرائزڈ اکاؤنٹ اور گذشتہ ہفتے تک اس اکاؤنٹ مس بڑی بھاری رقم موجو د تھی اور اگر تم کہوتو ڈیڈی کو اس کا کو ڈنسر جھجوا دوں " عمران نے کہا تو مویر فیاض بے اختیار ایک جھکے ہے " کیا۔ کیا مطلب۔ تہیں کیے معلوم ہو گیا۔ یہ آخر تہیں کیے یہ سب کھ معلوم ہو جاتا ہے "..... سوپر فیاض نے حرب کی شدت ے آنکھیں بھاڑتے ہوئے کہا۔ · سلیمان کا اکاؤنٹ بھی وہیں ہے اور کھیے خفیہ طور پر اے چمک کرنا پڑتا ہے بھراس چیکنگ میں تمہادا اکاؤنٹ بھی سامنے آگیا ۔ عمران نے سر کوشیانہ اور رازدارانہ انداز میں آگے کی طرف تھکتے

" سلیمان کا اکاؤنٹ اور وہاں۔ کیوں مذاق کر رہے ہو۔ وہاں تو پچاس لاکھ سے کم رقم کا اکاؤنٹ بی نہیں کھل سکتا "...... سوپر فیاض

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تو سرکاری سطح برہو گیا ہو گا فیاض نے ڈھیلے لیج میں کہا۔ ولين يرزه بهر بھي نہيں ملا عمران نے كما تو سوير فيانس ایک باریمرا فچل پڑا۔ . لين تم تو كه رب بوكه ال كيا بي مور فيانس في حرت بحرے کیجے میں کہا۔ " باں لیکن فورسٹارز نے بڑے پیچیدہ انداز میں انکوائری کر ک عباں کے ایک بینک لاکر ہے وہ پرزہ برآمد کر لیا ہے اور اصل چیز تو وی پرزہ ہے جس کے بغیر گراس ڈیم نہیں بن سکتا تھا اور گراس ڈیم نه بنا تو و سلے والا بزا ڈیم ختم ہو جائے گا اور اس سے یا کیشیا کا وسیع علاقدیانی ند ملنے سے بنجر ہوجائے گا۔اصل کارنامہ تو اس برزے کی برآمد گی ہے "..... عمران نے کہا۔ " اوه - اوه - کماں ہے وہ پرزہ - تھے دو- پلیز عمران یہ واقعی بہت براكارنامه ب" سوير فياض في فوراً بي جيكة بوف كما-" اس پر فورسٹارز نے بے حد اخراجات کئے ہیں اس لئے یہ پرزہ مفت نہیں مل سکتا اور جہاں تک مرا خیال ہے جو رقم تم نے سیف ہے حاصل کی تھی وہ اس پرزے کے عوض بی حاصل کی گئی تھی ۔۔ و و تو تم نے برے صاحب کو دے دی۔ ورند وہ میں ممس وے دیاً" موپر فیاص نے مند بناتے ہوئے کما۔

يرزه حكومت تك مي كين جائے " عمران نے مند بناتے ہوئے كما تو سوپر فیاض نے ایک محظے سے بٹوا ٹکالا اور اس میں سے ایک جمی بک نکالی۔ ایک چمیک علیحدہ کیا اور اے پر کر کے اور اس پر وستظ كر كے اس نے عمران كے سامنے چھينك ويا۔ " يه لو يى لو مراخون- تكالو كمال ب يرزه "..... موير فياض في غزاتے ہوئے کیا۔ " سلیمان- جناب آغا سلیمان یاشا صاحب "..... عمران نے چیک اٹھاکر اے عورے دیکھتے ہوئے کہا۔ " بی صاحب مسی کسی حن کی طرح پلک جھیکنے میں سلیمان دروازے پر تمودار ہو گیا تھا۔ * يه لو حاد لا كه روي كاجميك - سوير فياض ف لين كارنام ك خوشی میں مٹھائی کھانے کے اے دیا ہے عمران نے چمک سلیمان کی طرف برصاتے ہوئے کہا۔ " اجهار اده يه تو واقعي فياض بير وري گذر شكريه " مسليمان نے جمیک لے کر کمااور تیزی سے واپس مز گیا۔ " پرزه کمال ہے۔ وہ تکالو" سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔ سوری سوپر فیاض - وه پرزه تو سرسلطان کی مدد سے حاصل کیا گیا تھا اس لئے وہ تو بہلے ہی حکومت کے پاس پہنے چکا ہے۔ تم نے چونکہ منحائی نہیں کھلانی تھی اس لئے تم سے منحائی کے پینے لینے ک النے محجے يه سب كچھ كرنا برا بي عمران في جواب ديا تو سوبر

و تو تم نے سلیمان کو غریب مجھ رکھا ہے۔ پتہ ہے وہ المال بی اور ڈیڈی دونوں کا لاڈلا ہے اور دونوں کے نقطہ نظرے وہ انتہائی شریف، باکروار اور کام کرنے والا ہے اس سے دونوں نے اے اپنا بیٹا بنار کھا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ واوہ تو یہ بات ہے لین پر تم کیوں چیکنگ کرتے ہو ۔ ور وس نے بھی تو برطال گزارا کرنا ہوتا ہے عمران نے مسكراتے ہوئے كما اور سوير فياض نے اشبات ميں سربلا ديا۔ "اب بولو کیا خیال ہے" عمران نے کہا۔ " وهدوه اكاؤنث مين تم يقين كرد جماري رقم نهيس بس يهي لاكه ڈیڑھ لاکھ روپے ہوں گے مسس سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔ - طالانکہ ابھی تم نے خور کہا ہے کہ پچاس لاکھ سے کم میں اكاؤنت بي نبس كعليا ببرحال حمهاري مرضى من ديدي كو كو في جوا دوں گا چرخود ي جو کچي مو گاسامن آجائے گا عمران نے كما-، تم ي تم بلك مير بو ي بلك مير - مجه علك ب س چار لا کھ روپ دوں گا اور اس اس سے زیادہ ند مانگفا" موبر " اوے نکالو چار لاکھ "...... عمران نے کہا۔ اس وقت تو مرے یاس تہیں ہیں "..... مورفیاض نے کما و تو چ جب فہارے ہاس موں آجانا۔ بشرطیکد اس وقت تک

Ш

* اوکے پھر تو حمہیں وہ آدمی بھی نہ چاہئے ہو گا جس نے پرزے کے سودے میں مین کردار اوا کیا تھا اور جو دارا کھومت میں سردار خان اور اس کے گروپ کا انجارج ہے۔ یہاں بھی ان کا یو را کروپ کام کر رہا ہے۔ تھیک ہے میں کسی انسپکڑسے بات کر لوں گا۔ یہ سوچ او کہ دارا لکومت میں ان کے اڈے اور ان کا گروپ کاشان ے بھی زیادہ وسیع ہے۔ تمہارے کارنامے کو اخبار میں آدھا صفحہ ملا ہے تو اس انسکٹر کے کارنامے کے لئے یورا صفحہ مخصوص ہو جائے گا"۔عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔ " کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی" ۔۔۔ سویر فیاض نے آنکھیں میماڑتے ہوئے کما۔ ' ہاں اس وقت یہ سب کچھ فورسٹارز کی تحویل میں ہے۔ میں نے بری مشکل سے انہیں روک رکھا ہے کہ سوپر فیاض کو کریڈٹ جانا چاہئے لیکن تم تو ببرحال مرے دوست نہیں ہو سی عمران نے مند بناتے ہوئے کیا۔ " اوہ۔ اوہ نہیں۔ نہیں۔ تم واقعی مرے دومت ہو۔ مخلص دوست، بهت اچھے دوست، اصل دوست۔ پلیر سور فیاض نے کہا ئنہیں۔ تم نے تو دوستی پر لعنت بھیج دی ہے پھر میں کمینہ ہوں، بدمعاش ہوں، بلک میلہ ہوں، لٹرا ہوں، ڈاکو ہوں "۔ عمران نے مزے لیتے ہوئے کہا۔ * وه- وه تو میں اینے آپ کو کہہ رہا تھا۔ تہیں تو نہیں کہہ رہا

فیاض کا پیرہ غصے کی شدت سے کیے ہوئے نماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔ م حار لا کھ کی مشحانی۔ کیا تمہارا وماغ خراب ہے۔ واپس کرو مرا چیک سے سور فیاض نے چیخے ہوئے کما۔ " سليمان سے لے سكتے ہو تو لے لور ميں تو حميس بہلے بي بنا حكا ہوں کہ اماں بی اور ڈیڈی دونوں نے اسے اپنا بنا ارکھا ہے اس انے جب وہ روتا ہوا گیا اور اس نے ذیذی کو بتایا کہ تم نے مخانی كے چار لاكھ روك ديئے تھے كم والي لے لئے تو كم تم جانو اور ڈیڈی۔ ببرطال اتن بات تو ڈیڈی بھی مجھ سکتے میں کہ جو ادمی جار لاکھ روپے مٹھائی کے لئے وے سكتا ہے اس كے ياس كتنى رقم بو گی ۔۔ عمران نے کہا۔ ^م میں ہنیک والوں کو کہہ دوں گا کہ وہ چمکی کمیش ہی نہ کریں مر سور فیاض نے اجانک ایک خیال کے تحت کہا۔ " پھر چنک ڈیڈی کے یاس پہنچ گا" عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر پکڑلیا۔ - تم كيين بو، بدمعاش بو، بلك ميلر بو، تم لسر عبو، واكو ہو ۔ سور فیاض کے من سے مسلسل الفاظ نکلنے گئے -" جو کچھ بھی ہوں برحال حمارا دوست ہون "..... عمران نے

- میں لعنت بھیجہا ہوں تہاری دوستی پر۔ تم دوست نہیں ہو

دشمن ہو ۔ کمینے دشمن ﴿ مورفیاض نے جھلائے ہوئے لیج میں کہا۔

مرا بھی حق ہے کہ تم جیے دوست کے کارنامے پر تمہیں تحف دوں۔ وہاں جو حالات میں نے دیکھے ہیں اس سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ تم میں واقعی صلاحیتیں بھی ہیں اور حوصلہ بھی اس لئے یہ گروب اور آدمی مری طرف سے تحفے میں قبول کروالبتہ دعوت ضرور کھاؤں گا كيونكه وه ببرحال حمهارا وعده بي " عمران نے كما تو سوير فياض چند لمح تو اس طرح آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھتا رہا جیے اے عمران کی بات پریقین نه آرما ہو بھروہ بعلی کی سی تنزی سے اٹھا اور اس طرح عمران کے گلے ہے حمیث گیا جیبے صدیوں کا چھڑا ہوا اپنے عویز ترین دوست سے ملتا ہے۔ " ارے ارے مجھے زندہ تو رہنے دو۔ چلو میں وعوت نہیں کھاتا لیکن میری فیسلیاں "...... عمران نے رو دینے والے کیج میں کہا تو سویر فیاض بے اختیار قبقیہ ماز کر پچھے ہٹ گیا۔اس کا پہرہ مسرت کی شدت سے تمتارہاتھا۔

ш

m

" تم واقعی مرے دوست ہو۔ بس آج مجھے بقین آگیا ہے "۔ سوپر فیاض نے کہا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ منس پڑا۔

יינים או אינים אי

دعوت کھلاؤگے۔وعدہ یاد ہے ناں "......عمران نے کہا۔ " ہاں۔ کیا تھا مجھے یاد ہے لیکن "...... سوپر فیاض نے ہونٹ چہاتے ہوئے کہا۔

"ليكن كيا"...... عمران نے چونك كر كما۔

سیکن وہ کروپ۔وہ آدمی ہیں۔۔۔۔ سوپر فیاض نے رک رک کر کہا تو عمران بے افتتیار ہنس ہڑا۔۔

مسکمبراؤنہیں۔ جھتی خوشی کھیے حمہارا کارنامہ پڑھ کر ہوئی ہے اتن شاید ڈیڈی کو بھی نہیں ہوئی ہوگی حالانکہ شاید زندگی میں پہلی بار وہ حمہارے کارنامے پر اس قدر خوش ہوئے ہیں کہ کھیے رات کو اٹھا کر وہ ساتھ لے گئے تھے صرف حمہارا کارنامہ دکھانے کے لئے اس کئے

ادر کارکردگی میں عمران سے مبی دو قدم آگے تھا یا در عمران کو ا فرلقد کے گھنے جنگلات من تمل ہونے والا دلجیہ اور منگام خزاللونچر مبی أے سرلحاظ ہے ررتسیم كرایا اسے ____عران سيرزم رايك ياد كاراضا فه _____ وه الحبث الساتها _ يا ___ ؟ ملیک فلیس __جس کے بٹارگوارٹرمیں داخلہ اس *حذیک* ناممکن تعالما كرعمان كومين ناكائي كا أعلان كرنا يرا ___ كيول معنف _مظركيم ايم ال **جوزف** ____افرنق کے گفتے اور خوفناک جنگلات میں جوزف کی جرت انگیز صلاحیتیں اور کارکر دگی .. ملیک فیس ب برودان کی خفیہ بن الاقوامی تنظیم بے جس نے وه لمحه جب عران ادر اس كے سامقى حيكل ميں اندهى موت كا ح ئىرامىرار ھورىر ياكيتيامىي زم شن كىل كرنا جايا ا _ كىكن _ ؟ شکار برگئے ___ کا عمران ادر ان کے ساتقبوں کا بلیک فیس __ جس کا سٹرکوارٹرا ذلقیہ کے انتہائی گینے اور مدفن ا ذلقیہ کا جنگل نبا ۔ یا ۔۔۔؟ خزناك منكلول مستها ___ جهال وحشى قبائل اور **ملیک فلیس** ۔۔۔ انتظامی اور عمران کے درمیان ہونے والے مق<u>اط</u> نونخوار درندول کی کثرت مقی . بلیک فلیس ۔۔۔ جس کے خلاف کارروائی کے نے عران ادر الک مِن آخری نتے کسے مامل ہمائی --- ؟ – انتهائي دلحيب منفردا دراند كھيے دا تعات — سامتيول كوخونوارا دروشي قياتمون سيمقا بله كرنا يرا. بلک فیس __ جس کے میرکوارٹر کے نیجے دنیا کے انسانی ونداک ہے بھر لور ۔۔۔ تیزاور خونناک بخش کے سائق سائق ب نياه ادر جان ليوسينس كاسك ميزا لول كى ليدار شرى تقى فيسب ميكن عمران نے میڈکوارٹراورلیمارٹری کی تیا ہی کے لئے کام کرنے سے لوُسُفُ بِرا رَزِ - ياكيط النانَ الحاركروما ___ييول ___ ؟ تعقونی بیک نیس کا ایک ایسا ایجنٹ __ جرزمانت

عمران ادر کمزنل فریدی سیرزیس ایک دلیسانشد یادگار ماول الرط الطاق سر مدس م فراس معنف : منظر کلیم ایم الے ۔ نائط فائطرز -- ایمرمیاکی ایک ایسی کماندوسطیم -- جس نے ایک اسلامی ملک میں قائم پاکیشیا کے اہم سنٹر کی تباہی کی مضور بندی کی ___ وہ کیامنصوبہ بندی مقی __ ؟ وہ لحد ۔۔ جب کرنل فریدی نے کا فرستان کے وزیرا ہے کا حکم تسليم كمن عن الكادكر ديا -· وو حکم کیا تھا ۔ جس کر سیم کرنے کی بجائے کرنل فریدی نے كافرتان كوبميشك لت حجور دين كافيصلكرايا ____كيا كنل فريدى نے داقعى الساكيا ؟ نائط فائطرز ___جس كفلاف عمران ، ياكيشا سيكرث سروسس اور كرنل فريدى سب بيك وقت ميدان ميں كود يرشع ـ نائط فائتطرز _ بس کے سیمیے عران اور کرنل نے دی علیمہ علیمہ كام كررب من الميكن النافي فالمرز مجرسي مشن كي كميل مك

اسلامی سکیور فی __ ایک تی تنظیم _ جس کا چیف کونل فریری کو الما • _ دولمي _ جب عمران - باكث سكرث سروس ادر كزل فريري ايك دوسے مقابل آگتے اور میرایک دوسرے پرگولیوں کی بارسس وہ لی بے بہ کرنل فریدی اور عمران کے دوسیان مبان لیوا فاتھے۔ شروع ہوگتی ___اس فائٹ کا انجام کیا ہوا ___ ؟ ۰ وه کحر بین کرن نسیدی کوسب کے سامنے اپنے مٹن کی S ناکای اور عمران کے مٹن کی کامیانی کا اقرار کرنا پڑا۔ • - انتبائی خونرنیا در اعصاب میکن جد وجهد پیشتل ایک ایسی کهانی - حبس کا بر لمحموت اور قیامت کے لمح میں تبدل ہوگا۔ کیا نائٹ فائٹرز اینےمٹن میں کامیاب ہوگئے اور عمران اور کرنل فرىدى كالسيس مى الشقده كق ___ ؟ - انتها فی دلچنپ اورمنفرد امکیشن سینس اور تیزیمیو پرمبنی ایک الساناول جويدتون ياد ركها جلتے گا۔ يوسف بوادن ياكيطمان

مادر ایجنی - جس کی اماد کے لئے عران ادر پاکٹیا سکرٹ بروس عمران برمزين انتهائي دلحيب ادرماد كارناول کی ملیحدہ میں میں گئی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی باورا محرط ينيس زندگیال می یا در ایجنط کو بجانی برس _ کیسے اورکول _ ؟ مارسیل - جو کارا کاز تنظیم کے ایک المالی عبدیدار کی بوی مقی . سکن اس نے یا در ایکنٹ کی قدم قدم پر رسمانی کی ___ كيول اوركيسے ____ یاور ایجنٹ ۔۔۔ جوابنی کارکردگی کے لحافظ سے کارا کاز کیلئے كاراكاز __ ايك بين الاوامى محرم تنظيم حس في باكتياسه ايك موت کا فرشتهٔ نابت بوا . سأ منسلان كو فادمو ليسميت انخوا كرانا . یا در الیخیٹ ۔۔۔۔ کون تھا ۔۔۔ ؟ کیا دہ اپنے بے یا ہ اکتی کے یا در المحنیط __ باکشیاسکرش مروس کارکن جسے اکیلے ہی سانسدان ا وجود اینے مشن میں کا میاب میں ہوسکا ۔۔ و ادرفار مولے كودائيس لانے كاسسن سونيا كيا -• -وه لمحد- جب يا ورايحنك اور مارسلا دونول الك عديدترين یا در انجنٹ ۔۔۔ جو اکیلا ہونے کے باوجود کا را کا ڈھے۔ بنگڑوں بَرِ لِي كَايِسْ عِن مِو رِدَارْ تَعَے لِيَن ا جَاكَ بِرَيْلٍ مِيرًا مَا الظام جام ترببت اِنة انزاد كوردنة الروا آگے بڑھتا ميلا گيا۔ موکرره گااور مهل کاشرسیدها سمندرمیں جاگرا۔ يا در الحينط ___ جس نے اپنے نوذناک اور یا درمل مکنن سے بطرف کے ۔۔۔ ہے انتہائی دلجسپ داقعات ہے ۔۔۔۔ لاشين بن لاشين بجبيرون . ____ بے نیاہ تیزرنآر اعیشن _ ___ مارسیلا - ایک نیا منفرد اور دلیسی کردار حسس نے قدم قدم پر ___ اعصاب فسكن سيش بادر این مددی ___ نگن جب اس نامتقل ایسا نادل جر برلحاظ سے ایک یادگارا درمنفرد انداز کا فادل ہے۔ طور برسا تقربت كا اطهاركياتو يا در الينت ني أسعمي بلاك كرف كافيصله كراما كيا مارسيلا بادر اليحنظ کے اعقدل بلاک ہوگئی یا۔ ؟

Scanned By Wagar Azeem Pakistanipoint

• كويساتن - ايك الياكردار عبى في الب بالزك عصول کے لئے معصدم بچوں پر انتہائی بولناک تشدد کرنے سے می گرزند کا - W ٥- كوسطان - جواليفرك كارس كانتبائي خوفناك المينسي دوث كال پیمین تھا ادر سے فرومین، عمران اور اس سے ساتھیوں کے خلاف جب اینی انتهائی فطرناک محبنی کو حرکت دی تو شردمین اور عمران اوران کے ماعقیوں ربقینی موت کے ملتے <u>صلتے مط</u>کتے۔ . ٹاب بوائز۔ جے اس کے معم عقدار تک بہنیانے کے اس طردمین ، عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل گئے ۔ ۹ . ٹاپ بوائز۔ آخر کارکس کے صصیب آیا ____ ، کیا واقعی فاب برائزاس كے منصح حقدار كوملا - يا---جب السُكر كواب رائز دين كااعلان كردياً كيا -- مُرعمان كوال يراعتراض تقا _ كيون - ع _ انتهائ میرت انگیز سیونش م بین الاقوامی العام کے لیس منظر میں بونے والی الیسی نحوف ناک ازشوں کی کوائی __ جس معدنیا جمیشرلاعلم رہتی ہے۔ • يديناه مدوجهد- انتهائي تررد فأراكيش ادرا عصاب كن مسينس يرشمك إكماليا ناول بولينينا آب كوماسوسي أوب كي تتى جهتون سے روشناس كونستے گا۔ لِوُسَفُ بِوَادَرِدُ بِأِكْرِيثُ مِلْأَنَ

عمران سيريز مين اكيب دلجسب او منفرد انداز كاناول ال بوائز ـ دنیا کاسب ے بڑا انعام جرمائن لب اورادب كى القلا بى رئيرت بروياجا ما أقتا . و عاب بدائز - ایک ایا بین الاقوای انعام حرکا حصول ناصر کسی اندان بلكه ال ك ملك كما لغ من انتهائي قابل فخر سمعا جاتا ہے۔ • - ثاب براتز جب اكيت كريك سائندان كودا علف لكا تواس كے فلات بين الاقوامي طور پرساز شوں كا آغاز ہوگا ---• - ثاب برائز - اكيشائى سأسدان كوجب ال كحق كے ماد بوداس انعم معفوم رکھنے کی سازش موسنے لگی توعمان کو عجبوراً میدان عمل میں كودنا برا اور بعراك مفرد اور تير خرجد وجهد كا آغاز موكيا -• د مروساین - بواس نوفاک سازشس کے فلاف عمران کے سامتی کی حِثيت سے سامنے آیا اور معراہے مضوص الداز میں اس نے جب کا سروع کیا تو۔۔۔۔ ۹ • ـ كوستان - وليفن كارمن كى كيوراني الجينسي كاجيف جوياكيشاني سأنسدان كربجائے اپنے مك كے لتے ثاب پرا زماصل كرناما بتنامقا كا دوس من كامياب موليا يا --- ؟

عمران مبريز مين ايك دلحيه الجه منتكام نتيزا يتونجر البنے ذاتی خرج برآرک لمیسنط بہنے گیا۔ فلاسطر موحك ط (دُلِنْخِرِيُّ) مرجم اركر بي نه باكيشا سيرث مروس اورعران كو روسكف كمه الي الرح آرك لينتر من مركم عركم وت كي حال محما وست . جہارکہ جس نے ایکٹو (بلک زیرہ) کو پیلے ہی قدم برگرفار کرکے این احتے عصوت کے گھاٹ الدویا اور س کی لاش غلیظ میروس بہادی وفلاطر يرويكيف بواك ليندمين على ياجار إصادي آك ليند مدادم بلیک - جس نے پاکیٹیا سیرٹ سرد*س کے مب*ان کو قدم قدم پر عن كى كرف مروس كاسريداه جم مادكر تقا-عبرت ناک فلست سے دوجار کر دیا ۔ مد فلاشر رويك _ الون كيفلات ديا بحرك بمودلون او كومت عران اورائيمرجب آدك لينديني توجم مادر اور مادم بليك ياكيشا اسلىل كالك تعنيد عرابتاتي نوفناك بروجيك -سيرث موس بريمل طور رفتح ماس كريك مت سيركا بوا ... ؟ م- جم مادكر - آرك ليندليكرف سروس كاجيف، جواسرات ميكرف سروس م ملام بلیک بیش نے عمران اور ان کے سامقیوں کو زخمی اور بہوش کرے كوترست فيددايقار م الاربرديك - جيس تدخفيدركاكيا تقاكرم اركسيكرف ان كے خانتے كے لئے كم كورائز فو فاكلنگ شينين جميع ديں اور معرفائلگ شينوں نے ان پرواقعی تعاست توژنی شروع کردی ۔ سروس كالمجيف بوغدك باوجوداس سيرواقف ندتقاء - كاعمران المكرد بليك زيروادر باكشياسكريث سرون جم ادكرا ورادم بليك كا م فلاطر بروجكيف بيس ك حفاظت كى وروارى مادم بليك اروب كى دمدوارى معى - ؟ - كياعران اوس كي التي فلاطر يرديميك كاف تركر سك _ يا خودموت م ادم بيك _ ايك اليي فرت جوال برومكيف كي مدو _ بيرك كاشكار موكة _ به لمحربكم برصف والكسيس موت كرقه قهول ووا دبا پرچومت کرنے کی نواہشمندھی -موانوفاک ائیش-زندگی اورموت کے دریان مونموالی نوفاک شک سنجا کے ایسا م فلا شررومكيث - جس كاللاش اور فاقت كه نت ياكيث اليكرك شابكار وجاموى ادب كا اقابل فراموش الدوم كبلان كالميح حقدار ب مروى كى ميم راه راست الحيافو د بليك زيرو) كى سريابى ميس محتى . لِوُسَفُ بِواْ دَرْرِ. اِل*ھِ گِيطُ* لِمَان ف فاارشر پروجمید مشن بعض میں عران کوشا مل ہونے سے روک یا گیا کو

Scanned By Wagar Azeem Pakistanipoint